رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین ۔۔۔ درج ہونگے ۔۔۔ اپنے خطوط کی آنے چاہئیں۔

(۴) ۔۔۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا

(۵) بیرنگ خطوط واپس ہو جاتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۰ — نمبر ۱۵

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	؎
روساء و جاگیرداران سے	”	؎
عام خریداران سے	”	؎
”	ششماہی	؎
فی پرچہ		۲
ممالک غیر سے	سالانہ	؎

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جو خط و کتابت وا سال زر بنام مولوی ابو الوفا ثناء اللہ ۔۔۔ مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۱۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۰ فروری سنہ ۱۹۳۳ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ترانۂ موحد

از جناب عبد الکریم صاحب مشتاق

غلام محمد رہوں گا ہمیشہ ۔۔۔ میں شیدائے احمد رہوں گا ہمیشہ

زمانہ ۔۔۔ خواہ مخالف ہمیشہ ۔۔۔ میں پیرو نبی کا رہوں گا ہمیشہ

سدا شرک سے مجھ کو نفرت رہی ہو ۔۔۔ میں پکا موحد رہوں گا ہمیشہ

ہے توحید و سنت سے شرک کو نفرت ۔۔۔ میں دلدادہ سنت رہوں گا ہمیشہ

جو تقلید کے دام میں ہیں مقید ۔۔۔ رہا ان کو کرتا رہوں گا ہمیشہ

کسی پیر کا قول حجت نہیں ہے ۔۔۔ مقلد کو کہتا رہوں گا ہمیشہ

کوئی حنبلی مالکی شافعی ہے ۔۔۔ میں احمد کا پیرو رہوں گا ہمیشہ

دلائے محمد ہے جس کے قلب میں ۔۔۔ میں خادم اسی کا رہوں گا ہمیشہ

جسے کچھ بھی نفرت ہے مولا سے میرے ۔۔۔ میں د۔۔۔

نہ بدعت کے دلدادہ مشتاق ۔۔۔ مطیع نبی میں رہوں گا ۔۔۔

انتخاب الاخبار

—— مدرسہ اسلامیہ اہلحدیث نائی کی منڈی آگرہ میں بیرونی طلباء و شائقین قرآن و حدیث کے طعام و قیام کا انتظام کیا ہے۔ طلباء آنے سے پہلے اپنی عمر۔ سابقہ تعلیم درخواست کے ہمراہ ضرور تحریر کریں۔ داخلہ شروع ہوکر ذیقعدہ تک رہیگا۔
(مولوی) محمد یونس سیکرٹری مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ)

—— مہاتما گاندھی نے حکم دیا ہے کہ اچھوتوں کو مندروں میں داخل ہونے دیا جائے۔ ریاستی مندروں کے بڑے پجاری نے اس کی مخالفت کی ہے اور استعفاء دیدیا ہے۔

—— حیدرآباد دکن میں گورنمنٹ نے اپنے تمام محکمہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں میں امسال کیلئے جو دس فیصدی کی تخفیف کی تھی اب اس میں سے پانچ فیصدی کی تخفیف بحال رکھی گئی ہے باقی منسوخ کردی گئی۔

—— یوم آزادی کے سلسلہ میں کانگریسیوں نے جابجا جلوس نکالے۔ اس پر پولیس نے بہت سے اشخاص کو گرفتار کرلیا۔

—— بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر انصاری ہندوستان واپس آنے کے بعد سیاسیات سے علیحدہ ہوجائینگے کیونکہ انہیں اختلاج قلب کا مرض ہے۔

—— ولیعہد حیدرآباد دکن دہلی جا رہے ہیں، وہاں دو ہفتہ قیام کرنے کے بعد وہ لکھنؤ تشریف لے جائینگے۔

—— سری نگر میں شیخ عبداللہ اور میر واعظ یوسف شاہ کی جماعتوں میں فساد ہوگیا جس میں کئی اشخاص زخمی ہوئے دو آدمیوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

—— بیان کیا جاتا ہے کہ مقدمہ سازش میرٹھ کے قیدی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔

—— ڈیلی ہیرالڈ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ سر فضل حسین سندھ کے پہلے گورنر مقرر ہونگے۔

—— مولانا شوکت علی کا ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ماہ اپریل میں واپس آجائینگے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ الور میں جو برطانوی فوجیں بھیجی گئی ہیں ان کے اخراجات کے لئے الور کی حکومت کو دس ہزار روپیہ روزانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ سخت کہر پڑنے سے ریاست رِوا میں فصلوں کو بہت نقصان ہوا ہے مقامی حکومت زمینداروں کے مالیہ میں مزید تخفیف کے لئے غور کر رہی ہے۔

—— اطلاع ملی ہے کہ ضلع میانوالی میں چیچک کی وبا زور سے پھیل رہی ہے جتنے کہ تیس کیس خاص میانوالی میں ہوچکے ہیں۔ لیکن موت صرف ایک ہوئی ہے۔ ٹیکہ لگانے کا کام زور شور سے جاری ہے۔

—— شہر بمبئی سے دس میل کے فاصلے پر ماہیم میں آتشزدگی کے باعث ۸۵ جھونپڑیاں جلکر خاک ہوگئیں جن کے باعث ساڑھے تین سو آدمی بے خانماں ہوگئے۔

—— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور کے سابق پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کے سابق چانسلر لفٹنٹ کرنل جے سٹیفنسن وفات پاگئے۔

—— بمبئی کی ایک اطلاع ہے کہ گاندھی جی کی بیوی شریمتی کستورا بائی کو موضع راس میں بمع چند دیگر عورتوں کے گرفتار کرلیا گیا ہے کیونکہ آپ نے ڈسٹرکٹ کانفرنس منعقد کرانے کی کوشش کی تھی۔

—— موضع سدھاوالی ضلع شیخوپورہ میں ایک سفید پوش مالدار مسمی دین محمد کے گھر پر مسلح ڈاکہ ڈالا گیا۔ جس میں ڈاکو پچاس ہزار روپے کے زیورات اور نقدی لیکر بھاگ گئے پولیس مصروف تفتیش ہے مگر ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔

—— مسٹر راجگوپال آچاریہ گذشتہ اتوار کی شام کو دہلی گئے تاکہ مندروں میں داخلہ کے مسودہ قانون کے متعلق اسمبلی کے ممبروں میں پروپیگنڈا کریں۔

—— بمبئی میں ایک شخص مسمی عبدالمجید کو مرغی چرانے کے الزام میں مبلغ تیس روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ ملزم اپنے مکان پر مرغی بھاگتا ہوا پکڑا گیا۔ مرغی کے پروں کو شہادت میں پیش کیا گیا۔

—— امرتسر میں ایک ہندو کے ہاں ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا ہے جس کی آنکھیں اور ناک نہیں ہے۔ ان کی بجائے اس کے ماتھے پر ایک سوراخ ہے۔ بچہ مذکورہ پیدا ہونے کے بعد جلدی ہی مر گیا۔

—— امرتسر میں ایک پچاس سالہ بوڑھے کو عدالت نے نقب زنی کے الزام میں عبور دریائے شور کی سزا دی ہے۔ اس ملزم نے ۱۹۰۵ء سے لیکر ابتک چوری کی کئی وارداتیں سرزد ہوئیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ صوبہ یوپی کی لیجسلیٹو کونسل کے آیندہ اجلاس میں جو ۱۵ فروری سنہ رواں سے شروع ہوگا ایک قرارداد پیش کی جائیگی کہ اقتصادی بدحالی کے باعث سال رواں میں پہاڑوں پر جانا بند کیا جائے۔

—— حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مقدمہ سازش دہلی کو جس کی کارروائی گذشتہ اکیس ماہ سے ہو رہی تھی واپس لے لیا جائے۔

—— شمالی کلکتہ میں ایک مندر ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرچ سے تعمیر ہوا ہے جس کو افتتاح کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ تمام ہندو جماعتیں اس میں داخل ہوسکتی ہیں۔

—— گذشتہ چند دنوں سے محمد علی روڈ بمبئی ڈکیتی اور لوٹ مار کا مرکز بن گیا ہے مسلح ڈاکو راہگیروں پر حملہ آور ہوکر لوٹ لیتے ہیں اور مارپیٹ بھی کرتے ہیں۔

—— بمبئی میں اقتصادی تباہی کی وجہ سے چند کارخانے بند ہوجانیکے باعث بیس ہزار مزدور بیکار ہوگئے ہیں۔

بیماری کے یا مثل اس کے اور اعذار میں جمع بین الصلوتین جائز ہے۔"

... نواب صاحب جلد ثانی میں ایک جگہ لکھتے ہیں

"ودفع الحرج انما یکون عند الحاجة ملا بد ان یکون فلا رخص لاهل الاعذار فیما یرفع به عنهم الحرج دون غیر ارباب الاعذار۔ انتہی۔"

"یعنی رفع کرنا حرج و دفعیہ نقصان کا ضرورت و حاجت میں مقصود ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عذر والوں کیلئے جمع بین الصلوتین کی رخصت دیجاتی ہے کہ غیر معذوروں کو بھی۔"

دونوں عبارتوں کا محصل یہ ہے کہ بسبب عذر و ضرورت و نزد حاجت جمع بین الصلوتین جائز ہے ورنہ بلا علت و عذر جمع بین الصلوتین جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

(باقی باقی)

(راقم ابراہیم باقی پوری)

اتباع سنت کی فضائل

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

اما بعد معشر المسلمین! اس رب العزت کے محبوب ترین بندے دنیا اور آخرت میں وہ ہو سکتے ہیں جو کما حقہ اللہ و رسول کے احکام پر جان و مال تک نثار دفرباں ہوں۔ جو جماعت یا گروہ یا شخص حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے خلاف مرضی عمل کرے اور اپنی سب زندگی دن رات عبادت کرتا رہے لیکن اس کی عبادت و بندگی عند اللہ قبولیت کے قابل نہیں تا وقتیکہ مطابق تعلیم ربانی و احادیث رسول موافق عمل رہو۔ خداوند کریم نے اپنے خاص فضل سے مخلوقات کیلئے اپنے تئیں پہنچنے کا واحد ذریعہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و تابعداری مقرر فرمایا۔ سچ فرمایا۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (پ ۹ ع ۱۰)

جسے آج ہم مسلمانوں نے فراموش کر دیا اور رائے قیاس و اقوال الرجال کے پیچھے پڑ گئے۔ اور مقابلہ فرمان نبوی کے ایک امتی کے قول پر اڑ بیٹھے۔ بھائیو! ہمیں اس اپنی زبوں حالی پر رونا چاہئے اور صحابہ کرام کا طرز عمل دیکھ کر عبرت پکڑنی چاہئے۔

ناظرین! وہ پاکیزہ اور مقدس جماعت جن کی بابت دنیا ہی میں رب العزت کی طرف سے "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" کا تمغہ مل گیا تھا۔ ان پر دنیا ہی میں جنت الفردوس و رضاء الٰہی کی بشارتیں نازل ہونے کا سبب کیا تھا۔ حالانکہ وہ کیا خونی (؟) لوگوں میں بھی سے وہ جو مین حجاز کے جاہل اور کھڑا استند ہوتے ہوئے شراب خوری زنا کاری قمار بازی دن رات ان میں جاری تھی اور وہ نہایت جنگجو قومیں تھیں۔ اپنے اور بیگانے کا انہیں پتہ نہ تھا۔ لیکن جب عرب میں اس سراج منیر نے اپنے نور سے ان کو منور فرمایا تو ادھر سے روم و شام و چین سے لوگ چل چل کر آپ کے نور فیض گنجور سے سیراب ہو کر عند اللہ محبوب بن گئے اور دنیا و آخرت میں وہ قدر و منزلت کی نگاہ سے تعبیر کئے جانے لگے اور وہ صحابہ سب سے زیادہ مطیع رسول ثابت ہوئے۔

بھائیو! ہم میں وہ اخلاص اور رب العالمین کی رضامندی نہیں رہی جو کہ صحابہ کرامؓ میں تھی۔ وہ عاشق رسول مدنی تھے۔ ان کے دل نورانیت سے منور، ان کے قلب میں توحید کا جذبہ، وہ اللہ کے دین کے خواہاں، جان و مال اللہ کے راستے میں ایثار اور قربان کرنے میں ہر وقت تیار۔ مختصر بد القیاس وہ پاکیزہ اور معزز جماعت بنیان مرصوص کی طرح مضبوط تھی۔ دوستو! اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے صحابہ کرام کے چند ایک واقعات بیان کروں تاکہ ہمیں نصیحت ہو اور ہم بھی فدا شے رسول عربی دل و جان سے ہوں۔

حضور علیہ السلام اپنے اصحاب کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا میرے اصحاب مانند ستاروں کے ہیں۔ پھر فرمایا ہر ایک نبی کے دو وزیر آسمانی فرشتوں سے اور دو وزیر دنیا میں صحابہ سے ہوئے میرے دو آسمانی وزیر جبرئیل و میکائیل اور زمین پر صدیق اکبر و عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ یہ وہ صدیق اکبر ہیں جو کہ غار میں مصیبت شدید کے وقت بھی رسول اللہ صلعم کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ حتےٰ کہ آپ کے پاؤں پر سانپ ڈستا ہے اور آنسو نکل آتے ہیں مگر حضور صلعم کو خواب سے بیدار نہیں کرتے۔ اپنا دل تنگ نہیں پاتے تاکہ پیارے محبوب پیارے رسول صلعم کی بے ادبی نہ ہو۔ اسی لئے حضور پر نور صلعم نے فرمایا ہے انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض۔ مشکوٰۃ یعنی اے صدیق اکبرؓ غار میں بھی میرا ساتھی اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہی ہو گا۔

دوسرا واقعہ یوں ہے ... کہ حضرت عمرؓ و صدیق اکبرؓ کو حضور علیہ السلام نے صدقہ فی سبیل اللہ کا حکم فرمایا۔ دونوں گھر تشریف لے گئے۔ لیکن حضرت عمرؓ خیال کرتے تھے "الیوم اسبقہ ان سبقتہ" یعنی آج میں ابوبکرؓ سے سبقت لے جاؤں گا۔ جب دربار رسالت میں واپس مال لیکر حاضر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ میں اپنے مال کا نصف حصہ لے آیا ہوں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کی کہ میں ہر ایک چیز جو میرے پاس تھی لے آیا ہوں اور ابقیت حب اللہ ورسولہ باقی ان کیلئے خدا اور رسول کی محبت چھوڑ آیا ہوں۔

بھائیو! مقام غور ہے کہ وہ جلیل القدر صحابہ جن کی جانیں دین الٰہی کی خدمت کرنے میں وقف تھیں، وہ شمع نورانی کے پروانے دل و جان سے فرمان نبوی پر قربان تھے۔ اسی لئے وہ عند اللہ معزز و مکرم بن گئے اور بعد نبیوں کے سب دنیا سے اعلیٰ اُن کے درجات و مراتب ہوئے۔

پھر فرمایا کہ ایک پلہ میں صدیق اکبرؓ کا ایمان رکھا جائے اور دوسرے پلہ پر نبیوں کے علاوہ سب دنیا

انتخاب الاخبار

——— مدرسہ اسلامیہ اہلحدیث مائی کی منڈی آگرہ میں بیرونی طلباء و شائقین قرآن و حدیث کے طعام و قیام کا انتظام کیا گیا ہے طلباء آنے سے پہلے اپنی عمر۔ سالہ تعلیم درخواست کے ہمراہ ضرور تحریر کریں۔ داخلہ شوال سے شروع ہو کر ذیقعدہ تک رہیگا۔
(مولوی محمد یونس سکرٹری مدرسہ اسلامیہ مائی کی منڈی آگرہ)

——— مہاراجہ بہاولپور نے حکم دیا تھا کہ اچھوتوں کو مندروں میں داخل ہونے دیا جائے ریاستی مندروں کے بڑے پجاری نے اس کی مخالفت کی ہے اور استعفا دیدیا ہے۔

——— اخبارات راوی ہیں کہ گورنمنٹ نے اپنے تمام محکمہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں میں ۱۰ سال کیلئے جو دس فیصدی کی تخفیف کی تھی اب اس میں سے پانچ فیصدی کی تخفیف بحال رکھی گئی ہے باقی منسوخ کردی گئی۔

——— یوم آزادی کے سلسلہ میں کانگریسیوں نے جا بجا جلوس نکالے۔ اس پر پولیس نے بہت سے اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

——— بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر انصاری ہندوستان واپس آنے کے بعد سیاسیات سے علیحدہ ہو جائینگے کیونکہ انہیں اختلاج قلب کا مرض ہے۔

——— ولیعہد حیدرآباد دکن دہلی جا رہے ہیں وہاں دو ہفتہ قیام کرنے کے بعد وہ لکھنؤ تشریف لے جائینگے۔

——— سری نگر میں شیخ عبداللہ اور میرواعظ یوسف شاہ کی جماعتوں میں فساد ہو گیا جس میں کئی اشخاص زخمی ہوئے دو آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

——— بیان کیا جاتا ہے کہ مقدمہ سازش میرٹھ کے قیدی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔

——— ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ سر فضل حسین سندھ کے پہلے گورنر مقرر ہونگے۔

——— مولانا شوکت علی کا ایک پیغام وصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ماہ اپریل میں واپس آجائینگے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ الور میں جو برطانوی فوجیں بھیجی گئی ہیں ان کے اخراجات کے لئے الور کی حکومت کو دس ہزار روپیہ روزانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ سخت کہر پڑنے سے ریاست ریوا میں فصلوں کو بہت نقصان ہوا ہے مقامی حکومت زمینداروں کے مالیہ میں مزید تخفیف کے لئے غور کر رہی ہے۔

——— اطلاع ملی ہے کہ ضلع میانوالی میں چیچک کی وبا زور سے پھیل رہی ہے حتٰی کہ بیس کیس خاص میانوالی میں ہو چکے ہیں۔ لیکن موت صرف ایک ہوئی ہے۔ ٹیکہ لگانے کا کام زور شور سے جاری ہے۔

——— شہر بمبئی سے دس میل کے فاصلے پر ماہیم میں آتشزدگی کے باعث ۸۵ جھونپڑیاں جلکر خاک ہو گئیں جن کے باعث ساڑھے تین سو آدمی بے خانماں ہو گئے۔

——— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور کے سابق پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کے سابق چانسلر لفٹنٹ کرنل جے سٹیفنسن وفات پاگئے۔

——— بمبئی کی ایک اطلاع ہے کہ گاندھی جی کی بیوی شریمتی کستورا بائی کو موضع راس میں مع چھ دیگر عورتوں کے گرفتار کر لیا گیا ہے کیونکہ آپ نے ڈسٹرکٹ کانفرنس منعقد کرانے کی کوشش کی تھی۔

——— موضع سدھاوالی ضلع شیخوپورہ میں ایک سفید پوش مالدار مسمی دین محمد کے گھر پر مسلح ڈاکہ ڈالا گیا۔ جس میں ڈاکو پچاس ہزار روپے کے زیورات اور نقدی لیکر بھاگ گئے پولیس مصروف تفتیش ہے مگر ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔

——— مسٹر راجگوپال آچاریہ گذشتہ اتوار کی شام کو دہلی گئے تاکہ مندروں میں داخلہ کے مسودہ قانون کے متعلق اسمبلی کے ممبروں میں پروپگنڈا کریں

——— بمبئی میں ایک شخص مسمی عبدالمجید کو مرغی چرانے کے الزام میں مبلغ تیس روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ ملزم اپنے مکان پر مرغی پکاتا ہوا پکڑا گیا۔ مرغی کے پروں کو شہادت میں پیش کیا گیا۔

——— امرتسر میں ایک ہندو کے ہاں ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا ہے جس کی آنکھیں و ناک نہیں ہے ان کی بجائے اس کے ماتھے پر ایک سوراخ ہے۔ بچہ مذکورہ پیدا ہونے کے بعد جلدی ہی مرگیا۔

——— امرتسر میں ایک پچاس سالہ بوڑھے کو عدالت نے نقب زنی کے الزام میں عبور دریائے شور کی سزا دی ہے اس ملزم سے ۱۸۹۵ء سے لیکر ابتک چوری کی کئی وارداتیں سرزد ہوئیں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ صوبہ یوپی کی لیجسلیٹو کونسل کے آیندہ اجلاس میں جو ۱۵ فروری سنہ رواں سے شروع ہوگا ایک قرارداد پیش کی جائیگی کہ اقتصادی بدحالی کے باعث سال رواں میں پہاڑوں پر جانا بند کیا جائے۔

——— حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مقدمہ سازش دہلی کو جس کی کارروائی گذشتہ اکیس ماہ سے ہو رہی تھی واپس لے لیا جائے۔

——— شمالی کلکتہ میں ایک مندر ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرچ سے تعمیر ہوا ہے جس کا افتتاح کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ تمام ہندو جماعتیں اس میں داخل ہو سکتی ہیں۔

——— گذشتہ چند دنوں سے محمد علی روڈ بمبئی ڈکیتی اور لوٹ مار کا مرکز بن گیا ہے مسلح ڈاکو راہگیروں پر حملہ آور ہو کر لوٹ لیتے ہیں اور مار پیٹ بھی کرتے ہیں۔

——— بمبئی میں اقتصادی تباہی کی وجہ سے چند کارخانے بند ہوجانیکے باعث بیس ہزار مزدور بیکار ہوگئے ہیں

جاری کے باشل اس کے اور اعذار میں جمع بین "صلواتین جائز ہے؟

۔۔ فتح الباری جلد ثانی میں ایک جگہ لکھتے ہیں

منع لحرج انما یکون عند الحاجہ ولا بد ان تکون فیہ رخص لاهل الاعذار وفیما رفع الحرج دون غیر ارباب الاعذار۔ انتہی۔

یعنی رفع کرنا حرج و دفعیہ نقصان کا ضرورت و حاجت میں مقصود ہوتا ہے۔ پس ضروری ہو کہ عذر والوں کیلئے جمع بین الصلوتین کی رخصت دیجائے نہ کہ غیر معذوروں کو بھی۔"

دونوں عبارتوں کا محصل یہ ہے کہ بسبب عذر وضرورت ونزد حاجت جمع بین الصلوتین جائز ہے اور بلا علت وعذر جمع بین الصلوتین جائز نہیں۔

واللہ اعلم۔

(باقی آئندہ)

(راقم ابراہیم باقی پوری)

اتباع سنت کی فضائل

وَمَن يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

اما بعد معشر المسلمین! اس رب العرش کے محبوب ترین بندے دنیا اور آخرت میں وہ ہوسکتے ہیں جو کما حقہ اللہ رسول کے احکام پر جان و مال کو دل سے قربان ہوں۔ جو جماعت یا گروہ یا شخص حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے خلاف مرضی عمل کرے اور اپنی سب زندگی دن رات عبادت کرتا رہے لیکن اس کی عبادت و بھگتی عند اللہ قبولیت کے قابل نہیں تا وقتیکہ مطابق تعلیم ربانی و احادیث رسول مقبول عمل نہ ہو۔ خداوند کریم نے اپنے خاص فضل سے مخلوقات کیلئے اپنے تئیں پہنچنے کا واحد ذریعہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و تابعداری مقرر فرمایا۔ سچ فرمایا۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ (پ ۹ ع ۱۰)

جسے آج ہم مسلمانوں نے فراموش کر دیا اور رائے قیاس و اقوال الرجال کے پیچھے پڑ گئے۔ اور مقابلہ فرمان نبوی کے ایک امتی کے قول پر اڑ بیٹھے۔ بھائیو! ہمیں اس اپنی زبوں حالی پر رونا چاہیئے اور صحابہ کرام کا طرز عمل دیکھکر عبرت پکڑنی چاہیئے۔

ناظرین! وہ پاکیزہ اور مقدس جماعت جن کی بابت دنیا ہی میں رب العزت کی طرف سے "رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ" کا تمغہ مل گیا تھا۔ ان پر دنیا ہی میں جنت الفردوس و رضاء الٰہی کی بشارتیں نازل ہونے کا سبب کیا تھا مگر اس کے اور کیا خیال ان لوگوں میں مخفی کردہ ہیں حجاز کے جاہل اور اکھڑ ناشستہ ہونے ہوئے شراب خوری، زنا کاری، قمار بازی دن رات ان میں جاری تھی اور وہ نہایت جنگجو قومیں تھیں، اسے ادب گیاسے کا انہیں پتہ نہ تھا۔ لیکن جب عرب میں اس سراجاً منیراً نے اپنے نور سے دنیا کو منور فرمایا تو بصرہ سے روم و شام وہیں سے لوگ چل چل کر آپ کے نور فیض گنجور سے سیراب ہو کر عند اللہ محبوب بنگئے اور دنیا و آخرت میں وہ قدر و منزلت کی نگاہ سے تعبیر کئے جانے لگے اور وہ صحابہ سب سے زیادہ مطیع رسول ثابت ہوئے۔

بھائیو! ہم میں وہ اخلاص اور رب العالمین کی رضامندی نہیں رہی جو کہ صحابہ کرامؓ میں تھی۔ وہ عاشق رسول مدنی تھے۔ ان کے دل نورانیت سے منور، ان کے قلب میں توحید کا جذبہ وہ اللہ کے دین کے خواہاں، جان و مال اللہ کے رستے میں ایثار اور قربان کرنے میں ہر وقت تیار۔ علیٰ ہذا القیاس وہ پاکیزہ اور معزز جماعت بنیان مرصوص کی طرح مضبوط تھی۔ دوستو! اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے صحابہ کرام کے چند ایک واقعات بیان کروں تاکہ ہمیں نصیحت ہو اور ہم بھی فدائے رسول عربی دل و جان سے ہوں۔

حضور علیہ السلام اپنے اصحاب کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا میرے اصحاب مانند تاروں کے ہیں۔ پھر فرمایا ہر ایک نبی کے دو وزیر آسمانی فرشتوں سے اور دو وزیر دنیا میں صحابہ سے ہوئے میرے دو آسمانی وزیر جبرئیل و میکائیل اور زمین پر صدیق اکبر و عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ یہ وہ صدیق اکبر ہیں جو کہ غار میں مصیبت شدید کے وقت بھی رسول اللہ صلعم کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں پر سانپ ڈستا ہے اور آنسو نکل آتے ہیں مگر حضور صلعم کو خواب سے بیدار نہیں کرتے۔ پاؤں تک نہیں ہلاتے تاکہ پیارے محبوب پیارے رسول صلعم کی بے ادبی نہ ہو۔ اسی لئے حضور پر نور صلعم نے فرمایا ہے انت صاحبي في الغار وصاحبي على الحوض (مشکوٰۃ) یعنی اے صدیق اکبرؓ تو غار میں بھی میرا ساتھی اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہی ہوگا۔

دوسرا واقعہ اس طرح آتا ہے کہ حضرت عمرؓ و صدیق اکبرؓ کو حضور علیہ السلام نے صدقہ کی بابت فرمایا۔ دونوں گھر تشریف لے گئے۔ پس حضرت عمرؓ خیال کرتے تھے "الیوم اسبق ابا بکر" یعنی آج میں ابوبکرؓ سے سبقت لیجاؤنگا۔ جب دونوں دربار رسالت میں واپس مال لیکر حاضر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ میں اپنے مال کا نصف حصہ لے آیا ہوں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کی کہ میں ہر ایک چیز جو میرے پاس تھی لے آیا ہوں اور ابقیت حب اللہ ورسولہ باقی ان کیلئے خدا اور رسول کی محبت چھوڑ آیا ہوں۔

بھائیو! مقام غور ہے کہ وہ جلیل القدر ہستیاں جن کی جانیں دین الٰہی کی خدمت کرنے میں وقف تھیں، وہ شمع نورانی کے پروانے دل و جان سے فرمان نبوی پر قربان تھے۔ اسی لئے وہ عند اللہ معزز و مکرم بن گئے اور بعد نبیوں کے سب دنیا سے اعلیٰ اُن کے درجات و مراتب ہوئے۔

پھر فرمایا کہ ایک پلے میں صدیق اکبرؓ کا ایمان رکھا جائے اور دوسرے پلہ پر نبیوں کے علاوہ سب دنیا

کا ایمان رکھا جائے تو صدیق اکبرؓ کا ایمان سب سے بھاری ہوگا۔

حضرت عمرؓ کی تعریف یوں فرمائی کہ ”لو کان بعدی نبی لکان عمر“ مولانا حالی مرحوم کیا خوب فرماتے ہیں ؎

جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے

سر اہل کام دیں پر جھکا دینے والے
خدا کیلئے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

سچ ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ ۳)

(خادم عبد العزیز اہلحدیث کوٹلی لوہاراں غربی سیالکوٹ)

عیسائیوں سے ایک عقدہ کی حل کرنیکا سوال

وحدت اور کثرت ان دو متضاد حقیقتوں کو بیک وقت ایک ذات میں عینیت وارد تسلیم کرنے والے عیسائی جو تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کے عقیدہ کو صحیح بتلاتے ہیں۔ انجیل کی چند آیتوں کے معانی کو عام فہم لفظوں میں دنیا کے سامنے روشن کر کے عند اللہ ماجور عند الناس مشکور ہوں۔

(۱) متی باب ۲۷ آیت ۵۰۔ مرقس ۱۵/۳۷ لوقا ۲۳/۴۶ یوحنا ۱۹/۳۰ ان آیتوں کا مضمون ایک ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جیسا کہ عیسائی حضرات تسلیم کرتے ہیں اور موجودہ انجیلیں بتلاتی ہیں سولی دیئے گئے اور پھانسی پر لٹک کر جان دی۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ تمام واردات خدا۔ یسوع اور روح القدس ان تینوں پر گذری تھیں؟ کیونکہ وہ ایک نہیں بلکہ تین ہیں تین نہیں بلکہ ایک۔ اگر تینوں پر گذری ہیں اور کلام تینوں کے تینوں فنا و نابود ہوگئے تو پھر عیسائی حضرات اب کس خداوند کے قائل ہیں؟ اور اگر صرف یسوع مسیح پر یہ واردات گذری ہیں تو پھر ایک نہیں بلکہ تین ہیں کیوں کہتے ہو۔ بہر دو نوع بائیبل کے رسول حضرت حزقیل علیہ السلام کے اس فرمان کو یاد رکھیں۔ فرماتے ہیں

”کیا تو اس کے آگے جو تجھے قتل کریگا (یا کرتا ہے)
یہ کہہ سکے گا کہ میں اللہ ہوں۔ لہٰذا تو اپنے قتل
کرنے والے کے ہاتھ میں اللہ نہیں بلکہ انسان“

ٹھیرا“ (حزقیل ۲۸/۹)

اب اس آیت کے ماتحت خواہ ایک تسلیم کیجئے خواہ تین۔ پر ذرہ سوچکر بتلانا یہ خدا ہیں یا کچھ اور ہیں۔

(۲) متی باب ۱ آیت ۱۸ لوقا ۱/۱۵۔ ان آیتوں کا مضمون بھی ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح روح القدس کی قدرت سے بشکل حمل شکم مادر حضرت مریم صدیقہ میں قرار پائے۔ پھر ولادت باسعادت کے ساتھ دنیا میں تشریف لائے۔ (علیہ سلام الی یوم القیام)

اب سوال یہ ہے کہ کیا خدا۔ یسوع اور روح القدس یہ تینوں کے تینوں بیک وقت موجد و ایجاد اور بیک وقت یہ تینوں قادر و مقدور ہیں؟ کیونکہ یہ ایک نہیں بلکہ تین ہیں۔ تین نہیں بلکہ ایک۔ اگر ایسے ہیں تو مہربانی کر کے ایسا جواب دیں کہ ”عدم اثر الشئ علی نفسہ“ کے وقوع کی محالیت بھی قائم رہے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ہاں بیک وقت یہ تینوں قادر بھی تھے اور مقدور بھی ایجاد بھی تھے اور موجد بھی۔ اور اگر نہیں تھے اور یقیناً نہیں تھے تو پھر توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کس حیثیت سے تسلیم کرتے ہو۔

(۳) اوپر کے بیان کے مطابق مجھ کو چاہئے تھا کہ تیسرے نمبر میں بھی کوئی آیت انجیل سے نقل کر کے سوال کروں۔ پر جی چاہتا ہے کہ دو سوال منقولی ہیں تو کم از کم ایک سوال معقولی رنگ میں ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ ناظرین اس ترمیم کو نظر انداز نہ کرینگے۔ وہ سوال یہ ہے کہ

تثلیث میں جو یہ ایک دو اور تین کر کے کثرت پائی جاتی ہے بتلاؤ کہ یہ کثرت باعتبار افراد ہے یا باعتبار اجزاء۔ بر تقدیر اول انجیلوں سے ان کی تعریفیں بیان کر کے ان میں مابہ الامتیاز اور مابہ التشخص شئے بیان کرو۔ اگر مابہ الامتیاز معتدبہ شئے ہے تو پھر یہ الوہیت میں یکساں کیوں ہیں ایک نہیں بلکہ تین۔ اور تین نہیں بلکہ ایک کیسے ہوگئے؟ اور اگر مابہ الامتیاز معتدبہ شئے نہیں ہے بلکہ من کل الوجوہ یکساں ہیں تو پھر ایک کی بجائے تین تسلیم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا متعدد معبودوں سے شرک لازم نہیں آئیگا؟

بر تقدیر دوم گو خدا ایک ہے لیکن باعتبار کثرت اجزاء کے ترکیب لازم آئیگی جو موجب حدوث ہے۔

الغرض مسئلہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث اگر عقلاً یا نقلاً ثابت ہوتا ہے تو بیان کر کے عام فہم الفاظ میں ظاہر کر دیجئے۔

(محمود زریاوی آزاد سورتی از رنگون برما)

قرآنی تحریک

(ایک مطبوعہ حیدرآبادی اشتہار کا ملخص)

قرآنی تحریک کا منشاء یہ ہے کہ مسلمانوں کے ذہن نشین کیا جائے کہ تم ایک تبلیغی امت ہو اور اللہ کی امانت کے پہنچانے کی ذمہ دار۔ تمہاری زندگی کا اصلی مقصد ”امر بالمعروف“ اور ”نہی عن المنکر“ کی تبلیغ ہے جس کے مجموعہ کا نام قرآن ہے۔ پس اس کا تام و کمال طور پر جاننا تمہارا اولین فرض ہے۔ قرآن مجید تمہاری متفق علیہ کتاب ہے اگر تم میں کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے تو اسی کو صحیح اور مضبوط پکڑنے سے۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے میں سب کچھ تھا لیکن یہی ایک چیز نہ تھی۔ جس کو لیکر عرب جیسی نادار قوم نے اُن کے تخت و تاج چھین لئے اور اپنی گری ہوئی حالت کو ایسا سنوارا جو دنیا میں اپنی آپ مثال ہے۔ لہٰذا آج یا جب کبھی

دنیا میں خدا کے دشمنوں کے پاس مادی طاقت اور مادی سامان کی بہتات ہو اسکی پرواہ نہیں۔ آخر میں کامیاب وہی ہوگا جس کے پاس قرآن ہو۔ یہ مجرب و آزمودہ نسخہ ہے، یہ بے مثل کتاب ہے، یہ بے مثال خدا کی بھیجی ہوئی چیز ہے۔ اسکے پہنچانے کیلئے بے مثال نبی مبعوث فرمائے گئے۔ تو اس کا پورا پورا حق ادا کرنا مسلمان پر لازمی ہے۔

آج اسلام کے نام پر جو کچھ کیا جا رہا ہے اُس میں کمی فقط اسی چیز کی ہے۔ اسلام کی گاڑی کے چلنے کی مشنری کا اصلی پرزہ قرآن حکیم ہے۔ اسکے اپنے اصلی مقام پر آنے کی ضرورت ہے۔ علماء، مشائخ، واعظین، مدرسین، امام مساجد، رہنمایان قوم، مصنفین، ناظم وناثر، مضمون نگار، صحیفہ نگار، کالج وسکول اور مدارس و مکاتب کے طلباء، مریدین اور تمامی انجمنوں کے کارکنوں سے گزارش ہے کہ "قرآنی تحریک" کا خیرمقدم فرمائیں اپنے اغراض ومقاصد میں اسکو داخل کرکے اسلام کی اصلی خدمت انجام دیں۔ یہ کوئی نئی تحریک نہیں لیکن صدیوں کا بھولا ہوا سبق ضرور ہے جسکی یاد دلانا مقصود ہے۔ تعلیمات قرآن پر جو مہریں لگ گئی ہیں اُن کے توڑ دینے کی ضرورت ہے۔ مسلمان سن لیں کہ قرآنی تعلیمات کا اس کے بتلائے ہوئے طریقے اور فوائد کے ساتھ عام ہونا ہی ہر مرض کی دوا ہے اور صرف یہی ایک کام تمامی خیر وبرکت کا موجب ہے۔

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمکار
بگذارند وسر طرۂ یارے گیرند

اسلام کے نام لیواؤ! "قرآنی تحریک" کو قبول کرو اور اُس دن سے ڈرو جس دن قرآن کے مالک احکم الحاکمین خدا کے سامنے صاحب قرآن احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے متعلق فریاد فرمائینگے وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔

(ترجمہ) اور رسول فرمائینگے کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو مہجوری کی حالت میں ڈال دیا تھا۔"

مسلمانو! دنیا میں اگر قرآنی علم وعمل دائر وسائر ہوتا جب بھی قرآنی تحریک کی انجام دہی سے بڑھکر کوئی دوسرا کام نہ تھا۔ اور آج جبکہ قرآن برائے نام رہگیا ہے تو اس کی ضرورت اور اہمیت کا اندازہ مشکل ہے۔

خداوندا! تیری بارگاہ اقدس میں عاجزانہ التجا ہے کہ تو ہم مسلمانوں کو قرآن مقدس کا صحیح معنوں میں اہل قرار دے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن۔ دوانکدہ نواب نذیر جنگ بہادر، حیدرآباد دکن)

اہلحدیث: ہندوستانی پبلک کو خوب معلوم ہے کہ ایسی تحریکات میں جماعت کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ جہاں جہاں جماعت اہلحدیث اچھی تعداد میں ہے وہاں دن میں کسی وقت ترجمہ قرآن کا درس ضرور ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا طرہ امتیاز ہے کہ دوسرے فرقوں میں نہیں۔ اسلئے اہلحدیث اس قسم کی جملہ تحریکات کو لبیک کہتے ہیں۔

حیدرآبادی: جماعت اہلحدیث کو اس تحریک پر خاص توجہ کرنی چاہئے۔

مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں

کشتی نمبر ۱

مرزا صاحب مدعی رسالت

جناب میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب (جو جماعت قادیانیہ کے موجودہ خلیفہ ہیں) اپنی کتاب "القول الفصل" کے صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی (یعنی حضرت مسیح کی بشارت ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد) کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد اور محمد دونوں تھے۔ چنانچہ آپ ازالۂ اوہام میں لکھتے ہیں کہ

"اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۶۷۳)

نوٹ: کتاب ازالہ اوہام ۱۳۰۸ھ یعنی ۱۸۹۱ء میں لکھی گئی تھی۔ اس کتاب کے صفحہ ۶۷۳ میں جناب مرزا صاحب قادیانی کا حضرت عیسےٰ کی بشارت کو اپنے اوپر چسپاں کرنا اور اپنے آپ کو اسکا مصداق قرار دینا ثابت کررہا ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۳۰۸ھ یعنی ۱۸۹۱ء میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر رسالت کا دعوےٰ کیا تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح نے الفاظ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کہکر اپنے بعد ایک نبی ورسول کے آنے کی خبر دی تھی۔

لاہوری کشتی نمبر ۲

مرزا صاحب کا دعوئے نبوت ورسالت سے انکار

ایک لاہوری مرزائی نے لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب انقطاع نبوت اور مسدودی نبوت

پر اپنے ایمان کو بنی کہا ہے اور صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جو نبوت کا دعوے کرے وہ کافر اور بیدین ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے نبوت و رسالت کا دعوے ہرگز نہیں کیا۔ (میر مدثر شاہ صاحب پشاوری کی کتاب ختم نبوت صفحہ)

سی لاہوری مرزائی نے یہی اسی کتاب کے صفحہ ۶، ۷، ۸، ۹ و ۱۰ - ۶۷ تا ۸۰ پر جو اقوال جناب مرزا صاحب قادیانی کے ان کی کتابوں سے نقل کئے ہیں ان کو مختصراً ذیل میں لکھتا ہوں۔

(۱) "سوال۔ رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

جواب۔ نبوت کا دعوے نہیں بلکہ محدثیت کا دعوے ہے جو خدائے تعالےٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ)

(۲) "مسیح کیونکر آسکتا تھا وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیوار روئیں اس کو آنے سے روکتی ہے سو اس کا بھر تک آیا وہ رسول نہیں مگر رسولوں کے مشابہ ہے اور مثیل ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۷)

(۳) "حسب تصریح قرآن کریم رسول اسکو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین جبرئیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔ لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۴)

(۴) "ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ صادق الوعد ہے تو جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴)

* محدث بفتح الدال یعنے ملہم۔ (المنجد)

(۵) "لست بنبی ولکن محدث اللہ وکلیم اللہ لاجدد دین المصطفٰے (ترجمہ) میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث ہوں اور کلیم اللہ ہوں تاکہ دین مصطفٰے کی تجدید دین کروں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۳)

(۶) "نہ مجھے دعوئے نبوت و خروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کیلئے کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ہاں محدث آئینگے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے میں ایک ہوں۔" (نشان آسمانی صفحہ ۲۸)

(۷) "اور ان لوگوں نے مجھ پر افترا کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعوے کرتا ہے۔" (حمامۃ البشرےٰ صفحہ ۸)

(۸) "میرا نبوت کا کوئی دعوے نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعوےٰ کرے وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ اور رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں۔" (جنگ مقدس صفحہ ۶۷)

(۹) "افترا کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ ہم نے نبوت کا دعوے کیا ہے۔"

(کتاب البریۃ صفحہ ۱۹۲ کا حاشیہ)

(۱۰) "اور قرآن کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا ممنوع ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۴۶)

(۱۱) "اس (یعنی مولوی غلام دستگیر صاحب) پر واضح رہے کہ ہم (مرزا صاحب) نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیاء اللہ کو ملتی ہے اسکے قائل ہیں . . . . .

غرض جبکہ نبوت کا دعوے اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعوے ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات حصہ ۳ صفحہ ۲۲۴)

ناظرین! ان سب حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب دعوے نبوت کو غلط اور اپنے حق میں بہتان کہتے تھے۔

قادیانی کشتی نمبر ۳

مرزا صاحب نبوت و رسالت کے مدعی

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان لکھتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نبی تھے۔" (حقیقۃ النبوت صفحہ ۲۰۶) اور اس پر دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے خود اپنے آپ کو نبی کے لفظ سے پکارا ہے۔ "اگر آپ نبی نہ ہوتے تو کیوں اپنے آپ کو نبی اور رسول کرکے پکارتے۔"

(حقیقۃ النبوت صفحہ ۲۰۹)

(۱) "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(۲) "نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

(۳) "میں اسی مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔"
(نزول المسیح صفحہ ۴۸)

(۴) "خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے (دافع البلاء صفحہ ۱۰) قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تختگاہ ہے (دافع صفحہ ۱۰) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (ایضاً صفحہ ۱۱)

(۵) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔"
(آخری خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۶) "ہمارا دعوٰی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"
(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۷) "اس جگہ ضرور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ وہ اسکے نبی اسکی صف میں ہوتے ہیں۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۶)

(۸) "ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوٰے کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔"
(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱)

(۹) "وہ آکنا معذبین حتی نبعث رسولا پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

(۱۰) "یہ آیت (یعنی وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ) آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

(۱۱) "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

(۱۲) "میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۸۹)

(۱۳) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

ناظرین! مرزا صاحب کی تیسری کشتی ناظرین پہلی تقریر سے معلوم کر چکے ہیں۔

کشتی نمبر ۴

یعنی

مرزا صاحب تشریعی نبوت کے مدعی

(۱) "اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری۔ تو اول تو یہ دعوٰے بے دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام "قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰی۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی ابتک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔" (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶)

نوٹ جناب مرزا صاحب کی وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ پس مرزا صاحب اربعین میں (جو ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی) صاحب شریعت ہونیکے مدعی تھے۔

(۲) قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری لکھتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ پر فرماتے ہیں۔
"ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے۔ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو جھوٹی گواہی نہ دو زنا نہ کرو خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ بیان کرنا شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤ خورد ہوئی اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو وہ مدعی نبوت تیئیس برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔
دیکھو حضرت مسیح موعود نے تجدید کے طور پر نزول احکام شریعت کو ممکن مانا ہے پھر اپنی وحی میں اُن کو تسلیم کیا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی بھی مانا ہے۔"
(النبوۃ فی القرآن صفحہ ۳۶ کا حاشیہ)

(۳) "حضرت احمد علیہ السلام (یعنی مرزا صاحب) انہوں نے صاحب شریعت نبی و رسول ہیں جن میں جمیع انبیاء بنی اسرائیل حضرت موسٰی کے بعد صاحب شریعت نبی ہوئے۔ پس وہ صاحب شریعت نبی ہیں۔ اس کی تشریح وہی ہے جو حضرت احمد علیہ السلام نے اربعین میں کر دی ہے۔ فقط (۱۴ تمبر ۴ء)
(خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی)"
(اربیبام صلح ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ صفحہ ۳)

(۴) "سو غور کر کے دیکھنا چاہئے کہ اگر شریعت سے مراد اوامر و نواہی ہیں بغیر اسکے کہ وہ پہلی شریعت کے ناسخ ہوں تو ان معنوں کی رو سے ہمارے حضرت مسیح موعود بھی صاحب شریعت نبی تھے۔ چنانچہ اربعین میں آپ فرماتے ہیں۔ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ والی عبارت درج ہے)" (الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء صفحہ ۴)

(باقی وارد)

فتاویٰ

تعاقب | مولانا حاجی یونس خان صاحب فرماتے ہیں۔ اخبار اہلحدیث ۲ جمادی الاخری سنہ حال میں بجواب سوال نمبر ۱۸ آپ نے کل مال کا خیرات کر دینا جائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس۔

اس کے علاوہ بخاری شریف میں ایک حدیث شریف ایسی ہے کہ ایک شخص نے اپنا کل مال خیرات کر دیا تھا اُس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہوئے اور اُس کا صدقہ قبول نہ فرمایا۔

حضرت ابوبکرؓ کا صدقہ شاید پہلے کا ہو یا اُن کو اور مال کے آنے کی توقع ہو۔

مفتی | اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید میں بھی یہی ارشاد ہے کہ سارا مال مت دیا کرو۔

لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا (پ ۱۵ ع ۳)

ہاتھ بالکل بند کرو نہ بالکل کھلے چھوڑ دو ورنہ تم شرمندے اور حسرت زدہ بیٹھ رہو گے۔

اور جو حدیث آپ نے لکھی ہے وہ بھی اس آیت کے مضمون کی تائید کرتی ہے۔ مگر واقعہ صدیقیہ بھی رسالت مآب کے حضور میں ہوا ہے۔ اسلئے میرا استنباط صدر یہ ہے کہ سارا مال دیکر جس شخص پر ملامت اور حسرت کا اثر پیدا ہو وہ نہ دے۔ مگر جس کو خوشی ہو اُس کو سارا دینا جائز ہے۔ باقی ورثا والی حدیث مرض الموت کے وقت سے خاص تعلق رکھتی ہے اُس وقت والی وہی حکم ہے جواز اُس سے پہلے وقت میں ہے۔ اللہ اعلم۔

س ۲۲ } اگر بھنگی یا چمار صاف ستھرا ہو یعنی غلیظ نہ ہو تو کیا اُس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھا لینا جائز ہے؟ ممانعت کی صورت میں ثبوت عنایت ہو۔

(سائل خریدار نمبر ۵۷۰۵)

ج ۲۲ } دین اسلام میں چھوت نہیں اس لئے پاک صاف ہاتھوں کا پکایا ہوا کھانا جائز ہے۔ پکانیوالا کسی دین کا پیرو ہو۔

س ۲۳ } عیسائی وغیرہ قومیں جو سور کا گوشت کھا لیتی ہیں اُن کے یہاں کا پکایا ہوا کھانا یا اُن کے ہاں کی دعوت کھانا جائز ہے؟ ممانعت کی صورت میں دلیل عنایت ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۲۳ } کھانا حلال ہو تو غیر مسلموں کے گھر کا پکا ہوا جائز ہے۔

س ۲۴ } جو مسلمان انگریز افسروں کے ہاں بطور خانساماں وغیرہ ملازم رہتے ہیں وہ سور کا گوشت پکا کر دیتے ہیں۔ اُن کے ہاں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسا پیشہ کیسا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۲۴ } خانساماں کے گھر میں جو حلال چیز پکی ہو وہ جائز ہے۔ اللہ اعلم۔

(۳۰۳ داخل غریب فنڈ)

س ۲۵ } کسی نے اپنی لڑکی نابالغہ مسماۃ ہندہ کا اپنے گاؤں میں ایک نوجوان مسمی زید سے نکاح کر دیا تھا۔ ہندہ نے سن بلوغت کو پہنچکر ناراضگی ظاہر کی یہاں تک کہ شوہر کے سایہ سے نفرت کرنے لگی۔ زید نے کبھی کبھی اپنی زوجہ ہندہ کو جبراً اپنے مکان لیجا کر بہت سمجھایا لیکن ہندہ بحال اول ہی رہی آخر زدوکوب زیادہ از حد شرع کرتے تھے اس وجہ سے بھاگ کر ہندہ باپ کے مکان میں جاتی تھی۔ پدر ہندہ اپنی بیٹی ہندہ کو ناپسند کرکے داماد کے گھر پہنچا دیتا تھا۔ اسی حالت میں ایک مدت گذری ہندہ نے جب دونوں طرف مشکل دیکھی تب بار دیگر بھاگ کر چچا کے گھر جا پہنچی۔ اُدھر زید نے معیت باپ اور چند غیر محرموں کے دھاوا کیا۔ تب ہندہ قرب وجوار میں اپنی بہن کے گھر میں جا چھپی۔ چند دن گذرے وہاں بھی اندازا ہوا۔ ۳۰ غیر محرموں کو لیکر مکان گھیر لیا اور زبردستی لیجانے کا مشورہ کرنے لگے۔ کسی نے اسوقت ہندہ کے باپ کو خبر کی کہ حال ایسا ہے۔ تب ہندہ کے دو حقیقی بھائی اور ایک چچازاد بھائی کو ہندہ کے باپ نے سمجھا کر تم کسی صورت سے ہندہ کو چھپا کر لیجاؤ۔ تب بھائیوں نے وہاں پہنچکر بہنوئی اور چچا کو پشت و پناہ بناکر ہندہ کو ساتھ لیا۔ اثناء راہ میں زید اور دو کس غیر محرم حملہ آور ہوئے۔ آخر باپ نے ہندہ کی طرف سے مہر مفروضہ واپس دیکر خلع کروایا۔ اب جواب طلب امر یہ ہے کہ

(الف) ہندہ بھائیوں اور بہنوئی اور چچا مذکور کی مددگاری سے باپ کے مکان میں جانے سے شرعاً گنہگار ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کس قدر؟

(ب) ہندہ کا باپ اپنے بیٹوں اور بھتیجے کو بھیجنے سے یا خلع کروانے سے مجرم ہے یا نہیں؟ اگر مجرم ہے تو دلیل چاہیئے۔

(ج) زید جو تیس چالیس غیر محرموں کو لیکر چڑھائی کرنے والا تھا۔ شرعاً چڑھائی کرنا درست تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا گناہ کیا؟ جواب قرآن وحدیث سے ہو۔

(سائل خریدار نمبر ۱۰۳۰۷)

ج ۲۵ } (الف، ب) صورت مرقومہ میں خاوند بیوی کے درمیان نا اتفاقی معلوم ہوتی ہے۔ اس صورت میں جدائی کرانا جائز ہے۔ إِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ۔ لہٰذا نہ ہندہ کا باپ گناہگار ہے نہ بھائی نہ بہنوئی نہ اور کوئی۔

(ج) زید اپنی بیوی کو بے فرمان جانکر اُس کو لانے میں اپنے ساتھ مددگار بناکر لیگیا ہوگا۔ لڑائی دنگے کی نیت نہیں تھی تو زید کا کام موجب گناہ نہیں۔

س ۲۶ } شرعی بیقصور لوگوں کو جبراً مجرم قرار دینا کھانا پینا اور جماعت وغیرہ سے جدا رکھنا بحکم آیت إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الخ گناہگار ہے یا نہیں؟ بینوا بالبرہان توجروا عند الرحمن۔

(سائل مذکور)

ج ۲۶ } بیقصور کو قصوروار ٹھیرانا سخت گناہ ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا۔ یعنی جو کوئی کسی شخص کو بغیر قصور کے الزام لگائے اُس نے

ملکی مطلع

افغانستان میں

وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا

خدا انجام بخیر کرے

افغانستان کے متعلق جو خبریں آ رہی تھیں اُنکے سننے سے ہم ہندوستانیوں کو بھی افسوس [illegible] رنج ہوتا تھا۔ افغان تو ہم سے زیادہ رنج [illegible] مسلمان [illegible] کو کیوں صدمہ نہ [illegible] سے بڑی تحریکات [illegible] وہ وہی تھی جس کی [illegible] رسول کی [illegible] تھی۔ [illegible] انکا [illegible] بھی سے [illegible] پردہ [illegible] تھی۔ [illegible] ایک جلسہ میں ایک پٹھان نے بڑے جوش سے امیر صاحب کو کہا چاہے آپ مجھے قتل کرا دیں میں سچ کہنے سے نہیں رک سکتا۔ آپ جو ہماری بہو بیٹیوں کو بے پردہ کر رہے ہیں ہم اس سے رنجیدہ ہیں۔ گر آپ کی غرض تعلیم دینا ہے تو آپ ولایت سے استانیاں بلوا کر یہاں اُن سے تعلیم دلوا دیتے۔

مگر امیر صاحب غیرت سے مصطفےٰ کمال پاشا سے ملکر آئے ہوئے تھے وہ کہاں اپنی بات سے ٹلتے۔ آخر وہی کیا جس کا ارادہ کر چکے تھے نتیجہ بھی وہی ہوا جسکا خطرہ تھا کہ سرحد افغانستان پر سخت فساد ہو گیا جسکی وجہ بھی بے پردگی بتائی جاتی ہے۔

ہم حیران ہیں کہ یہ اصلاح ہے یا فساد۔ اصلاح ہی تھی تو سب اصلاحات سے مقدم کیوں تعلیم مروجہ عام کرتے جب ایک خاص حصہ ملک کا اس تعلیم سے بہرہ ہو جاتا تو یقین ہے کہ یورپی تعلیم اپنا اثر ضرور کرتی۔ لوگ خود بخود بے پردگی اختیار کرتے جاتے نہ کہنے کی حاجت ہوتی نہ شرارت اُٹھتی۔

غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ امیر صاحب اس میں فریب خوردہ ہیں۔ ایسے نہ ہوتے تو ملک کے ساتھ چلتے اور ملک کو اپنے ساتھ رکھتے تو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔ خدا انجام بخیر کرے۔

آخری خبر ہے کہ بغاوت فرو ہو گئی۔

افغانستان میں اصلاحات

افغانی سفیر کا بیان

یہ بتایا جاتا ہے کہ کابل [illegible] کے اثرات [illegible] ہوئے ہیں [illegible] حال [illegible] کے [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] بہت کچھ غلط فہمی [illegible] کی [illegible] ان کے جذبات [illegible] سے [illegible] ہوتے ہیں کہ ان [illegible] کی [illegible] [illegible] اور قصداً [illegible] پیدا کرتا ہیں۔ [illegible] ایک [illegible] دوستی [illegible] سے افغان کونسل سے [illegible] سے زیادہ تکلیف [illegible] ہندوستان میں یہ خبر پھیل رہی ہے کہ سکھوں کو جو افغانستان میں آباد ہیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ پگڑی کی بجائے ہیٹ پہنیں۔ افغان کونسل نے بتایا کہ یہ احکام حضور غازی بادشاہ نے نہیں دیئے بلکہ کابل کے بعض افسروں نے دیئے ہیں۔ اگر ان احکام کی واجبیت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ تو صاف ہے کہ یہ کسی خاص طبقے کیلئے صادر نہیں کئے گئے۔ پھر بھی میں نے ہندوستان کے سکھوں کی پریشانی کی بنا پر کابل کو لکھا ہے کہ وہ صحیح حالات روانہ کریں۔

کسی قسم کا جبر نہیں ہے نامہ نگار نے دریافت کیا کہ ڈاڑھیاں منڈانے کے احکام صحیح ہیں یا غلط؟ اس خیال پر بہت زور سے ہنسے اور کہا کہ کسی معاملہ میں جبر کو روا نہیں رکھا گیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں جو تم سے باتیں کر رہا ہوں ڈاڑھی منڈائے ہوئے ہوں اور میرا ترجمان معقول ڈاڑھی رکھے ہوئے ہے۔ تم خود دیکھ رہے ہو کہ [illegible] دفتر میں بعض ہیٹ اوڑھے ہوتے ہیں اور بعض ٹوپیاں۔ بہت سے افسر ڈاڑھیاں منڈاتے ہیں۔ لیکن اس میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔

پردۂ مذہبی میں اب دوسرے مسئلہ کو لیتا ہوں جس کی بابت ہندوستانی اخبارات نے بے احتیاطی سے کام لیا ہے۔ اور یہ رپورٹ دی ہے کہ اعلیحضرت غازی اور علیا حضرت ملکہ صاحبہ نے سفر یورپ کی واپسی کے بعد [illegible] پردہ چھڑوا دیا ہے۔ افغانی کونسل نے صاف طور پر کہا کہ [illegible] افغانی کورٹ کی تمام خواتین [illegible] پردہ کرتی ہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ [illegible] لیکن اسکے ساتھ ہی افغانستان میں خواتین کی ترقی کیلئے ایک زبردست تحریک [illegible] ہے۔ [illegible] ہندوستان میں اسکی کوشش نہیں کر رہے ہو۔ یہ بھی غلط ہے [illegible] بعد اپنی رعایا کے جذبات کے خلاف [illegible] لیکن جو کچھ انہوں نے یورپی ممالک میں دیکھا ہے اسکے مطابق [illegible] قونصل جنرل نے فرمایا کہ ہر شخص [illegible] جانتا ہے کہ خواتین کیلئے [illegible] اس سلسلہ میں کابل کے اندر بہت سے مکاتب اور مدارس نسواں [illegible] اور تربیت دینے والے کالج کھول دیئے گئے ہیں جہاں [illegible] امور خانہ داری کی تعلیم پاتی ہیں۔ اس سلسلے میں ایک انجمن بھی کابل میں بن گئی ہے جو ان معاملات میں دلچسپی لیتی ہے اور نسوانی ترقیوں کے ذرائع سوچتی ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ قومی ترقی میں عورتوں اور مردوں کا برابر کا حصہ ہے اور یہی اصول ہے جس پر وہ کاربند ہو رہے ہیں۔

شاہ غازی کی پالیسی قونصل جنرل نے پھر اس خیال کی تردید کی کہ ہز مجسٹی اپنی رعایا کے جذبات کے خلاف اصلاحات کا رواج دے رہے ہیں۔ یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا۔ خوش قسمتی سے افغانستان کی پبلک ہز مجسٹی کے اس اقدام کو اچھی نظروں سے دیکھ رہی ہے اور وہ مطمئن ہے لیکن اسکے ساتھ ہی وہ کورانہ تقلید نہیں کرتی۔ اسکے بعد قونصل نے وہ فہرست دکھائی جو ہز مجسٹی کی جدوجہد سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ پمفلٹ صرف اسلئے شائع کیا گیا تھا کہ شاہی جذبات اور رعایا کے

نمازی کمپنی کی کیفیت

اکثر شہروں سے میرے پاس استفساری خطوط آتے ہیں کہ نمازی کمپنی کا واقعہ اور معاملہ کیا ہے! اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دیجاتی ہے کہ میرے بعض عزیز جو اس برس وہاں تھے اور اب یہاں آ گئے ہیں یہ بیان کرتے ہیں کہ واقعی ۱۳۴۲ھ کے حج کے بعد جدہ۔ مکہ اور مدینہ شریف میں نمازی کمپنی کے کاروبار کی نسبت بعض مخالفین نے مذاقاً یا عناداً یہ مشہور کر دیا تھا کہ اس کمپنی کا کام خراب ہو گیا ہے۔ اور اب حجاج کو نہ اس کمپنی کے آگبوٹ ملینگے نہ واپسی کی رقم۔ اس وجہ سے جو حاجی اس کمپنی کے جہازوں میں گئے تھے سب بے چین ہو گئے اور مدینہ طیبہ میں آٹھ روز بھی آرام و اطمینان سے نہ رہ سکے۔ حالانکہ یہ واقعہ پروپگنڈا اور افترا محض تھا۔ بفضلہ تعالےٰ کمپنی مذکور کا سب کام بدستور جاری ہے کسی قسم کی خرابی یا بدمعاملگی کمپنی مذکور سے ابتک نہیں ہوئی ہے۔

نیز کمپنی مذکور کے جہازات حسب دستور سابق رجب شعبان میں روانہ ہونگے۔ جن میں پانی کی افراط لکڑی کوئلہ کی آسانی۔ نشست و برخاست کی آزادی اور سب سے بڑھکر یہ کہ جہاز جیسے اس کمپنی کے ہیں سستے اور تیز رفتار ہیں' اور کمپنیوں کے ایسے کم ہیں۔ اس کمپنی کے جہازوں میں اسلامی ہوٹل بھی ہوتے ہیں جن میں علاوہ اعلےٰ کھانوں کے میوے' چائے' سوڈالیمونیڈ' بقیمت مناسب مل سکتے ہیں۔ اور اس کمپنی کے جہازوں کے ملازم کپتان معلم وغیرہ بھی تند مزاج درشتی پسند نہیں سنے گئے ہیں۔ والعلم عند اللہ الکریم۔

(از دہلی دکان حاجی علیجان)

بیٹو کھڑے ہو رہے ہیں۔ اچھا چار روز کی رونق ہے اور بیکاروں کیلئے روزگار کی سبیل۔ ورنہ اہل شہر کو تو بلدیہ سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس میں کسی ممبر کی خاص شکایت نہیں ساری کمیٹی ہی غفلت خانہ ہے۔ دو وارڈوں میں سکھ ۲

انہار پنجاب کی ماہانہ رپورٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب گورنمنٹ)

کچھ عرصہ سے موسم خشک رہا ہے اس لئے نہری پانی کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ ۲۔ اور ۱۹۔ اکتوبر کو بالترتیب حسب سے پانچوں شمالی مخلوط نہریں باری باری سے کھولی گئیں۔ دریائے چناب اور دریائے جہلم میں پانی کی مقدار نہروں کی گنجائش کے اعتبار سے کم ہو گئی۔ جمنا اور راوی میں پانی کی بہم رسانی ضروریات سے بہت کم رہ گئی۔ فصل ربیع کی تخم ریزی اطمینان بخش طور پر جاری ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کپاس کے کیڑوں کی وجہ سے فصل کپاس کو کسی قدر نقصان پہنچا ہے۔

(۲) اطلاعات مظہر ہیں کہ ضلع شاہ پور میں جو سیلاب حال میں واقع ہوئے ہیں ان سے بہت نقصان ہوا۔ اور محکمہ انہار میں حلقہ شاہ پور کی کھالوں اور عمارات کو کافی نقصان پہنچا۔ مونا ڈرین کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ صرف ایک دو پل خراب ہو گئے تھے۔ مگر اس سے اس ڈرین کی کارگذاری پر جس کے ذریعہ سیلاب زدہ علاقہ سے پانی کا بیشتر نکاس ہوا۔ چنداں مخالفانہ اثر نہیں پہنچا۔ اس امر کی تحقیقات کی گئی ہے کہ اگر آیندہ اسی قسم کے سیلاب سے کوئی نقصان ہوا تو اسے بدرجہ غایت کم کرنے کی غرض سے کونسی انسدادی تدابیر عمل میں لائی جا سکتی ہیں۔

(۳) نہر اپر جہلم پر دو نئے سب ڈویژن اس غرض سے بنائے گئے ہیں کہ متعلقہ سرکل میں آبی نکاس کے نظام کو بہتر بنانے کا کام بعجلت مکمل کیا جائے اور بھالیہ ڈویژن میں اصلاح اور تقسیم آب کا طریق بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

(۴) نہر اپر چناب پر سیم کے انسداد کیلئے مختلف انسدادی تدابیر کے متعلق کام تیزی سے ہو رہا ہے۔ مثلاً آبی نکاس کی کھالیں کھودی جا رہی ہیں۔ نہر میں پانی کی سطح کو نیچا کرنے اور اسکے متعلق کھالوں کا از سر نو رُخ بدلنے کیلئے جن کاموں کی ضرورت ہے وہ بسرعت جاری ہیں

نہر مذکور پر بھاں والا میں آبی نکاس کا ایک عجیب آلہ یعنی ہائیڈرو ٹومیٹ نصب کیا گیا ہے جس سے ۵ کیوسک پانی نکالا جا سکتا ہے۔ یہ آلہ اب اطمینان بخش طور پر کام کر رہا ہے۔ اس آلہ کے ذریعہ پانی نکالنے کا خرچ ان طریقوں کے مقابلہ میں بہت کم ہوا ہے۔ جن سے محکمہ مذکور نے آجتک کام لیا۔ گوجرانوالہ میں پانی نکالنے کا پمپ اطمینان بخش طریق پر کام کر رہا ہے۔ اور نواحی رقبہ میں جہاں سیم کا خطرہ ہے صورت حالات روبہ اصلاح ہے۔

(۵) خانکی پر نہر لوئر چناب کے بیدورکس کو جو نقصان پہنچا اسکے متعلق مرمت کے کام کا نقشہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(۶) نہر سرہند پر بڈھا نالہ کی جو کھال حال میں اس غرض سے کھودی گئی تھی کہ جگراؤں کے قریب سیم زدہ علاقہ کا پانی خارج کیا جائے۔ وہ اطمینان بخش طور پر کام کر رہی ہے۔

بلدیہ امرتسر کے بعض علاقوں میں
انتخاب کا دوبارہ دنگل

امرتسر کے وارڈ نمبر ۹ میں شیخ حسام الدین بی۔ اے سکرٹری پنجاب خلافت کمیٹی اور خواجہ غلام محی الدین صاحب بٹ کامیاب ہوئے تھے۔ مگر جو مقابلہ پر رہ گیا تھا اُسکے ووٹروں نے دعوےٰ دائر عدالت کیا کہ الیکشن قانون کی رو سے غلط ہوا ہے لہذا دوبارہ ہونا چاہئے۔ آخرکار مقدمہ قریباً چھ ماہ تک چلتا رہا جسمیں سے چھوٹے چھوٹے مقدمے کئی اور بنے جو آجکل بھی چل رہے ہیں۔ اب پہلے بڑے مقدمے کا تو فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس کا حکم یہ ہے کہ بلدیہ امرتسر کے منتخب ارکان غلام محی الدین بٹ اور شیخ حسام الدین کی نشستیں فوراً خالی کر دیجائیں اسلئے کہ ان کا انتخاب ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اور حکومت پنجاب حکم دیتی ہے کہ غلام محی الدین بٹ اس اشتہار کی تاریخ اشاعت سے ۴ سال کے عرصہ تک بلدیہ کیلئے ناقابل قرار دئے گئے۔ شیخ حسام الدین دوبارہ کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اب اگر الیکشن دوبارہ ہوا تو کئی جھگڑے فساد پھر ہونگے اور ہزاروں روپئے خرچ اور پولیس کے ڈنڈے الگ۔ سُنا ہے کہ اب اس وارڈ میں بہت سے امیدوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴ / شوال المکرم ۱۳۵۱ھ

اسلام قدرتی مذہب ہے

"آریہ گزٹ" کو جواب باصواب

جتنے مذاہب خدا کے ماننے والے ہیں وہ اپنی سچائی کا معیار یہی بتاتے ہیں کہ ہم قانون قدرت کے موافق ہیں سوامی دیانند نے جتنے اعتراضات قرآن شریف پر کئے ہیں اُن میں سے بہت سے اسی اصول پر مبنی ہیں کہ قرآن کی فلاں تعلیم قانون قدرت کے خلاف ہے۔ فلاں حکم مخالف ہے۔ روزے کے حکم کو بھی اسی اصول کے تحت میں سوامی جی نے مورد اعتراض بنایا ہے۔ ہم بھی اس معیار کی عزت کرتے ہیں اور تسلیم بلکہ اعلان کرتے ہیں کہ مذہب کی سچائی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ قدرت قادر کے نظام کے ماتحت ہو۔ اسی اصول کے ماتحت ہم عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر کفارہ مسیح قابل قبول نہیں جانتے۔ کیونکہ وہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اسی طرح ہم آریوں کے بہت سے مسائل نہیں مانتے۔ منجملہ مسئلہ نیوگ ہے جو قانون قدرت کے خلاف ہے لہذا قابل قبول نہیں۔ یا نکاح ثانی کی ممانعت کے ہم قائل نہیں۔ کیونکہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔

آج جس مسئلہ کا ہم ذکر کرتے ہیں آریہ گزٹ کو جواب دینے والے ہیں وہ بھی ایک قدرتی اصول پر مبنی ہے۔ گو آریہ لوگ باوجود نیچری (قانون قدرت کے قائل) ہونے کے اس مسئلہ پر معترض ہوتے ہیں۔ وہ مسئلہ حساب قمری ہے۔

آج ہندوستان میں دو قسم کے تاریخی حساب مروج ہیں۔ ایک قمری اور دوسرا شمسی یعنی قمری مسلمانوں سے مخصوص ہے۔ یعنی مسلمانوں کے مذہبی تہوار چاند کی رویت پر ہیں اور ہندوؤں کے موسم پر۔ مگر حقیقت یہ نہیں بلکہ ہندوؤں میں بھی سارے مذہبی تہوار قمری حساب پر ہیں مگر وہ اس قدرتی حساب میں انسانی فعل کو بھی داخل کر لیتے ہیں۔ جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے۔

"مسلمانوں کا سال چاند کے حساب سے چلتا ہے اور اس حساب سے اُن کے مہینے بدلتے ہیں نقل تو ہندوؤں کی کی۔ لیکن کلنڈر درست نہ کر سکے۔ اپنی تہذیب اور تمدن پر اتنا ناز کرتے ہیں۔ لیکن دنوں تک کے نام کسی خاص طریقہ پر نہ رکھ سکے۔ یکشنبہ' دوشنبہ'۔ پہلا دن۔ دوسرا دن وغیرہ بھی کوئی نام ہیں۔ یہ تو اسی طرح ہوا کسی باپ کو اپنے بیٹوں کے نام رکھنے نہ آئیں تو وہ انہیں نمبر ۱ ۲-۳ کہنا شروع کر دے۔ مہینوں کے نام پر غور کرو کوئی ترتیب نہیں لیکن حوصلہ اتنا ہے کہ آریوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ آجکل مسلمانوں کا سمت ۱۳۵۱ھ ہے۔ لیکن اگر کہیں کہ محمد صاحب کی مکہ سے مدینہ ہجرت کو ۱۳۵۱ برس گذر گئے ہیں تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا سال تو ۳۵۵ دن کا ہی ہے ۳۶۵ دن کا نہیں۔ آجکل روزوں کے دن سردیوں میں آ رہے ہیں۔ لیکن گھومتے گھومتے گرمیوں میں پہنچ جائیں گے۔ ان کا کوئی وقت مقرر ہی نہیں ہے۔ وقت تو تب ہی مقرر ہو جب کسی اصول پر بنیاد رکھی ہو۔ تو حساب درست ہو سکتا ہے لیکن ایسا نہ ہوا۔"

(آریہ گزٹ ۲۱ جنوری ۱۹۳۳ء صفحہ ۸)

اہلحدیث: آریہ گزٹ نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ ہندو بھی قمری حساب کے پابند ہیں۔ حیرانی ہے کہ آریہ گزٹ نے آجتک قمری حساب کا اصول نہیں سمجھا۔ اس لئے ہم آپ سے ایسا سوال کرتے ہیں جو اسی مہینے کے متعلق ہے۔ وہ بتائے کہ بسنت پنچمی جو قمری حساب سے ہمیشہ تیسری کو ہوتی ہے اب ماہ شوال میں ہوئی ہے۔ اس کا اصول کیا ہے؟

یاد رہے ہم یہ نہیں پوچھتے کہ فلاں سال ماہ شوال میں آکر مثلاً دوسرے مہینہ ماہ ذیقعدہ میں کیوں چلی جاتی ہے۔ بلکہ ہم صرف یہ پوچھتے ہیں کہ قمری مہینہ کی تیسری تاریخ ہی کو کیوں ہوتی ہے؟ جو اس کا اصول ہے وہی مسلمانوں کے قمری مہینے اور سال کا اصول ہے آپ کو یاد نہ ہو تو ہم بتائے دیتے ہیں۔ وہ رویت ہلال ہے فقط۔ بس یہ اصول ایسا ہے کہ ہندو مسلمانوں سب میں مسلم ہے۔

(۱) آریہ گزٹ نے شروع میں خوب کہا کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کی نقل کی۔ اے مہاشہ جی! کیا عرب میں بھی ہندو بستے تھے؟ افسوس ہے کہ علم تاریخ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

علاوہ اس کے جو چیزیں قدرتی ہیں وہ سب

انسانوں اور سب مذاہب کی مشترک جائداد ہیں خطرہ ہے کہ آریہ گزٹ یہ بھی نہ کہدے کہ مسلمانوں نے کھانا پینا بھی ہندوؤں سے سیکھا نیز پنجابی اور ہندی بولنا سیکھا ہمارا کیا حرج ہے۔ ہم اس کے جواب میں کہدیں کہ ہم نے ہندوؤں سے سب کچھ سیکھا۔ کیونکہ آخر ہمیں ہندوؤں سے ملکی رشتہ بھی تو ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہندوؤں نے اس قدرتی اصول کو کیوں چھوڑا ؟

آپ نے دنوں کے ناموں پر بھی اعتراض کیا ہے کہ یہ کیا نام ہیں یکشنبہ ، دوشنبہ۔ مگر معترض کو اتنی بھی خبر نہیں کہ یہ نام ایرانیوں کے ہیں جو آریوں کے مورث اعلیٰ تھے۔ اور ایران آریوں کا اصلی وطن ہے جہاں سے آرین قوم نکلکر ہندوستان میں آئی تھی۔ اس لئے ان ناموں پر اگر کوئی اعتراض ہے تو ایرانیوں پر یا ایرانیوں کی نسل آریوں پر۔

علاوہ اس کے معترض کو پنجاب کی نو آبادیوں ضلع لائل پور وغیرہ کا بھی علم نہیں جہاں آبادیوں کے نام نمبروں پر رکھے گئے ہیں چک ۱ چک ۲ چک ۱۰۰ چک ۱۰۰۰ وغیرہ۔ ہندوؤں نے قدرتی حساب قمری کو بالکلیہ تو نہیں چھوڑا۔ مگر بقول آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ کچھ چھوڑا کچھ رکھا۔ یعنی یوں تو ہندوؤں کے سارے تہوار قمری ہیں۔ مگر تین سال بعد ایک سال تیرہ مہینوں کا کر لیتے ہیں۔ اس پر ہمارا سوال ہے آریہ گزٹ غور سے سُنے۔

ایک نوکر ہم نے ۱۹۳۲ء میں رکھا جس کا بارہ سو روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔ ۱۹۳۲ء میں سال کے بارہ مہینے تھے۔ دوسرا ۱۹۳۳ء میں رکھا۔ اس کا سالانہ بھی اسی قدر مقرر ہوا جتنا پہلے کا تھا۔ مگر ہندو حساب سے یہ سال تیرہ مہینوں کا ہے۔ تو اس بے چارے کو بجائے بارہ مہینوں کے تیرہ مہینے خدمت کرنی ہوگی یا کیا صورت ہوگی ؟ کیا اچھا حساب ہے اور کیا اچھا انتظام۔

ہاں ہندوؤں نے موسمی مہینوں کی تقسیم ایسی کر رکھی ہے کہ موسم برابر آتا ہے۔ اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ یہ تقسیم قدرتی فعل ہے یا انسانی ؟ کچھ شک نہیں کہ انسانی فعل ہے۔ پھر اس کو قدرتی فعل کے برابر کرنا' بلکہ اس کی وجہ سے قدرتی فعل پر اعتراض کرنا کسی آستک (خدا کے قائل) کا کام نہیں۔ ناستک (دہریئے) کریں تو انکو اختیار ہے۔

پس مختصر یہ ہے کہ اسلام اور ہندو دھرم میں بھی حساب قمری ہے۔ مگر ہندو اس میں انسانی تصرف سے تغیر کرتے رہتے ہیں جو مسلمان نہیں کرتے۔ یہی ہمارا مقصود ہے۔ سچ ہے ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
اُن میں دو وصف ہیں بد خو بھی ہیں خود کام بھی ہیں

قادیانی مشن
وہابی اور مرزائی

آجکل لاہوری مرزائی اخبار "پیغام صلح" وہابی کا لفظ بہت استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح اور مخالف اہل حدیث بھی بولتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ زمانہ کی تبدیلی سے عرف بدلجاتا ہے چند سال پہلے جب مخالف اس لفظ کو اہل حدیث کے حق میں استعمال کرتے تھے تو اہل حدیث ان کو جواب دیتے تھے ؎

وہابی کا معنےٰ ہے رحمان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

مگر آج ہم یہ جواب نہیں دیتے۔ بلکہ واقعات چونکہ بدل گئے ہیں اس لئے ہمارا جواب بھی بدل گیا۔ پس وہابی کہنے والے بدعتی ہوں یا شیعہ' رافضی ہوں یا مرزائی غور سے سنیں۔

مسلمانوں کا مرکز ملک حجاز (مکہ مدینہ) ہے جس قوم کی حجاز پر حکومت ہو وہ گویا ساری دنیائے اسلام کی حاکم ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ملک حجاز کی خدمت آجکل اصل وہابیوں کے سپرد ہے اس کا مطلب صاف ہے کہ

کسی فرقہ کو وہابی کہنا گویا یہ تسلیم کرنا ہے
کہ ہم (قائل) آپ کی رعیت ہیں اور آپ
(وہابی) ہمارے بادشاہ (حکمران) ہیں
(خدا ایسا کرے)

پس اہلحدیث کو وہابی کہنے والے اس لفظ کی تہ سے واقف ہوکر بولا کریں۔ کیونکہ یہ لفظ ان معنےٰ میں ہے جن معنے میں ہندوستان میں انگریزوں کو

"صاحب بہادر"

کہا جاتا ہے۔ ہم نے حقیقت حال کا اظہار کر دیا اب وہابی کہنے والوں کا اختیار ہے بولیں یا ترک کریں۔

مگر مرزائی لفظ میں یہ بات نہیں۔ علاوہ اس کے ہم مرزائی کا لفظ بہ نیت حقارت نہیں لکھتے۔ بلکہ ہم اسی طریق سے لکھتے ہیں جس طریق سے یہ لوگ خود لکھتے اور بولتے تھے۔

مرزا صاحب کی زندگی میں قادیان کے سالانہ جلسہ میں مولوی محمد علی لاہوری کے حق میں علے الاعلان تعریفی رنگ میں یہ شعر پڑھا گیا ؎

کیا ہے راز طشت ازبام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

معلوم ہوا کہ یہ لفظ (مرزائی) دل آزار یا موہم ہتک نہیں بلکہ مظہر عزت ہے۔ شاید اسی کے عوض میں "پیغام صلح" اہل حدیث کی یہ عزت کرتا ہے کہ ان کو وہابی کہکر ان کی حکومت اور اپنی ماتحتی تسلیم کرتا ہے۔ (خدا کرے ایسا ہی ہو)

صداقت قادیانی

مولوی شیر علی کی زبانی

سلسلہ معماریہ

(۳)

"اس سلسلہ کے دو نمبر پہلے درج ہو چکے ہیں آج تیسرا نمبر درج ہوتا ہے۔ اس کی وجہ تصنیف یہ ہوئی کہ مولوی شیر علی مقیم قادیان نے خطبہ جمعہ میں مرزا صاحب متوفی کی صداقت کے دلائل سے منجملہ تیسری دلیل کا ذکر ہوتا ہے:

تیسری دلیل | صداقت مرزا پر مولوی شیر علی نے یہ دی ہے۔

"اسی طرح اس نے کہا تھا "بنگالیوں کی دلجوئی کیجائیگی"۔ اور تقسیم بنگالہ کے متعلق جو فیصلہ کیا گیا ہے اور جس کی وجہ سے بنگالیوں نے ایجی ٹیشن شروع کر دی تھی اس میں ترمیم کی جائیگی × × × ملک معظم دہلی آئے اور انہوں نے اس فیصلہ میں ایسی ترمیم کر دی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہوگئی غرض خدا اپنی بات کو پورا کرنے کیلئے لنڈن سے ملک معظم کو لایا۔" (الفضل)

جس ترمیم کا مولوی صاحب نے ذکر کیا ہے اس کی تشریح ریویو ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۴۷ پر یہ کیگئی تھی کہ "لفٹنٹ گورنر بنگال "سرفلر" کے مستعفی ہو جانے سے بنگالیوں کی دلجوئی ہوگئی ہے تقسیم بنگالہ منسوخ نہیں ہوتی۔"

ناظرین! کیسے صاف الفاظ ہیں۔ تقسیم بنگال کی عدم منسوخی کا اعلان ہے کہ تقسیم منسوخ نہ ہوگی۔ اسکی تکذیب خدائے قادر نے یوں کی کہ لنڈن سے حضرت ملک معظم کو دہلی میں بھیجا جنہوں نے علی الاعلان تقسیم بنگال کو منسوخ کرکے مرزا صاحب کے غیر صادق ہونے پر ناقابل شکست مہر ثبت کر دی۔ فللّٰہ الحمد۔ (مفصل در رسالہ موسومہ "نکاتِ مرزا قادیان[1] مصنفہ حضرت مجدد زمان مولانا محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری فاتح قادیان)

چوتھی دلیل | یہ پیش کی گئی ہے۔

"پھر ایک اور الہام حضرت مسیح موعود نے یہ سنایا کہ "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"۔ یعنی ایران کے بادشاہ کے محل میں زلزلہ آگیا۔ اس الہام کے چند سال بعد حضرت خلیفہ اول (مولوی نوردین) کے زمانہ میں ایران میں ایسا زلزلہ آیا کہ بادشاہ کو اپنا محل اور تخت چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور یورپ میں پناہ لینی پڑی۔"

الجواب | یہ الہام مرزا صاحب کے مقررہ معیار متعلقہ پیشگوئیاں پر سراسر فیل ہے۔ نیز آپ نے اس الہام کی جو تشریح کی ہے اس کا ثبوت مرزا صاحب کی تحریر میں نہیں ملتا۔ براہ مہربانی بتلایئے کہ زلزلہ کے معنے "شورش ملکی در سلطنت کسریٰ" مرزا صاحب نے کہاں لکھے ہیں؟ نہیں تو یونہی بے سر پیر کے گول مول الہام پیش کرکے مرزا صاحب کی نبوت و مسیحیت کو رادلانہ اور جوگیانہ اٹکل پچو عیاریوں، مکاریوں کے پر از تعفن گڑھوں میں غرق نہ کیجئے۔

مولوی صاحب! اگر ایسی ویسی لغو، مہمل، بے جوڑ۔ وسیع الجوانب باتیں ثبوت نبوت ہیں تو یقین جانئے اسطرح کے بہت سے نبی حشرات الارض کی طرح پیدا ہو جائینگے جو پیشگوئی بھی جڑ دینگے کہ "تزلزل در ایوان مرزا افتاد"۔ اس کے بعد چھ سات سال بلکہ دس بیس برس تک بھی اگر کوئی بڑا آدمی قادیان میں بیمار ہوا یا مرا تو اس پر چسپاں کر دینگے۔ اور اگر کوئی مرگیا تو "پون بارہ" ہیں۔ جو کبھی قادیان میں سکھوں اور مرزائیوں میں فساد پیدا ہوا تو ایسے نبیوں کی پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں"۔ اور اگر سچ مچ زلزلہ آگیا تو شادی مرگ سے ورے ان کا ٹھکانا ہی نہیں۔

مولوی صاحب! ان دلیل بازیوں سے دنیا میں معمار نبوت کا لقب بے شک آپ کو مل جائیگا۔ مگر سن رکھئے کہ یہ عاقبت میں باعث خسران ہوگا۔ فاتقوا اللہ۔

پانچویں دلیل | مولوی صاحب نے یہ پیش کی ہے:

"قادیان میں ایک دفعہ روم کا سفیر آیا × آپ (مرزا صاحب) نے اس کو اصلاح کیلئے چند نصائح فرمائیں اور ان خطرات سے آگاہ کیا جن میں حکومت ترکی مبتلا تھی۔ ہندوستان کے لوگوں کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ بہت ناراض ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے خلیفۃ المسلمین کو برا بھلا کہا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر ایک اشتہار شائع کیا اور فرمایا میں نے سفیر روم کو جو کچھ کہا ہے محض ہمدردی کے طور پر کہا سلطان روم کے خلاف میں نے کچھ نہیں کہا۔ مگر اس میں آپ نے یہ بھی لکھا کہ خواہ کوئی بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ جو مجھ سے تعلق پیدا نہیں کریگا کاٹا جائیگا × × اب دیکھو وہ خلیفۃ المسلمین کہاں گیا۔ اس کے پیچھے ایک اور کو برائے نام خلیفہ بنایا گیا۔ لیکن وہ بھی ہٹا دیا گیا۔"

الجواب | مولوی صاحب نے حسب عادت نہ تو مرزا صاحب کی پیشگوئی کے الفاظ لکھے ہیں اور نہ اشتہار مذکورہ کی تاریخ اشاعت سے اطلاع دی۔ جس کی وجہ ہم عرض کرتے ہیں کہ انہیں اس کی جرأت اس لئے نہیں ہوتی کہ مغالطات مرزا بے پردہ ہو جائینگے اگرچہ اس اشتہار میں سفیر روم و سلطان روم کی صریح اہانت کی گئی ہے تاہم اس بحث کو بخوف طوالت مضمون ترک کرکے مولوی صاحب کی پیش کردہ "پیشگوئی" پر کچھ لکھا جاتا ہے۔

[1] حسن ظن "

مرزا صاحب نے اس اشتہار میں جو حضرت خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم غازی عبد الحمید خان خلد اللہ مرقدہ کی توہین و جناب سفیر روم حسین بک کامی کی تحقیر اور سلطنت روم میں گویا ہر طرف دُھک جانے والے الفاظ میں انقلاب کی خبر دی ہے اس کا سبب مرزا جی کا الہام تو کیا فراست صحیحہ بھی نہیں بلکہ اپنے ہم مشرب پیشوایان یورپ مسٹر گلیڈ سٹون کیمن بنگال و دیگر دشمنان اسلام جو ذلت سلطنت ٹرکی کی تباہی و تنزل کے سب سے در پے اور بربادی کے پراگندہ خواب دیکھا کرتے ہیں ان کی تقلید تھی۔ اور ایک طرح سے گورنمنٹ برطانیہ کو اپنا سچا خادم ظاہر کرنا منظور و مطلوب تھا۔ اس زمانہ میں مرزا صاحب کی بڑھتے ہوئے دعاوی اور تعلی آمیز فقرات کو سن سن کر بعض ارکان گورنمنٹ برطانیہ مرزا صاحب پر خوش گمان نہ تھے۔ اس شبہ کو مٹانے کیلئے مرزا صاحب نے ایک رسالہ "تحفہ قیصریہ" تالیف کیا جس میں صرف گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف و توصیف، حمد و ثنا و بزرگی و ستائش کے پل باندھے بلکہ اپنے آپ کو سرکار انگلشیہ کا ایک حقیقی خادم اور صادق جاں نثار ظاہر کیا۔ اسی دوران میں سفیر روم ہندوستان میں وارد ہوا مسلمانوں نے بکشادہ پیشانی اس کا استقبال کیا۔ اور اس کی عزت افزائی میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ ادھر مرزا صاحب چونکہ ایک الہامی شگوفہ چھوڑ چکے ہوئے تھے جس کے مفہوم میں یہ داخل تھا کہ بادشاہوں کے سفیر تیرے دروازے پر آئینگے۔ پس آپ نے اس موقعہ کو غنیمت جانکر اپنے مریدوں کے ذریعہ سفیر موصوف کو قادیان میں تشریف لانے کی ترغیب دی۔ خدا کی قدرت ہے ادھر سفیر صاحب قادیان میں وارد ہوئے ادھر اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" و اخبار "پاؤنیر" (یہ ہر دو اخبار نیم سرکاری ہیں۔) میں یہ نوٹ لکھا گیا

"سفیر قادیان میں گیا ہے اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک خفیہ رپورٹ تیار کر رہا ہے"۔

اس ریمارک سے مرزا صاحب جھٹ چوکنے ہوگئے خدا خدا کر کے سابقہ بدظنیوں کو "تحفہ قیصریہ" کے ذریعہ کچھ کچھ رفع کر چکے تھے کہ اس نئی آفت کا سامنا ہوگیا۔ جس سے آپ اس قدر سراسیمہ و بدحواس ہوگئے کہ اخلاق نبوت تو رہے طاق پر مہمان نوازی کے اصولوں سے منہ موڑ بیٹھے۔ اور سفیر صاحب کے ساتھ سخت بے ادبی، بیہودہ گوئی اور شوخانہ گستاخی سے پیش آئے۔ نہ صرف سفیر صاحب سے بلکہ حضرت سلطان المعظم کی شان عالیمقام کے حق میں بھی سخت سُست کہا۔ اس کے بعد اشتہار ۲۴۔ نومبر سنہ ۱۸۹۷ء میں سفیر مذکور کے اس واقعہ کو غلط یا صحیح طور پر شائع کر دیا کہ گورنمنٹ معلوم کرنے کہ میں نے سفیر صاحب کی خوب خبر لی ہے اور ان سے ساز باز نہیں رکھا۔ اسی اشتہار میں ایک فقرہ یہ بھی درج کیا کہ میں نے سفیر صاحب کو کہا تھا کہ

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو **مسلمانوں میں** سے مجھ سے علیحدہ رہیگا وہ کاٹا جائیگا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ"

اُف! کسقدر ہوشیاری ہے کہ پولیٹیکل مصلحت یا بالفاظ دیگر مادہ تملق و چاپلوسی کے ماتحت اپنے سے علیحدہ رہنے والوں کے کاٹے جانے کی دھمکی بایں طرز دی ہے جس سے گورنمنٹ برطانیہ وغیرہ مخالفین مذہب مرزا صاف باہر رہ جائیں اور تمام نزلہ غریب مسلمانوں پر گرتا نظر آئے۔ آہ! مسلمانوں کو عروج کمال و سلطنت لازوال کے سبز باغ دکھا کر دنیا کمانے والا انسان کس دھڑلے سے ان کی تباہی و بربادی کے درپے نظر آتا ہے۔ الی اللہ المشتکیٰ۔ (باقی دارد)

(محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

"علم کلام مرزا"

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے اس کا مضمون بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۸ر محصولڈاک علاوہ

(منیجر اہلحدیث)

عمر مرزا کا فلسفہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی عمر کی نسبت ایک نہیں دو نہیں تقریباً چھ سات الہام شائع کئے ہیں۔ چار الہام تو ایسے ہیں جن کا سر نہ پیر۔ ۷۱ برس سے لیکر ۸۹ برس تک جہاں چاہو چسپاں کرلو۔ باقی دو الہام یہ ہیں کہ

"خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۹۶/۵)

"اور جو ظاہر الفاظ وحی کے عمر کے متعلق ہیں وہ تو ۷۴ اور ۸۶ برس کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں"۔ (ایضاً)

عمر کے متعلق تو مرزائی بھی اقرار کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی عمر مطابق الہام کے پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ مرزا صاحب سنہ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۹۰۸ء میں انتقال کر گئے۔ اس حساب سے ان کی عمر ۶۹ برس کی ہوتی ہے۔ لہذا الہام غلط اور مرزا صاحب کاذب و مفتری علے اللہ ٹھیرے۔

کئی دنوں تک میں یہی سوچتا رہا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی نبی نے بھی اپنی عمر کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں کی کہ میری عمر اتنی یا اتنی ہوگی۔ پھر مرزا صاحب کو کیا ضرورت ہوئی جو اپنی عمر کی نسبت بھی پیشگوئی کر دی

ناظرین! ایک طرف تو ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب مرحوم نے مرزا کی نسبت یہ شائع کر دیا کہ مرزا صاحب قادیانی سنہ ۱۹۰۹ء کے اندر اندر مرجائیگا اور مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر فنا ہوگا۔

اور دوسری طرف خود مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ صاحب کی نسبت خدائے تعالے سے فیصلہ چاہا ہے اور دعا مانگی ہے کہ

"اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔" (آخری فیصلہ)

ایک طرف ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی اور دوسری طرف خود مرزا کی دعا۔ اگر مرزا قادیانی ۸۶ برس تک زندہ رہتے تو ان کی عمر مطابق الہام کے پوری ہوتی اور خدا کا وعدہ بھی سچا نکلتا اور ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوتی۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب کی نسبت مرزا صاحب نے جو دعا مانگی تھی اس کی اور کوئی صورت بعد میں پیدا ہو جاتی۔ اور اگر مرزا صاحب ۷۴ برس سے زیادہ عمر پاتے تو مولوی مردان علی حیدر آبادی نے ۵ سال اپنی عمر میں سے کاٹ کر دئے تھے وہ شامل کر لیتے۔ اور اگر ۷۹ سال سے زیادہ عمر ہو جاتی تو ۱۵ سال اس بزرگی صاحب قبر کے جس سے کشتم کشتا ہوا تھا وہ شامل کر لیتے اور مرزا صاحب کی عمر ۹۴ برس تک پہنچ جاتی اور مولانا ثناء اللہ مرزا صاحب سے پہلے ہی (خاکم بدہن) انتقال کر جاتے۔ تو بات بھی رہ جاتی اور آج یہ اعتراض نہ ہوتا کہ مرزا قادیانی کی پیشگوئی غلط نکلی اور مرزا صاحب کاذب ثابت ہوئے۔

ناظرین! مرزا صاحب نے جو اپنی عمر کی نسبت پیشگوئی کی ہے کہ میری عمر اسی برس کی ہوگی یا پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ وہ کیوں؟ یہ عمروالا معمہ میں حل کئے دیتا ہوں کہ نہ مرزا صاحب کو کوئی الہام ہوا تھا اور نہ خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب سے وعدہ ہی کیا تھا۔ بلکہ مرزا صاحب کو دانیال نبی کی کتاب نے دھوکہ دیا ہے اور کم فہمی سے مرزا قادیانی مغالطہ میں پڑ گئے۔

ناظرین اس بات سے بھی ناواقف نہیں ہیں کہ مرزا صاحب حساب جمل (ابجد) کے بڑے مشتاق تھے اس لئے جو الہام شائع کرتے تھے اس کو پہلے حساب جمل (ابجد) میں تولتے تھے پھر دنیا میں شائع کرتے تھے۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ ۱۳۰۰ھ گذرنے کے بعد مرزا صاحب نے پہلے اپنے نام کے عدد نکالے تو وہ نکلے ۱۱۹۴۔ اب باقی عدد ۱۰۶ ہوں تو پھر جا کر ۱۳۰۰ پورے ہوں تب آپ نے لفظ "مرزا" کے عدد نکالے تو وہ نکلے ۲۴۸۔ اور ۱۳۰۰ سے عدد بڑھ گئے۔ پھر آپ نے بہت ہی ادھر اُدھر ہاتھ پیر مارے مگر یہ معمہ حل نہ ہوا۔ تو پھر سوچ سوچ کر اپنے گاؤں "قادیان" کے عدد نکالے۔ تو اس کے عدد نکلے ۱۹۶۔ اب باقی عدد دس کی کمی رہ گئی تو جھٹ آپ نے "قادیان" کے اخیر میں "ی" لگا کر "قادیانی" کے ۱۷۶ عدد نکال لئے۔ اور اب "غلام احمد قادیانی" کے عدد پورے ۱۳۰۰ ہو گئے اور فوراً ازالہ اوہام میں لکھ مارا کہ

"مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے ہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔ اور وہ نام یہ ہے غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔" (ازالہ اوہام ص۱۸۶)

اب ان بڑے میاں کو کوئی پوچھے کہ جناب نام تو آپ کا غلام احمد یا مرزا غلام احمد بیگ، پھر آپ نے اپنے نام کے ساتھ اخیر میں لفظ "قادیانی" کا دم چھلا کیوں جوڑ دیا؟

اسی طرح مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"دانیال نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے زمانہ کا ظہور وہی زمانہ لکھا ہے جس میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا اور لکھا ہے کہ

"ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۱۹۹)

یعنی اس کا ظہور ۱۲۹۰ھ ہوگا اور اس کا انتقال ۱۳۳۵ھ میں ہوگا۔ تو مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۲۵۵ھ میں ہوئی اور ۱۳۳۵ھ تک پورے اسی سال کی عمر ہوتی ہے۔

یہ عبارت دانیال کی کتاب میں دیکھ کر آپ نے اشتہار دے دیا کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی ہے کہ

"تیری عمر اسی برس کی ہوگی۔"

(براہین احمدیہ جلد ۵)

چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو دانیال کی کتاب پر پورا پورا یقین نہ تھا اس لئے آپ نے سوچا کہ اگر دو چار سال فرق ہو جائے تو اس کی کیا تدبیر کرنی چاہئے۔ تو آپ نے اخیر میں یہ لکھ دیا کہ

"یا پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم"

پھر حقیقۃ الوحی ص۲۰۰۔ تو مرزا صاحب نے خود کو عریاں ہی کر دیا۔ لکھتے ہیں کہ

"براہین احمدیہ جس میں میرا دعوے مسطور ہے تالیف ہو کر شائع کی گئی جیسا کہ میری کتاب براہین کے سرورق پر یہ شعر لکھا ہوا ہے ؎

از بسکہ یہ مغفرت کا دکھلاتی ہے راہ
تاریخ بھی یا غفور نکلی وہ واہ
۱۲۹۷

(ایضاً ص۲۰۱)

دانیال نبی کی کتاب میں مسیح کے ظہور کا وقت ۱۲۹۰ھ لکھا ہوا ہے اور مرزا قادیانی کا دعوے ۱۲۹۰ھ کے بعد ہوا ہے۔ تو اس کا فرق بڑے میاں اس طرح نکال لیتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ

(۲۷۵)

"دانیال نبی کی کتاب میں جو ظہور مسیح موعود کے لئے بارہ سو نوے برس لکھے ہیں۔ اس کتاب براہین احمدیہ میں جس میں میرا طرف سے مامور اور منجانب اللہ ہونے کا اعلان ہے صرف سات برس اس تاریخ سے زیادہ ہیں۔ (تو یہ کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ) مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ ان سات برس سے پہلے کا ہے۔" (چلو چھٹی ہوئی یہ فرق بھی نکل گیا)۔ (حقیقۃ الوحی ص)

"پھر آخری زمانہ (موت کا) اس مسیح موعود کا تیرہ سو پینتیس برس لکھتا ہے جو خدا تعالےٰ کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔" (ایضاً)

اب تو مرزا صاحب کی چالاکی صاف ظاہر ہو گئی کہ اسی ۱۳۳۵ھ کو دیکھکر آپ نے لکھدیا کہ "خدا نے مجھے کہا ہے کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔"

مگر نتیجہ یہ ہوا کہ ۶۹ سال سے اوپر نہ گئے بہ گئے ؎

(بندہ احمد صدیق سونڈدی از کراچی)

اہل حدیث اور مناظرہ

اس عنوان سے ایک مضمون اہلحدیث مورخہ ۲۰۔ جنوری سنہ رواں میں نکلا تھا جس میں مانعین مناظرہ کو جواب دیا گیا تھا۔ اس باہمی گفتگو پر معزز جریدہ "مدینہ" بجنور نے تبصرہ کیا ہے جو یہ ہے:-

"کچھ عرصہ سے اہل حدیث پنجاب کے دو حصوں میں اس امر پر بحث ہو رہی ہے کہ مناظرہ کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ ایک فریق جس کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا مناظرہ اور مباحثہ ہے وہ اُسے ایک دینی خدمت قرار دیتا ہے۔ اس فریق کے سرگروہ مولانا ثناء اللہ صاحب مدیر "اہلحدیث" ہیں۔ دوسرا فریق کہتا ہے مناظرہ حرام ہے اور انسان صرف مجبوری اور انتہائی مجبوری کے عالم میں اس میں حصہ لے سکتا ہے۔

اب جہانتک اصل مسئلہ کا تعلق ہے اُس کے حسن و قبح پر بحث کرنا تو ابھی قبل از وقت ہے۔ سب سے پرلطف یہ ہے کہ خود اس مسئلہ پر کہ مباحثہ اور مناظرہ ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے' دونوں جماعتوں میں مناظرہ شروع ہو گیا ہے۔ اور مباحثہ کو حرام سمجھنے والا فریق نادانستہ طور پر اس حرام اور ناجائز مشغلے میں مصروف ہو گیا ہے۔ ہم اپنے دوست مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی خدمت میں عرض کرینگے کہ اگر اُن کے نزدیک مناظرہ ناجائز ہے تو اُنہیں اس مسئلے پر بھی بحث نہیں کرنی چاہیئے۔

(مدینہ بجنور ۲۵۔ جنوری ۱۹۳۳ء)

اہلحدیث فاضل اڈیٹر مدینہ غور فرمائیں کہ کسی کام کو حرام کہنا شرعی حکم ہے۔ پھر جس فریق یا شخص کے نزدیک وہ کام جائز بلکہ مستحسن ہو تو وہ خاموش کیونکر رہ سکتا ہے۔ آپ ہی فرمائیے کوئی شخص یہ کہے کہ سوراج حاصل کرنا حرام ہے تو مدینہ خاموش رہے گا۔ پس ؎ آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

تنظیم اہلحدیث

حضرات! عنوان بالا کے متعلق مختلف اہل قلم نے اپنی تجاویز و آراء سے ناظرین اہلحدیث کو آگاہ اور واقف کیا۔ مگر جناب قمر بنارسی نے بماتحتی ایک امیر کے نظام مذہبی جماعت کو ایک گھناؤنی اور بھونڈی شکل میں ظاہر کیا ہے۔ مثلاً ایک خطرہ یہ ظاہر کیا ہے کہ مبادا وہ پیری مریدی کا روز بد دیکھنا نصیب ہو جائے جس کی مخالفت کا بیڑا اس گروہ نے اُٹھایا ہوا ہے۔

مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی فعل کی قباحت اس کے فاعل کے غیر متعلق افعال سے کیونکر لازم ہے۔ مثلاً جبکہ جہاد فی سبیل اللہ فی نفسہٖ فعل مستحسن ہے تو مجاہدین کے غیر متعلقہ فعل بد سے کسطرح مکروہ ہو جائیگا۔

محترم بندہ جناب حکیم عبید الرحمٰن صاحب نے جس انداز میں مضمون لکھا تھا اور دیگر بعض احباب نے جو جو نقائص بتلائے ہیں حقیقت میں ان کے اندفاع کی کوشش ہونی چاہیئے تھی نہ کہ فی نفسہٖ تنظیم ناممکن قرار دیدیجائے۔ کون نہیں جانتا کہ فی زمانناگروہ اہلحدیث کثرہم اللہ کو جس ماحول سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ اگر ہم ٹھنڈے دل سے اس کا مطالعہ کریں تو ہم کو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ تمام خرابیوں کی بنا اور جملہ نقائص کی اصل انتشار ملت و انتشار جمعیت ہے لہذا ہم کو اسی کی فکر کرنی چاہیئے

سب سے پہلے علماء کی جماعت پر غور کیجئے کہ کیسی ناگفتہ بہ حالت میں ہے۔ مدارس اسلامیہ چھوڑتے ہی فکر معاش دامنگیر ہوتی ہے دیگر فرق اسلامیہ کے مدارس میں یونیورسٹیوں کے امتحانات کا ایک شعبہ قائم ہے جس کے ذریعہ سے کچھ طلباء سکول لائن میں نکل جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہماری

اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا ہر بہی خواہ کا فرض ہے

جماعت کو اتنا ہی ناگوار ہے، وہی جماعت کے امراء جو طلباء سکے یونیورسٹی امتحانات کے خلاف رہتے ہیں جس وقت کسی عالم کو سامنے آتا دیکھتے ہیں اول تو اس خیال سے کہ کہیں کوئی حاجت پیش نہ کر دے منہ پھیر کر نکل جاتے ہیں۔ اور اتفاقاً اگر دوچار ہو گئے تو سلام کے خواہشمند ہوتے ہیں اور انتہا درجہ نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اگر کچھ عزت ہے تو انہی علماء کی جو یا یونیورسٹیوں کے امتحانات پاس ہیں، یا جو ان علوم و فنون سے واقف ہیں جن کو وہ اپنے مدارس میں داخل کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ تو ظاہر ہے ایسی صورت میں نتیجہ سے مراد حدیث و قرآن جاننے والے علماء کم رہیں۔ بصورت نادیہ شخص اس وجہ سے ... دولت کی بہت امال کا فقدان سے ... یہی علماء قوم کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

تنظیم تو لازمی و ضروری ہے۔ تنظیم کی تشکیل یہ عرض کرتا ہوں۔ اس کی ابھی ضرورت نہیں کہ رو بہ ترقی کیا جائے اور کل انڈیا اہلحدیث کمیٹی بلائی جائے۔ بلکہ اہل اسلام اپنے اپنے علاقے سے یا اپنے اپنے اشخاص معروف میں سے کم از کم تین صدر اور تین ناظم اور تین خزانچی تجویز کر کے نام پیش کریں اور کم از کم دس دس ممبر۔ پھر ان میں سے جن کے ووٹ زیادہ ہوں انہی کو قرار دیا جائے۔ اور وہی قانون بنائیں۔ قوانین میں سب سے اہم قانون فراہمی روپیہ کا ہو۔ جو یا تو عشر زکوٰۃ یا زکوٰۃ کا نصف یا ثلث یا جتنا موزوں ہو وصول کیا جائے۔ کیونکہ بلا اس گول پیسے کے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ نیز سالانہ الیکشن ہوا کرے۔ عہدہ داران کو ممبر الیکٹ کریں۔ ممبر چندہ دہندگان ہوں جو اس تعداد میں چندہ دے اور اپنی ماتحت انجمن سے نمائندگی حاصل کر سکے وہ ممبر ہو۔ قوانین پورے طور سے بنائے جائیں جو ہر ہر جزئیات پر حاوی ہوں۔ صدر دفتر بھی کثرت آراء سے تبدیل ہوتا رہے۔ صوبہ وار انجمنیں ہوں۔ پھر ضلع وار، پھر تحصیل وار۔ ہر تحصیل پر کم از کم ایک اور زیادہ جس قدر ضروری ہوں عالم مقرر ہوں جو تمام علاقہ کا دورہ کریں۔ اور ہر اہلحدیث کی بابت باقاعدہ رپورٹ دے۔ نیز ہر ضلع

پر پنچایتی طور سے کچھ سرزنش بھی مقرر ہو۔ تمام ضلع پر ایک نائب امیر ہو جس کا کام تحصیل وار علماء کی کارگزاری کا کافی طور سے جائزہ اور ہر ہر بات کی رپورٹ کرنا ہو۔ اسی طرح صوبہ کا ایک امیر شریعت ہو جس کا کام صوبہ بھر کی ذمہ داری اور ہر طرح کی نگرانی و اصلاح کرنا ہو۔ اور اس کے اوپر مجلس کام کرے جس کا میں نے پیشتر ذکر کیا ہے۔ اور علماء تمام تنخواہ دار ہوں اور بیشتر مخصوص انجمن ... سند یافتہ علماء کی ... ہو۔

ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ چونکہ سیاست نہیں اسلئے تمام امت ... اس کا جواب ہے کہ سیاست جس ... دلوں پر ... ہے۔

فرض کر و کہ اہلحدیث قانون مقرر کر دہ مجلس

مقننہ اہلحدیث کی خلاف ورزی محض اس زعم میں کرنے لگے کہ گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمارا کوئی کیا کر سکتا ہے۔ تو اس کا کم از کم اہلحدیث جماعت سے بائیکاٹ اور دفتر اہلحدیث کے رجسٹر سے نام خارج ہو جائیگا اور ہندوستان کے تمام ایسے باغیوں کی ماہوار رپورٹ شائع ہو جایا کریگی ... آدمیوں کا ... منزہ بھی بہت ہے۔

خادم علماء ... محمد ... خان سرائے ... کامل بھو بیوری ... ضلع ...

اہلحدیث - ... مضمون ہے ... کوئی چیز ... اسی طرح مضمون ... مشکلات ... ہوتی ... نے جو تجویز لکھی ہے۔ لکھنے در سننے میں بہت اچھی ہے مگر عمل میں سخت مشکل ... ...

علمائے اہلحدیث کی تصانیف اور ان کے تذکرے

۲۳ - دسمبر کے پرچہ اہلحدیث میں محترمی مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب کا ضروری مضمون شائع ہوا ہے - اہلحدیث کانفرنس کے ... جلسہ منعقدہ پٹنہ پر مجلس شوریٰ میں یہ تجویز میں نے پیش کی تھی کہ گذرے ہوئے علماء اہل حدیث کی جو سوانح حیات اخبار اہلحدیث کے مختلف پرچوں میں شائع ہوئے ہیں، انہیں کتابی صورت میں کانفرنس کی طرف سے شائع کیا جائے۔ مگر مجلس شوریٰ نے اسے منظور نہ کیا۔ اور یہ کہکر ٹال دیا کہ یہ کام کسی تاجر کتب کا ہے۔ حالانکہ کسی قوم کے بقا و زندہ رہنے اور اپنی جماعت کی اہمیت دنیا پر روشن کرنے کے لئے جہاں اپنی تاریخ کا پیش کرنا ضروری ہے۔ وہاں اچھے رہبران کی سوانح حیات بھی پیش کرنا ضروری ہے۔ مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب آروی نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا تھا۔ مگر شاید انہیں اپنے مدرسہ کے مشاغل سے فرصت نہیں۔ اسی لئے ان کی طرف سے کوئی اطلاع شائع

نہیں ہوئی۔ خدا مولوی امام خان صاحب کی امداد کرے کہ انہوں نے بہت ضروری کام کی طرف توجہ کی ہے۔ ان کی کوشش یقیناً مشکور ہوگی۔ اور قوم پہلا ہی جوش ثابت ہونے پر ہاتھوں ہاتھ لیگی۔ اس سلسلہ میں مجھے دو باتیں عرض کرنی ہیں

پہلی بات - کہ علماء اہلحدیث کی تصانیف پر رائے لکھنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ مثلاً حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ حضرت مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی۔ حضرت مولانا محمد سعید صاحب بنارسی۔ حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب آروی۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب ڈیانوی رحمہم اللہ و حضرت مولانا ابوالوفاء صاحب امرتسری۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ حضرت مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی و حضرت مولانا محمد صاحب دہلوی مدظلہم کی تصانیف ہر مضمون میں بہترین تصانیف ہیں ان پر کیا رائے

نکمی ہو جاویگی۔ پس میں اپنے دوست کو مشورہ دونگا کہ وہ رائے لکھنے سے بالکل پرہیز کریں۔ ورنہ مخالفت کا دروازہ کھل جاویگا۔ جسقدر جس عالم کی تصانیف ہوں نہیں ذکر کردینا اور بس۔

دوسری ضروری گزارش یہ ہے کہ صاحب تصنیف عالم کم ملینگے اور صاحب درس و تبلیغ زیادہ ملینگے۔ پس اس کی قید بالکل اڑا دیں کہ صاحب تصانیف علماء ہی کے سوانح ہوں۔ بلکہ کل علماء اہلحدیث کے سوانح شائع کریں۔ ان میں جو صاحب تصانیف ہوں ان کی تصنیفوں کا ذکر کریں۔ اور اس کیلئے آپ اہلحدیث کے پرانے فائل دیکھیں کہ جن کے کئی پرچوں میں سیکڑوں علماء اہلحدیث کے احوال ہیں۔ اور اہر صوبہ کے موجودہ مستند عالم سے دریافت کرکے سوانح درج کتاب کریں تاکہ افراط و تفریط نہ ہو جائے۔

امید کہ میری اس گزارش پر بحث سے دل سے غور فرمائینگے تو مفید پائینگے۔ خدا آپ کی پوری مدد فرمائے تاکہ یہ ضروری کام آپ سے جلد سے جلد اتمام کو پہنچے اور اس کا نتیجہ تاریخ اہلحدیث کی طرح نہ ہو کہ امام غائب کی طرح آجتک انتظار ہے۔ فقط والسلام۔ (عاجز ابومسعود خان قمر بنارسی از جندوی کالج ہندوستان)

کیا وید الہامی ہیں؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

بقلم پنڈت آتما نند جی۔ مانکش روڈ لکھنؤ

"گذشتہ پرچہ میں یہ سلسلہ اس منتر تک پہنچا تھا جس میں مذکور ہے کہ جو برہمن کو سزا دیگا پرمیشور اس کو جبڑوں میں چبائیگا۔ آج بھی اسی قسم کے منتر پیش ہیں"

منتر ۱۳ کا مطلب یہ ہے کہ جو راجا برہمن کو سزا دیوے اس کو پینے کے لئے پانی کی بجائے روتے ہوئے انسان کے آنسو ملتے ہیں۔

منتر ۱۴ کا مطلب یہ ہے کہ براہمن کو سزا دینے والے راجہ کو پینے کے لئے وہ پانی دیا جائے جس سے مردہ نہلایا جاتا ہے۔ اور جس سے مردے کی داڑھی مونچھ بھگوئی جاتی ہے۔

منتر ۱۵ کا مطلب یہ ہے کہ براہمن کو سزا دینے والے راجہ کے راج میں بارش نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔

کیا ایسے ایسے وید منتروں کو دیکھنے سے صاف ثابت نہیں ہو جاتا کہ ویدوں کے مصنف بعض خود غرض براہمن لوگ تھے نہ کہ ایشور۔ مہابھارت کا حوالہ نقل کرکے میں نے جو نتیجہ نکالا تھا وہی درست ہے دان لفظ کے معنے تو خیرات کے ہی ہیں۔ اور براہمنوں کو بیٹی خیرات کرنے سے یا بقول مہاشہ واچسپتی جی بیٹیاں بیاہ دینے سے اندر لوک کے ملنے کا لالچ دیکر غیر براہمنوں کو اپنی لڑکیاں براہمنوں کو خیرات کرنے کی سخت ترغیب دلائی گئی ہے۔

آگے پنڈت واچسپتی جی نے لکھا ہے کہ "آتما نند جھوٹ لکھتا ہے کہ جب غیر براہمنوں کی بیوی کو براہمن کے حوالے کیا جاوے تو اس کی اولاد وغیرہ کو اس کے پہلے خاوندوں میں تقسیم کر دینا چاہئے۔ اور بیوی کو براہمن کے حوالے" اور مجھے اس بات کو ثابت کرنے کا چیلنج کیا ہے۔ اس کا جواب میں اوپر آریہ سماجی مترجم وید پنڈت جے دیو شرما کے ترجمہ سے بھی دے چکا ہوں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔

مہاشہ جی نے استری۔ جایا۔ ودیا۔ بیجانی۔ رشبھ۔ جمدگنی۔ وسشٹھ۔ پراشر۔ شیپ۔ واجی وغیرہ وغیرہ الفاظ کے معانی ٹیڑھے اُلٹے مصادر سے کرکے ویدوں کی تعلیم پر پردہ پوشی کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ پوجیہ بھائی صاحب! مصدری معانی بتانے میں آپ کو بڑی مشکل پڑیگی۔ مثلاً لفظ "پتا" بمعنے باپ اور لفظ "پتی" بمعنے خاوند دونوں ایک ہی مصدر "پا" بمعنے حفاظت کرنا سے بنتے ہیں اور پنڈت ہرنارائن بی اے ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی ہائی سکول بریلی نے ایک مرتبہ اپنے ویاکھیان میں کہا تھا کہ چونکہ سنسکرت زبان میں پتا اور پتی ایک ہی مصدر سے مشتق ہوتے ہیں لہذا بیٹی اپنے باپ کو 'پتی' اور بیوی اپنے خاوند کو 'پتا' کہہ سکتی ہے۔

اسی طرح مہاشہ گوپی ناتھ وید پردھان آریہ سماج نین پوری نے بھی دوران گفتگو میں مجھ سے کہا تھا کہ "ماتا" لفظ مان مصدر بمعنی مان یعنی عزت کرنے والی سے بنتا ہے۔ اور چونکہ بیوی اپنے خاوند کی عزت کرتی ہے لہذا خاوند اپنی بیوی کو بھی "ماتا" کہہ سکتا ہے۔ ہاہاہا۔

ایک شخص میرے معزز دوست واچسپتی جی کی طرح ہر ایک لفظ کا ترجمہ "زمین" کر دیا کرتا تھا اور جب وجہ پوچھی جاتی تھی تو بتلاتا تھا کہ سب اشیاء کا تعلق کسی نہ کسی طرح سے زمین کے ساتھ ہے۔ یہی حال واچسپتی جی کا ہے، پنڈت جی! جایا لفظ کے معنے علم کے نہیں ہیں بلکہ

पस्यां जायन्ते सा जाया

جس میں بچہ پیدا کیا جائے اُسے جایا یعنی زوجہ کہتے ہیں۔ اسی طرح لفظ شیپ کا ترجمہ سامرتھیہ یعنی قدرت نہیں بلکہ ذکر ہے۔ لیجئے ثبوت کیلئے اپنے آچاریہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج بانی آریہ سماج کی شہادت، اور وہ بھی کسی ایرا غیرا کتاب میں نہیں بلکہ نگھنٹو کے ترجمہ میں دیکھئے۔ ۴۔ ۲۰۱ پر دیانند بھاشیہ

शेते येन तत शेप: लिङ्ग-न्द्रियं वा शुन इव
शेपो ऽस्य स शुन: शेपो मुनि:"

ترجمہ: جس کے ذریعہ سویا جاتا ہے اُس لنگ اندری (ذکر) کا نام شیپ ہے کتے کی مثل ذکر رکھنے سے شُن شیپ منی کا نام تھا۔"

نیز نرکت ۳۔۲۱ میں یاسک مہا منی نے لکھا ہے کہ

शेपो वैतस पंस्प्रजननस्य। शेप: शपते: स्पृशति

पर्यमतो जेतसो वितस्तो भवति । यस्यां मुशान्नः प्रहणम बोयम । त्रि: स्म पा हृस्तथयो वैतसेन इत्यपि निगमो भवति ॥

اس پر ترجمہ بھی آریہ سماجی پروفیسر راجارام صاحب شاستری کا لیجئے :-

"شیپ ویتس وپُرش (مرد) کے پرجنن اندری (آلۂ تناسل) کے ہیں شیپ سپرش ارتھ والے سے ہے کیونکہ بوقت جماع اس کے ذریعہ لذت حاصل ہوتی ہے عورت کے پاس جانے سے قبل ..... کمزور یا پتلا ہوتا ہے جس میں کامنا (شہوت) کرتے ہوئے ہم آلۂ تناسل کو ڈالیں۔" (رگوید ۱۰-۸۵-۳۷)

"دن میں تین بار مجھے تو آلۂ تناسل سے تاڑن کرتا تھا۔" (رگوید ۱۰-۹۵-۵)

پنڈت جی دیکھ لیجئے ویدانگ نرکت کے مصنف یاسک ہیں نے دو ویدمنتروں کا ایسا عمدہ ترجمہ کر کے ویدک تہذیب کو پھیلا رہے ہیں۔ کہئے اب تو بہت ترجمہ کی تصدیق اور آپ کے بنادٹی ترجمہ کی تغلیط خود آپ کے آچاریہ بانی آریہ سماج اور نرکت کار نے بھی کر دی ہے۔ اب کس کا ترجمہ غلط مانو گے میرا یا اپنا؟ آریہ سماجی مترجم وید شری پنڈت جے دیو نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے جو ہیں نے کیا ہے۔

دل میں خوب جانتا ہوں کہ خلاف وید نیوگ کو آریہ سماج آیت کال کا دھرم مانتی ہے۔ درنہ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے وید کی منشاء کے خلاف سوم گندھرو اور اگنی دیوتاؤں کا غلط ترجمہ نیوگی خاوندوں کا لقب لکھا ہے۔ دیکھئے لگے ہاتھ اپنے مہرشی اور آچاریہ سوامی دیانند سرسوتی کے ترجمہ کی ایک غلطی بھی بطور نمونہ از خروارے دیکھ لیجئے۔ چنانچہ آریہ سماج کے دادا گرو مہامنی یاسک آچاریہ مصنف ویدانگ نرکت ۱۰ - ۲۱ میں اسی ویدمنتر یعنی رگوید ۱۰-۸۵-۴۰ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

यमो ह जातो यमो जनित्वं जारः कनीनां पतिर्जनीनाम् यम इव जातो यमो जनिष्यमाणो जारः कनीनां जारयिता कन्यानां पतिर्जनीनां पालयिता जायानां तत्प्रधाना हि यज्ञ संयोगेन भवन्ति तृतीयो प्रग्निष्ट्वे तृतीयो प्रग्निष्टे पति इत्यपि निगमो भवति

اس کا ترجمہ بھی کسی غیر کا نہیں بلکہ آریہ سماجی پروفیسر راجارام صاحب شاستری کا لیجئے:۔

یم (آہتیوں کا لینا اگنی) ہے جو کچھ اُتپن (پیدا) ہوا ہے یم (اگنی) ہے جو اُتپن ہوگا۔ کنیاؤں (کنواریوں) کا جیرن کرنے والا (یار) کیونکہ دواہ کے سمے اگنی میں لاجا ہوم آدی کرنے سے کنیاؤں کا کنیا تو نشٹ (کنواریوں کا کنوارا پن یعنی ازالہ بکارت) ہوتا ہے اور پالک (خاوند) ہے بیاہتاؤں کا (اگنی آدھین سارے گرہستھ شروت کرم ہوتے ہیں) ۸-

اُس پردیپت (شعلہ زن ہوئے کو ہم جنگم (جاندار) اور ستھاور (آہنی) سے ویاپت ہوتے ہیں .... जारः कनीना جیرن کرنے والا (یار) ہے کنیاؤں (کنواریوں) کا۔ پتی۔ پالنے والا ہے استریوں (بیویوں) کا کیونکہ یگیہ کے سمبندھ سے استریاں اگنی پردھان ہوتی ہیں۔ نگم (ویدمنتر) بھی ہے "تیسرا تیرا اگنی پتی ہے۔" (رگوید ۱۰-۸۵-۴۰)

اس رگوید منتر کی تفسیر میں ویدوں کا سب سے بڑا مفسر یاسک آچاریہ آگ دیوتا کو کنواریوں کا یار اور بیاہی ہوئی عورتوں کا خاوند بتلاتا ہے۔ اور دلیل یہ دیتا ہے کہ بوقت نکاح آگ میں لاجا یعنی کھیلوں کا ہوم وغیرہ کرنے سے کنواریوں کا ازالۂ بکارت ہو جاتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ اُس شعلہ زن آگ میں حیوانوں اور جڑی بوٹیوں کا ہوم کرنا چاہئے جس سے حیوانی اور سوختنی قربانی بھی وید میں ثابت ہوگئی۔ جسے کہتے ہیں "یک نہ شد دو شد۔" تفسیر میں یاسک منی نے صاف لکھا ہے کہ وید میں "اگنی" (آگ کے دیوتا) کو عورتوں کا تیسرا خاوند لکھا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ آیا "اگنی" سے آگ کا دیوتا مراد ہے یا بقول مہرشی دیانند تیسرے نیوگی خاوند کا لقب؟ یاسک منی کی تحریر میں جو سب سے بڑی تفسیر ہے اور ویدانگ کہلاتی ہے "اگنی" کو شعلہ زن اور اُس میں کھیلوں اور حیوانی گوشت کی آہتیاں ڈالنا لکھا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ اگنی سے مراد آگ کا دیوتا ہے نہ کہ کوئی نیوگی خاوند۔ ورنہ آدمی کو شعلہ زن نہ لکھا جاتا۔ اور اُس میں گوشت اور کھیلوں کا ہوم کرنا نہ کہا گیا ہوتا۔ لہٰذا سوامی دیانند کے ترجمہ کی غلطی کے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اس ویدمنتر میں ہر ایک کنواری لڑکی کو نکاح سے قبل سوم۔ گندھرو اور اگنی نامی تین دیوتاؤں کی وجہ سے مُعاذ اللہ (؟) ذات کی سخت تذلیل اور شرمناک توہین کی گئی ہے۔ لہٰذا ایسے وید کبھی الہامی نہیں ہو سکتے۔

اسی مقدس ویدمنتر کے متعلق مترجمانِ وید کا سردار و سرتاج مترجم شری سائن آچاریہ اتھروید ۳-۲-۳۶-۲ کے ترجمہ میں لکھتا ہے کہ

सोमादि देवता गये व सोमानन्तरं मानव भाव संयक्प. अत्यन्तर समा प्रापेत । "सोमः प्रथमो विविदे गन्धर्वो विविद उत्तरः तृतीयो अग्निष्टे पति स्तुरीयस्ते मनुष्यजा: (ऋ १०-८५ ४०) इति ॥

ترجمہ:۔ سوم۔ گندھرو اور اگنی تینوں دیوتا جماع کر چکنے کے بعد اُس کنواری لڑکی کا تعلق انسانوں سے کر دیتے ہیں۔ یہ بات رگوید ۱۰-۸۵-۴۰ میں لکھی ہے۔"

ایسا ہی پاگیہ ولکیہ۔ متاکشرا وسشٹھ وغیرہ سمرتیوں میں بھی لکھا ہوا ہے جن کا خلاصہ مطلب صرف اسقدر ہے کہ بیاہ کے قبل کنواری کنیا کے ساتھ سوم گندھرو اور اگنی یہ تینوں دیوتا مباشرت کر چکتے ہیں اور بعد ازاں اُسے پوتر (پاک) اور ٹھیک ٹھاک

کرنے والوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے عورت کے ساتھ ملاپ کرنے یا بغلگیر ہونے میں کوئی پاپ نہیں ہے۔ کیا کوئی بھی غیرت مند انسان ایسی مخرب الاخلاق تعلیم دینے والی کتاب کو الہامی مان سکتا ہے جس کی رو سے کسی شریف سے شریف انسان کی کوئی شریف سے شریف بیٹی بھی حقیقی معنوں میں باکرہ نہیں کہی جا سکتی۔ اور جس کی رو سے کسی شریف کنواری لڑکی کی بھی عصمت نہیں بچ سکتی، کتنی بڑی خلاف تہذیب بات ہے کہ ایک کنواری کنیا کو یوں شارع عام کھلے بندوں بدنام کرنے اور فحش ترین گالیاں دینے والی کتاب کو الہامی اور ایشوری گیان پستک مانا جا رہا ہے؟ افسوس ان لوگوں کے انصاف پر کیسا پردہ ان براہمنوں نے ڈال رکھا ہے۔ کیا ایسی ویسی مخرب الاخلاق تعلیم کو دیکھ کر بھی تو جیسا تھا بعد اور جیسا تھا بڑھتی کے خیالات کی تائید نہیں ہوتی کہ تینوں وید والے کے مصنف ڈرست بھلے مانس آدمی تھے۔

پیارے بھائیو جی! یہ بات آپ ہٹ دھرمی اور تعصب کو چھوڑ کر اپنے دل میں غور کریں۔ سوامی دیانند کا ترجمہ آپ کیلئے تو سند ہو سکتا ہے مگر آریہ سماجیوں کیلئے نہیں، ہم تو آپ سے زیادہ وضاحت نہیں دیتے۔ ویدوں کی ایسی ایسی تعلیم کو دیکھ کر ہی تو بعض غیرتمند آریہ سماجی علماء، وید مثلاً پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم اے پردھان آریہ سماج الہ آباد و پرنسپل ڈی اے وی ہائی سکول الہ آباد نیز اڈیٹر ویدادے بابو شیام سندر لال بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ ہائیکورٹ پردھان آریہ سماج میں پوری۔ اور پوجیہ سوامی ستنتر انند جی وغیرہ وغیرہ نے بعض وید منتروں کے اخراج کے لئے صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ افسوس ہے کہ آریہ سماج جیسی مصلح، وسائٹی بھی براہمنوں اور ویدوں کی غلام بن گئی ہے۔ (باقی وارد)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
پیاری پیاری باتیں
یہ کام اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحم اور رحمت کے موجب ہیں

(۱) رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا۔ "اللہ اس مرد پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت) پڑھے۔" (ابوداؤد ترمذی ابن حبان)

(۲) رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فان ابت نضح فی وجھھا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجھا فان ابی نضحت فی وجھہ الماء۔ "اللہ اس مرد پر رحم کرے جو رات کو اُٹھے اور (تہجد کی) نماز پڑھے اور اپنی عورت کو جگائے اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دے اللہ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھے اور (تہجد کی) نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دے۔" (احمد ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن حبان حاکم)

(۳) رحم اللہ امرأ سمع منا حدیثا فوعاہ ثم بلغہ من ھو اوعی منہ۔ "اللہ اس مرد پر رحم کرے جو ہماری کوئی حدیث سنے پھر اس کو یاد رکھ کر اس شخص کو پہنچا دے جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔" (ابن عساکر)

(۴) رحم اللہ رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی۔ "اللہ اس مرد پر رحم کرے جو بیچتے وقت خریدتے وقت اور تقاضہ کرتے وقت نرمی کرے۔" (بخاری ابن ماجہ)

(۵) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللہ ومن خلفائک قال الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس۔ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میرے خلیفوں پر رحم کر۔ ہم (یعنی صحابہؓ) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے خلیفے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو میرے بعد میری حدیثوں کو روایت کریں گے اور لوگوں کو حدیثیں سکھائیں گے۔" (طبرانی)

(۶) لا یزال العبد فی الصلوٰۃ ما کان فی مصلاہ ینتظر الصلوٰۃ تقول الملائکۃ اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ حتی ینصرف او یحدث۔ "بندہ ہمیشہ نماز میں رہتا ہے جب تک اپنے مصلے (نماز کی جگہ) میں نماز کا انتظار کرتا رہے فرشتے کہا کرتے ہیں اللہ اس کو بخشدے یا اللہ اس پر رحم کر جب تک فارغ نہ ہو اور لوٹے یا حدث نہ ہو۔" (ابوداؤد ترمذی بخاری)

(۷) الراحمون یرحمھم الرحمٰن ارحموا اھل الارض یرحمکم من فی السماء۔ "رحم کرنے والوں پر رحمٰن (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) رحم کریگا تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ جو آسمان میں ہے رحم کریگا۔" (ابوداؤد ترمذی)

(۸) من موجبات الرحمۃ اطعام المسلم المسکین۔ "مسلمان مسکین کو کھانا کھلانا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب ہے۔" (حاکم بیہقی)

(۹) المشاؤن الی المساجد فی الظلم اولئک الخواضون فی رحمۃ اللہ۔ "جو لوگ اندھیروں میں مسجدوں کو جاتے ہیں وہی لوگ اللہ کی رحمت میں غوطہ لگانے والے ہیں۔" (ابن ماجہ)

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

فتاویٰ

س ۹۳ } ہمارے یہاں یہ دستور برابر چلی آتی ہے کہ شادی بیاہ میں گاؤں کا امام نکاح پڑھاتا ہے۔ اس کو بعد نکاح کے ایک روپیہ ملتا ہے۔ یہی طریقہ اس دیس میں عام رائج ہے۔ مگر اب کی دفعہ ایک نکاح میں ہمارے گاؤں کے سردار صاحب نے امام صاحب کو خطبۂ نکاح اور ایجاب قبول کرنے نہیں دیا۔ اپنے بیٹے سے خطبہ پڑھوایا اور ایجاب قبول خود کر دیا کر اور روپیہ بھی سردار صاحب نے لیا۔ امام صاحب کو باوجود حاضر ہونے اس مجلس میں نہ خطبۂ نکاح پڑھنے دیا اور نہ روپیہ مذکورہ دیا۔ سردار صاحب بولتے ہیں کہ چٹائی مسجد کی نہیں ہے سو اس روپیہ سے خرید کی جائیگی۔ پھر پیچھے کہتے ہیں کہ میرا اختیار ہے۔ امام سے یہ کام کراؤں یا نہ۔ اب سوال یہ ہے کہ روپیہ مذکورہ امام صاحب کو ملیگا یا نہیں اور سردار صاحب کا کام مذکورہ بجا ہے یا بے جا ہے اگر بیجا ہے تو معزول ہونے کے قابل ہیں یا نہیں؟ شریعت کے موافق جواب باصواب اخبار میں شائع فرماویں۔ (سائل فتویٰ خالد میاں از مالدہ)

ج ۹۳ } سرداری کے شرائط کیا ہیں اور سردار کے اختیارات کیا ہیں۔ جب تک یہ معلوم نہ ہوں فتویٰ صحیح نہیں ہو سکتا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ سردار کا یہ کام اس کے اختیار میں ہے یا باہر۔

(۹ ر داخل غریب فنڈ)

س ۹۴ } ایک شخص مسمی عبداللہ نے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں ایک شخص کو آکر کہا کہ میں نے اپنی زمین بیع کر لی ہے آپ خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لو اس نے کہا کہ بہت اچھا بولو کیا قیمت لوگے آخرکار ہوتے ہوتے فریقین میں ۲۳۰۰ روپیہ پر سودا بیع ہوا۔ اور عبداللہ نے مبلغ ۱۲۰ روپے بطور بیعانہ بھی مشتری سے لے لئے۔ دوران گفتگو میں بائع نے مشتری سے کہا کہ اس کا بھائی مسمی امام دین بھی اپنی اراضی کو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ اگر مشتری نے وہ بھی لینی ہووے تو عبداللہ اپنے بھائی کو کہہ کر کسی اچھے نرخ پر سودا بیع کروا دے۔ جس پر مشتری نے کہا کہ بہت اچھا۔ چنانچہ چند دنوں بعد عبداللہ و برادرش (امام دین) مشتری کے گھر گئے۔ مشتری نے کہا کہ بولو امام دین تم اپنی اراضی کا کتنا روپیہ لوگے۔ جس کے جواب میں امام دین نے کہا کہ مجھے اپنی زمین کا ۲۴۰۰ روپیہ ملتا ہے میں اس سے کم لینے کو تیار نہیں۔ اس پر مشتری نے کہا بہت اچھا۔

عبداللہ نے یہ بہتی سنا تو کہنے لگا کہ میں بھی اپنی زمین جس کا سودا ۲۳۰۰ میں ہو چکا ہوا ۲۴۰۰ سے کم ہرگز دینے کو تیار نہیں کیونکہ مجھے اب اس کا ۲۴۰۰ روپیہ ملتا ہے اور مشتری سے کہنے لگا کہ اگر تم میری زمین کا ۲۴۰۰ دینے کو تیار نہیں ہو تو میں اپنی زمین کسی اور شخص کے پاس بیع کر دونگا جس پر مشتری نے تسلیم کر لیا کہ بہت اچھا میں ہر دو اراضیات کا مبلغ ۴۸۰۰ روپیہ دیدونگا۔ چنانچہ فریقین میں ایک تاریخ واسطے کرنے رجسٹری مقرر ہوگئی جس دن تحصیل میں دونو فریقین بائعان و مشتری آئے تو عبداللہ نے مبلغ ۳۰ روپے اور بطور بیعانہ مشتری سے لئے یعنی اب وہ ۱۲۰ سابقہ بیعانہ ۳۰ کل ۱۵۰ روپیہ اپنی زمین کا مشتری سے بطور بیعانہ وصول کر چکا ہے۔

اور امام دین نے بھی مبلغ ۳۰ بطور بیعانہ واسطے بیع اپنی زمین کے مشتری سے لئے۔ اتفاقاً اس دن محکمہ رجسٹری بند ہو چکا تھا اور بعد ازاں بڑے دنوں کی تعطیلات تھیں۔ اس لئے فریقین نے ایک سادہ کاغذ پر اقرار نامہ بابت اس امر کے تحریر کیا کہ ہم بعد تعطیلات جمعہ کے دن حاضر ہو کر رجسٹری کرائیں گے۔ پس یہ اقرار ہو کر فریقین اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

جس دن وہ رجسٹری کرانے آئے تو مشتری نے کہا کہ دیکھو بھائی اگر ہم ۴۸۰۰ کی رجسٹری کرائیں تو شرح اسٹامپ ۵۰۰ روپیہ کے حساب پر ہوگی۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ ہم دستاویز رجسٹری میں زر بیع ۴۵۰۰ روپیہ تحریر کرائیں اور باقی ماندہ ۳۰۰ عبداللہ و امام دین بائعان مشتری سے گھر جا کر دستگردان لے لیویں۔ جس پر بائعان نے مشتری پر اعتبار کر کے کہا کہ بہت اچھا۔ اور انہوں نے یعنی بائعان نے ۴۵۰۰ کی رجسٹری کرا دی اور واپس گھر چلے گئے۔

جب دوسرے دن بائعان نے مشتری کے باقیماندہ تین سو روپیہ زر بیع طلب کیا تو مشتری نے کہا کہ میں ہرگز دینے کو تیار نہیں۔ بائع نے پوچھا کہ کیوں؟ مشتری نے جواب دیا کہ عبداللہ نے پہلے اپنی زمین کا سودا بیع ۲۳۰۰ روپیہ طے کر کے دوسری دفعہ کیوں ۲۴۰۰ مجھ سے طلب کیا یعنی سو روپیہ زیادہ طلب کیا اور اپنی زبان پر پختہ کیوں نہ رہا اور یہ کہ وہ اپنی زبان سے منحرف ہو گیا۔ اس لئے میں نے کھر اگر باقی زر بیع دینے سے انکار کیا ہے اور میں بھی اپنی زبان سے منحرف ہوتا ہوں جس طرح کہ بائع نمبر ۱ عبداللہ ہوا تھا اور اس نے علانیہ کہا ہے کہ اگر شریعت کا کوئی عالم مجھے حکم دیوے تو میں باقیماندہ زر بیع عبداللہ و امام دین کو دینے کو تیار ہوں۔ ورنہ میں نہ عبداللہ کو کچھ دیتا ہوں اور نہ امام دین کو۔

کمترین عمر دین ولد نواب قوم میں ساکن قلعہ داؤ کے ضلع لائلپور

ج ۹۴ } عبداللہ نے بیشک وعدہ خلافی کی مگر مشتری نے جب اسکی بات کو تسلیم کر لیا تو سابقہ بیع کا اقالہ (فسخ) ہو گیا۔ اب دوسرے بیع (۲۴۰۰) پر ہوا اس لئے پوری رقم ۴۸۰۰ مشتری پر واجب الادا ہیں۔ اگر نہ دیگا تو خدا کے نزدیک جوابدہ ہوگا۔

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ۹۵ } صاع کا وزن اسی تولہ کے سیر کے حساب سے کتنے وزن کا ہوتا ہے۔

ج ۹۵ } مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم اور حافظ محمد لکھوی مرحوم نے صاع کا وزن اڑھائی سیر بتایا ہے۔

(۲۸۵)

متفرقات

بہی خواہان اخبار اہلحدیث و مرقع قادیانی کے لئے اب اپنے حلقہ احباب میں اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔

بہتر صورت یہ ہے کہ جن کے نام اخبار یا مرقع جاری کرانا ہو ان سے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں اس میں ان کا فائدہ ہوتا ہے دفتر کو قیمت جلد وصول ہو جاتی ہے اور خریدار کے نام اخبار جلدی جاری ہو جاتا ہے۔ وی پی منگوانے میں فیس رجسٹری و منی آرڈر اصل قیمت پر زائد ادا کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں وی پی کی وصولی میں بھی اکثر دیر ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خریدار کو اخبار ملنے میں دیر ہو جاتی ہے۔

شکریہ جن اصحاب نے اخبار و مرقع کیلئے ماہ جنوری میں خریدار بہم پہنچائے ہیں ان کے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔

عجائبات مرزا رسالہ علم کلام مرزا کو خدا کے فضل سے اسقدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ شائقین تقاضا کرنے لگے کہ اس کا دوسرا حصہ بہت جلد شائع ہو۔ چنانچہ حسب وعدہ اس کا دوسرا حصہ "عجائبات مرزا" بھی طبع کیا جا چکا ہے۔ اس میں مرزا صاحب اور ان کے صاحبزادہ مرزا محمود احمد موجودہ خلیفہ قادیان کے علم کلام پر عجیب پیرایہ میں بحث کر کے ثابت کیا گیا کہ این خانہ ہمہ آفتاب است۔ قیمت فی نسخہ ۳ ؍ ایک روپیہ کے چھ دو روپیہ کے ۱۳۔ چار روپیہ کے ۲۸۔ چودہ روپیہ کے (۱۰۰) سو۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

چندہ کانفرنس دی۔ کے عبیداللہ از بنگلور عہ مولوی قادر بخش ساکن نذیوالہ عہ

عید آنہ فنڈ از امرتسر ۱۲ عہ حکیم محمد علی دینانگر ۸ ؍ حکیم الٰہی بخش راہوں ۷ ؍ مفتی محمد ظریف پشاور صہ عبدالقیوم چک رجادی ۱۴ ؍ بابو محمد ابراہیم روپڑ عہ عبد الواحد کوٹلی لوہاراں ۱۱ ؍ حاجی محمد عباس پرسپور بارکس ماس صہ

میاں فضل کریم ساکن گروٹہ ۸ ؍

اشاعت فنڈ دی کے عبیداللہ صاحب از بنگلور عہ مولوی محمد اسمٰعیل سکرٹری انجمن اہل حدیث پرپوانزٹن پور عہ فضل کریم ساکن گروٹھہ عہ جملہ صہ سابقہ لعہ میزان لعہ فرچہ رجسٹری کتب عہ اس ۱۱ ؍ باقی لعہ

حساب دوستاں جن خریداران اہلحدیث کی قیمت میعاد مہلت فروری ۱۹۳۷ء میں ختم ہے وہ ۲۳ فروری تک قیمت اخبار (للعہ) بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بہت جلد اطلاع دیں ورنہ ۲۴۔فروری کا "اہلحدیث" بصیغہ وی۔پی روانہ کیا جائیگا۔

حیات طیبہ

یعنی

سوانح عمری حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ مع مختصر سوانح امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی جو اعلیٰ کاغذ پر عمدہ کتابت وطباعت کے ساتھ ادارہ اہلحدیث کیطرف سے چھپ رہی تھی اب پوری چھپ گئی ہے قیمت دو روپے چار آنہ (۲؍۴) محصولڈاک سات آنے (۷؍)

(منیجر اہلحدیث سے طلب کریں)

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ عہ از دی کے عبیداللہ صاحب موصوف عہ از بابو شہاب الدین سکندر آباد دکن ۸ ؍ جملہ صہ سابقہ بذمہ فنڈ ۳ ؍ باقی عہ از سائلین عبدالعلیم سیوہ سرائے سے، متوا مصری کھاوڑہ سے، عبداللہ از آگرہ ۸ ؍ سید میر حسین کوٹلی لوہاراں ۸ ؍ حسن بھائی ٹرپاڈ ۸ ؍ میزان للعہ پانچوں سائلین کے نام اخبار اہلحدیث بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کیلئے جاری کیا گیا نمبر سائلین (۲۵) باقی بذمہ فنڈ ۵ ؍

ان کے علاوہ ۱۲ سائلین درج رجسٹر ہیں اصحاب خیر سے توقع ہے کہ وہ صدقہ جاریہ کر کے ان غرباء کے نام بہت جلد اخبار جاری کرا دینگے۔

گمشدہ کی تلاش مولوی غلام محمد صاحب ساکن موضع کا بیٹے والا ضلع فیروزپور عرصہ ڈیڑھ سال سے مفقود الخبر ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو مجھے مطلع کریں۔

(المشتہر عبدالواحد ساکن علیکا ضلع حصار)

ضرورت کتب مجھے تفسیر ترجمان القرآن مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم کی جلد ۲۔ ۱۳۔ ۱۴ اور فیض الباری شرح صحیح بخاری کی جلد ۵ کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں یا کسی کو ان کی جائے فروخت کا علم ہو تو مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیں۔

(ڈاکٹر محمد حسن سول ہسپتال چمن بلوچستان)

اطلاع خریداران "اہلحدیث" کی خدمت میں عرض ہے کہ "اہلحدیث" ہر جمعرات کے دن دفتر سے روانہ کیا جاتا ہے سو جن صاحبان کو اخبار دیر سے ملنے کی شکایت ہوتی ہے وہ براہ راست اپنے ڈاکخانہ کے اعلیٰ افسروں سے شکایت کیا کریں تاکہ ان کی شکایت کا تدارک ہو سکے۔

یادرفتگان مولوی احمد علی ولد اکبر مولانا عبدالجبار غزنوی ۳۰۔ جنوری کو فوت ہو گئے۔ رحمہ اللہ

ایضاً۔ میرا نوجوان داماد حاجی عبدالستار کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ! (عبدالغفور کنٹر یکٹر گنگل جنکشن)

(۳ ؍ غریب فنڈ وصول)

ایضاً۔ حاجی روشن الدین صاحب جو پکے اہلحدیث تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ! (الٰہی بخش ساکن چک ۳۰۰ میرپور۔ سندھ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم۔

اعلان جماعت اہلحدیث لودھراں نے بالاتفاق رائے مدرسہ محمدیہ حنیفیہ کا نام "مدرسہ دارالحدیث" رکھا ہے۔ اور چونکہ اس مدرسہ کی مالی حالت کمزور ہے اسلئے اصحاب خیر اس کی امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (چودھری محمد عبداللہ انسپکٹر پولیس پنشنر صدر انجمن اہلحدیث لودھراں)

"خاتمہ اختلاف" و "فرقہ قدیم" یہ دونوں رسالے ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ برائے محصولڈاک بھیجکر مفت منگالیں۔ پتہ (مولوی عبدالمجید صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نالی منڈی گوجرانوالہ)

ملکی مطلع

والسرائے بہادر کی تقریر

ملک میں شہرت تھی کہ والسرائے بہادر تقریر فرمائینگے جس سے ملک کے عقدہ لاینحل کی گرہ کشائی ہوگی مگر تقریر جو سننے میں آئی اس سے یہی ثابت ہوا کہ موجودہ سخت گیری کا انتظام اچھا ہے کیونکہ بقول والسرائے بہادر کانگریس کا زور اتنا گھٹ گیا گویا قریب المرگ ہے ہو چکی ہے۔ بس یہی گورنمنٹ کی غرض تھی۔

اس تقریر کو سنکر ہمیں کوئی خوشی نہیں ہوئی کیونکہ ہم ملک کے اندر ریکر اندازہ کرتے ہیں کہ کانگریس مری نہیں نہ مرنے کے قریب پہونچی ہے بلکہ ہمارا اندازہ ہے کہ کانگریس مر ہی نہیں سکتی۔ ہماری بات کی صداقت جانچنے کے لئے یہ طریقہ ہے کہ گورنمنٹ دس سال تک بھی یہی پالیسی رکھکر دیکھ لے کہ صرف ایک منادی ہونے سے تمام کانگریسی تیمع ہوجائیں گے۔ اس وقت انکی وہ بیداری نشاۃ ثانیہ کی طرح بڑی طاقتور ہوگی مگر کانگریس جس حالت میں ہے اس میں بھی وائسرائے کی تقریر کے جواب میں وہ کہتی ہے ؎

ہماری راکھ کو کیوں چھیڑتی ہے باد صبا
کہ اس میں آگ بھی شاید کہیں دبی ہوگی

یمن اور سلطان نجد و حجاز کا اتحاد

عقبہ کو جزیرۃ العرب سے الگ نہیں کیا جا سکتا

پندرہ ہزار یمنی فوج طیار ہے

ایک طرف تو حجاز اور عسیر سے جنگی خبریں آرہی ہیں اور دوسری طرف عربی جرائد خوشخبری بھی سنا رہے ہیں کہ امام یحییٰ یمنی اور جلالت الملک میں کامل اتحاد ہوچکا ہے عربی اخبارات کا بیان ہے کہ امام یحییٰ حمید الدین شاہ یمن اور اعلیٰحضرت عبد العزیز بن سعود شاہ مملکت عربیہ سعودیہ کے مابین روز بروز دوستی و محبت بڑھ رہی ہے۔ حالانکہ دونوں فرمانرواؤں کے مذہبی عقائد یکساں نہیں ہیں۔ امام یحییٰ مذہب شیعہ کے پیرو ہیں اور شاہ ابن سعود مذہب سلف کے ماننے والے ہیں۔ اس واقعہ میں ہمارے ہندوستان کے شیعہ بھائیوں کے لئے خاص طور پر عبرت ہے جن میں سے بعض ابن سعود کی مخالفت ہی کو سب سے بڑی عبادت تصور کر رہے ہیں۔

ہمارے قارئین کرام اچھی طرح واقف ہیں کہ عقبہ کے معاملہ نے برطانیہ اور شاہ ابن سعود کے مابین اختلاف پیدا کر رکھا ہے۔ برطانیہ عقبہ کو الگ کرکے اپنی ماتحت حکومت شرق اردن سے ملحق کرچکا ہے اور کہتا ہے کہ شریف علی سابق شاہ حجاز نے یہ علاقہ اپنے بھائی امیر عبداللہ حاکم شرقی اردن کو دیا ہے۔ لیکن شاہ ابن سعود نے آجتک نہ برطانیہ کا دعوے تسلیم کیا ہے نہ عقبہ کی علیحدگی ہی تسلیم کی ہے۔ اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہے کہ شاہ ابن سعود کی قلمرو میں خوفناک سازشوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ کبھی فیصل الدویش کی بغاوت ہو جاتی ہے کبھی ابن رفادہ کی اور کبھی عسیر کی لیکن سازش کرنے والوں پر یہ بھید کھل پڑجائے گی کہ امام یمن پورے طور پر صورت حال کی نزاکت محسوس کرتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ابن سعود کے کمزور ہونے ہی خود ان کا بھی خاتمہ ہوجائے گا۔

چنانچہ وہ اپنی حفاظت کی خاطر تمام عرب اور تمام ملت اسلام کی خاطر شاہ ابن سعود سے ہر طرح اتحاد عمل کرنے پر مستعد ہوگئے ہیں۔

ذیل میں حضرت امام کا وہ برقی پیغام درج کیا جاتا ہے جو آپ نے شاہ ابن سعود کے نام بھیجا ہے۔ اور تاریخ عرب میں یادگار رہجانے والا ہے۔ امام یحییٰ لکھتے ہیں :-

"اعلیٰحضرت شاہ حجاز و نجد برادرم عبد العزیز آل سعود ارض مقدس کی حرمت پر دست درازی اور مقام عقبہ کو غصب کرلینا جو جزیرۂ عرب کا قلب اور سرزمین حرمین کی کلید ہے۔ ایک ایسی بات ہے جو کسی حال میں بھی برداشت نہیں کی جاسکتی یمنی قوم خاص طور پر اور جملہ عرب عام طور پر اس دست درازی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس علاقہ کی ضرور حفاظت کریں۔ جس کے نیچے بہت کچھ خون بہہ چکا ہے اور جس پر بکثرت عزیز جانیں قربان ہوچکی ہیں۔ صدہا سال سے ہمارے پیشرو سلاطین و حکام اسکی حفاظت کرتے آئیں ہیں۔ لہذا آپ بھی اس کی حفاظت کریں نیز آپ سے میری درخواست ہے کہ ہر اس شخص کا آہنی ہاتھ سے قلع قمع کرڈالئے جو فساد پھیلانے فتنہ ظاہر کرنا چاہے۔ عرب قوموں کی قوت کو توڑنے کا ارادہ رکھے۔ وطن عزیز کی آرزوؤں پر پانی پھیرنا چاہے۔ اور جزیرۂ عرب میں اجنبی سلطنتوں کے قدم جمانا چاہے۔

ہم نے فرزند سیف الاسلام احمد کو حکم دیا ہے کہ سرحد پر اپنی مجتمع فوج کے ساتھ آپ کے اشارہ کا منتظر رہے۔ یہ پندرہ ہزار یمنی فوج اپنی تمام ساز و سامان کے ساتھ آپ کے حکم اور آپ کے اشارہ کی منتظر رہیگی میں اعلیٰحضرت کو یقین دلاتا ہوں کہ فوج ہر اس قوت سے جنگ آزمائی کے لئے کمربستہ ہے۔ جو آپ سے مقابلہ کرنا چاہے۔ اللہ کے گھر کی حرمت پر دست درازی کرنے کا ارادہ کرے۔

شاہ ابن سعود کا جواب

اعلیٰحضرت شاہ ابن سعود نے اس محبت آمیز برقیہ

کا حسب ذیل جواب دیا ہے۔

اعلیحضرت شاہ یمن برادرم یحیٰ حمید الدین۔

"میں آپ کے ان جذبات کے لئے آپکا بیحد شکرگزار ہوں جو آپ نے از راہ لطف و محبت و غیرت قومی اپنے بھائی کی طرف ظاہر کئے ہیں۔ آپ کی اس ہاشمی غیرت و حمیت کا بہت گہرا اثر تمام نجدی و حجازی قوم کے دل پر پڑا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی قوت و نصرت سے ایک شریر جماعت کا قلع قمع ہو چکا ہے۔ اللہ سبحانہ سے ہماری التجا ہے کہ ہم سب کو ایسے ہی کام کرنے کی توفیق بخشے۔ جس میں وطن و قوم کی بھلائی ہے"۔ (امت)

نذیریہ گرلس اسکول

امۃ الرشید صاحبہ مس نیاز حسن سپرنٹنڈنٹ فیمل ایجوکیشن میونسپل کمیٹی شہر دہلی نے نذیریہ گرلس اسکول کا معائنہ کرنے کے بعد حسب ذیل خیال کا اظہار فرمایا ہے۔

آج حسن اتفاق سے نذیریہ مسلم گرلز اسکول واقعہ پھاٹک حبش خاں دہلی کا معائنہ کرنے کا اتفاق ہوا یہ اسکول بیادگار زبدۃ المفسرین شیخ المحدثین علامہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی و دیگر حضرات محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین قایم ہے۔ اس اسکول میں اس وقت تقریباً دو سو معززین کی لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں جہاں پر علاوہ نصاب تعلیم سرکاری کے دینیات کی خصوصیت سے تعلیم دیجاتی ہے۔ تاکہ ہر لڑکی اپنے اپنے مسائل دینیات سے بخوبی واقف ہو جائے۔

میونسپل کمیٹی دہلی و سررشتہ تعلیم دہلی، اسکول کی مالی امداد و سرپرستی فرما رہی ہے۔ لیکن یہ امداد اس سکول کے خرچ کے لحاظ سے بالکل ناکافی ہے۔ افسوس ہے کہ اسکول کا اب تک نہ مستقل فنڈ ہے نہ ذاتی مکان ہے جس کی بڑی ضرورت ہے تاکہ یہ اسکول دہلی کے شایان شان بنجائے۔ اگر معزز خواتین و متمول حضرات اس طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں تو اسکول کا ہمتم بالشان ہو جانا کچھ مشکل نہیں۔

جناب مس مترا صاحبہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ فیمیل ایجوکیشن سررشتہ تعلیم دہلی اپنی بے لوث طبیعت اور فیاضانہ دل کو ملحوظ فرما کر خاص طور پر اسکول کی سرپرستی فرمارہی ہیں۔ انہیں کی وجہ سے ماشاء اللہ اسکول ترقی کر رہا ہے انشاء اللہ میں بھی حتے المقدور اس کی خدمت و ترقی کے لئے کوشش کرتی رہونگی

جناب بھی سید محمد عبدالرؤف صاحب مینجر اسکول ہذا معزز خواتین جو اسکول کی بہبودگی و ترقی میں ہمدردی و سرپرستی فرما رہی ہیں نہایت دل سے شکرگزار ہوں۔ خداوند کریم جزائے خیر و نعم البدل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اسکول کو ہمتم بالشان بنا دے۔

ندوۃ العلما

تمام ذی فہم مسلمان اس سے متفق ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ ایسے روشن خیال مصلحت شناس دیندار علما پیدا کئے جائیں جو زمانہ کی ضرورتوں کا لحاظ رکھکر موجودہ دور تغیر میں مسلمانوں کی خدمت کر سکیں اپنے عمل اور اخلاق سے ان کیلئے اچھا نمونہ بنیں۔ علوم جدیدہ سے واقف ہو کر مخالفین اسلام کے اعتراضات کی کمزوریاں ان پر ظاہر کر سکیں۔ مذہب اسلام کے اعلیٰ تخیل اور دستور العمل کی برتری ان پر ثابت کر سکیں۔ اسی کے ساتھ اتنے وسیع النظر اور بلند خیال ہوں کہ اس دور اختلاف و انشقاق میں مذہبی تعصب اور جماعت بندی سے اپنے آپ کو بلند رکھیں۔ ندوۃ العلماء نے اسی تخیل کو لے کر ایک درسگاہ دارالعلوم کے نام سے قایم کی۔ نصاب تعلیم میں مشرقی و مذہبی علوم و فنون کی مکمل تعلیم کے ساتھ عربی زبان کی تعلیم پر خصوصیت سے زور دیا۔ کیونکہ ان علوم پر محققانہ نظر اور قرآن و حدیث میں تفکر و تدبر کی قوت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک عربی زبان میں مادری زبان کے برابر کمال نہ پیدا کر لیا جائے۔ اسی کے ساتھ تاریخ اسلام کی تحصیل لازم کی اور جدید علوم میں بھی سائنس اور فلسفہ اور اکنامکس کی تعلیم کا انتظام کیا

اشاف میں بہترین اساتذہ فراہم کئے چنانچہ ادب عربی کی تعلیم کے لئے مراکش کے ایک نامور عالم کو مامور کیا ہے۔ اسٹاف کے انتخاب میں اس کا خاص لحاظ رکھا ہے کہ ایسے اساتذہ رکھے جائیں جو اخلاق و عمل میں سلف کا نمونہ ہوں تاکہ یہ طلبہ اسلامی آب و ہوا میں نشو و نما پائیں۔ اس تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایسی جماعت پیدا کی ہے جن میں سے بعض علمی تحقیق و تفتیش میں منہمک ہیں تو بعض زندگی کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دے رہے ہیں منتظمین دارالعلوم اس نتیجہ پر قانع نہیں ہیں بلکہ برابر اس سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے مساعی میں منہمک ہیں والسعی منا والاتمام من اللہ۔

دارالعلوم پر تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار صرف ہو رہا ہے۔ چالیس سے زائد طلباء کے قیام و طعام و لباس کی ندوۃ العلما کفالت کرتا ہے اندرون ہندوستان سے باہر کے طلبا یہاں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ترکستان چین، سماٹرا، مالدیپ، حجاز، عمان، نیپال کے طلبہ آجکل مصروف تعلیم ہیں مگر یہ امر حد درجہ افسوسناک ہے کہ اس سے استفادہ کا دائرہ بہت تنگ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحب استطاعت لوگ اپنی اولاد کو صرف دنیاوی علوم پڑھانا چاہتے ہیں اور جنہیں استطاعت نہیں وہ کوئی تعلیم نہیں دلا سکتے۔

بہتر ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے یہ فضائل حاصل کریں اور آپ کو قیامت تک ان ہوشیار اللہ کے بندوں کے اعمال کا ثواب ملتا رہے جنہیں آپ کی عالم اولاد کے ذریعے سے ہدایت ہوگی تو اپنی اولاد کو اس دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرنے کو بھیجئے۔ اگر بدقسمتی سے آپ نے کسی بچہ کو دینی تعلیم نہیں دلائی ہے تو اسکا کفارہ اس طرح دیجئے کہ غریب مسلمان بچوں کو تعلیم دینے کے لئے کچھ ماہوار امداد مقرر فرمائیے۔ یا یکمشت عطا یا مرحمت فرمائیے۔ ان کی تعلیم سے بھی آپ کو اتنا ہی ثواب قیامت تک ملتا رہے گا اسکے علاوہ اس ماہ مبارک میں زکوٰۃ نکالئے اور وہ روپیہ غریب مسلمان بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ندوۃ العلما بھیجئے۔ اس ماہ میں اس مصرف میں آپ اپنی زکوٰۃ صرف کرینگے تو زکوٰۃ نکالنے کا ستر گنا ثواب ملیگا اور دینی تعلیم دینے کا ثواب تو قیامت تک ملتا رہیگا......

شکریہ کا ایک قابل مطالع خط

۲۲۹

"میں نے عرصہ دو سال میں قریب تین سو روپے کی ادویات آپ سے بلائی ہونگی مثلاً اٹھوگری۔ اکسیر۔ اکسیر سوما ورتی وغیرہ وغیرہ۔ ہر ایک مفید ثابت ہوئی۔ اٹھوگری۔ کے متعلق تو خاص سفارش کرتا ہوں۔ اس نے میرے لڑکے کو موت کے منہ سے بچایا ہے موذی مرض ذیابطیس (ذایابیٹیز) اٹھوگری سے ایسے بھاگتا ہے۔ جیسے انسان سانپ سے بھاگتا ہے۔

آپ مہربانی کر کے بندگان خدا پر رحم فرما کر چھوٹے چھوٹے نوٹس چھپوا کر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں کل ملکوں شہروں قصبوں گاؤں اور دیہاتوں میں بٹوا دیجئے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو میں کیا ہر کوئی علیں ممنون احسان ہوگا۔ اور آپ کو بہت ثواب ہوگا۔ . . . ."

حاجی حسینی سرور ملک ایچ۔ ایم سرور اینڈ سن صدر بازار ناگپور

نوٹ:۔ ایسے بہت سے خطوط ہمیشہ موصول ہوتے رہتے ہیں کیونکہ امرت دھارا اوشدھالیہ میں خاص مجربات تیار کرکے رکھے جاتے ہیں۔ لوگوں کو معلوم ہو جاتے کہ کارخانہ امرت دھارا میں امرت دھارا کے علاوہ قریب چار سو مجرب ادویات ہر مرض کے واسطے تیار رہتی ہیں **فہرست مانگنے** پر مفت مل سکتی ہے منگوا کر فائدہ اٹھائیے!

پنڈت صاحب کے قریب ۲۰ درجن اردو ہندی کتب مفید ہر خاص و عام لکھی ہیں انکی فہرست بھی مفت مل سکتی ہے دیش اپکارک پندرہ روزہ طبی اخبار بھی جاری ہے۔ جن کو شوق ہو۔ نمونہ مفت طلب کر سکتے ہیں۔ رسالہ امراض مخصوصہ مرداں میں مردوں کی خاص امراض کی وجہ تسمیہ و علاج ہے شادی شدہ اصحاب اسکو بھی مفت طلب کر سکتے ہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ **"امرت دھارا" ۲۳ لاہور**

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

لطف زندگی

۵۱/۱ھ

نہایت لذیذ اور مزیدار ہونے کے علاوہ اعضاء رئیسہ کو طاقت دیکر عصائے پیری کا کام دیتی ہے چہرہ کو سرخ اور خوبصورت کرتی ہے۔ سرعت۔ رقت۔ احتلام۔ نامردی وغیرہ کو دور کر کے خون صالح اور مادہ تولید کو بکثرت اور گاڑھا پیدا کرتی ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک مزاج اور ہر موسم میں یکساں مفید ہے قیمت ایک ڈبیہ عہ دو ڈبیہ ہے چار ڈبیہ للعہ علاوہ محصولڈاک۔ **اکسیر داد**۔ صرف دو تین دفعہ لگانے سے داد کا نام و نشان نہیں رہتا جلد خوبصورت ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ر **سرمہ نور نظر**۔ دھند جالا غبار۔ ابتدائی موتیا سرخی چشم کیلئے مفید ہے اس کے ہمیشہ استعمال سے عینک کی عادت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عہ ر

پروپرائٹر انڈین شفاخانہ پاکپتن

مومیائی

۲۰/۱ھ

مصدقہ علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ طلب کرنے پر ۸ صفحات کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ اور . . . . کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی۔ قیمت فی چھٹانک سے آدھ پاؤ سے پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

تازہ شہادات ماہ دسمبر ۳۲ء میں سے چند

جناب نذیر احمد صاحب مراد آباد لکھتے ہیں: "میں نے مومیائی کئی سال ہوئے ٹانڈہ میں آپ کے یہاں سے منگائی تھی جس نے مجھے نفع دیا تھا۔ ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی عنایت فرمائیے" (۲ ۱۲/۳۲)

جناب حکیم شیخ حسین صاحب شولاپور لکھتے ہیں: "عرصہ گذرا آپ کے یہاں سے مومیائی منگائی تھی اُس سے پہلی خوراک میں کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اب بھی ہمیں ضرورت واہی ہے ایک چھٹانک مومیائی مرحمت فرمائیے" (۱۲۔ دسمبر ۱۹۳۲ء)

جناب حکیم ابو الحسن صاحب پٹنہ لکھتے ہیں: "ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ میں اکثر اپنے مریضوں کو تقویت جسمی کے لئے استعمال کرا رہا ہوں بفضلہ تعالیٰ غایت درجہ مفید پاتا ہوں۔" (۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۲ء)

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ترجمان القرآن

۶

یعنی تفسیر القرآن مرتبہ مولانا ابو الکلام آزاد جس کا سولہ سال سے ملک کو سخت انتظار تھا۔ اسکی پہلی جلد چھپ گئی ہے دوسری زیر طبع ہے قرآن شریف کے مطالب اور ضروری تشریحات اردو زبان میں قلمبند ہیں قیمت صرف جلد اول مجلد سات روپے (معہ)

منگانے کا پتہ:۔ **عبد الرحمن عطاء اللہ چاول والے ۱۴۱ زکریا اسٹریٹ کلکتہ**

الحیات بعد المماة۔ یعنی سوانح عمری حضرت مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی مع جملہ حالات از ولادت تا وفات معتبر ذرائع سے جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ (منیجر) (۲۸۹)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابل دید کتب میں سے

چند کتابیں

خلافۃ الکبریٰ یعنی تفسیر سورہ بقرہ - قرآن کی سب سے بڑی سورۃ یہی ہے اور اسی کے اسرار و معارف جاننے کی بناء پر رسول اللہ صلعم صحابہ کرام کو صوبوں کی گورنری اور فوجوں کی قیادت پر سرفراز فرمایا کرتے تھے۔ اس میں وحی کی ضرورت، قرآن کی ضرورت، تہذیب، اخلاق، تدبیر منزل، سیاسیات مدن، اور خلافت کبریٰ کے جلیل القدر مباحث کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت مجلد - - - ۵ر

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم، اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار و رہبان کے عقائد باطلہ اور اعمال فاسقہ کی اس زمانہ کے ان نام نہاد ارباب تصوف و احسان کے یقینیات واہیہ اور افعال شنیعہ کے ساتھ تطبیق دی گئی ہے جو صحیح سلوک و احسان سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ حجم ۲۱۸ صفحات کاغذ ولائتی قیمت ۱۲ر

صراط المستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ ضروریات و احتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے۔ اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا ہے جس سے مسلمان دور جا پڑے ہیں۔ یہ محض تفسیر ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے اور انہیں ذلت و نامرادی کی حیات سوز زنجیروں سے آزاد کرنے کی ایک زبردست تدبیر ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

سبیل الرشاد - اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں

تازہ برقی خبریں، پُر از معلومات اور بصیرت افروز مقالات
اسلام اور وطن کی محبت میں ڈوبی ہوئی تحریریں

روزانہ مدینہ

میں شائع ہوتی ہیں، جو ہندوستان کے ہر گوشہ اور ممالک غیر میں بیحد پسند کیا جاتا ہے۔ یہ بے مثل اور کثیر الاشاعت اخبار اشتہار دینے والوں اور ایجنٹوں کے لیے بہترین ذریعہ تجارت ہے۔

نمونہ مفت طلب فرمائیں

قیمت سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہانہ	فی پرچہ
۱۵ روپے	۸ روپے	۴ روپے	۱۴ آنے	۱ آنہ

پتہ:- منیجر روزانہ مدینہ بجنور (یوپی)

مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط اور لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا تھا۔ انکی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد کے ماتحت ہوتا تھا اور کس طریق پر یہ تمام امور طے ہوتے تھے، ان سب امور کی اطلاع سبیل الرشاد سے ملیگی قیمت ۱۰ر

بصائر اس مختصر رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور ایسی تصویر کھینچی ہے کہ آجکل کے مسلمانوں کی حالت کا خاکہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ الی پیشگوئی کے پورا ہونے کی پوری تصدیق ہے۔ قیمت ۲ر

بوستان نعت

اس کتاب میں مختلف شاعروں کی اردو بعض فارسی نعتیں بھی جمع کیگئی ہیں۔ نعت گوئی میں شعراء عموماً حد شرعی سے نکل جاتے ہیں۔ اس مجموعہ میں اس کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ قیمت ۸ر

حیات طیبہ

حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ دہلوی کی مکمل سوانح عمری جس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ پہلے یہ کتاب بہت غلط اور بدنما کاغذ پر بدخط چھپی ہوئی تھی۔ مگر اب کے دفتر اہلحدیث نے اسے کر نہایت صحت کے ساتھ عمدہ کتابت و طباعت سے چھاپا ہے قابل قدر کتاب ہے قیمت

(باقی کتابیں اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں)

معیار حق مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے۔ اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قیمت ۱۲

تحفۂ اہلحدیث المعروف بہ انکشاف جدید در تحقیق تقلید۔ مصنفہ مولوی ابو تراب محمد حسین صاحب ہزاروی۔ جس میں مسئلہ تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ میں بیس شخص ابوحنیفہ نامی گذرے ہیں۔ قیمت ۱۰

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین کتاب ہذا میں کئی سو مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے حضرات غیر مقلدین یعنی اہلحدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ شیخ محی الدین لاہوری (مصنف کتاب ہذا) نے ان کا عالمانہ اور دندان شکن جواب دیا ہے۔ علاوہ بریں ان مغالطوں کی رو ان بحث میں نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق۔ زراعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ کتاب کی ضخامت چار سو صفحات تک پہنچ گئی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ سب پسندیدہ ہے۔ قیمت صرف ۱۲

اثبات التوحید یہ کتاب قاضی فضل احمد صاحب پنشنر کورٹ انسپکٹر پولیس لودھیانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جس میں انسپکٹر صاحب موصوف نے اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کرکے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ۔ مولانا محمد اسماعیل شہید۔ مولانا رشید احمد گنگوہی متعدد علماء دیوبند اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی پر کفر کا فتوے صادر فرمایا ہے۔ "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے انسپکٹر صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے

اہل سنت کا جو عقیدہ چاہئے اُسے باوضاحت درج کردیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے قیمت ۸

حسن البیان بجواب سیرۃ النعمان (مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی) حسن البیان جواب میں ہے سیرۃ النعمان کے جو کہ امام اعظم کی سوانحعمری ہے جس کے مصنف شبلی مرحوم ہیں۔ اس کتاب میں شبلی نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری و دیگر محدثین پر خوب رد و قدح کی ہے اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔ غرض سیرۃ النعمان بڑی زہریلی کتاب تھی جس کا بُرا اثر پڑ رہا تھا۔ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کو کہ اس کے جواب میں قلم اُٹھایا اور تمام اعتراضات کے شافی جواب دئے جس کو خود شبلی نے تسلیم کیا۔ حسن البیان بڑے معرکہ کی کتاب ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ بڑے بڑے علماء اہلحدیث نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۱۲

خطبات دین محمدی
مجموعہ میں ساٹھ عدد خطبات جمعہ و عیدین مختلف طرز کے ہیں اور ہر ایک خطبہ کے بعد ایک اعلان علیحدہ درج [illegible] میں مسائل وغیرہ کو عام فہم اردو میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے بالمقابل دیگر خطبات کے اس مجموعہ خطب میں یہ جدت [illegible] ہے حجم ۱۱۰ صفحات لکھائی چھپائی اور کاغذ سب عمدہ قیمت [illegible]

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اردو جس میں بارہ مہینوں کے خطبے از تالیفات مولانا محمد اسمٰعیل شہید۔ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب [illegible] جو سراسر برکت ہی برکت ہیں۔ قیمت ۸

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ یہ کتاب خطبوں کا مجموعہ حضرت مولانا نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم کی تصنیف ہے۔ کتاب کے دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل عربی لفظ ہیں دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہے۔ جمعوں عیدوں کے علاوہ [illegible] جمعہ کے خطبے بھی [illegible] ہیں۔ اس موضوع پر یہ کتاب خاص مفید ہے۔ قیمت [illegible]

(منگانے کا پتہ
منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲   یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۰   نمبر ۲۰

اہلحدیث

اخبار امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول: ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے سالانہ ــــ
عام خریداران سے ” ــــ
” ” ششماہی ــــ
فی پرچہ ــــ ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر۔ ۱۹۔ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۷۔ مارچ ۱۹۳۳ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

صدائے اسلام

(از نتیجۂ فکر مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیاپوری عظیم آبادی)

(۲)

امیروں کا بھی حامی ہو غریبوں کا بھی والی ہو   ہر اک کے کام آئی ہیں ادب آموزیاں میری
جو ظاہر ہو تو میں دیکھوں جو روشن ہو تو میں جانوں   ہوئی ہر مجھ سے تو پوشیدہ اے قسمت کہاں میری
یکایک سارے عالم کی نگاہیں پھر گئیں مجھ سے   ہوئیں دم بھر میں ملیا میٹ ساری خوبیاں میری
خدائی پھر گئی مجھ سے زمانہ پھر گیا مجھ سے   زبان خلق پر جاری ہوئیں ناشکریاں میری
کہاں علم و ہنر کا شوق باقی ہے زمانے میں   خدائی میں جہالت نے اڑائیں پھبتیاں میری
وہ ہردم چھیڑ کرتے رہتے ہیں امرد نوا ہی پر   اُڑیں دست جہالت سے بہت کچھ دھجیاں میری
مہذب ہو کے کیوں نہ ذیبجے سب ہو گئے دشمن   نظر آتی نہیں آنکھوں سے شاید خوبیاں میری
کوئی دیکھے کوئی جانچے کوئی پرکھے کوئی سمجھے   کبھی رسوائیاں میری کبھی بدنامیاں میری

دلوں میں قوم کے اے برقؔ کچھ ہمت ہو غیرت ہو
تو قائم ہو وہی عزت نہاں میری عیاں میری

انتخاب الاخبار

—— چندرنگر (بنگال) میں ایک پولیس کمشنر کو تین بنگالی انقلاب پسندوں نے ریوالور سے فائر کرکے ہلاک کر دیا۔ ایک پولیس کانسٹبل اور ایک باڈی گارڈ زخمی ہوئے۔ حملہ آوروں میں سے دو بھاگ گئے ایک گرفتار کر لیا گیا۔

—— جرمن میں نازی پارٹی نے کامیابی حاصل کرکے . . . تمام صوبجاتی گورنمنٹوں کو اعلان کر دیا ہے کہ وہ ایک مرکزی گورنمنٹ قائم کریں اور صوبجاتی گورنمنٹ توڑ دیں۔

—— امریکہ کے کئی شہروں میں ایک ہی وقت بڑا سخت زلزلہ آنے سے ۴۰ ہزار مکانات برباد ہوگئے ۵ سو اشخاص ہلاک اور ۵۰۰ ۱۴ مجروح ہوئے۔

—— جاپانیوں نے دیوار چین کے تمام دروں پر اپنا قبضہ کر لیا ہے۔

—— وائٹ پیپر انگلستان و ہندوستان میں ۱۷۔ مارچ کو شائع ہو جائیگا۔

—— کوٹ کپورہ میں ایک ہندو سے ایک سادھو ... ہزار روپیہ اس بہانے سے لیکر فرار ہوگیا کہ بھوانی دیوی سے اس کی بجائے ایک لاکھ لوا دونگا۔

—— حکومت یو۔پی نے لائسنس اسلحہ کے متعلق قوانین بہت سخت کر دئے ہیں اور لائسنس کی اجازت صرف قسمت کے کمشنروں کے سپرد کی گئی ہے۔ اور تمام سابقہ سرکاری افسروں اور ممتاز شہریوں سے پستول۔ بندوق وغیرہ چھین لئے گئے ہیں۔

—— چٹاگانگ کے ہندوؤں پر جو ۴۰ ہزار جرمانہ کیا گیا تھا۔ اس میں سے تیرہ ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے۔

—— افواہ ہے کہ گورنمنٹ انڈیا نے وزیر ہند کو لکھدیا ہے کہ وائٹ پیپر کی اشاعت کے بعد بھی گاندھی جی کو رہا نہیں کرنا چاہئے۔

—— کلکتہ۔ ۱۰۸ اشخاص اس الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں کہ وہ بغیر لائسنس آتشیں اسلحہ قبضہ میں رکھتے اور تحریک دہشت انگیزی کو تقویت دیکر ہندوستان کے ہر گوشہ میں ایک زبردست سازش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ۳۴ رہا کئے گئے ہیں اور ۲۸ زیر حراست ہیں۔ باقی ۴۵ پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

—— واشنگٹن (امریکہ) کے ڈاکخانہ میں ایک پارسل پکڑا گیا جو مادہ آتشگیر سے بھرا ہوا تھا۔ اور صدر جمہوریت امریکہ کے نام تھا۔

—— غنڈہ ایکٹ کے ماتحت کانپور میں ۱۹۱ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— وائسرائے ہند نے لاہور کے ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے پاور ہاؤس کا ۱۰۔ مارچ کو افتتاح کیا۔ ان کی آمد کی وجہ سے لاہور میں پولیس کا زبردست انتظام تھا۔

—— پنجاب کے نئے گورنر مسٹر ایمرسن کو ملک معظم نے سر کا خطاب دیا ہے۔

—— کلکتہ میں ایک سونے کی دکان سے چھ سو تولہ سونا چوری ہو گیا ہے۔

—— عنقریب لندن و کلکتہ کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو جاویگا۔

—— ڈاکٹر کچلو لاہور جیل میں بعارضہ بواسیر بیمار ہیں۔

ناظرین مطلع رہیں
آیندہ پرچہ وی پی آئیگا
(منیجر)

—— علماء اسلام لاہور و قادیانی مبلغین کے مابین جو مقدمہ چل رہا ہے ۷۔ مارچ کو قادیانیوں نے ضمانت نیک چلنی داخل کر دی۔

—— علاقہ خوست (افغانستان) میں افغانی فوج اور باغیوں میں باہمی جنگ ہوئی۔ سات سپاہی ہلاک اور پندرہ مجروح ہوئے۔

—— حاجیوں کا جہاز "خسرو" جو ۲۵ فروری کو کراچی سے روانہ ہوا تھا ۱۰۔ مارچ کو بخیر و عافیت جدہ پہنچ گیا ہے۔

—— سر ابراہیم نے اسمبلی کی صدارت سے استعفا دیدیا ہے۔

—— کلکتہ پولیس نے ۷۔ مارچ کو شہر کے مختلف حصوں پر چھاپے مار کر ایک ہزار اشخاص کو چوری اور ڈاکہ کے سلسلہ میں گرفتار کیا۔

—— کراچی سے حاجیوں کے آخری جہاز ۱۸ و ۲۱۔ مارچ کو روانہ ہونگے۔

عرضداشت کچھ عرصہ ہوا پٹیالہ میں انجمن اہلحدیث قائم ہوئی تھی۔ لیکن مسئلہ رجسٹریشن کے پیش آجانے کے باعث اس میں غیر معمولی رکاوٹ پیدا ہوکر کارکنان کو چھوڑ بیٹھنے کا موقعہ مل گیا۔ حالانکہ ایسی حالت میں بھی دیگر مقامی انجمنیں برابر اپنا کام کئے جا رہی ہیں۔ ہم ذمہ داران اصحاب کی توجہ مبذول کراتے ہوئے ملتجی ہیں کہ وہ براہ کرم سعی بلیغ سے کام لیکر تمام انجمن اہلحدیث پٹیالہ کیلئے راہ کشادہ کریں اور فلاح و بہبودی کا موجب ہوکر جملہ احباب کو شکریہ کا موقعہ دیں۔ (راقم محمد ہاشم مستری پٹیالہ)

چندہ کانفرنس حاجی نور احمد الٰہی بخش صاحبان سوداگران پشمینہ امرتسر ۵ روپے

اشاعت فنڈ آمد از اشتہار "مرزا صاحب قادیانی کا پیغام ہندو قوم کے نام" سابقہ جملہ (خرچ) لاگت چھپوائی و خرچ ڈاک وغیرہ باقی

غریب فنڈ میں اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ سائلین اخبار کے اجراء کے منتظر ہیں۔ اصحاب خیر اس طرف بھی توجہ رکھا کریں۔

اہلحدیث کی فائلیں بائیسویں جلد سے اٹھائیسویں جلد تک میرے پاس مجلد ہیں۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ (کاتب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹۔ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ

مسئلہ قرأت خلف الامام

مسئلہ ہذا بہت دنوں سے زیر بحث رہا ہے خاصکر جب سے اس نے اخباری صفحات پر جگہ لی ہے پہلے کی نسبت زیادہ صاف ہوچکا ہے۔ اس مسئلہ کی اہمیت خود اسی سے ظاہر ہوسکتی ہے کہ ائمہ کرام اور اولیاء عظام میں بکثرت اس کے قائل ہیں۔ باوجود اس کے آج ہم کیوں اس عنوان سے کچھ لکھنے پر مستعد ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ اخبار العدل گوجرانوالہ (یکم مارچ) میں اس مضمون کا بڑی اہمیت سے سلسلہ جاری کیا گیا ہے اور اس کے لکھنے والے علماء احناف پنجاب میں سے اچھی شخصیت کے بزرگ (مولوی عبدالعزیز صاحب خطیب گوجرانوالہ) پیش ہوئے ہیں۔ اس شخصیت کے عالم کی تحریر کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ انتہائی کوشش احناف مانعین کی طرف سے ہے۔ جس کے بعد کوئی مرحلہ کوشش کا باقی نہیں رہیگا۔

فاضل خطیب نے پہلی قسط میں ایک فقرہ لکھا ہے جو سونے سے لکھنے کے قابل ہے جس پر ہمارا بھی دل سے صاد ہے۔ وہ یہ ہے۔

"خدا کے بندو! آؤ جس مسئلہ میں آج اسقدر شور ہے (شور ہم نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ مسئلہ اکابر امت میں زیر تحقیق رہا ہے جو ہمہ تن مجسم اخلاص تھے جن کی تحقیقات علمیہ کو شور کہنا گویا سوء ادبی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ اہلحدیث) اس کو خدائے تعالیٰ کے سامنے رکھدیں اور قرآن کریم سے اس کا جواب طلب کریں۔ اگر وہاں کچھ جواب نہ ملے تو حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کریں۔ (العدل یکم مارچ ۱۹۳۳ء صفحہ ۲)

اہلحدیث یہ اصل الاصول ایسا صحیح ہے کہ ہر اہلِ کلمہ گو اس پر صاد کریگا یا کرنے پر مجبور ہوگا۔ ہمارا تو ایمان ہی یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال ست نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

پس ہمیں امید ہے کہ فاضل راقم اس سنہرے اصول کو اپنے سلسلہ مضمون میں ہر حال نصب العین رکھینگے۔ ہاں ہمارا حق ہوگا کہ موصوف اگر بتقاضاء بشریت یا بحمایت مذہب کہیں لغزش کرجائیں تو ہم بحکم حدیث (اذا نسیت فذکرونی) ان کو یاد دلا دینگے۔

ابتدائی لغزش قابل مضمون نگار سے ابتداہی میں ایک اصولی غلطی ایسی ہوئی ہے کہ ان کے سارے سلسلہ مضمون کو اس مشہور شعر کے ماتحت لے آئی ہے ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

انہوں نے اپنا دعوے منقح نہیں کیا۔ حالانکہ ان کو چاہئے تھا کہ سب سے پہلے وہ اپنا دعوے منقح کرتے یعنی یہ بتاتے کہ مقتدی کو کس حال میں قرأت خلف الامام منع ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے مقتدی کی کئی حالتیں ہیں۔ ایک سری (مخفی) نماز کی ہے۔ جس میں امام آہستہ پڑھتا ہے۔ دوسری حالت یہ کہ بلند پڑھتا ہے مگر دو رکعتوں میں آہستہ پڑھتا ہے۔ تیسری حالت یہ ہے کہ مقتدی امام سے اتنی دور ہے کہ باوجود جہر امام کی مقتدی سن نہیں سکتا۔ چوتھی حالت یہ کہ مقتدی بہرہ ہے جو سن ہی نہیں سکتا۔ خلف الامام کا لفظ ان سب صورتوں کو شامل ہے۔ چونکہ فاضل خطیب نے اپنے دعوے کی تخصیص نہیں کی اس لئے ہم حسب قواعد علم مناظرہ آپ کی دلیل کو اس وسیع دعوے کے ساتھ انطباق دیکھینگے۔ اگر اس میں کسر رہی تو کہدینگے کہ آپ کی دلیل میں تقریب نہیں اور ایسا کہنے میں ہم حق بجانب ہونگے۔

اصول مرقومہ کے بعد راقم مضمون لکھتے ہیں۔

"**قرآن کریم سے قرأت خلف الامام کا فیصلہ**

(الف) اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ـ یعنی جس وقت قرآن پڑھا جاوے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو۔ امید کہ تم پر رحمت ہو۔

کیا یہ صاف اور ناطق حکم رب العالمین کی طرف سے نہیں کہ امام کی قرأت قرآن کی حالت میں مقتدی کو خاموش ہوکر سننے کا حکم ہے اور بس" (العدل یکم مارچ ۱۹۳۳ء صفحہ ۲)

اہلحدیث اس سرخی کو دیکھکر ہم بہت مسرور ہوئے تھے کہ قرآن شریف سے ہم فیصلہ سنینگے۔ مگر دیکھا تو بے ساختہ منہ سے یہ شعر نکلا ؎

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

ہم نے سمجھا تھا کہ قرآن مجید سے ان لفظوں میں کوئی آیت سنینگے

یا ایہا الذین امنوا اذا کنتم خلف الامام

فلا تقرؤا الفاتحۃ۔

(اے ایمان والو! جب تم امام کے پیچھے ہو تو فاتحہ نہ پڑھا کرو)

ایسی کوئی آیت ہوتی تو دعوے اور دلیل میں تقریب تام ہوتی۔ لیکن مولوی صاحب موصوف نے جو آیت پیش کی ہے اس میں تقریب تام نہیں۔ کیونکہ اس میں، قرآن شریف کی تلاوت قرآن سننے کا حکم ہے۔ اور قرآن تو اسی وقت سنا جائیگا جب وہ کان میں پڑے چنانچہ راقم موصوف کی جماعت کے ایک اعلیٰ رکن مولانا انور شاہ فرماتے ہیں اور راقم مضمون کے مخصوص مصاحب مولوی محمد چراغ صاحب اس کو لکھتے ہیں۔

والانصات معناہ فی اللغۃ "کان لگانا اور سننا" ویکون فی الجہریۃ (عرف الشذی ص۱۴۹ ج۲)

استماع کی اس تشریح کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ خطیب صاحب کی دلیل مکمل نہیں کیونکہ یہ دلیل اگر ان معنے میں مان لیجائے تو ان مقتدیوں کے حق میں ہوگی جو امام کی قرأت قرآن سن رہے ہوں۔ اُن کے سوا باقی تین اقسام کو شامل نہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ قرآن شریف ان کے سننے میں نہیں آتا تو وہ کان کیا لگائیں۔ فلا یتم التقریب۔ (باقی)

بڑھکر کیا ہو کہ اس راہ میں جان دینا اُن کے نزدیک پوری کامیابی اور سعادت ابدی تھی۔ جو اُن کے کارناموں سے اظہر من الشمس ہے۔ اُن کے ذہنوں میں یہ بات جمی ہوئی تھی کہ ہمارا دین وہی ہے جو آنحضرت نے ارشادات فرمائے ہیں اور اس حیثیت سے کہ یہ دین ناسخ ادیان ہے سوائے قرآن و احادیث کے اُن کو نہ کسی کتاب سے تعلق تھا نہ کسی علم سے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ مقتضائے طبیعت انسانی ہے کہ جس قوم میں کوئی بزرگ جلیل القدر ہو اس کی ادنےٰ ادنےٰ بات اس قوم میں شہرت پاتی ہے۔ اسی وجہ سے سلاطین و امرائے نامدار کی ہر بات تمام ملک میں مشہور ہو جاتی ہے۔

جب عموماً یہ حال ہو تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال، حرکات و سکنات کو ان عشاق جانباز نے اسلامی دنیا میں کیا کچھ شہرت نہ دی ہوگی۔ پھر جب حاضرین کو بار بار حکم "فلیبلغ الشاھد الغائب" ہوا کرتا تھا۔ یعنی جو کچھ دیکھو اور سنو غائبوں کو پہنچا دیا کرو۔ اس حکم صریح نے تو اُن حضرات پر اشاعت کو فرض ہی کر دیا۔ پھر اُس زمانہ میں سوائے قرآن و حدیث کوئی علم ہی نہ تھا۔ اور علم کے فضائل میں جو احادیث بکثرت وارد ہیں پوشیدہ نہیں۔ جن سے ثابت ہے کہ وہ تمام عبادات بلکہ جہاد سے بھی افضل ہے تو قیاس کیا جائے کہ وہ حضرات جو تحصیل کمالات اخروی پر جان دیتے تھے، تعلیم و تعلم قرآن و حدیث پر کسقدر حریص اور اس میں ساعی ہونگے۔ الغرض اُن کا عمداً یا سہواً خطا کرنا بروں ز اندیشہ و بیرون از گمان ہے۔

مرزا صاحب جو کہتے ہیں کہ "ممکن ہے کہ راویوں نے عمداً یا سہواً خطا کی ہوگی"۔ سو اگر یہ درست ہے تو ممکن ہے کہ اسی حدیث میں ایسا ہوا ہو جو مسیح موعود کے آنے کے متعلق ہے۔ کیا پھر یہ امکان آپ کی مسیحیت کو نقصان تو نہیں پہنچائیگا؟ مرزائی دوستو! ہوش سے جواب دینا۔

یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ اکابر محدثین

قادیانی مشن

"ستیارتھ پرکاش" کی عبارت مطلوب ہے

اخبار "الفضل" ۲۶- فروری ۱۹۳۳ء میں لکھا ہے کہ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء میں لکھا ہے کہ "مہاراجہ یدھشٹر کے خاندان میں عربی زبان بولی جاتی تھی۔ اور یدھشٹر خود بھی عربی جانتا تھا" (ص۔۔)

ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے ص۲۵۳ کا حوالہ دیا ہے۔ ہم نے اس مقام کو دیکھا ہمیں یہ مضمون نہیں ملا۔ اس لئے بغیر کسی اینچ پینچ اور رد و کد کے ہمارا سوال ہے کہ نامہ نگار الفضل (نعمت اللہ خان گوہر بی اے) وہ عبارت نقل کر دیں۔ اور اگر صفحہ کی غلطی ہو تو درست کر دیں۔

مرزا صاحب کی روایتوں کا حال

ازالۃ الاوہام ص۵۲۰ میں ایک طولانی تقریر کے بعد مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"کیوں جائز نہیں ہے کہ راویوں نے عمداً یا سہواً بعض احادیث کی تبلیغ میں خطا کی ہو۔ انتہٰی"

معلوم رہے کہ علماء رحمہم اللہ نے کس قدر جانفشانیاں کر کے ہمارے لئے سرمایہ حدیث فراہم اور محفوظ کر رکھا ہے اور وہ کسقدر قابل اعتبار ہے۔ امام نووی نے تقریب میں لکھا ہے کہ

"آنحضرتؐ تبلیغ احکام سے فارغ ہو کر عالم جاودانی کو جب تشریف لیگئے تو اسوقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ موجود تھے"۔

اہل اسلام پر صحابہ کی حالت پوشیدہ نہیں کہ اشاعت دین میں کیسے ساعی تھے۔ اس سے

جنہوں نے سلاطین و امراء کی صحبت اختیار کی جس سے احتمال ہو کہ اُن کی خاطر سے کوئی حدیث بنائی ہو۔ نہ اشاعت علوم پر ماہوار یا کسی قسم کا چندہ مقرر کیا جس سے خیال ہو کہ کثرت احادیث کی ضرورت سے کچھ حدیثیں بنائی ہوں۔ اُن حضرات نے تو اشاعت علوم میں جان دینے میں بھی دریغ نہیں کیا چنانچہ امام نسائی کا حال مشہور و معروف ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل کی حدیثیں شائع کرنے کی غرض سے شام تشریف لے گئے۔ جہاں علی کرم اللہ وجہہ کی سخت منقصت ہوا کرتی تھی۔ اور جان کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چنانچہ اسی جرم میں شہید کئے گئے۔

ایسے حضرات کی روایات میں تو اقسام کے احتمال پیدا کئے جائیں۔ اور مرزا صاحب عیسویت اور وحی کی وجہ سے لاکھوں روپے حاصل کریں' اُن کی خبروں میں ذرہ بھر احتمال بھی قائم نہ کیا جائے عجیب بات ہے۔ اگر عقل سے تھوڑا بھی کام لیا جائے تو معاملہ بالعکس ثابت ہو جائیگا۔ فن اصول حدیث و فقہ میں یہ بحث نہایت مبسوط ہے کہ احادیث صحیحہ قابل تصدیق اور واجب العمل ہیں۔ انہی احادیث پر اکثر مسائل فقہ کا دارو مدار ہے۔ اگر وہ بے اعتبار قرار دئے جائیں تو تمام مذاہب حقہ درہم برہم ہو جائینگے اور بے دینوں کو آیات قرآنیہ میں تصرف کا موقع ہاتھ آئیگا۔ چنانچہ ملاحدہ نے یہی کام کیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جو چیز تواتر سے ثابت ہو اس کا علم یقینی اور ضروری ہوتا ہے۔ اور احادیث غیر متواترہ کا علم ظنی ہے۔ مگر شریعت نے اس ظن غالب کو معتبر قرار دیا ہے۔ دیکھئے دو گواہوں کی خبر سے جملہ حقوق ثابت ہو جاتے ہیں کہ انہی دو گواہوں کی گواہی سے مسلمان کا قتل قصاص میں مباح ہو جاتا ہے۔ اب دیکھئے کہ دو شخصوں کی خبر کسی طرح متواتر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس سے صرف ظن غالب ہو جاتا ہے۔ باوجود اس کے شریعت نے اس کا اعتبار کر لیا ہے۔ اسی طرح ثبوت نسب صرف باپ کے اقرار پر ہو جاتا ہے۔ اگر اس کیلئے تواتر شرط ہو تو ممکن نہیں کہ کوئی شخص اپنے آباؤ اجداد کی میراث اور جائداد کا وارث بنے۔ پھر باپ جو لڑکے کی نسب کا اقرار کرتا ہے اس کا مدار صرف ظن غالب پر ہے جو اپنی زوجہ کے بیان اور قرائن خارجیہ مثل عفت وغیرہ کے لحاظ سے اس کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر اس ظن غالب کا اعتبار نہ کرکے کسی غیور شخص کے نسب میں ناشائستہ احتمال پیش کئے جائیں تو کیا ان احتمالوں کو وہ قابل تسلیم سمجھیگا۔ یا کسی اور طریقہ سے پیش آئیگا جو دشنام کے جواب میں اختیار کیا جاتا ہے۔

اسی طرح جہاں قبلہ مشتبہ ہو جائے تو ظن غالب پر عمل لازم ہو جاتا ہے گو وہ خلاف واقع ہو۔ اور اسی طرف نماز صحیح بھی ہو جاتی ہے اگرچہ سمت قبلہ کی خلاف پڑھی ہو۔ غرضیکہ جو چیز ظن غالب سے ثابت ہوتی' شرعاً عرفاً عقلاً قابل تصدیق سمجھی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب جو احتمال ضعیف پیش کرکے احادیث کو بے اعتبار بنانا چاہتے ہیں اہل اسلام اس کو ہرگز جائز نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ یہ بات گویا فطرتی ہے کہ ہر قوم اپنے مقتدا اور پیشوا کی باتیں جو اُن کے اسلاف نے اُن تک پہنچائی ہیں اُن کو قابل قبول' اور ان کے مخالفین کتنے ہی احتمال پیدا کریں اُن کو لغو سمجھتی ہے اسی وجہ سے مرزا صاحب کی کوئی بات نہ نصاریٰ میں فروغ پا سکی نہ آریہ وغیرہ میں۔ باوجودیکہ براہین احمدیہ میں اُنہوں نے اقسام کے احتمال اُن کے مذاہب میں پیدا کر دئے۔ پھر مسلمانوں پر یہ آفت کیوں آگئی کہ جس نے جیسا کہہ دیا اسی کی چل گئی۔ اور ایسے شخص کے مقابلہ میں کل اسلاف جن میں فقہاء و محدثین اور اولیاء شریک ہیں سب جھوٹے سمجھے جائیں۔

اسی طرح مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ

"اکثر احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں۔ والظن لا یغنی من الحق شیئا۔"

یہ بھی آپ کو مضر ہے۔ کیونکہ احادیث اگر ایسی ہی بے اعتبار ہیں تو آپ کا کیا اعتبار۔ شاید آپ بھی ایسی ہی حدیثوں کے ماتحت مسیح موعود بنے ہوں۔

ناظرین! جہاں کوئی حدیث مرزا صاحب اپنے مقصود کے مخالف پاتے ہیں' اٹکل کی باتیں بنانے لگتے ہیں کہ "ممکن ہے کہ راوی نے عمداً یا خطاءً جھوٹ کہہ دیا ہوگا۔" اور "ممکن ہے کہ اس کے یہ معنے ہوں" وغیرہ۔ اور جہاں کہیں اُلٹے سیدھے ترجمہ سے مطلب نکلتا ہو اس کو لے لیتے چاہے وہ ضعیف ہو یا موضوع۔

اگر راویوں میں احتمالات پیدا کرکے احادیث بے اعتبار قرار دیجائیں تو دین کی کوئی بات ثابت نہ ہو سکیگی۔ دیکھ لیجئے نماز سے زیادہ کوئی حکم ضروری نہیں ہے۔ پھر نہ پانچ وقت کی نماز قرآن سے صراحتاً ثابت ہو سکتی ہے نہ اس کے ادا کرنے کا طریقہ۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ بعض لوگ خصوصاً مرزائی صاحبان خواہ مخواہ احادیث کو مخالف قرآن قرار دیکر اُن کو بے اعتبار کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اُن کی کم فہمی ہے۔ اس لئے کہ اکابر علماء نے جب کسی حدیث کو صحیح مان لیا' اگر وہ فی الواقع مخالف قرآن ہو تو یہ کہنا پڑیگا کہ اُن کو قرآن کا علم نہ تھا۔ پھر ایسے لوگ جو قرآن ہی کو نہ جانیں وہ اکابر دین اور مقتدا کیونکر ہو سکتے تھے۔ بات یہ ہے کہ جو حدیث بظاہر مخالف قرآن معلوم ہو وہ ہمارے فہم کا قصور ہے۔ درحقیقت مخالفت ممکن نہیں۔ اسی وجہ سے مجتہدین کی دین میں ضرورت ہوئی۔ جن کا کام یہ تھا کہ قرآن و حدیث کو تطبیق دیکر قول فیصل اور دونوں کا ماحصل بیان کردیں۔ واللہ اعلم۔

مرزا صاحب نے احادیث کی توہین تو بہت کچھ کی۔ لیکن لطف خاص یہ ہے کہ خود ہی ازالہ صفحہ ۵۵ میں یہ بھی فرماتے ہیں۔

"سب سمجھنا چاہئے کہ گو اجمالی طور پر قرآن شریف اکمل و اتم کتاب ہے۔ مگر ایک حصہ کثیرہ دین کا اور طریقہ عبادات وغیرہ کا مفصل اور مبسوط طور پر احادیث سے ہم نے لیا ہے انتہی۔"

ابھی احادیث کو غیر معتبر بنا دیا تھا' اور ابھی حصہ کثیرہ دین کا احادیث سے ثابت کیا جا رہا ہے۔ تعجب کی بات نہیں اس میں بھی کچھ حکمت ہے۔

راقم

خاکسار محمد مہر الدین عفی عنہ

از میانوالی

کیا وید الہامی ہیں؟

(از پنڈت آتمانند صاحب از لاٹوش روڈ لکھنؤ)
(گذشتہ سے پیوستہ)

"یہ لوگ اس دعوے پر بصد مصر ہیں کہ وید شروع زمانہ سے ہیں اس لئے ان میں گذشتہ زمانہ کی تاریخ نہیں۔ اس دعوے کی تردید میں۔ فقر بذا سے خاص ایک رسالہ "حدوث وید" شائع ہے۔ مگر پنڈت جی نے جس انداز سے ویدوں میں واقعات تاریخیہ بتائے ہیں قابل دید و شنید ہیں۔ فرماتے ہیں۔"

ویدوں میں تاریخ اب میں ویدوں میں تاریخ کا ہونا خود ویدوں رشی دیانند کی تحریروں اور نرکت سے ثابت کرتا ہوں سنئے:

(۱) یجروید ۱۳-۲ کے ترجمہ میں لفظ "وامدیویم" کا ترجمہ سوامی دیانند نے یہ کیا ہے کہ "وامدیو رشی نے جانے واپڑھائے تیسرے سام وید" وغیرہ

(۲) اتھروید ۱۸-۳۴-۳ منتر ۱۵ و ۱۶ میں کنو ککشی وان ابن اشج پرمشرھ اتست وشوامتر بدرگنی۔ تری ششیپ۔ وامدیو۔ وششٹھ بھردواج۔ وغیرہ رشیوں کے نام بیان لکھے ہوئے ہیں:-

कण्वः कक्षीवा न्पुरुमीढो ऽगस्त्यः श्यावाश्व
सोभर्य र्चनानाः। विश्वामित्रो ऽयं जमदग्नि
रत्रिरवन्तु नः कश्यपो वामदेवः १५ विश्वा
मित्र जमदग्ने वसिष्ठ भरद्वाज गोतम वामदेव
शर्दिर्नो अत्रिरग्रभी न्नमोभिः सु संशासः पितरो
मृडता नः ॥ १६

(۳) اتھروید ۲-۶-۴-۳:-

अत्रिवद्वः क्रिमयो हन्मि कण्ववज्जमदग्निवत्
अगस्त्यस्य ब्रह्मणा सं पिनष्म्यहं क्रिमीन् ॥

(ترجمہ) "تری۔ کنو۔ اور جمدگنی اور اگست وغیرہ رشیوں کی طرح اسے براہمن میں کیڑوں کوڑوں کو مارتا ہوں"

(۴) یجروید ۱۱-۳۳ میں اتھرون کے بیٹے ددھیم رشی کا نام لکھا ہے۔

(۵) رگوید ۹-۱۱۶-۱۰ میں چیون رشی کا نام پایا جاتا ہے۔ اور بقول سوامی دیانند اس منتر کے خدائی ترجمہ شت پتھ براہمن ۴-۱-۵-۸ تا ۱۷ میں لکھا ہے کہ:-

"چیون ایک بوڑھے رشی تھے ان کی بیوی کا نام سکنیا تھا۔ اشونی کمار نے سکنیا سے کہا کہ تو بوڑھے خاوند کو چھوڑ کر ہمیں اپنا خاوند بنا لے۔ اس پر سکنیا نے کہا کہ میرے ماں باپ نے مجھے جس کو دیا ہے میں اُسے ہرگز کبھی نہ چھوڑونگی۔ اے اشونو! تم مہربانی کرکے میرے خاوند کو جوان بنادو۔ تب اشونوں نے اس بوڑھے چیون رشی کو دوائی کھلا کر تالاب میں نہانے کیلئے کہا اور نہاتے نہاتے ہی بوڑھا چیون رشی کنواریوں کے لائق نوجوان بن گیا۔ اور اس مہربانی کے بدلے میں چیون رشی نے اشونوں کو یگیہ میں حصہ دلایا"

(۶) رگوید ۱۰-۳۹-۴ میں بھی چیون رشی کا ذکر لکھا ہے۔ چنانچہ وید انگ نرکت ۴-۱۹ میں یوں تفسیر کی گئی ہے کہ:-

युवं च्यावानं सनयं यथा रथं पुनर्युवानं चरथाय
तक्षथुः ... च्यवन ऋषि र्भवति।

ترجمہ از آریہ سماجی پروفیسر راجارام صاحب۔

"تم دونوں نے (اے اشونو) بوڑھے چیون کو رتھ کی مانند پھر نوا (جوان) بنایا۔ چیون رشی ہوا ہے"

دیکھئے یاسک جہامنی صاف لکھتے ہیں کہ چیون ایک رشی ہو گذرا ہے جس کا ذکر وید میں ہے۔ کیا یہاں بھی آپ لفظ چیون کے معنے چبانے والا کرینگے۔

(۷) رگوید ۱-۱۸-۱ یا یجروید ۳-۲۸ میں راجی اشج کے بیٹے ککشی وان کا نام پایا جاتا ہے۔ कक्षीवन्तं य औशिजः (ککشی وان کو جو اشج کا بیٹا تھا)

اسی وید منتر پر سائن آچاریہ نے بھی لکھا ہے کہ:-

कक्षीवान् उशिजः पुत्र इति

"اشج کا بیٹا ککشی وان"

اُبٹ آچاریہ بھی لکھتا ہے کہ:-

कक्षीवन्तमिव ऋषिं दीर्घतमसः पुत्रम्।
य औशिजः उशिजः पुत्रः उशिक माता
अस्यासीत्

(ترجمہ) "ککشی وان کی طرح جو دیرگھتما رشی کا بیٹا تھا جسے اُشج کا بیٹا بھی وید میں لکھا ہے کیونکہ اُشک یا اُشج اُس کی ماں کا نام تھا"

مہی دھر آچاریہ بھی لکھتے ہیں کہ:-

कक्षीवन्तं कक्षीवन्नामक ऋषिं दीर्घतमः
पुत्र ... य औशिजः उशिज पुत्रः
उशिक कक्षीवतो माता ॥

"یعنی دیرگھتما کے بیٹے ککشی وان نامی رشی کو جو اُشج کا بیٹا تھا کیونکہ اشج ککشی وان کی ماں تھی"

اسی وید منتر پر وید انگ نرکت ۶-۱۰ میں بھی لکھا ہے کہ:-

कक्षीवन्तं इव य औशिजः औशिज उशिजः पुत्रः

(ترجمہ راجارام صاحب) "ککشی وان کی طرح جو اُشج کا پُتر (بیٹا) تھا"
پروفیسر ولسن ایم اسے بھی اسی وید منتر پر مندرجہ ذیل ترجمہ کرتے ہیں:۔
Like Kakshivat, the Son of Usij
گرفتھ ۔ میکڈانلڈ ۔ ویک فیلڈ ۔ جوالا پرساد وغیرہ وغیرہ نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے ۔

(۸) رگوید منڈل ۱ سوکت ۲۴ منتر ۱۲ و ۱۳ میں شُنہ شیپ رشی کا جو اجی گرت کا بیٹا تھا نام پایا جاتا ہے ۔ جو کئی سوکتوں کا رشی مصنف ہو گذرا ہے ۔ اور جسے ہرِشچندر نے اپنے بیٹے روہت کے بدلے وُرن دیوتا کے آگے انسانی قربانی چڑھانے کیلئے اُس کے باپ سے خریدا تھا ۔ تفصیل کیلئے ایترے براہمن ۷ ۔ ۳ تا ۱۸ ملاحظہ ہو ۔

(۹) اتھروید ۲۰ ۔ ۱۲۷ ۔ منتر ۷ تا ۱۰ میں ارجن کے پوتے اور ابھمنیو کے فرزند راجہ پریکشت کا ذکر پایا جانے سے تاریخ ثابت ہے ۔

(۱۰) رگوید ۱ ۔ ۳ ۔ ۱۴ ۔ ۳ میں کنو رشی کے بیٹے پرسکنو کا نام پائے جانے سے تاریخ ثابت ہے ۔ منتر یہ ہے:۔
"پرسکنو کی پکار کو سنو" प्रस्कण्वस्य श्रुधी हवम्
اس پر سائن آچاریہ لکھتے ہیں کہ ۔
प्रस्कण्वस्य काण्वस्य पुत्रस्य महर्षेः हूं वसाह्वानं श्रुधि शृणु
"یعنی کنو کے بیٹے پرسکنو کی پکار کو سنو"
نرکت ۳ ۔ ۱۷ میں بھی پرسکنو کو کنو رشی کا بیٹا لکھا ہے جس سے ویدک تواریخ ثابت ہے ۔

(۱۱) مہرشی دیانند نے بھی یجروید ۱۹ ۔ ۷۳ کے ترجمہ میں अङ्गिरसः विद्वान् कृतो विद्वान् ۔ یعنی "انگرہ وِدوان سے کیا ہوا وِدوان" انگرہ کا اور ۲۲ ۔ ۲۰ کے ترجمہ میں سرسوتی نام والی خاص ندی کا نام لکھا ہے ۔ جس سے تاریخ ثابت ہے ۔

(۱۲) رگوید ۱ ۔ ۱۱۱ ۔ منتر ۳ ۔ ۷ ۔ ۱۱ میں سدھنوا راجہ کے بیٹوں رببھو ۔ وبھوا اور واج کا نام لکھا ہونے سے بھی تاریخ ثابت ہے ۔
اس وید منتر پر نرکت ۱۱ ۔ ۱۶ میں صاف الفاظ میں یاسک لکھا ہے کہ
ऋभुर्विभ्वा वाज इति सुधन्वन आङ्गिरसस्य त्रयः पुत्रा बभूवुस्तेषां"
ترجمہ از آریہ سماجی پروفیسر راجارام صاحب شاستری ۔
"رببھو ۔ وبھوا اور واج یہ تین انگرہ کے پُتر (بیٹے) سُدھنوا کے پُتر (بیٹے) ہوئے ہیں ۔"
سدھنوا کے انہی تینوں بیٹوں کا ذکر ایترے براہمن ۵ ۔ ۲ ۔ ۸ میں بھی لکھا ہے ۔

(۱۳) رگوید ۱ ۔ ۱۲۶ ۔ منتر ۲ تا ۴ کا رشی ککشی وان اور منتر ۷ کی رشیکا رومشا نامی عورت ہے ۔ اور دو وید منتروں میں بھی دونوں کا نام پائے جانے سے تاریخ ثابت ہے ۔ اور یہ بھی کہ یہ وید منتر اور سوکت رشیوں کی تصانیف ہیں ۔

(۱۴) رگوید ۱ ۔ ۱۳۰ ۔ منتر ۷ و ۱۰ میں راجہ دِوو داس کا نام لکھا ہونے سے تاریخ عیاں ہے ۔ पुरे दिवोदास नहि दाशुषे "پہلے زمانہ میں راجہ دِوو داس نے زمین دان کی تھی" ۔

(۱۵) رگوید ۱ ۔ ۱۶۹ ۔ ۲ نیز ۱ ۔ ۱۸۰ ۔ ۸ کا رشی مصنف بھی اگست ہے ۔ اور اُس کا نام بھی دونوں منتروں میں پایا جاتا ہے ۔

(۱۶) اتھروید ۲ ۔ ۳۶ ۔ ۲ کے مصنف رشی کا نام پتی وید ن ہے اور منتر میں اُس کا نام بھی لکھا ہے ۔

(۱۷) رگوید ۲ ۔ ۱۹ ۔ ۵ و ۷ میں رشی شنن کے بیٹوں دیواپی اور شنتنو کا نام لکھا ہے ۔

(۱۸) رگوید ۷ ۔ ۳۳ ۔ ۱۱ میں لکھا ہے کہ وسشٹھ رشی مترا اور ورن دو بالدوں سے ایک ہی ماں اُروشی سے پیدا ہوا تھا ۔ اس پر نرکت ۵ ۔ ۱۴ میں یوں تفسیر کی گئی ہے کہ ۔
उतासि मैत्रावरुणो वसिष्ठोर्वश्या ब्रह्मन्मनसोऽधिजातः । (وغیرہ)
جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری نے حسب ذیل کیا ہے ۔
"ہے وسشٹھ ! تو متر ورن کا پُتر ہے ہے برہمن ! اُروشی سے تو من سے اُتپن (پیدا) ہوا ہے (یا نسل پُتر ہے) ۔ متر ورن کا جب وِیریہ (نطفہ) گرا تب سارے دیوتاؤں نے دو یہ برہم سے تجھ کو پُشکر (جل والے منتر کُش) میں دھارن کیا ۔"
اور نرکت ۵ ۔ ۱۳ میں تو صاف الفاظ میں یاسک آچاریہ ہی لکھتے ہیں کہ ۔
तस्याद्दर्शनान्मित्रावरुणयो रेतश्चस्कन्द । तदभिवादिन्येषर्ग्भवति ॥
ترجمہ از راجارام صاحب:۔
"اُس کے (اروشی کے) درشن (دیدار) سے متر اور ورن کا ریتس (نطفہ) گرا ۔ اُس کے کہنے والی یہ رچا (رگوید کا منتر) ہے ۔"
(باقی دارد)

مصنفات اہلحدیث ہند

۱۰ ۔ فروری ۱۹۳۳ء کے "اہلحدیث" میں جناب مولوی ابومسعود خانصاحب قمر بنارسی کا ایک مضمون معنونہ بہ "علمائے اہلحدیث کی تصانیف اور ان کے تذکرے" شائع ہوا ہے ۔ جس میں جناب نے میرے متعلق میری وسعت سے بہت زیادہ حسن ظنی کے اظہار کے بعد راقم کو جن دو امور پر تنبیہ فرمائی ہے ان کے

متعلق ضروری ہے کہ میں اپنا مافی الضمیر ابھی سے ظاہر کردوں۔ کیونکہ اس تصنیف کیلئے میرا اقدام صرف جماعت حقہ اہل حدیث (ہند) کی وہ علمی خدمت ظاہر کرنا ہے جو اب تک اس کی ترقی و بقا کا باعث رہی ہے۔ اور جس نے دوسروں کو بھی بہت کچھ سہارا دیا ہے۔ اور جسے چھوڑ لے پر یہ جماعت دن بدن تنزل اور فنا کی طرف جا رہی ہے۔

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم (الآیہ)

"اگر تم پھر جاؤ گے تو اللہ اپنی نعمت کسی اور قوم کو عطا کردیگا جو تم جیسی بے قدر نہ ہوگی"

الغرض پہلی بات جو ممدوح نے فرمائی ہے یہ ہے کہ "علماء الجدیث کی تصانیف پر رائے لکھنا کسی طرح مناسب نہیں ...... ورنہ مخاصمت کا دروازہ کھلجائیگا۔ الخ"

اگر میں کتاب پر اظہار رائے سے احتراز کرونگا جب بھی نفس کتاب کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔ ورنہ "مصنفات اہل حدیث ہند" صرف فہرست کتب ہو کر رہجائیگی۔ اور ظاہر ہے کہ اس طور پر کتاب زیادہ مفید ثابت نہیں ہوسکتی۔ پس ہر کتاب کے مضمون کا ایک مختصر سا خاکہ لکھنا ضروری ہے۔

دوسری تنبیہ صاحب مضمون نے یہ فرمائی ہے کہ "صاحب تصنیف علماء کم ملینگے اور صاحب درس وتبلیغ زیادہ ملینگے۔ پس اس کی بھی قید اڑادیں کہ صاحب تصانیف علماء ہی کے سوانح ہوں بلکہ جملہ علماء الجدیث کے سوانح شائع کریں۔"

لیکن ظاہر ہے کہ جس کتاب کا نام "مصنفات اہل حدیث ہند" ہو اس میں جملہ علماء اہل حدیث (عام اس سے کہ وہ صاحب تصنیف ہوں یا صرف مدرس ومبلغ) کے سوانح شائع کرنا موضوع کتاب سے خارج سا ہے۔ اس لئے میں اپنی کتاب کے اس نقص کا اظہار کرنے پر مجبور ہوں۔ کہ اس میں علماء الجدیث کا تذکرہ ان کی تصانیف کی وجہ سے آسکتا ہے۔ یعنی کسی عالم کا ترجمہ بغیر تصنیف کے لانا موضوع سے باہر ہے[۱]۔ فافہم۔

اخبار "الجدیث" کے پرانے فائلوں میں واقعی سوانح علماء الجدیث چھپے ہیں۔ تاہم ضروری ہے کہ احباب کرام اس سلسلہ کو پھر "الجدیث" میں جاری کریں۔ اور یہ بھی لابدی ہے کہ اہل قلم احباب میری طرف بھی بدل توجہ فرمائیں۔ لیکن ان کی کم نگہی کا تو یہ عالم ہے کہ یہ گشتی مراسلہ مندرجہ الجدیث مجریہ ۲۳۔ دسمبر ۱۹۳۲ء جس پر آپ نے یہ انتباہ لکھا ہے، الجدیث میں ہزاروں کی نظر سے گذرا ہوگا۔ اخبار محمدی میں چھپا۔ خود راقم نے بقدر پچاس علماء الجدیث کی خدمت میں بھیجا اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ لیکن اس تمام تگ ودو کا نتیجہ یہ ہے کہ ؎

آبروئے عشق بتاں میں نہ گنوائے کوئی
جان دیدے بخدا دل نہ لگائے کوئی

یعنی اب تک صرف ان چار بزرگوں نے جواب مرحمت فرمائے۔

(۱) علامہ سید سلیمان صاحب ندوی مدیر "معارف" اعظم گڈھ۔ (مگر ان کی تصانیف کا ذکر ابھی نہیں کیا گیا۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوا)۔

(۲) مولوی ابو صالح محمد عثمان صاحب نصیر آبادی۔

(۳) مولانا محمد صاحب مدیر "محمدی" دہلی

(۴) مولانا نواب محمد ضمیر الدین صاحب دہلی۔

اتنے وسعت بداماں تصنیف کیلئے جہاں یہ ضرورت تھی کہ ہندوستان کے تمام اہل حدیث ارباب قلم و صاحب علم یکسر میری طرف متوجہ ہوجائیں وہاں دسمبر سے آج تک صرف ان چار اصحاب کا کرم فرمانا کس حد تک امید افزا ہوسکتا ہے۔

اس پر بھی الحمد للہ کہ "مصنفات اہل حدیث ہند" میں تصانیف کی تعداد ۷۰۹ تک پہنچ چکی ہے۔ اور مصنفین کتب کے تراجم ۴۲ تک۔ و للہ الحمد من قبل ومن بعد۔

انشاء اللہ العزیز "الجدیث" کی کسی قریبی اشاعت میں کتاب کا نمونہ بغرض ملاحظہ پیش ہوگا۔ والسلام

(ابو یحییٰ ملک امام خان)

گزارش | جناب مہربانی کرکے اپنا مضمون کسی خوشخط سے نقل کراکر بھیجا کریں۔ لکھنے اور مقابلہ کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ (کاتب)

ختنہ کے فوائد

جناب محترم حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب سردار جماعت الجدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تھوڑا عرصہ پہلے میں نے آپ سے ایک مسئلہ ختنہ کے متعلق دریافت کیا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے جواب میں ختنہ کرانے کی تاکید فرمائی تھی۔ میں چونکہ نومسلم ہوں اور اہل سنت والجماعت میں سے ہوں اور مجھے چاہئے کہ میں سنت پر عمل کروں۔ اس لئے میں نے اپنا ختنہ حجام کے ذریعہ کرالیا۔ اور اسلام کے اس مبارک اور مستقل اصطباغ سے ۱۰ فروری روز جمعہ کو مشرف ہوا۔ الحمد للہ کہ اب میرا زخم اچھا ہورہا ہے۔

پہلے جب میں برہمن تھا اور میری عمر غالبا ڈیڑھ یا دو برس کی تھی تو ہمارے خاندان کے آچاریا نے جن کو شنکر آچاریا کہتے ہیں مجھے اپنی مہر لگادی تھی۔ اس کا نشان چند ہی سال بعد اڑ گیا۔ پھر جب میں تقریبا چار پانچ برس کا ہوا تو گھر میں ایک سخت حادثہ موت ہوجانے کے باعث دوسرے گھر میں میری پرورش ہونے لگی۔ اس گھر کے گرو مدھو آچاریا تھے۔ انہوں نے دوبارہ اپنی مہر مونڈھوں کے پاس لگادی۔ اس کا نشان "داغ" بھی تھوڑے برسوں کے بعد مٹ گیا۔

اب جب میں اسلام میں داخل ہوا تو اسلامی گرو (سردار دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا کہ ختنہ کرنا ہمارے بزرگ دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور مجھ کو ان کے دستور العمل یا راہ روشیہ پر چلنے کا حکم ہے۔" یہ ارشاد معلوم کرکے میں نے بھی اس پر عمل کیا۔ اور یہ جو مہر لگائی گئی ہے یہ ایسی مہر ہے جو کسی کے مٹائے نہیں مٹ سکتی ہے اور یہی مہر مجھے پسند ہے۔ ہم کو یقین ہوگیا کہ جب گرو کا لگایا ہوا نشان نہیں مٹ سکیگا تو اس کا لایا ہوا اور بتایا ہوا دھرم بھی ہمیشہ باقی رہیگا۔ اور جن لوگوں کا بنایا ہوا نشان مٹ گیا ان کا پھیلایا ہوا دھرم بھی بے نام و نشان ہوجائیگا۔ امید ہے بابا سے

---

[۱] کتاب کا نام "تذکرہ علماء الجدیث" رکھدیجئے تاکہ سب آجائیں ہے۔ (الجدیث)

اہلحدیث مذہب جدید نہیں

الحمدللہ! دنیا کے ہر ہر خطہ میں جماعت اہلحدیث جیسی باشان جماعت کے افراد کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن نہایت تحسر و افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بیشتر مسلمان ہیں جو اپنی اس اہم ترین جماعت کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں۔ اگر کسی غیر مسلم سے کہا جائے کہ مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت موجود ہے جسکی حقیقت سے عام مسلمان تقریباً اتنے ہی ناآشنا ہیں جتنے ملک چین یا وسطی افریقہ کے حالات سے۔ تو وہ غیر مسلم یقین نہیں کریگا' حالانکہ واقعہ یہی ہے۔

جماعت اہلحدیث وہابی کے نام سے بہت مشہور ہے۔ بچہ بچہ کی زبان پر یہ نام جاری ہے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ اس کی اصلیت سے بڑے بڑے علماء بھی واقف نہیں ہیں۔ سب سے زیادہ عجیب اور افسوسناک بات یہ ہے کہ باوجود قطعی ناواقفیت کے اس جماعت کی طرف ایسی ایسی باتیں مشہور کردی گئی ہیں کہ اُن کے تصور سے بھی شرم آتی ہے۔

عام طور پر مسلمان یہ یقین کرتے ہیں کہ اہلحدیث جماعت ایک گمراہ فرقہ ہے۔ اصول دین سے منکر ہے سلف صالحین و بزرگان دین کا مخالف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر سے بے پرواہ ہے ایک نئے بدعتی مذہب کا ماننے والا ہے۔ اسی قدر نہیں بلکہ یہاں تک مشہور کردیا گیا ہے کہ اہلحدیث، وہابی مسلمان معاذ اللہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی بتاتے اور کہتے ہیں کہ سرور کائنات کی بس اتنی ہی تعظیم کرنی چاہئے جتنی بڑے بھائی کی کیجاتی ہے۔ اور یہ کہ ہر آدمی ریاضت و عبادت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر درجہ حاصل کرسکتا ہے۔ نیز یہ بھی مشہور کردیا گیا ہے کہ وہابی شفاعت کے منکر ہیں۔ اور اپنے سوا جملہ اہل اسلام کو کافر و مشرک تصور کرتے ہیں۔ غرضیکہ بے شمار باتیں اس جماعت کی طرف منسوب کرکے مشہور و بدنام کیا گیا ہے۔

نعوذ باللہ من ذالک ثم نعوذ باللہ من ذالک۔

میں بحیثیت ایک خادم فی الدین ہونے کے اعلان کرتا ہوں کہ اس جماعت کو ان باتوں سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ بلکہ جس کسی کے ایسے خیالات فاسدہ اور اعتقادات باطلہ ہوں وہ یقیناً گمراہ و دشمن فی الدین ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نجد میں جب احیاء ملت کی تحریک شیخ محمد بن عبدالوہاب کے ہاتھوں قائم ہوئی اور خاندان سعود کی قوت برسراقتدار آئی تو ترکوں کو اس سے سخت خطرہ لاحق ہوگیا۔ اس زمانہ میں جزیرۃ العرب پر ترکوں کا قبضہ تھا۔ اور یہ تحریک عربوں کی آزادی اور خودمختاری ان الحکم الا للہ کا پیش خیمہ تھا۔ لہذا ترک سلاطین نے یہ کیا کہ ایک طرف اہل نجد پر فوج کشی کی اور دوسری طرف علماء سوء کو حکم دیا کہ اس تحریک کے خلاف پروپگنڈا شروع کریں۔ چنانچہ مکہ معظمہ اور دوسرے مقامات کے بہت سے دنیادار علماء نے کتابیں تصنیف کیں جن میں اس جماعت کو ہر قسم کی تہمتوں سے متہم کیا تاکہ عام مسلمان اُس سے بیزار ہوجائیں۔ بدقسمتی سے ترکوں کی جنگی مہم اور علماء سوء کا یہ خلاف پروپگنڈا دونوں کو پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ اہل نجد پر اسوقت بدویت کا غلبہ تھا اور وہ پروپگنڈا کے ہتھیاروں سے ناواقف تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں اُن کے خلاف حد درجہ سوء ظن عام ہوگیا اور انہیں سخت نفرت کی نگاہوں سے دیکھا جانے لگا۔

۱۸۵۷ء سے پہلے تحریک توحید و سنت ہندوستان میں پہنچ چکی تھی۔ حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی اور مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمہما اللہ اس کی قیادت کر رہے تھے۔ مگر ہندوستان میں بھی سیاسی اغراض کی خاطر اس جماعت کے خلاف پروپگنڈا شروع ہوگیا مذکورہ بالا دونوں بزرگ مجاہدین فی سبیل اللہ تھے اور ہندوستان میں از سرنو اسلام کو سربلند کرنا چاہتے تھے۔ اصحاب اقتدار کو یہ بات گوارا نہیں ہوسکتی تھی۔ چنانچہ ایک طرف اس جماعت کو سخت مبتلا کیا گیا۔ اور دوسری طرف علماء سوء کی فوج کو جو فتووں اور جھوٹی تہمتوں کے ہتھیاروں سے مسلح تھی' اس پر چھوڑدی گئی۔ یہ واقعہ ہے کہ غدر کے بعد سے سرسید احمد خان مرحوم کے مشہور رسالہ وہابیت کی اشاعت کے وقت تک وہابی ہونا انگریزی حکومت کی نظر میں سخت کھٹکتا تھا۔ لیکن مخالفتوں سازشوں سختیوں آزمائشوں بدکلامیوں تہمتوں الزاموں کے ان تمام ہولناک طوفان سے یہ جماعت صحیح سلامت نکل آئی اور اس کی ترقی برابر جاری ہے۔ جزیرۃ العرب میں اس تحریک نے پھر زور پکڑا اور اس وقت کا اکثر اور بیشتر علاقہ اس کے زیرنگین ہے دوسرے اسلامی ممالک اور خود ہندوستان میں بھی یہ تحریک تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اور مسلمانوں کو اپنے دائرہ میں لیتی جاتی ہے۔ یہ تحریک کیوں آگے بڑھ رہی ہے اور اس کی مخالفتیں کیوں ناکام ہوتی جاتی ہیں؟ وجہ ظاہر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تحریک اپنی جگہ پر نہایت صحیح و سچی ہے جس کے متعلق فرمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سردار دوجہاں شاہد و مصدوق ہے کہ الحق یعلو ولا یعلیٰ۔ اور مخالفتوں کی بنیاد چونکہ کذب و افترا پر ہے اس لئے ناکام ہوتی چلی جاتی ہیں۔

مذہب اہلحدیث کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ نے شرح صدر کیا ہے اور ان کی بصیرت کو بدعت نے تاریک نہیں کردیا ہے اچھی طرح جانتے ہیں کہ دین الٰہی وہی ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم میں موجود ہے۔ مذہب اہلحدیث بس یہی ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم سے براہ راست دین کی ہدایت حاصل کیجائے۔ اور سلف صالحین کے اسوۂ حسنہ پر استوار رہا جائے۔ اہلحدیث نہ شفاعت کے منکر ہیں نہ دین کی کسی اصل یا فرع کے مخالف۔ ان کے

عقائد بعینہ وہی ہیں جو صحابہ و تابعین و ائمہ دین رحمہم اللہ اجمعین کے تھے۔ اہلحدیث بزرگان دین اور اولیاء اللہ کا بھی پورا پورا احترام کرتے ہیں۔ رسول مقبول صلعم کی ہر طرح توقیر و تعظیم کرتے اور اُسے عین ایمان یقین کرتے ہیں۔ اہلحدیث اور عام مسلمانوں میں فرق صرف اسقدر ہے کہ اہلحدیث بدعات سے دور ہیں اور صریح و خالص دین ہی پر عمل کرتے ہیں۔ عام مسلمانوں میں بدقسمتی سے بدعتوں نے راہ پالی اور اسلام کا نور ان میں بہت کم ہوگیا ہے مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ مسلمان رہکر زندگی بسر کریں اور ترقی کر سکیں تو انہیں مجبور ہونا پڑیگا کہ صحیح و خالص اور بے میل اسلام کی طرف لوٹ آئیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ اس امت کا اخیر بھی اُسی نسخے سے درست ہوگا جس سے اس کا اول درست ہوا تھا۔ معلوم ہے کہ اس امت کا اول کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل ہی سے درست ہوا تھا۔ لہذا اس دور آخر کے مسلمان بھی اگر موجودہ بدنصیبیوں سے نکل کر بام عظمت پر پہنچنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر استوار ہوجائیں جب وہ ایسا کرینگے تو وہ اہلحدیث یا بقول متعصبین وہابی بنجائینگے۔ درحقیقت بفحوائے شیخ شیرازیؒ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

فرقہ ہوجائینگے۔ وما علینا الا البلاغ :۔

(الخادم فی الدین عاصی حکیم مولوی ابوالعلیٰ محمد عبداللہ بہاری غفر اللہ الباری از چکرودھرپور رانچی اوڈ)

عید کی نماز کیلئے عیدگاہ میں عورتوں کا جانا

(از مولوی محمد سلیمان صاحب مئوی)

آجکل یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فی زمانہ عورتوں کو عیدگاہ میں لیجانا بغرض صلوٰۃ عیدین و شرکت دعاء جائز ہے یا نہیں؟ اور زمانہ نبوت میں اس پر عملدرآمد تھا یا نہیں؟ اور یہ حکم عورتوں کی بابت حکم تشریعی ہے یا محض رخصت؟ اور عورتوں کو عیدگاہ میں لیجانے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح یا ضعیف مروی ہے یا نہیں؟ اور صلوٰۃ عیدین کیلئے صحرا افضل ہے یا بستی کی مسجد؟

امر اوّل کی تفصیل

واضح ہو کہ فی زمانہ بھی عورتوں کو عیدگاہ میں لیجانا بغرض صلوٰۃ عیدین و شرکت دعا جائز اور سنت ہے۔ فی زمانہ اس سنت کی ادائیگی میں کوئی امر مانع اور باعث فساد نہیں۔ اگر کوئی امر مانع اور باعث فساد دیکھے ہو تو حتے الوسع اس کے اصلاح اور دفعیہ کی کوشش کرے جیطرح کہ مسئلہ قربانی کی بابت جو امر بھی مانع اور باعث فساد ہوتا ہے اس کے دفعیہ کی کوشش بہرحال ضروری سمجھی جاتی ہے۔ اس سنت کو معدوم کرنے کی غرض سے موجودہ زمانہ کو فتنہ اور فساد کے لفظ سے تعبیر کرنا یہ محض غلط اور حیلہ ہے۔

پس جو علل و موانع اس سنت کی عدم ادائیگی کے بیان کئے جاتے ہیں، وہی علل و موانع عورتوں کی بابت سفر حج میں بھی موجود ہیں۔ اگرچہ فرائض و سنن کے مراتب میں فرق ضرور ہے لیکن علل و موانع کے اعتبار سے یہاں کوئی فرق نہیں۔ باوجودیکہ عورتوں کیلئے سفر حج میں جو مشکلات پیش آتی ہیں وہ محتاج پر ظاہر ہیں۔ پس ان نظائر پر غور کرتے ہوئے فی زمانہ بھی عورتوں کو عیدگاہ میں بغرض صلوٰۃ عیدین و شرکت دعا لیجانا جائز اور سنت ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ام عطیہؓ سے مروی ہے

عن ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرجهن فی الفطر والاضحیٰ العواتق وذوات الخدور واما الحیض فیعتزلن الصلوٰۃ ویشهدن الخیر ودعوۃ المسلمین قلت یارسول اللہ احدانا لا یکون لها جلباب قال لتلبسها اختها من جلبابها۔

"یعنی ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا کہ عیدین میں جوان اور حائضہ عورتوں اور پردہ نشین کو لیجائیں۔ البتہ حائضہ عورت صلوٰۃ عیدین کو ادا نہ کرے اور مسلمانوں کی دعاء خیر میں شریک رہے۔ ام عطیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ سوال کیا کہ بعض عورتوں کے پاس چادر نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ دوسری عورت اپنی چادر سے اڑھا لے"

اس حدیث سے عورتوں کو عیدگاہ میں جانے کا تاکیدی حکم ہے۔ اگر کسی عورت کے پاس کپڑے کی کمی کا عذر ہو تو یہ کوئی عذر مانع نہیں۔ بلکہ اس کے لئے یہ حکم ہے کہ دوسری عورت سے مستعار لیلے۔ اسی طرح کسی عورت کو ماہواری کا عذر ہو تو یہ بھی عذر مانع نہیں بلکہ اس کی بھی حاضری ضروری سمجھی گئی۔ ابوداؤد میں حضرت ام عطیہؓ سے بایں الفاظ مروی ہے۔

ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الینا عمر بن خطاب فقام علی الباب فسلم فرددنا علیہ السلام ثم قال انا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکن وامرنا بالعیدین ان نخرج فیهما الحیض والعتق ولا جمعۃ علینا ونهانا عن اتباع الجنازۃ۔

"یعنی ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ میں جب تشریف لائے تو انصار کی عورتوں کو ایک مکان میں جمع کیا اور حضرت عمرؓ کو میرے پاس بھیجا عمرؓ میرے پاس آئے اور بعد سلام کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول کا قاصد ہوکر آیا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم تمام عورتوں کو خواہ وہ حائضہ ہوں یا بالغہ عیدین میں لے چلیں، اور ہم عورتوں پر صلوٰۃ جمعہ واجب نہیں کی گئی اور جنازہ کی اتباع سے منع کیا گیا ہے"

اس روایت سے بھی عورتوں کو عیدین میں لیجانے کی تاکید نکلتی ہے۔ علاوہ اس کے اسی روایت میں

عورتوں کو صلوٰۃ جمعہ اور اتباع جنازہ سے منع کیا گیا۔ ثانیاً اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی قیاس کو پہنچنے کا موقع نہ ہو کہ جب صلوٰۃ عیدین کا حکم عورتوں کیلئے ہے تو صلوٰۃ جمعہ اور اتباع جنازہ سے کیا وجہ مانع ہے۔ اس وجہ سے شارع علیہ السلام نے اس کی نفی فرمادی کہ صلوٰۃ جمعہ وغیرہ کا قیاس صلوٰۃ عیدین پر نہیں ہوسکتا۔ پس ان روایات سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہو جاتی ہے کہ عورتوں کو عیدین میں بغرض صلوٰۃ عیدین و شرکت دعا لیجانا جائز اور سنت ہے۔ فی زمانہ بھی کوئی امر مانع نہیں ہے۔

امر ثانی کی تفصیل یعنی یہ کہ زمانہ نبوت میں اس پر عملدرآمد تھا یا نہیں؟ تو اس کے متعلق جواباً یہ عرض ہے کہ ہجرت کے بعد اس کی ابتدا ہوئی اور برابر زمانہ نبوت میں اس پر عملدرآمد تھا چنانچہ صحیح بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے۔

ابن عباس قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فطر او اضحی فصلی العید ثم خطب ثم اتی النساء فوعظهن وذکرهن وامرهن بالصدقة۔

"یعنی ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عید یا بقر عید میں گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کے بعد خطبہ سنایا پھر عورتوں کے پاس آئے اور ان کو وعظ ونصیحت فرمایا اور ان کو صدقہ کا حکم کیا۔"

یہ روایت اس بات پر دلیل ہے کہ عورتوں کا عیدگاہ میں جانا زمانہ نبوت میں برابر رہا۔ کیونکہ یہ روایت بعد فتح مکہ کی ہے۔ در بعد فتح مکہ کے اسلام کا عروج ہوچکا تھا۔ چنانچہ فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۹۲ میں حافظ ابن حجرؒ نے حضرت ابن عباس کی اس روایت کی بابت یہ تصریح کی ہے۔

قلت بل هو معروف بدلالة حديث ابن عباس انه شهده وهو صغير وكان ذلك بعد فتح مكة فلم يتم مراد الطحاوی۔

حافظ ابن حجرؒ نے طحاوی کے ایک جواب میں ابن عباسؓ کی یہ روایت شہادت میں پیش کی ہے کہ طحاوی کی یہ تاویل کہ ابتداء اسلام میں عورتوں کی حضوری کا حکم عیدین میں تھا تاکہ مسلمانوں کی کثرت معلوم ہو اور دشمنوں پر رعب ظاہر ہو؛ تو یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ابتداء اسلام سے لیکر آخر عہد نبوی تک اس پر عملدرآمد رہا۔ جیسا کہ ابن عباسؓ کی یہ حدیث اس پر شاہد عدل ہے۔

ابن ماجہ میں ابن عباسؓ سے ایک دوسری حدیث بھی اسی مضمون کی مروی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج بناته ونساءه فی العیدین۔

"ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لڑکیوں اور بیبیوں کو عیدین میں لیجاتے تھے۔"

چنانچہ اس حدیث کا یہاں کا سیاق اس بات پر دلیل ہے کہ زمانہ نبوت میں ہمیشہ اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔

غنیہ صفحہ ۳۸۸ میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے عورتوں کو عیدین میں بھیجانے کی بابت یہ تحریر فرمایا۔

"ولا باس بحضور النساء" یعنی عورتوں کا عیدین میں حاضر ہونا کوئی حرج نہیں۔"

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے حجۃ اللہ جلد ۲ صفحہ ۲۱ میں یہ تصریح کی ہے۔

استحب خروج الجميع حتى الصبيان والنساء وذوات الخدور والحيض ويعتزلن المصلى ويشهدن دعوة المسلمين

"یعنی تمام لوگوں کا عیدگاہ میں جانا مستحب ہے یہاں تک کہ لڑکے عورتیں اور پردہ نشین اور حائضہ۔ لیکن حائضہ مصلی سے الگ رہیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک رہیں۔"

فاضل محدث مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی ص۳۷۲ میں خروج النساء فی العیدین کے تحت میں یہ تحریر فرمایا ہے

"واحتجوا باحاديث الباب فانها ناصة بمشروعية خروج النساء فی العیدین الی المصلی من غیر فرق بین البکر والثیب والشابة والعجوز والحائض وغیرها۔"

"یعنی اس باب کی حدیث سے لوگوں نے عورتوں کو عیدین میں لیجانے کی بابت استدلال کیا ہے کیونکہ یہی حدیث عورتوں کو عیدین میں لیجانے کی مشروعیت پر فیصلہ کن ہے بغیر کسی فرق کے درمیان عورتوں کے خواہ وہ باکرہ ہوں یا ثیبہ یا جوان ہوں یا سن رسیدہ یا حائضہ وغیرہ ہوں۔"

بعض ائمہ میں سے عبداللہ بن مبارک وسفیان ثوری وغیرہ کا یہ قول کہ اس زمانہ میں عورتوں کا عیدین میں لیجانا مکروہ ہے؛ تو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ قول بلا دلیل ہے۔ اور جو قول کہ بلا دلیل ہو وہ قابل سماعت نہیں۔ پس ان تمام دلائل سے یہ امر بخوبی واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ زمانہ نبوت میں اور زمانہ نبوت کے بعد بھی عورتوں کو عیدین میں لیجانے کی بابت اہل علم کا تعامل اور دستور رہا ہے۔

امر ثالث کی تفصیل وہ یہ کہ عورتوں کی بابت یہ حکم تشریعی ہے یا محض رخصت؟ تو اس کے متعلق بھی جواباً یہ عرض ہے کہ یہ حکم تشریعی ہے نہ رخصت۔ اولاً اس وجہ سے کہ زمانہ نبوت میں جب عورتوں کو عیدگاہ میں حاضری کا حکم ہوا تو بعض عورتوں نے یہ عذر پیش کیا کہ عورتوں میں سے بعض عورتیں اپنے دواری میں ہیں ان کی حاضری کیونکر عیدین میں ہوسکتی ہے۔ تو آنحضرت نے یہ حکم فرمایا کہ وہ نماز کی ادائیگی سے علیحدہ رہیں صرف دعا میں شریک ہوں۔ دوسرا عذر یہ پیش کیا گیا کہ بعض عورتوں کو اوڑھنے کیلئے چادر تک نہیں ہے تو آنحضرت نے ان کیلئے یہ حکم فرمایا کہ دوسری عورت سے مستعار لیلے پس ایسے معقول عذرات کے ہوتے بھی ان کو معافی اور رخصت نہیں دی گئی۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ حکم تشریعی ہے نہ رخصت۔

ثانیاً اس وجہ سے کہ عورتوں کو پنجگانہ نماز کے متعلق مسجد کی حضوری جائز ہے۔ لیکن ان کو اپنے گھروں میں نماز ادا کرنی بہتر اور افضل ہے۔ جیسا کہ ابوداؤد میں مروی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتهن خیر لهن۔

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ منع کرو۔ اور ان کا گھران کیلئے بہتر ہے۔"

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو مسجد سے منع نہیں کرسکتا۔ لیکن یہاں پر بلا کسی عذر کے ان کو شارع علیہ السلام نے اجازت دی کہ ان کو

(۳۸۳)

اپنے گھروں میں نماز ادا کرنی مسجدوں سے بہتر اور افضل ہے۔ بخلاف صلوٰۃ عیدین کے کہ باوجود معقول عذرات کے بھی ان کو خانہ نشینی کی اجازت نہ دی گئی لہذا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی بابت یہ حکم تشریعی ہے نہ رخصت۔

امر رابع کی تفصیل وہ یہ کہ عورتوں کو عیدگاہ میں لیجانے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح یا ضعیف مروی ہے یا نہیں؟ پس اس سوال کے جواب میں یہ عرض ہے کہ اس کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح یا ضعیف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں وارد ہوئی ہے۔ البتہ حضرت عائشہؓ کا ایک اثر جو صرف مسجدوں سے عورتوں کی ممانعت میں مروی ہے۔

عن عائشة قالت لو رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل۔

"یعنی حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جدید بات کو دیکھتے جس کو کہ عورتوں نے پیدا کیا ہے تو ان کو مسجد سے منع فرماتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئیں"

پس یہ ایک اثر ہے جو حضرت عائشہ کے فہم پر مبنی ہے غایۃ مافی الباب یہ قول صرف مسجد کی ممانعت پر منحصر ہے جس پر حضرت عائشہ کو بھی مجاز نہ تھا کہ وہ منع فرماتیں۔ اور کیونکر منع فرماتیں جبکہ امور شرعیہ میں بجز شارع علیہ السلام کے کسی صحابی یا صحابیہ یا ائمہ دین کو کسی قسم کی ترمیم کا حق حاصل نہیں۔ علاوہ اس کے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس احداث کو دیکھتے تو ہو سکتا ہے کہ اس احداث ہی کو منع فرماتے نہ مسجد سے۔

باقی بعض اہل علم کا خروج النساء فی العیدین کے منع پر مطلقاً حضرت عائشہ کے اس قول سے استدلال کرنا کئی وجہوں سے صحیح نہیں۔

اولاً اس وجہ سے کہ یہ حکم صرف مسجد کے ساتھ مقید ہے کسی دوسرے مستقل حکم کی طرف منجر نہیں ہو سکتا۔

ثانیاً اس وجہ سے کہ فہم صحابی یا صحابیہ حجت شرعی نہیں چہ جائیکہ کسی صحیح مرفوع روایت کے مقابلہ میں

ثالثاً اس وجہ سے کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک وہ احداث جو ان کے نزدیک قابل منع تھا وہ غالباً زینت و حسن و شباب وغیرہ کے سوائے کوئی دوسری شئے نہیں۔ پس ان کی ممانعت تو خود نص "ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن" سے ثابت ہے۔ اور بیشک وہ زینت وغیرہ عورتوں کیلئے مکان کے باہر ممنوع شئے ہے جیسا کہ احادیث بھی اس پر شاہد ہیں۔

رابعاً اس وجہ سے کہ حضرت عائشہ کے اس قول کا منشا تو صرف یہ ہے کہ آنحضرت نے جو لا تمنعوا النساء بکم المساجد الخ کا حکم دیا ہے اس سے آپ منع فرماتے نہ کہ خروج النساء فی العیدین سے یا مثلاً خروج النساء فی الحج سے۔ فتامل۔

پس حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہ کے اثر سے کسی طرح بھی خروج النساء فی العیدین پر استدلال صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی تحدید مسجد پر منحصر ہے۔ علاوہ اس کے علماء کرام نے اس اثر کے اور بھی جوابات دئے ہیں جو اپنے مقام میں مذکور ہیں۔

(باقی وارد)

داعیانِ جلسۂ اہلحدیث کانفرنس کیلئے

مشورہ

ان دنوں روپیہ پیسے کی جیسی قلت ہے وہ ہر خاص و عام پر روشن ہے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہر کام کیلئے سادگی اور اخراجات کی کمی کو حتے الامکان مدنظر رکھا جائے تاکہ جس قسم کا بار بھی اٹھا ہو خوش انجامی کے ساتھ اٹھالیا جائے۔

مجھے چند مرتبہ آل انڈیا اہلحدیث کے سالانہ جلسہ میں شرکت کا موقع نصیب ہوا ہے بعض مقام پر ایک بات مجھے ناپسند معلوم ہوئی ہے جس کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ عام مہمانوں کے طعام کا جو انتظام ہوتا ہے وہ بعض جگہ بہت بے لطفی اور دقت سے انجام پاتا ہے اور اس کے اندر چند خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جتنے منتظمین ہوتے ہیں وہ بہت سی باتوں کے انتظام میں شب و روز بیحد پریشان رہتے ہیں۔ سب سے بڑھکر کھانا پکوانے اور کھلانے کا کام ناقابل برداشت نظر آتا ہے۔ نہ وہ منتظمین اطمینان قلب سے وعظ ہی سن سکتے ہیں۔ کسقدر افسوس کی بات ہے کہ اصل مقصد ہی ہاتھ سے جاتا رہے کیونکہ سب سے بڑھکر لطف کی کوئی چیز ہے تو وعظ کا سننا ہے۔

اور مہمانوں کیلئے یہ خرابی ہے کہ کھانا کھا لینا صرف پندرہ منٹ کا کام ہے۔ بہت سا وقت ضائع ہوتا ہے اور بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ جو وقت اس میں رائگاں جاتا ہے وہ وعظ وغیرہ میں لطف کے ساتھ صرف ہوتا۔ اور داعیان کو عام مہمانوں کے کھانے میں بہت روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے جو موجودہ روپیہ کی قلت کے زمانہ میں مشکل صورت نظر آتی ہے۔

ہاں داعیان اہل شہر اتنا ضرور کریں کہ کافی ہوٹلوں کا انتظام اپنی ماتحتی و نگرانی میں کرادیں۔ تاکہ عام مہمانوں کو جس وقت وہ چاہیں عمدہ اور بکفایت کھانا ملجایا کرے۔

(از چنیر محمد نور الہدیٰ سکرٹری انجمن اہلحدیث سیوان ضلع سارن)

نوٹ جناب محمد۔ ابراہیم سوداگران بیڑی جہاجہا کی بھی یہی رائے ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ نے بھی یہی پاس کیا ہوا ہے۔ تاہم بھی اس میں ہے کانفرنس کے جلسہ کے علاوہ انجمنوں کے جلسوں میں بھی یہی ہونا چاہیے

فتاویٰ

س ۱۲۲} ہمارے ملک میں رواج ہوگیا ہے کہ رات میں اگر نکاح مقرر ہو تو قریب نصف شب کے دیر سے ہوا کرتا ہے۔ اس لئے نوشہ کے قریبی رشتہ دار دوست وغیرہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ یا کچھ اور عربی اشعار (جس میں لغویہ یا کفریہ شرکیہ اشعار نہ ہوں۔ بلکہ محض خدائے برتر و رسول برحق کی تعریف میں ہوں) پڑھتے ہوئے نوشہ کو گاڑی میں لیجاتے ہیں تاکہ محلہ والے اور سسرال والے لوگوں کو خبر ہو جائے کہ نوشہ آرہا ہے (اگر سو رہے ہوں تو جاگ جائیں)۔

اب زید کہتا ہے کہ ایسا کرنا نہ کچھ ثواب ہے نہ کچھ گناہ اسلئے شامل دعوت ہونا چاہئے۔

برخلاف اس کے بکر کہتا ہے کہ ایسی دعوت میں شامل ہونا گناہ ہے۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ دونوں میں سے کون حق پر ہے؟ موافق شرع شریف قرآن و حدیث سے جواب دیں۔

(سائل نامعلوم از مدراس)

ج ۱۲۲} اس کا جواب بھی وہی ہے جو اس سے پہلے نمبر (۱۲۱) کا ہے اس لئے زید کا قول صحیح ہے۔ بکر کا بشرط نیک نیتی تورع ہے۔ ایسے امور کو موجب اختلاف نہ بنانا چاہئے۔

س ۱۲۳} حائضہ عورت سے سطحی میل و ملاپ اور اس کے ہاتھ سے پکی ہوئی اشیاء کھانے کا عند الشرع کیا حکم ہے؟ ہاں اس کے ساتھ ہی قواعد طبیہ اور اصول حکمت کا بھی لحاظ رہے۔ (سائل یکے از امرتسر)

ج ۱۲۳} جائز ہے۔ حدیثوں سے ثابت ہے۔ قرآن شریف میں جماع سے منع ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض۔ طبی حکم بھی یہی ہے کہ حیض میں جماع کرنا فریقین کو مضر ہے۔

س ۱۲۴} پیشاب کرنے کے بعد پانی اور مٹی سے طہارت کرنا فرداً فرداً کفایت کرتا ہے یا مٹی استعمال کرنے کے بعد پانی سے طہارت کرنی۔ اسی طرح پانی کے بعد مٹی استعمال کرنی ضروری ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۴} فرداً فرداً بھی کافی ہے۔ مٹی کے بعد پانی کا استعمال تو آیا ہے۔ مگر پانی کے بعد مٹی کا ثبوت نہیں۔

س ۱۲۵} اخبار اہلحدیث ۲۷۔ جنوری ۱۹۳۳ء میں بجواب سوال ۸۵ ارشاد ہوا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سیاست جزو دین ہے بغیر اس کے دین نامکمل ہے حصول سیاست کی نیت ہونی چاہئے۔

اس پر عرض ہے کہ نیت ہوتے ہوئے تا حصول اصول دین میں کیا نقص ہے اور اس کی شرعی سزا کیا ہوگی۔ اور حصول سیاست جائز طریق سے کرنا چاہئے یا کہ غیر اسلامی سلطنت سے بغاوت بھی جائز ہے۔ وہ کونسا ایسا مذہب ہے یا پہلے ہوا جس میں سیاست جزو مذہب نہ تھا۔ ملک گیری سے کون بیزار ہے۔ میرا خیال ہے عدم سیاست سے دین اسلام میں کوئی نقصان نہیں ہے بشرطیکہ ادائیگی ارکان میں آزادی ہو۔ یہ خداداد نعمت ہے۔ جواب ہر بات کا مطلوب ہے۔

(سائل شیخ قاسم علی اوورسیئر میونسپل کمیٹی دہلی)

ج ۱۲۵} انجلی مذہب میں سیاست نہیں کیونکہ اس کی تعلیم یہ ہے کہ جو تمہیں کوس بھر بیگار لیجائے تم دو کوس اس کے ساتھ جاؤ۔ اگر کوئی تمہاری پگڑی چھین لے تو کرتہ بھی دیدو۔ ساری عمر حضرت مسیح نے سیاست نہیں کی۔ کیونکہ ان کو موقعہ ہی نہیں ملا۔ بغاوت جائز نہیں طلب حقوق جائز ہے۔ مثلاً حکومت کوئی چیز دینے کا وعدہ کرے تو اس سے نرمی یا گرمی وہ چیز طلب کرنی جائز ہے۔ ان العھد کان مسئولا۔

س ۱۲۶} دار الاسلام اور دار الحرب کی کیا تعریف ہے؟ ہندوستان کس قسم سے ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۲۶} دار الاسلام وہ ملک ہے جہاں ادائے ارکان اسلام کی آزادی ہو۔ اور حدود شرعیہ جاری ہوں۔ جیسے آجکل ملک حجاز نجد وغیرہ۔ دار الحرب وہ ہے جس کا بادشاہ غیر مسلم ہو اور مسلم حکومت سے اس کی جنگ ہو۔ ہندوستان نہ دار الاسلام نہ دار الحرب بلکہ بقول مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم دار السلم ہے۔

س ۱۲۷} اہلحدیث مورخہ ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۳ء میں بجواب سوال ۴۳ شائع ہوا کہ لونڈی سے مثل منکوحہ بلا نکاح صحبت جائز ہے اور آجکل ہندوستان میں کوئی شرعی لونڈی نہیں۔ اس پر یہ عرض ہے کہ سوائے ہندوستان کے شرعی لونڈی اور کس ملک میں ہے اگر کہیں بھی نہ ہو تو کیا قرآنی آیت کو منسوخ سمجھیں؟ اور اگر کسی حصہ ملک میں شرعی لونڈیاں ہوں تو بھی ہندوستان کیلئے آیت منسوخ ہے۔ لیکن قرآن تمام جہان کے لئے فیض عام دو رنگی سمجھ میں نہیں آتی۔

(سائل مذکور)

ج ۱۲۷} کسی چیز کے موجود نہ ہونے سے اس کا حکم منسوخ یا بیکار نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی بستی کے لوگ ایسے غریب ہوں کہ ان کے پاس نصاب زکوٰۃ نہ ہو تو حکم زکوٰۃ منسوخ یا بیکار نہیں بلکہ ان کے حق میں ملتوی ہے۔ اسی طرح کسی شہر میں سب تجارت پیشہ بستے ہیں زمیندار ان میں ایک بھی نہیں تو اس شہر کیلئے اٰتوا حقہ یوم حصادہ منسوخ نہیں ہوگا بلکہ ملتوی رہیگا۔

س ۱۲۸} اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنا کیوں منع ہے حکمت کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۸} اوقات مکروہہ کی وجہ خود شارع نے بتائی ہے کہ ان میں مشرکین عبادت کرتے تھے گو آج ہندوستان میں نہ کرتے ہوں۔

س ۱۲۹} صدقۃ فطرہ یا اس کی نقد قیمت کیا گھر کی چوہڑی، سقہ، دائی، ملازم وغیرہ کو بھی دے سکتے ہیں اگر مستحق غریب اور حاجتمند ہوں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۹} صدقۃ فطر بھی مثل باقی صدقات کے ہے جن کے مصارف میں ایمان شرط نہیں۔ انما الصدقات للفقراء (الآیہ) (۴۰ر داخل غریب فنڈ)

متفرقات

ناظرین ومعاونین اہلحدیث کی خدمت میں اپیل کیجاتی ہے کہ آپ اپنے قدیم خادم (اہلحدیث) کے خریداروں میں اضافہ کرکے اسے مضبوط واُستوار بنائیں کیونکہ آجکل اخبار روبہ تنزل ہے۔ اگر یہی حال رہا تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ اس لئے ابھی سے ہی کمر ہمت باندھکر اس کی خریداری بڑھانے کی کوشش کریں مشکل کچھ بھی نہیں۔ ہر ایک خریدار اگر کم ازکم ایک ایک خریدار بھی دے تو کافی ترقی ہوسکتی ہے۔

غرباء کی فریاد مخیر اصحاب وشائقین توحید وسنت و دیگر معززین قوم کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم لوگ نادار وبے بضاعت ہونے کے باعث اس سے معذور ہیں کہ پیارے اہلحدیث کو قیمتاً خریدیں گا۔ داخلہ غریب فنڈ ارسال کرکے بانی کے لئے آپ صاحبان سے امید ہوتی ہے کہ غریب فنڈ کی امداد کردینگے تو ہم غریبوں کی بھی مراد پوری ہوجائیگی مگر کچھ عرصہ سے ہماری یہ آرزو مبدل بہ رنج ہورہی ہے۔ چھ چھ ماہ سے زائد عرصہ ہوگیا ہے کہ داخلے ارسال کرکے اخبار جاری ہونے کے منتظر ہیں۔ دفتر سے فنڈ خالی ہونے کا جواب ملتا ہے اب آپ ہی بتائیں کہ ہم لوگ کیا کریں۔

(نیازمندان سائلین غریب فنڈ)

اطلاع میں بعض وجوہ کی بنا پر مدرسہ احمدیہ دربھنگہ سے استعفا دیکر علیحدہ ہوگیا ہوں۔ اور اب دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں مدرس ہوگیا ہوں ناظرین مطلع رہیں۔ (عبدالحلیم ناظم صدیقی مولوی فاضل مدرس دارالحدیث رحمانیہ صدر بازار دہلی)

ضرورت کتب مجھے انسان کامل اُردو مصنفہ شیخ عبدالکریم جیلی و مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی کی بہت ضرورت ہے۔ کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں یا جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ (محمد عبدالسلام ابن فخشی)

محمد یوسف اینڈ سنز محلہ سنوارہ شہر برہان پور)

ترک مرزائیت مولوی محمد یعقوب صاحب واعظ اہلحدیث کانفرنس کی تبلیغی کوشش سے تین شخصوں نے مرزائیت سے توبہ کی۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) عبرالدین (۲) محمد بخش (۳) ہدایت خان۔ ساکنان گھوڑیوالہ ضلع گورداسپور۔

خریداران اہلحدیث سے التماس

حسب دستور دفتر ہر ایک خریدار کو قیمت ختم ہونے کی اطلاع کردیجاتی ہے۔ جیسا کہ ہر ماہ کے آخری پرچہ میں حساب دوستاں ملاحظہ فرماتے ہونگے۔ اسمیں تاکیدی نوٹ لکھا ہوتا ہے کہ حتے المقدور قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجی جاوے۔ مگر عام طور پر ناظرین اسطرف توجہ نہیں کرتے۔ نہ قیمت بھیجتے ہیں نہ کوئی اطلاع۔ جب دفتر سے وی پی جاتا ہے تو واپس کردیتے ہیں جس سے دفتر کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ یا تو قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا کریں یا وی پی کو واپس نہ بھیجا کریں۔ اگر خریداری منظور نہ ہو تو کم ازکم اطلاع ہی کردیا کریں۔ (منیجر)

تلاش معاش ایک اہلحدیث مولوی صاحب علوم عربیہ سے واقف اور سند یافتہ طبیب تعلیم تدریس کیلئے ملازمت کے خواہاں ہیں ضرورتمند اصحاب معرفت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپور ضلع اعظم گڈھ خط وکتابت کریں۔

فضائل مساجد کے متعلق قاری ابراہیم صاحب خلیل نے آٹھ صفحہ کا ٹریکٹ شائع کیا ہے قیمت مرقوم نہیں غالباً مفت ہوگا۔ پتہ (بابو عبدالمالک صاحب آنریری سکرٹری مسلم فرسٹ جزیرہ منورہ متصل کراچی)

یاد رفتگان میرا چھوٹا دیدہ کا عبدالحمید، ۷ مارچ کو بعارضہ اسہال بیمار رہکر فوت ہوگیا۔ انا للہ۔ (مولوی محمد امین ناظم انجمن اہلحدیث امرتسر) ناظرین مرحوم کیلئے دعاء مغفرت کریں اور پسماندگان کیلئے بھی صبر وتسلی کی دعا کریں۔

دعائے صحت والدہ ابراہیم بعارضہ کھانسی وبخار عرصہ ۶-۷ ماہ سے بیمار ہے احباب کرام اس کیلئے دعاء صحت کریں۔ (ابو ابراہیم محمد امین مذکور)

آریہ سماج لوہگڈھ امرتسر نے اپنے ہفتہ واری اجلاس مورخہ ۵-۳-۱ میں یہ رزولیوشن پاس کیا کہ خلیفہ قادیان کے اس اعلان کو جس میں انہوں نے ۵ مارچ کیلئے تبلیغی دن مقرر کرتے ہوئے اپنے مریدوں کو یہ تلقین کی ہے کہ وہ ہندوؤں کے گھروں میں جائیں، عواقب سے لاپرواہ ہوکر جائیں۔ بلکہ دیوانگی دکھلائیں خواہ اس میں جان بھی جائے" نہایت ہی خطرناک قانون وامن شکن سمجھتا ہوا گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلاتا ہے کہ اس طریقہ سے باہم فسادات کا سخت خطرہ ہے۔ اس لئے اس طریقہ کی پیش از وقت ہی روک تھام کرنی ضروری ہے۔ (بھیوارام منتری آریہ سماج مذکور)

خط وکتابت اور ارسال زر کے وقت خصوصاً اپنا نام مقام ضرور تحریر کیا کریں۔ ورنہ تعمیل میں تاخیر کے ہم ذمہ وار نہ ہونگے۔

مضامین آمدہ از شیخ قاسم علی صاحب۔ احمدالدین ایم نواب دہلوی۔ خادم محمد ب۔

ملکی مطلع

پُرانی ہندو تہذیب نہیں بدلی

ہندی قوم کے چمکتے ستارے لالہ لاجپت رائے جی نے اپنی تاریخ ہند میں لکھا ہے۔

"ہندوستان کی تاریخ میں مسلمان حملہ آور ہی ایسی پہلی جماعت تھے جنہوں نے اپنا خاص مذہب اور اپنی خاص تہذیب رکھتے ہوئے ہم کو اپنا مذہب اور اپنی تہذیب دینے کی کوشش کی۔ اور ہم میں سے ایک اچھی تعداد کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہوئے۔ مگر باوجود اس کے ہندو قوم نے بحیثیت مجموعی کبھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ مسلمانی مذہب یا مسلمانی تہذیب ہندو مذہب یا ہندو تہذیب سے بالاتر ہے۔" (تاریخ ہند صفحہ ۲۰۳)

ہم حیران تھے کہ لالہ جی نے یہ کیا لکھدیا ہے بجائیکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کی بہت سی عادات اختیار کیں، میل ملاقات بہت بہت کچھ مسلمانوں سے لیا

اس دفعہ ہولیوں میں ہم نے ہندوؤں کی رسوم کو بغور دیکھا تو ہم لالہ جی کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوئے کہ واقعی ہندوؤں نے مسلم تہذیب کو اپنی پُرانی تہذیب کے مقابلہ میں ٹھکرا دیا۔

بازاروں میں، گلیوں میں، گذرگاہوں میں بڑے چھوٹے بوڑھے بچے سب یکساں فحش بولتے جاتے ہیں۔ کپڑے بگڑ رہے ہیں، بدن غلاظت سے آلودہ ہے۔ نیچے گلی میں جوان لڑکے کود رہے ہیں اوپر سے جوان لڑکیاں غلاظت ڈال رہی ہیں۔ منہ سے جو کچھ کہتے ہیں وہ ناقابل ذکر ہے۔ اس وحشت اور پُرانی تہذیب کے نشہ میں بعض دفعہ ایسے مست ہو جاتے ہیں کہ برہنہ ہوکر ناچنے لگ جاتے ہیں۔ سارے بازار غلاظت اور کوڑے کرکٹ سے اٹے پڑے ہیں۔ کاروبار بند ہیں۔

مختصر یہ کہ کوئی اجنبی مسافر اس حال میں ہمارے ملک کی پُرانی تہذیب کے مہذبوں کو دیکھے تو یہی جانے کہ یہ لوگ پاگل ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ بقول لالہ صاحب ہندو اپنی اس تہذیب کو چھوڑ کر مسلم تہذیب سے لیتے تو آج یہ نمونہ نظر نہ آتا۔ اس لئے بادل ناخواستہ ہم لالہ لاجپت رائے جی کی تصدیق کرنے پر مجبور ہیں کہ واقعی ہندوؤں نے اپنی تہذیب کو نہیں چھوڑا۔ اور جب تک ہندو ہندو ہیں ہرگز نہیں چھوڑینگے۔

اشاعت فنڈ

الحمدللہ! اشاعت فنڈ کو ناظرین کرام نے قبولیت بخشی۔ اس سے دفتر [illegible] متعلق اقسام کے اشتہارات برابر کافی تعداد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن [illegible] ضرورت ہے کہ اس فنڈ کو [illegible] کی جائے جس کی صورت یہ ہے کہ اس فنڈ سے [illegible] مبلغ رکھے جائیں جو غیر مسلموں میں اسلام کی اور مسلموں میں توحید و سنت کی اشاعت کیا کریں ہمارے ناظرین اگر مستقل چندہ اس فنڈ کیلئے اپنے ذمہ لگا لیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہماری رائے میں اس چندہ کی ابتدائی منزل ۲ر ماہوار یعنی ۱؎ سالانہ سے شروع ہونی چاہیئے۔ لیکن اس مقدار کو آخری منزل نہ سمجھا جائے۔ بلکہ جو اصحاب حسب حیثیت ۴ر ۸ر ۱؎ ۲؎ تا ۵؎ یا اس سے بھی زائد ماہوار دینگے تو مزید شکریہ کا موجب ہوگا۔ جب چندہ کی طرف سے تسلی ہو جائیگی تو اس کیلئے چند اصحاب الرائے ممبر مقرر کئے جائینگے۔

نوٹ اس فنڈ کی اصل غرض بذریعہ تحریر و تقریر توحید و سنت اور اسلام کی اشاعت ہوگی۔ میلوں، عرسوں اور دیگر اسی قسم کے مواقع پر تقریر و تحریر سے اشاعت ہوگی۔

نوٹ نمبر ۲ ضرورت ہے کہ ناظرین کرام اپنے اپنے علاقے کے میلوں اور عرسوں کی فہرستیں مرتب کر کے بھیجدیں اور اطلاع دیں کہ وہ خود کیا خدمت ذمہ لینگے۔

رپورٹ ماہوار

واعظین کانفرنس اہل حدیث دہلی

(بابت ماہ شوال ۱۳۵۱ھ مطابق فروری ۱۹۳۳ء)

(۱) مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ نے پشاور اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبدالجبار صاحب واعظ سوکھپوری نے ماہ حال میں ۱۴ یوم مقامات ذیل کا دورہ کیا۔ سوکھپوری۔ بنارس۔ [illegible]پوری۔ جیٹانا۔ نیمکا۔ جھانڈا۔ ولایات۔ کلکتہ۔ [illegible]۔ ساکرس۔ جلاسپور ضلع [illegible]۔

(۳) مولوی حافظ گوہر دین صاحب واعظ نے سیوری سنگھیاں کورٹ۔ ویڑھ۔ اتھوال۔ بٹالہ۔ غازیکوٹ۔ بھنڈھوال۔ امرگڑھ۔ کلیہ۔ گورداسپور شہر۔ بھگتانہ۔ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی یعقوب صاحب واعظ بھانبڑی نے مقام کوٹ خود۔ بھانبڑی۔ گوشال پور۔ بدلیا۔ چھینہ بیٹی۔ گھوڑیواہ۔ قادیان۔ بٹالہ۔ کنڈیلہ۔ مرکلاں۔ گھوماں۔ بھرتہ۔ ناتھ پور۔ ڈبیندی۔ ضلع گورداسپور کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی عبدالحمید صاحب باکرآبادی نے مقام باکرآباد۔ نظرپڑا۔ گوپال نگر ضلع مالدہ۔ بنگالہ۔ نہرلطلہ۔ مگاری نگر۔ موتھابونہ۔ ددنہ پور۔ کریم پڑا۔ حبادیب نگر۔ چاندپور۔ امیرپور۔

نیلم پور ضلع مرشد آباد کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخ نگری نے مقام خود میور۔ جراول ضلع گوڑگانوہ۔ ریاست پٹوری۔ بھوانی ضلع حصار۔ ریواڑی۔ دادری چرخی ریاست جیند۔ لوہانی۔ ہانسی۔ حصار، چودھری واس۔ بترو۔ راجگڈھ۔ چورو۔ لبوانہ۔ رتن گڈھ۔ علاقہ ریاست بیکانیر کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی محمد نصیرالدین صاحب واعظ بھرتپوری نے مقام کاتہ۔ گوپال پور۔ نگلہ سیاستی کا۔ گاونڑی۔ سمدارہ۔ نوگانوہ علاقہ بھرت پور۔ سنگار۔ ڈوڈولی۔ بڈا۔ حاجی پور۔ کھینچی تان۔ شکراوہ۔ نیمکا۔ کھائی کا۔ لپھوری۔ بیسرو۔ گلالتہ۔ علاولپور۔ ڈونکا۔ بوی پور۔ بسی۔ گھوڑ سنہند۔ کورالی۔ گھاسیڑہ۔ بنیسی ضلع گوڑ گانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے مقام شوپیاں۔ بنہ گام۔ کہری۔ باڑی خواہ۔ ہانجی پورہ۔ کچھ ڈورہ۔ سدہو۔ خزانہ بل۔ تنگی مرگ۔ رمزگام۔ علاقہ کشمیر کا دورہ کیا۔

(۹) مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ نے مقام کرنہ۔ چاہ رانجھے والا۔ چاہ ڈھول والا۔ بستی ہڑدہی۔ چاہ کیچ والا ضلع مظفرگڈھ۔ ملتان۔ بستی اربیاں۔ اور کوٹ۔ چک ۱۰۵۔ چک ۱۰۶۔ چک ۱۹۹ چک ۱۰۲۔ چک ۱۰۳۔ بدھلے۔ ماہی والا بستی سوہڑال۔ بھینی اللہ داد والی۔ چاہ رکھانوالہ۔ چاہ کگروالا۔ چھاؤنی ملتان۔ چاہ سکندروالا۔ چاہ کھووالا۔ چاہ عبداللہ والا۔ تہل ضلع مظفرگڈھ کا دورہ کیا۔

(۱۰) مولوی عبداللطیف صاحب واعظ ہزاروی نے ماہ حال میں ۱۵ یوم مقام ریالہ۔ کڑچھان۔ بانڈی۔ پہگل۔ کوکلاں۔ برسیاں۔ گھلاں۔ روزیران ضلع ہزارہ کا دورہ کیا۔

(خادم حمید اللہ نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی)

خط و کتابت

کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔

لاہور میں قومی مجالس کا ہفتہ

اور

ماہرین تعلیم کا اجتماع

غالباً ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ اس دفعہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ کا اجلاس کرسمس کے زمانہ میں لاہور میں منعقد ہونے والا تھا جس کا عام اعلان ہو چکا تھا اور دعوتی خطوط تک جاری ہو گئے تھے۔ لیکن لاہور میں چیچک کی وبا پھیل جانے کی وجہ سے یہ اجلاس ملتوی ہو گیا۔

اب یہ اجلاس انشاء اللہ ۱۵۔ ۱۶ و ۱۷۔ اپریل کو پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں منعقد ہوگا۔ اور یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ اسی ہفتہ میں ۱۳ و ۱۴۔ اپریل کو پنجاب کی مشہور و معروف انجمن حمایت اسلام کا سالانہ اجلاس بھی ہوگا جس میں ہر سال پنجاب کے مشاہیر اور بہی خواہان تعلیم کا اجتماع ہوتا ہے۔ نیز مسلم لیگ کو انہی ایام کے لئے لاہور سے دعوت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اسی زمانہ میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا بھی جو ٹیچرس ایسوسی ایشن کی کانفرنس ہے اجلاس ہوگا۔ یہ بھی خالص تعلیمی جلسہ ہے۔ اس جلسہ کا سلسلہ ۱۴ تا ۱۷۔ اپریل جاری رہیگا۔ غرض حسن اتفاق سے قریباً ایک ہفتہ تک مسلسل تعلیمی جلسے ہونگے۔ تعلیم کی ضرورت و اہمیت کے متعلق کچھ لکھنا تحصیل حاصل ہے۔ اس لئے یہ عرض کرنا بے موقعہ نہ ہوگا کہ ان جلسوں میں مسلمانوں کو ایک متحدہ قوم کی طرح شریک ہونا چاہئے۔ ہر صوبے کے تعلیم یافتہ مسلمان خصوصاً جو اصحاب تعلیمی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں اُن سے خصوصیت سے یہ درخواست ہے کہ وہ اس موقعہ پر تشریف لاکر ہماری ہمت افزائی فرمائیں۔

نیز یہ بھی درخواست ہے کہ جو صاحب مسلمانوں کے تعلیمی مسائل و مطالبات کے متعلق کوئی رزولیوشن پیش کرنا چاہتے ہوں وہ اس کو مرتب کرکے کانفرنس کے آنریری سکرٹری کے نام صدر دفتر کانفرنس سلطان جہاں منزل علی گڈھ کے پتہ سے بھیجدیں۔ چونکہ آل انڈیا کانفرنس میں مختلف صوبوں کے مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر صوبہ کے مسلمان اپنے صوبہ کی تعلیمی ضروریات و مشکلات کے مطابق رزولیوشن مرتب کرکے بھیج سکتے ہیں۔

کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے دو طریقے ہیں ایک ممبر کی حیثیت سے دوسرا وزیٹر کے طور پر۔ ممبری کا چندہ ۵ اور وزیٹری کا ۲ ہے۔ ممبروں کو اجلاس میں تقریر کرنے اور جملہ تجاویز پر بحث کرنے اور رائے دینے کا حق بھی حاصل ہوگا۔ نیز اجلاس کے بعد اس اجلاس کی مفصل سالانہ رپورٹ بھی طبع ہونے کے بعد اُن کی خدمت میں بھیجی جائیگی وزیٹر صرف اجلاس میں شرکت فرما سکینگے۔

جو اصحاب اجلاس میں شرکت کا قصد رکھتے ہوں وہ اپنی فیس ممبری یا وزیٹری دفتر کانفرنس میں بھیجکر ممنون فرمائیں۔ قیام کا انتظام استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے مفت ہوگا۔ کھانے کی معمولی قیمت لیجائیگی۔ جس کی مقدار اور دوسرے جزئیات سے انشاء اللہ بعد کو پریس کے ذریعہ سے اطلاع دی جائیگی۔

محمد حبیب الرحمن خان شروانی آنریری سکرٹری
آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس۔ علی گڈھ

کتب خانہ ثنائیہ کی قابل دید کتب میں سے چند کتب

کتب متعلقہ طب

(تصانیف حکیم غلام جیلانی صاحب امرتسری)

کلید حکمت اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پاؤں تک ہر ایک مرض کے اشارات۔ بشارات۔ ادویات جن پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں تو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہٗ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لے کر درج کیا ہے گویا فی الحقیقت سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اس طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد مجربات۔ چٹکلے جو ہر جگہ، ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب، غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی ہر دو جلد یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے چنانچہ سینکڑوں خطوط شکریہ کے چلے آتے ہیں۔ کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ قیمت فی جلد عہ

نشاط زندگی بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں اور متعدی بیماریاں بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہایت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض و نیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہو سکے۔ درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرما کر شان خدا نظر آئے گی۔ فی جلد عا کتابت و طباعت عمدہ۔

از دیگر مصنفین

مجربات کانفرنس پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان کے سربرآوردہ تجربہ کار کہنہ مشق۔ اور ماہرین فن اطباء کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بہ نسل ان کے سینوں میں منتقل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بجد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کر کے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب میں اکثر اطباء کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت عہ مجلد عہ

قواعد بقائے نسل انسانی

(حصہ اول) جس میں قدیم اور جدید اقوام دنیا کی رسم شادی کا بیان ہے۔ جس کا پڑھنا ہر شخص کے لئے شادی سے پہلے اور شادی کے بعد مفید ہوگا۔ اور جس کے مطالعہ سے جسم میں طاقت، دل میں امنگ اور خیالات میں عجیب انگیز انقلاب پیدا ہوگا۔ اور ان دقتوں سے جو شادی کے بعد پیش آتی ہیں اس کا مطالعہ کافی علاج ہے۔ او نیز یہ کہ شریک زندگی (بیوی) کو شوہر پرست بنانے میں کس کس حسن معاشرت کی ضرورت ہے۔ لکھائی، چھپائی عمدہ۔ قیمت عہ

مکمل گنجینہ طبیب اردو اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کے کل امراض کی تشریح، حالات اور نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ نامی گرامی اطباء نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ قیمت عہ

عملی صابن سازی اس میں صابن سازی کی بہت سی ترکیبیں بیان کی گئی ہیں۔ آپ اس کے ذریعہ سے اپنی بیکاری کا علاج کر سکتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ جگشٹا رام صاحب بی۔ اے پی۔ سی۔ ایس سینئر سب جج بہادر حصار

فرم موسومہ چنی لعل جگت داس واقعہ بروالہ بذریعہ جگناداس ولد چنی لعل مہاجن بروالہ تحصیل حصار یکے از مالکان فرم منیجر کارکن ہندو خاندان مشترکہ

بنام محمد حسین۔ احمد حسین۔ ممتاز حسین۔ مہندی حسین پسران حسن علی و عزیز حسین۔ اور محمود حسن قوم سید ساکنان موضع بروالہ مدعا علیہم

نمبر مقدمہ ۹ ۳۳ء

دعوے دلا پانے مبلغ ۱۶۵۰/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں لہذا ان کے خلاف اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم ۱، ۲، ۳ و ۴ مورخہ ۳۳/۴/۳ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا نہ ہونگے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

بتاریخ ۳۳/۳/۴

دستخط حاکم (مہر عدالت)

کتب تفاسیر

تبویب القرآن

مع حواشی تفسیر وحیدی (مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی) اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے جس سے علماء، طلباء، واعظین اور مناظرین کو بے حد آسانی ہو گئی ہے۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن (۴) متفرقات ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت للعہ۔ لکھائی چھپائی عمدہ

تفسیر فاتحۃ الکتاب

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلیپوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ازیں [illegible] کے ۵۰ کتب کی عبارت [illegible] اس کو علماء نے بہت [illegible] ۱۲ر

تفسیر سورہ یوسفؑ

(نظم اردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے۔ واقعی اس میں عجیب دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی

اس تفسیر میں لائق مصنف پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس سے نیچے فارسی میں بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں۔ قیمت جلد اول ۶ر دوم ۶ر سوم ۶ر چہارم ۶ر پنجم ۶ر ششم ۶ر ہفتم ۱۲ر

اکرام محمدی

(پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد لیا صاحب پسروری اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں۔ علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ و محققانہ قلم اٹھایا ہے۔ لکھائی چھپائی [illegible] ضخامت ۲۰۵ صفحات۔ قیمت ۱ر

تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر [illegible] اردو

تخریج ھدایہ عسقلانی

فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کی صحت پر تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر صاحب عسقلانی۔ علماء و طلباء کے لئے خصوصاً اور دیگر شائقین کے لئے بہت مفید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ سب عمدہ۔ قیمت دو روپیہ (۲ر)

"حیات طیبہ" نیا ایڈیشن

مولانا اسماعیل صاحب شہید دہلویؒ و حضرت امیر [illegible] صاحب رائے بریلویؒ کی سوانح عمری جس میں آپ کے [illegible] زندگی کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ۱ر دو روپیہ
"مینجر الحدیث" سے طلب کریں۔

[illegible]

دیگر کتب متفرقہ

خاتون جنت

حضرت فاطمۃ الزہراؓ [illegible] جس کے مطالعہ سے روتے روتے ہچکی بندھ جاتی ہے [illegible]

[illegible] خواب

[illegible] چھپائی نہایت اعلیٰ [illegible]

فطرت نسوانی

[illegible] ہے۔ جو فرانسیسی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اور اس کا ترجمہ [illegible] مصر کے اخبار البلال نے اس کا عربی ترجمہ کیا اور بعد ازاں اردو [illegible] کا بلیغ ہے۔ قیمت ۱ر

مقصود زندگی۔ بہت اچھا رسالہ ہے۔ قیمت [illegible]

مراد زندگی۔

ملنے کا پتہ

مینجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۰ — نمبر ۲۳

اہلحدیث

امرتسر ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۳۳ء جمعہ مبارک

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبویہ [illegible] اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد وضوابط

(۱) قیمت [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

شرح قیمت اخبار

[illegible]

فہرست مضامین

ناظرین اہلحدیث

[illegible] فراق [illegible] کی تحریک [illegible] بھی عید

عید اضحیٰ مبارک ہو

انتخاب الاخبار

[illegible]

[illegible]

۲۴ اپریل کا [illegible]

[illegible]

—— [illegible] جرمنی میں یہودیوں کے [illegible] کی [illegible]
جرمنی سے نازی یہودیوں کی دکانوں پر [illegible] کر رہے ہیں۔

قول پر عمل کرے یا نہیں "
اور قسطلانی نے لکھا ہے۔

قال الشافعیۃ لا یاخذ بقولھم و قال الحنفیۃ نعم ظاہر لا (ای الحدیث) انہ صلی اللہ علیہ وسلم رجع الی قولھم لکن حملہ امامنا الشافعی علی انہ تذکر۔

"یعنی شافعیہ نے کہا ہے کہ مقتدیوں کے قول پر عمل نہ کرے۔ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ کرلیوے اور ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے ان کے قول کی طرف رجوع کیا۔ لیکن امام شافعی نے اس کو اس پر محمول کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آگیا تھا۔"

مصنّفات اہلحدیث ہند

(از ابو یحییٰ ملک امام خان صاحب)

اس کتاب کا تذکرہ کسی حد تک اخبار اہلحدیث امرتسر میں آچکا ہے۔ مگر افسوس اہل علم حضرات نے اس کی تکمیل کی طرف کم توجہ کی ہے۔ اور جن اصحاب نے اس کی تمت ... ان میں سے بعض بلکہ اکثر کی تحریروں کا انداز اس قسم کا ہے جس سے واقعہ بہت کم مستفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ کتاب کا نمونہ پیش کیا جائے جس سے ضمناً طرز و اسلوب کی تصحیح بھی ہو جائے گی اور حضرات کسی کتاب سے متعلق مطلع فرمانا چاہینگے صحت و نہج کی پابندی کا خیال بھی رکھ سکینگے۔

[illegible]	[illegible]	نام کتاب و کیفیت عمومیہ (کتاب)	نام و احوال مصنف
۱	×	سبیل الرشاد فی بیان محفل المیلاد (اردو صفحہ ۳۲) مطبوعہ ۱۳۰۵ھ مصنف علام نے خلاف عادت اپنے نام سے شائع کی۔ عالمانہ طرز سے مولود مروجہ کی تردید کی گئی ہے ضمناً بعض دوسرے مسائل بھی آگئے ہیں جن کے مطالعہ سے آپ کے تبحر اور وسعت نظر کا اندازہ ہو سکتا ہے۔	مولوی اسمٰعیل صاحب علیگڈھی مرحوم۔ (متوطن علی گڈھ متوفی ۲۷۔ شوال ۱۳۱۱ھ) آپ علی گڈھ کے معروف رؤسا اور مشہور علماء میں سے تھے۔ جن پر امارت سیادت اور وراثۃ (الانبیاء) سب ناز کرتی تھیں۔ جامع معقول و منقول ایسے کہ مولوی محمد بشیر سہسوانی مرحوم آپ کے مداح اور علامہ مولوی شمس الحق صاحب محدث ڈیانوی صاحب "عون المعبود" نے امام بخاری کی نصرۃ میں آپ سے "رفع الالتباس عن بعض الناس" لکھوائی۔ مناظرہ میں یدطولیٰ تھا۔ اس کے علاوہ کتب ذیل آپ نے لکھیں۔ "اثبات الجبر بالتامین من الاحناف المحققین" اور "الکلام الزرین فی الرد علے القول المتین"۔ مگر یہ دونوں کتابیں مصنف علام کے ایثار کی وجہ سے دوسروں کے نام سے شائع ہوئیں۔ علی گڈھ میں جماعت اہل حدیث کی ترویج و ترقی کا باعث آپ ہی کی ذات گرامی تھی۔ ممدوح کے دیکھنے والے ابھی تک شہر و نواحی میں باقی ہیں جو آپ کے محامد بیان کرکے خود بھی روتے ہیں اور دوسروں کو وقف گریہ کر دیتے ہیں۔
۲۱	×	"صلوٰۃ النبی" (اردو صفحہ ۱۰۰) ارکان خمسہ اسلام کے متعلق بالتفصیل مسائل کا بیان ہے۔ یہ کتاب نہایت مقبول ثابت ہوئی اور مولانا مرحوم کی زندگی ہی میں دو مرتبہ شائع ہوئی۔ اور آپ کے انتقال کے بعد مطبع فاروقی دہلی نے مناسب ترمیم کے بعد "دستور المتقی المعروف بہ صلوٰۃ النبی" کے نام سے چھاپی۔ مگر اب دونوں نسخے نایاب ہیں۔	مولوی حافظ احمد حسن صاحب متوطن نصیر آباد (اجمیر) متوفی ۲۳ رمضان ۱۳۱۲ھ۔ مرحوم عدالت نصیر آباد کے ایک معزز اہلکار تھے۔ مگر ضلع اجمیر نصیر آباد میں جماعت اہلحدیث کو آپ کی وجہ سے خوب نمو حاصل ہوا۔ مدرسہ حقانی نصیر آباد آپ ہی کی مساعی کا نتیجہ ہے۔
۷۴	×	"قانون شریعت محمدی"..... رد بدعات محدثہ پر لکھا گیا۔ جیسا کہ عالی جاہ نواب زادہ نواب علی حسن خانصاحب (بھوپال) دام اقبالہ اپنی کتاب "تذکرہ بزم سخن" میں ذکر فرماتے ہیں۔ (صفحہ) سہسوان کی سرزمین سے ایسے نونہالوں کا اٹھنا جو "عادت محدثہ" کی تردید کریں تعجب خیز نہیں :- فقط	منشی محمد فاخر حسین ابن منشی احتشام الدین (سہسوانی) تلمیذ رشید منیر شکوہ آبادی سخن شائستہ از معدن طبع مے آرد۔ گویند کہ جز فن سخن با کار دیگر سروکارے ندارد۔ دیوان ضخیم دارد و "قانون شریعت محمدی" رسالہ در بدعات محدثہ گرد آوردہ اوست۔" (منقول از تذکرہ بزم سخن صفحہ)

انصاف بحق الاحناف

قرۃ العین فی اثبات رفع الیدین

(۳)

مولوی نور محمد صاحب دیدارسنگھی نے رفع الیدین نہ کرنے میں تیسری دلیل پیش کی ہے۔

عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ۔

جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے اور ہم نماز میں رفع الیدین کر رہے تھے تو حضور نے فرمایا تم کیوں نماز میں رفع الیدین کرتے ہو۔ یہ صورت معلوم ہوتا ہے جیسا کہ منہ زور گھوڑوں کے دم اوپر کو اٹھتے ہیں نماز میں آرام کرو۔ (مسلم ص۱۹۱ والنسائی ص۱۷۶)"

مولوی صاحب کا اس حدیث سے رفع الیدین للرکوع مراد لینا دو باتوں سے خالی نہیں۔ یا کم علمی یا بددیانتی۔ کم علمی تو ہم کہہ نہیں سکتے کیونکہ صحیح مسلم ونسائی کا صفحہ درست لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب نے کتابوں کو سامنے رکھکر لکھا ہے۔ اور دوسرا امر کہ سنگھی صاحب نے قصداً بددیانتی سے کام لیا وہ درست معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مضمون پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مولوی صاحب کی پیش کردہ حدیث کا جواب صحیح مسلم کے اسی صفحہ میں موجود ہے۔

(۱) عن جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما شانکم تشیرون بایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ ولا یومی بیدہٖ۔

(مسلم ص۱۸۱)

(وہی حضرت جابر بن سمرہ جو پہلی حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ) میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور ہم سلام کے وقت اپنے ہاتھوں سے ایک دوسرے کو اشارہ کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم اپنے ہاتھوں سے کیوں اشارہ کرتے ہو۔ جیسا کہ منہ زور گھوڑے دم اٹھاتے ہیں۔ جب تم السلام علیکم کہو تو صرف دوسرے آدمی کی طرف التفات کیا کرو ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔"

مولوی سنگھی صاحب یہی حدیث لکھکر فرماتے ہیں کہ۔ "حدیث ثانی اور اول میں بالکل فرق واضح ہے پہلی حدیث کو دوسری پر حمل کرنا سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے۔" (العدل ۲۳-نومبر ۳۲ء)

(فرماتے ہیں کہ پہلی حدیث میں ہے کہ) "حضور گھر سے تشریف لائے اور ہم نماز میں تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا اسکنوا فی الصلوٰۃ۔

نوٹ معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ نماز وتر میں رفع الیدین کرتے ہونگے۔ جیسا کہ حنفی لوگ تیسری رکعت میں رفع یدین کرکے پھر ہاتھ باندھکر دعا قنوت پڑھتے ہیں۔ تو حضور نے منع فرمادیا ہوگا کہ ایسا مت کیا کرو۔ بلکہ بعد الرکوع ہاتھ اٹھا کر دعا مانگا کرو۔ لہذا وتروں میں رفع الیدین کرنا منع ثابت ہوا۔ غرض کہ مولوی سنگھی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لیکن آپ کا انصاف ملاحظہ فرمائیے۔ وہی صحیح مسلم جس جگہ سے مولوی صاحب نے دونوں حدیثیں نقل کی ہیں ان حدیثوں پر امام نووی نے بایں الفاظ تبویب فرماکر سنگھی صاحب کے وہم کو توڑا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

(۲) باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ والنھی عن الاشارۃ بالید ورفعھما عند السلام (صحیح مسلم ص۱۸۱)

"سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے سے منع کرنے اور آرام سے نماز پڑھنے کے بیان میں۔"

(۳) اور شرح میں امام موصوف نے لکھا ہے۔

المراد بالرفع المنھی عنہ ھنا رفعھم ایدیھم عند السلام مشیرین الی السلام من جانبین کما صرح بہ فی الروایۃ الثانیۃ

"یعنی اسکنوا فی الصلوٰۃ سے بوقت سلام ہاتھوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت مراد ہے جس کی دوسری روایت میں تصریح کردی گئی ہے۔"

(۴) اور امام نسائی نے اس حدیث پر اس طرح تبویب فرمائی ہے۔

باب السلام بالایدی فی الصلوٰۃ۔ اور باب موضع الیدین عند السلام۔

"اس حدیث سے سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت ہے۔"

(۵) اور امام ابوداؤد نے اس طرح باب باندھا ہے باب فی السلام کہ یہ باب سلام کے متعلق ہے۔ رفع الیدین عند الرکوع مراد نہیں۔

(۶) امام شافعی کتاب الام میں یوں باب باندھتے ہیں۔ باب السلام فی الصلوٰۃ۔ کہ یہ حدیث سلام کے متعلق ہے رفع الیدین کی ممانعت نہیں۔

(۷) اور صاحب کنز العمال نے اسطرح باب باندھا ہے "منع الاشارۃ بالید وقت السلام۔ (اس حدیث میں سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت ہے) نہ کہ عند الرکوع رفع الیدین کی جیسا کہ سنگھی صاحب نے سمجھا ہے۔

(باقی دارد)

(نور محمد جاکھی)

اظہار وقف

(بقلم مولوی عبد الوہاب صاحب از دہلی صدر بازار)

"مولوی صاحب موصوف مرحوم کو ہمارے ناظرین جانتے ہونگے۔ آپ کا تعلق جماعت اہلحدیث سے رہا ہے۔ آپ نے وفات سے پہلے ایک وصیت کی تھی۔ وصیت کیا تھی، دراصل اظہار وقف تھا۔ یعنی کچھ املاک مرحوم نے قومی مال سے خریدی تھیں جو دراصل وقف تھیں۔ ان کی بابت آپ نے اظہار وقف کیا۔ چونکہ آپ کا تعلق جماعت اہلحدیث سے تھا اسلئے آپ کی وصیت کو ہم ناظرین اہلحدیث تک پہنچاتے ہیں۔

اس اظہار وقف میں دو تین امور محل نظر ہیں ان کے جانشین سے امید ہے اس کی تشریح کرکے معاملہ صاف کر دینگے"

{یہ نقل وقف نامہ تدراللہ مطابق اصل کے ہے جو کاغذ مبلغ عـــہ پر تحریر ہے}

منکہ مولوی عبد الوہاب ولد شیخ محمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ معلمی ساکن صدر بازار منڈی پان شہر دہلی کا ہوں۔ چونکہ میں مقر عرصہ سے کار خیر میں مشغول ہوں میرا عمل قرآن شریف وصحاح ستہ پر رہا۔ دنیا پر جسقدر مذاہب ہیں میں اُن سے علیحدہ ہوں۔ علاوہ دیگر مذاہب کے اہل حدیثان میں بھی تعلیم رسول میں دیگر مذاہب کی تعلیم کو بھی مروج کیا ہوا ہے۔ مگر فقیر اس طونی سے بیزار رہا۔ جو دین محمدؐ خدا کی طرف سے لائے اور محدثین نے اُس کو چھ[1] کتابوں بخاری، مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی میں جمع کیا۔ تمام عمر اُن پر عملدرآمد رہا۔ تمام مذاہب کی کتابوں کو ان چھ کتابوں کے ماتحت رکھا۔ امام ابوحنیفہ۔ امام مالک۔ امام احمد بن حنبل۔ امام شافعی کی بات کو ان کے مقابلہ میں جواب دیدیا۔ مگر ان کو جواب نہیں دیا۔ چونکہ مقر کے بے شمار لوگ اس تعلیم کے پابند اور شاگرد ماہر ہوچکے ہیں اور مقر کا کام ایک خاص جماعت سے ہے اور وہ اس عقیدہ کی پابند ہو اور مدرسہ نہایت عمدہ پیمانہ پر قائم ہے اور اکثر جماعت نے اس میرے عقیدے کی تعلیم کی ترقی کے لئے مالی امداد بھی کی جس کی کثیر جائداد متعلقہ مدرسہ واقعہ منڈی پان صدر بازار دہلی حاصل کی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

چونکہ مقر کی عمر اسوقت تقریباً ستر سال کے ہوچکی میری اولاد و زوجہ موجود ہے۔ لیکن مقر نہیں چاہتا کہ جسقدر جائداد مقر نے واسطے خدا کے وترقی وبہبودی اسلام کی غرض سے قائم کی ہے اور جسکا نگرانی ہے۔ بعد میرے میری اولاد اُس کو غصب کرلیوے یا خورد برد کرلیوے۔ اور جس اعلیٰ مقاصد کے لئے مدرسہ قائم کیا ہے کہ تمام عرب وعجم میں اسلام کی اشاعت ودین الٰہی کو راہ راست پر استقامت ہو وہ مقصد فوت نہ ہوجائے۔ اس واسطے بنظر عاقبت اندیشی یہ دستاویز وقفنامہ بحالت صحت نفس وثبات عقل وبدرستی ہوش وحواس خود بلا جبر وترغیب دیگرے برضامندی تمام اپنی تحریر کرکر جملہ جائداد غیر منقولہ مفصلہ ذیل ملکیت خود کو بنام خداوند تعالیٰ بشرائط ذیل وقف کرتا ہوں۔ شرائط وقف ہذا حسب ذیل درج کیجاتی ہیں اُس پر تاحیات خود منمقر بعد میرے ہر متولی وقف کو کاربند رہنا ہوگا۔

اوّل یہ کہ تاحیات خود منمقر واقف جملہ جائداد غیر منقولہ موقوفہ مدرسہ مذکور کا خود نگران ومنتظم اور متولی ہوگا۔ کسی کو میری حیات تک حق مداخلت حاصل نہ ہوگا۔

دوم یہ کہ منمقر کی وفات کے بعد میرا پسر مولوی عبد الستار جو خاص طور پر مقر کے زیر تعلیم رہا ہے اور جس پر منمقر کا خدا کے فضل سے کلی بھروسہ ہے میرے بعد میری طرح کتاب وسنت کو سنبھالے اور جملہ جائداد موقوفہ متعلقہ مدرسہ کا متولی رہکر انتظام مرمت وشکست ووصول کرایہ وآبادی وبرخاستگی کرایہ داران اور انتظام مدرسہ جس طریق سے منمقر کر رہا ہے اُسی طرح کرتا رہے اور جائداد موقوفہ کو تلف نہ ہونے دے اور ہر پہلو سے مقاصد میں لگا رہے کسی قسم کا دقیقہ باقی نچھوڑے۔

سوم یہ کہ صاف طور پر درج کیا جاتا ہے کہ یہ وقف نامہ خاص ہے عوام کو اس میں دخل اندازی کا حق نہ ہوگا۔ نہ کسی رشتہ دار پسر دختر یا زوجہ کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی قسم کے ترکہ کا مطالبہ کریں۔ کیونکہ جملہ جائداد پیدا کردہ مقر کار خیر کے لئے ہے اور اب بھی اسی غرض کے لئے وقف کی گئی ہے۔ دنیوی اصول یا ذاتی مفاد کے لئے نہیں ہے البتہ مقر کا منشاء یہ ضرور ہے کہ مقر کے خاندان میں جو لائق فرزند ہو وہ مقر کے بعد نسلاً بر نسلاً جملہ حق حقوق تولیت حاصل کرکے منمقر کا کام بدستور جاری رکھے۔ اور مثل میرے غرباء کی تعلیم وپرورش واشاعت اسلام بطریق اہلحدیث وعقیدہ مقر جاری رکھے۔ اور اپنی زندگی میں مدرسہ کو ہر نوع سے ترقی دیوے۔ اور اُس کی آمدنی کو ماہواری نان نفقہ خود میں صرف کرے اور اخراجات مدرسہ میں یا جس کو مناسب سمجھے دیوے۔

چہارم یہ کہ اگر کوئی دیگر فرزند اس قابل ہوئے جو مقر کے مقاصد وعقائد واشاعت اسلام میں مددگار ثابت ہو تو مولوی عبد الستار مذکور اُس کو اپنے کام میں شریک کرلیوے۔ نیز اپنی زندگی میں آیندہ کتاب وسنت کی حفاظت وتعلیم کے لئے کسی قابل شخص کو جو اولاد مقر میں سے ہو نامزد جانشین وامیر کردیوے۔ اور اگر اولاد میں کوئی قابل نہ ہو دوسرے تو شاگردان میں سے جو شخص قابل ہو اُس کو امیر وجانشین کردیوے۔

---

[1] چھ کی خصوصیت جمیع احادیث سے کیوں؟ موطا۔ دارمی۔ صحیح ابن خزیمہ۔ دارقطنی بیہقی وغیرہ میں کیا ہے؟ (اہلحدیث)

پنجم یہ کہ ہر امیر جانشین کا فرض ہوگا کہ مقر کی ہدایت پر عمل کرتا رہے اور اپنی زندگی میں امیر آئندہ نامزد کرتا رہے۔ کوشش یہ ہو کہ اول میرے خاندان میں سے قابل شخص تلاش کیا جائے اگر کوئی ایسا قابل نہ ہو تو شاگردان میں سے کسی قابل شخص کو متولی قائم کر دیوے۔ اگر بدنظمی کسی قسم کی پیدا ہو تو ماسوا اپنی جماعت غرباء کے دیگر شخص کو مزاحمت کا حق نہ ہوگا۔ جماعت بھی صرف اتنا دخل دے سکتی ہے کہ متولی جو نا قابل یا نا اہل ثابت ہو اُس کو بذریعہ اپنی جماعت اہلحدیث بذریعہ فیصلہ خانگی تبدیل کرا دیویں۔ اور بدنظمی کا ثبوت یہ ہوگا کہ جو علیم رسول اللہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اور جو اپنے صحابہ کو تعلیم دی ہے وہ کتاب و سنت یعنی کلام اللہ و صحاح ستہ میں قلمبند ہے۔ سمجھنے اور سمجھانے کے لئے ہر ایک اعتقاد و عمل کیلئے مقدم ہے۔ خلاف کرتا ہو یا نماز کی پابندی نہ کرتا ہو۔ یا وقت پر نماز نہ پڑھتا ہو۔ یا کفر بواح یا بدعتی ثابت ہو۔ تو ایسی صورت میں اُس متولی کو برطرف کرا سکتے ہیں اور دوسرا متولی نامزد کر سکتے ہیں عوام کو متولی کے کسی فعل سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔

ششم یہ کہ یہ وقف نامہ خاص بطور وقف نذر اللہ کی شکل میں تحریر ہوا۔ اگر کوئی شخص مدرسہ یا مسجد یا جائداد متعلقہ مدرسہ کو نقصان پہنچانے کی نیت سے متولی سے مقدمہ بازی کریگا یا متولی بدعنوانی کریگا تو روز محشر مقر اُس کا دامنگیر ہوگا اور اُس کو جوابدہی کرنی ہوگی۔

ہفتم یہ کہ ہر رشتہ دار مقر و ورثاء مقر کا فرض ہوگا کہ میرے اس وقف نامہ کی تکمیل میں مزاحمت نہ کریں نہ کسی قسم کا عذر کریں۔ اگر آئندہ کرینگے تو روبرو عدالت حاکمان وقت و پنچان اُن کی مزاحمت و عذر باطل متصور ہوگی۔

ہشتم یہ کہ جملہ جائداد موقوفہ بزمانہ حال و استقبال جملہ انتقالات سے بری اور پاک و صاف رہیگی۔ اور کسی متولی مقرر شدہ کو اُس کے بیع و رہن و ہبہ و مکفول و زیر ضمانت وغیرہ کسی طریق سے منتقل کرنے کا حق نہ ہوگا۔ ورنہ وہ ہر ایک انتقال روبرو حاکمان وقت محض باطل و ناجائز و ناقابل سماعت متصور ہوگا۔

نہم یہ کہ اگر کسی وقت میں منجملہ جائداد موقوفہ کے کوئی جائداد منہدم ہو جاوے اور اُس کی تعمیر جدید کے لئے رقم آمدنی کی یہ جائداد موقوفہ موجود نہ ہو۔ یا کسی جائداد موقوفہ کی معقول قیمت دستیاب ہوتی ہو تو اِن ہر دو صورتوں میں صرف مولوی عبدالستار پسر میرے کو اختیار رہیگا کہ وہ باقرار خود بحیثیت متولی اُس جائداد کو بیع کر کر اُس کی زر قیمت سے حسب مرضی خود دیگر جائداد خرید کر لیں۔ وہ جائداد خریدکردہ بھی وقف نذر اللہ متصور ہوگی۔ لیکن یہ اختیارات صرف مولوی عبدالستار پسر موصوف کو دیئے گئے ہیں۔ اور کسی دیگر متولی کو کسی صورت سے جائداد موقوفہ کے انتقال کا حق نہ ہوگا الا اگر مولوی عبدالستار پسر موصوف اپنی حیات میں برائے آئندہ کسی متولی کو یہ اختیارات دینے مناسب سمجھیں تو دے سکتے ہیں۔ یہ اُن کی مرضی پر منحصر ہے۔

ایک مکان مع نشست گاہ و دکانیں و دو زینہ مع چار بالاخانہ سکونتی پختہ دروبست واقعہ منڈی پان شہر دہلی۔ محدودہ ذیل۔

شرقاً	غرباً
کوچہ نافذہ	جائداد حاجی جمال الدین
جنوباً	**شمالاً**
سڑک شارع عام و دروازہ دکاکین و مکان و چھجہ وغیرہ	مسجد کلاں اہلحدیثیان

عملہ ایک مکان پختہ دروبست واقعہ عیدگاہ کہنہ شہر دہلی محدودہ ذیل۔ جس کا نگران و منتظم بذریعہ وصیت نامہ اقراری حاجی عبداللہ مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۹۱۱ء مقر ہے۔

شرقاً	غرباً
سراسر دیوار سنگ خارہ مکان	دیوار خام بابت صحن فنا ہذا و راستہ آمد و رفت
جنوباً	**شمالاً**
راستہ شارع عام و دروازہ مکان و بدررو	دیوار خام منشی محمد سعید وغیرہ

ایک مکان واقعہ بلیماران حویلی حسام الدین حیدر شہر دہلی جس کا نصف حصہ خرید کردہ بموجب بیعنامہ مورخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء از نام خود و نصف حصہ از نام حافظ عبدالستار و حافظ عبدالرحمن و عبدالواحد پسران خود جو میں نے اپنے ذاتی روپیہ سے بذریعہ بیعنامہ ۱۲۔ اگست ۱۹۱۹ء خرید کرایا تھا۔ پسران کا نام بے نامی ہے در اصل دروبست مکان مالک واحد مقر ہے۔

شرقاً

دیوار مشترکہ تا حد چھجو مکان بعض مکان حاجی فضل الرحمن صاحب سوداگر

غرباً

کوچہ مشترکہ و دروازہ مکان و بعض مکان حاجی اللہ بخش

جنوباً

بزمین چھوت مشترکہ و دو چوکھٹ زیر منزل بالا منزل کشادہ

شمالاً

سراسر زمین صحن مکان و باورچی خانہ وغیرہ

دوکانات نو تعمیر پختہ دروبست منجملہ اُن کے ایک مکان کلاں معروف مدرسہ دار الکتاب والسنۃ واقعہ صدر بازار منڈی پان شہر دہلی۔ محدودہ ذیل۔

شرقاً

جائداد مملوکہ نا معلوم مسکونہ اسمٰعیل ابراہیم بمبئی والے!!

غرباً

عملہ جائداد لالہ رتن لال گیان داس بعض کوچہ مشترکہ دروازہ مکان دوم

جنوباً

مکانات گھوسیاں

شمالاً

سڑک شارع عام و دروازہ مکان کلاں مع سہ چوکھٹ کشادہ

ش۔۲ وقف کی بیع کیسی؟ بیع تو مملوک کی ہوتی ہے۔ وقف کسی کی ملک نہیں۔ دوم اگرچہ مفاد وقف کی بنا پر ہے تو پھر مولوی عبدالستار کی خصوصیت کیا؟ (اہلحدیث)

جنگ کربلا کی حقیقت

اور

امارت یزید

"اس کا تمہیدی حصہ پرچہ ۲۴ مارچ میں درج ہو چکا ہے۔ اس میں اقوال شیعہ سے یزید کی قابلیت حکومت ثابت کی ہے۔ اس کے بعد ملاحظہ ہو۔"

جناب مدیر رسالہ "اصلاح" اور "الشمس" کھجوہ ضلع سارن شیعوں کے مسلم اور بہت بڑے مجتہد عالم ہیں۔ ان کو حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ جو شقاوت قلبی ہے اس کا اظہار اور یزید کی تعریف و توصیف کا اقرار اس طرح کرتے ہیں کہ

(۱) "خلفائے ثلاثہ کفار کی اولاد سے تھے اور یزید کا باپ بلکہ دادا بھی مسلمان تھا۔ اس اعتبار سے وہ خلفاء ثلاثہ سے افضل تھا۔" (رسالہ الشمس جلد ۸ نمبر ۵ صفحہ ۴۲)

(۲) "نسبی حالت اس (یزید) کی ایسی تھی کہ اس کا دادا ابو سفیان ہمیشہ ابوبکر و عمر کو بطل قریش لکھتا تھا۔ مگر وہ اس کو سید و شیخ کہا کرتے تھے۔" (ایضاً صفحہ ۴۲)

(۳) "شیخین کو یہ شرف نصیب نہ ہوا کہ کبھی اپنی وصلت و پیوند خاندان بنی امیہ میں کر سکیں۔ مگر یزید ایسا مقتدر و سر برآوردہ تھا کہ خلیفہ دوم کی پوتی سے عقد کیا۔ تو کیا اس کے بعد بھی کسی کو یزید کی شرافت نسبی میں شک ہو سکتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۴۲)

(۴) "خلافت ابوبکر باعث ارتداد اکثر عرب ہوئی تھی۔ اسی طرح دونوں خلافتوں میں ہزارہا نہیں لاکھوں آدمی مرتد اور اسلام سے خارج ہوئے۔ بخلاف یزید کے کہ اس کی خلافت میں ایک متنفس بھی مرتد نہیں ہوا بلکہ اس درجہ اسلام کی ترقی ہوئی کہ خلفاء ثلاثہ میں بھی یہ بات نہ تھی۔" (ایضاً صفحہ ۴۴)

اب علماء شیعہ کی سنئے!

یزید بن معاویہ غالی شیعہ تھا

مجالس المومنین مجلس ہشتم صفحہ ۲۵۹ میں ہے کہ یزید نے اپنے بیٹے معاویہ[1] کی تعلیم کیلئے ایک شیعہ فاضل مقرر کیا تھا۔ وہ یہ کہ معاویہ (بن یزید) نہ صرف شیعہ تھا بلکہ علماء شیعہ میں سے تھا اس واسطے اس کے مخالفین نے اس کو زہر دیدی اور زندہ درگور[2] کر دیا۔ اصل عبارت یہ ہے۔

آخر اورا زہر داد زانکہ یکے از علماء شیعہ بود زندہ درگور کردند۔

شیعہ مجتہدین و مؤرخین قتل حسین سے یزید کی بریت کرتے ہیں

شہادت امام رضی اللہ عنہ کی بابت دیکھئے کہ یزید کا کیا خیال تھا۔ سب سے پہلے زجر بن قیس نے شہادت حسین کی خبر یزید کو دی تو

"یزید سر فرو داشت و سخن نکرد و پس سر برآورد و گفت قد کنت ارضی من طاعتکم بدون قتل الحسین اما لو کنت صاحبه لعفوت عنه۔ اگر من حاضر بودم حسین را عفو میداشتم۔"
(ناسخ التواریخ صفحہ ۲۲۹)

"یعنی یزید دم بخود ہو گیا اور تھوڑی دیر بات بھی نہ کر سکا پھر سر اٹھایا اور کہا میں اس پر زیادہ راضی تھا کہ حسین کو قتل نہ کیا جاتا اور میرے حکم کی تعمیل کی جاتی۔ اگر میں کربلا میں ہوتا تو حسین کو معاف کر دیتا۔"

پھر محضر بن ثعلبہ نے بزعم خود خوشخبری سنائی تو کہا
ما ولدت ام محضر اشد والئم ولکن قبح اللہ ابن مرجانہ۔

"محضر کی ماں نے ایسا سخت ترین اور کمینہ بچہ نہ جنا ہوگا لیکن ابن مرجانہ (ابن زیاد کو بطور

[2] یہ نہ پوچھیں کہ اگر زندہ درگور کرنا تھا تو پھر زہر دینے کی کیا ضرورت تھی؟ آخر شیعی مؤرخین ہی جو ٹھہرے ۱۲ منہ

[1] یزید کے بیٹے کا نام بھی معاویہ تھا ۱۲

طنز کیا) کا خدا برا کرے۔ اُس نے حسین کو قتل کیا خدا اس کو قتل کرے۔" (حوالہ مذکور)

پھر شمر آیا اور انعام کا طالب ہوا تو

"یزید گفت ہرگز ترا از من جائزہ نخواہد رسید شمر خائف و خاسر بازگشت و از دنیا و آخرت بے بہرہ ماند۔"

"یعنی یزید نے کہا ہرگز تجھ کو میری طرف سے انعام نہ ملیگا۔ تو شمر خائف و خاسر دنیا و آخرت سے نامراد لوٹا۔"

"وکان بیدہ مندیل فجعل یمسح دموعہ"

"اس کے ہاتھ میں رومال تھا جس سے وہ اپنے آنسو پونچھتا تھا۔" (خلاصۃ المصائب مطبوعہ نولکشور ص۳۰۲)

"طپانچہ بر روئے نحس خود زد و گفت مرا چکار با قتل حسین۔" (جلاء العیون ص۵۲۸)

(اپنے منہ پر طپنچے مارتا تھا اور کہتا تھا مجھے حسین کے قتل سے کیا واسطہ تھا)

"صبح و شام برخوان طعام نشست جز ابن امین علیہ السلام۔" (طراز مذہب مظفری ص۴۵۸)

"چاشت و شام نیخورند مگر آنکہ جناب سید الساجدین را بخوردن خود حاضر نمود۔" (ناسخ اخوان مطبوعہ ایران ص۳۳۳ از ناسخ التواریخ ص۲۷۵)

"یعنی روزانہ یزید اور امام زین العابدین مل کر کھانا کھاتے تھے۔" (حوالہ مذکور)

"پھر دو لاکھ دینار (طلائی سکہ مثل پونڈ) بطور خون بہا کے امام زین العابدین کے سپرد کیا۔ اور ہدایا و تحائف و رخت و ظروف نقرئی و طلائی بیش بہا کے چمڑے کے دسترخوانوں پر زر و مال کے ڈھیر لگا کر امام زین العابدین کے حوالہ کئے۔" (طراز مذہب مظفری ص۴۵۹)

"پھر نعمان بن بشیر صحابی کو ایک ہزار اسوار دیکر بڑی شان و شوکت سے امام زین العابدین کو مع جملہ اہل بیت کے روانہ کیا۔" (ص۴۶۱)

پھر امام زین العابدین سے معذرت خواہی کرتے ہوئے کہا۔

"ابن مرجانہ (ابن زیاد) پر خدا لعنت کرے اگر میں موجود ہوتا تو حضرت امام جو کچھ بھی مجھ سے طلب کرتے میں ان کو دیتا اور ان کے قتل پر راضی نہ ہوتا۔ آپ مجھ کو خط لکھا کریں اور جو حاجت ہو مجھ سے طلب فرماویں کہ میں بجالاؤنگا۔"

(جلاء العیون ص۵۲۳)

(باقی دارد)

اہلحدیث کانفرنس اور ہم

مسٹر بٹ بی اے لاہوری کے قلم سے

آج دنیا میں بیداری کی برقی رو مردہ اجسام میں زندگی پیدا کر رہی ہے۔ مگر ایک ہم ہیں کہ ابھی مزہ حیات سے ناآشنا ہیں۔ کوئی اُٹھتا ہے نئی بلڈنگ کھڑی کرنے کی سعی نامشکور کرتا ہے (میں ذاتیات میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اور نہ اس چیز کو اچھا سمجھتا ہوں)۔ اور کوئی قلم دوات لے مرثیہ خوانی کرنے لگ جاتا ہے کہ جماعت مردہ ہوگئی، لوگوں میں خشکی اور یبوست آگئی، ایثار و قربانی حرف غلط کی طرح قلوب سے محو ہوگئے وغیرہ وغیرہ۔ میں ان سب چیزوں میں سے کسی ایک کا بھی قائل نہیں۔ میدان عمل میں آئیے اور دیکھئے کہ لوگ دینا جانتے ہیں یا نہیں۔ اہلحدیث کانفرنس نے اپنی ہمتوں اور وسعتوں سے بڑھ چڑھ کر کام کیا اور کر رہی ہے اور انشاء اللہ کرتی رہیگی۔ مگر ہم ہیں کہ اس کی طرف سے بالکل لاپرواہ ہیں۔ میں اس میں علماء اور پبلک دونوں کو یکساں قصوروار سمجھتا ہوں۔ بہرحال گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ کانفرنس کے دائرہ عمل کو وسیع کیا جائے۔ چند بزرگوں کے خلوص کا تہ دل سے اعتراف و قدر کرتا ہوں۔ مگر بایں ہمہ یہ لغزش بھی ناقابل تلافی ہے کہ کام بالکل محدود حلقہ میں رہے اور پروپیگنڈا جو آجکل سب سے بڑی طاقت ہے نظرانداز کر دیا جائے۔ کانفرنس جہاں اور تبلیغی اخراجات کی حامل ہے، جہاں اس نے جگہ جگہ مبلغ بھیج رکھے ہیں، یہ امر بھی اشد ضروری ہے کہ کانفرنس کا کم از کم ایک مبلغ یورپ میں ہونا چاہیئے۔ اسوقت چاہیئے تو یہ تھا کہ کانفرنس کے مبلغ دنیا کے ہر گوشہ میں موجود ہوتے اور قال اللہ و قال الرسول کی تبلیغ و اشاعت میں سرشار نظر آتے۔ مگر فی الحال ایک مبلغ تو ضرور بھیجنا چاہیئے۔ اگر کانفرنس اخراجات کی کفیل نہ ہو سکے تو اپنے مبلغوں میں یا ان کی تنخواہوں میں تخفیف کرے یا وسائل آمدنی کو بڑھائے۔ موخرالذکر تجویز افضل ہے اور ایک مخلص اور صاحب علم و عمل مبلغ یورپ میں بھیجدیا جائے۔

کانفرنس کو مرکزی حیثیت دینے کیلئے ہمیں از سر نو سرگرم عمل ہونا چاہیئے۔ ہم تمام تبلیغی اداروں اور انجمنوں سے سبقت لے جا سکتے ہیں اسلئے کہ ہم خالص حجازی اسلام پیش کرتے ہیں۔ جماعت کو کانفرنس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے اور خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ کو سوچنا چاہیئے کہ دیگر ہمعصر اس تبلیغی تگ و دو میں کیا کچھ کر رہے ہیں اور ہر ممکن امداد سے دریغ نہ کرنا چاہیئے۔

دعوت عام پھر ایک دعوت عام کا اعلان کرنا چاہیئے۔ اپنوں اور بیگانوں کو بتا دیں جو ایک انچ قدم بڑھائے ہم اس کو ملنے کیلئے ایک میل بڑھیں۔ جو مصافحہ کرے ہم اسکو گلے لگا لیں۔ کوئی سکرٹری شپ چاہے تو ہم اسکو صدر بنا دیں۔ اور خلوص و محبت کی بنیادوں کو از سر نو استوار کریں۔ انصار و مہاجرین کی یاد پھر ایک دفعہ تازہ کریں۔ "غزنوی" اور "ثنائی" تفرقات کو بالائے طاق رکھکر میدان عمل میں کود پڑیں اور اپنی متحدہ کوششوں سے کلمہ توحید کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچا دیں۔ اس کے بعد بھی جو حضرات چند در چند وجوہات کی بنا پر نہ مل سکیں انہیں عزت و احترام سے نظرانداز کر دیں۔ نوجوان طبقہ بالخصوص حضرت مولانا داؤد صاحب غزنوی کو اسطرف خاص توجہ منعطف کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ ان کی سعی سے پھر ایکدفعہ ہم توحید کی آواز دنیا کے ہر فرد بشر تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں۔ اسوقت خطہ کشمیر بھی قابل توجہ ہے مرزائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا چاہیئے۔ کشمیر کا ہر مسلمان خصوصاً ہر اہلحدیث مبلغ اسلام بنکر سرزمین کشمیر سے مرزائیت کا قلع قمع کر دے۔

(بٹ بی اے)

اہلحدیث اہلحدیث کانفرنس کو کشمیر پر اسوقت سے توجہ ہے کہ کسی کو نہ تھی۔ ایک وقت تین واعظ پھر دو آجکل بھی ایک واعظ مولوی شمس الدین کشمیری وہاں کام کرتے ہیں۔ کمی محض کمی آمدنی سے ہے۔ اس لئے انجمن اہلحدیث سرینگر کو بھی متوجہ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۱- ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ

مسئلہ قرأت فاتحہ خلف الامام

۴

" یہ سلسلہ الحدیث مورخہ ۱۷ مارچ سنہ رواں سے شروع ہوا- اس کے نمبر اول میں بتایا گیا ہے کہ یہ جواب ہے مولوی عبدالعزیز صاحب کے مضمون مندرجہ العدل کا- گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں موصوف کی دلائل حدیثیہ کا جواب نمبر ۷ تک درج ہو چکا ہے- آج ۸ سے شروع ہوتا ہے "

(۸) (ترجمہ) عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص نے پڑھنا شروع کر دیا جو شخص آپ کے ساتھ کھڑا تھا اس نے اشارہ سے اسکو منع کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو پڑھنے والے نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے مجھے کیوں چوکا تھا- اس نے جواب دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا رہے تھے اور مجھے پسند نہ آیا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھیں- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن لیا اور فرمانے لگے سچ ہے جو شخص امام کے پیچھے ہو تو بس امام ہی کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے- (موطا امام محمد ص ۹۸) "

(العدل ۸- مارچ ۱۹۳۳ء ص ۸)

جواب اس حدیث کا انتہا عبداللہ بن شداد پر ہے اور وہ صحابی نہیں (تعلیق الممجد) پس یہ حدیث مرسل ہے اس لئے صحیح نہیں-

(۹) (ترجمہ) حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ میں امام کے پیچھے کچھ پڑھوں یا چپکا رہوں- حضور نے فرمایا کہ خاموش رہو امام کا پڑھنا ہی تجھے کافی ہے- (بیہقی) کتاب القرأت منتخب کنز العمال ص ۱۱۹ "

(العدل مذکور)

جواب اس روایت میں جس راوی کا نام آپ نے خود ذکر کیا ہے یعنی حارث امام مسلم اس کو کذاب کہتے ہیں (مقدمہ صحیح مسلم دارقطنی) پس یہ روایت قابل حجت نہیں-

(۱۰) (ترجمہ) ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ مجھے قرآن میں منازعت ہو رہی ہے- جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو خاموش رہو- اسلئے کہ امام کی قرأت مقتدی کو کافی ہے " (حوالہ مذکور)

جواب اس روایت میں احمد بن محمد عجلانی مجہول ہے جس کا حال معلوم نہیں- اور مجہول راوی کی روایت عند المحدثین صحیح نہیں ہوا کرتی-

نمبر (۱۱) و (۱۲) و (۱۳) و (۱۴):

یہ روایات آپ نے پوری نہیں لکھیں- پوری روایت آپ نقل کر دیتے تو آپ کا ہمارا فیصلہ ہی ہو گیا ہوتا پوری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں-

لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فی نفسہ- (تخریج زیلعی و عسقلانی)

یعنی امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھا کرو مگر فاتحہ آہستہ آہستہ پڑھ لیا کرو- (الحمد للہ)

اسی زیادتی کی تائید بیہقی کی یہ روایت کرتی ہے-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب خلف الامام- (جزء القرأۃ ص ۴)

" یعنی جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں "

یہاں پہنچکر ہم اپنے صاحب مولانا عبدالعزیز کے الفاظ دہراتے ہیں جو یہ ہیں-

" خدا کے بندو! آؤ جس مسئلہ میں آج اس قدر شور ہے اس کو خدائے تعالے کے سامنے رکھدیں اور قرآن کریم سے اس کا جواب طلب کریں- اگر وہاں نہ ملے تو حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کریں " (العدل یکم مارچ ص ۲)

سچ تو یہ ہے آپکے یہ الفاظ سونے سے لکھنے کے قابل ہیں اور اس لائق ہیں کہ ان پر فلاح اُخروی کی امید کیجائے پس اصولاً ہم اور آپ اس فقرہ پر متفق ہیں- اب عمل دیکھنا ہے- خدا کرے عمل میں بھی فرق نہ ہو-

فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون-

شکریہ ہم مولوی صاحب موصوف کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے باوجود مقلد ہونے کے منتہا کلام خدا اور رسول کا حکم قرار دیا ہے اور یہ نہیں کہا- اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ- (مقلد کا تکیہ امام کا قول ہے) یہ جو کچھ آپ نے کہا ہے بعینہ اہلحدیث کا عقیدہ ہے جسکی وجہ سے ان کو عوام لا مذہب کہا کرتے ہیں- مگر آپ نے اس عقیدہ کو منظور کر کے ہمیں موقع دیا کہ ہم آپکی خدمت میں یہ شعر بطور تبریک پیش کریں ؎

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
صوفیاں رقص کناں ساغر شکرانہ زدند

ہلال عید سے خطاب

اے ہلال عید اے آئینہ دار کائنات　　اے کہ سمجھا ہوں تجھے میں محرم رازِ حیات
اے کہ تو تھا خنجر حلقوم صدلات و منات　　لرزہ براندام تھے تجھ سے بتانِ سومنات

باطل سرکش سے حق جب برسر پیکار تھا
تو مسلمانوں کی سطوت کا علمبردار تھا

یاد ہیں مسلم کے ایام حدی خوانی تجھے!　　یاد ہے کیا "بدر" میں بھی اسکی قربانی تجھے؟
یاد ہے کیا سارا بانوں کی جہانبانی تجھے!　　یاد ہے اک مور بے پر کی سلیمانی تجھے؟

جس کی سطوت کا ہوا تھا غلغلہ افلاک تک
کانپتے تھے زیر مرقد خفتگان خاک تک

جبکہ تو شرب مئے اسلام کا پیغام تھا　　ساغر صہبائے وحدت جبکہ تیرا نام تھا
جبکہ تیرا بادۂ دوشینہ کیف انجام تھا　　میں بھی تیرے ساغر الفت سے شیریں کام تھا

یاد ایا مکہ تو مجھ کو پیام عید تھا
گویا میری عشرتوں کا باعث تجدید تھا

تو علمبردار تھا اسلام کی تعلیم کا　　درس تھا تیرا سراسر شیوۂ تسلیم کا
تونے سکھلایا سبق اللہ کی تعظیم کا　　واقعہ بتلایا اسماعیل و ابراہیم کا

تو ہوا سرخم تھا دنیا کو سکھانے کے لئے
سامنے اللہ کے سب کو جھکانے کے لئے

وہ جہانباں اور نہ آئین جہانبانی رہے　　صرف باقی نوحہ خوانان مسلمانی رہے
چند شبون کوش و قعرِ چاک دامانی رہے　　اب نہیں مسلم فقط ننگِ مسلمانی رہے

رہ گئے ہیں شکوۂ بیدست و پائی کے لئے
جو کہ تھے مامور تسخیر خدائی کے لئے

جو کہ جھک جاتے تھے تجھ کو دیکھ کر وہ اور تھے　　ہاں تری تعلیم کے پیغامبر وہ اور تھے
جن کو بخشا تھا خدا نے مال و زر وہ اور تھے　　ہاں مسلماں مالکان بحر و بر وہ اور تھے

کس لئے آیا ہے کہتا ہے کسے تو السلام
کون باقی ہے کہ جو آکر کہے گا والسلام

ہاں بنا دے میری بگڑی گر بنا سکتا ہے تو　　معجزہ کوئی دکھا دے گر دکھا سکتا ہے تو
سرکشوں کو پھر جھکا دے گر جھکا سکتا ہے تو　　پھر وہی قرآں سنا دے گر سنا سکتا ہے تو

تازہ کر دے وعدۂ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد کو
پھر کوئی مژدہ سنا زندانی بیداد کو

دختر رز میکدے میں پھر ترنم کوش ہو　　پھر وہی بادہ وہی قوغائے نانوش ہو
تیرا میکش پھر رہین بادہ سرجوش ہو　　بیخودی ہو پھر وہی بیگانگی ہوش ہو

از سر نو دے نوید فرحت و شادی مجھے
ہاں سنا دے پھر وہی پیغام آزادی مجھے

(از سیاست)

قادیانی مشن

حسب مرزا صاحب کی روایتوں کا حال

(۱۷- مارچ کے بعد)

"نمبر اول میں مرزا صاحب کا قول نقل ہوا ہے کہ کیوں جائز نہیں کہ راویوں نے عمداً یا سہواً بعض احادیث کی تبلیغ میں خطا کی ہو۔ اس کے ساتھ ملا لیجئے۔"

گذشتہ مذکورہ تقریر میں مرزا صاحب کی وقعت بیانی درباره احادیث اس حکمت عملی پر مبنی ہے کہ نیچریوں نے مرزا صاحب کی سچائی کی بنیاد ہی کو زیر و زبر کر دیا ہے

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

چنانچہ ازالہ ص۵۵ میں لکھتے ہیں۔

"حال کے نیچری جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی باقی نہیں رہی یہ بے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبریں صحاح میں موجود ہیں یہ تمام خبریں ہی غلط ہیں۔ شائد اُن کا ایسی باتوں سے مطلب یہ ہے کہ تا اس عاجز کے اُس دعوے کی تحقیر کر کے کسی طرح اس کو باطل ٹھیرایا جائے۔"

چونکہ مرزا صاحب کو عہدہ عیسویت سے خاص قسم کی دلچسپی تھی۔ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت کا مدار احادیث ہی کے ثبوت پر تھا۔ اس لئے انہیں احادیث کی توثیق کی ضرورت ہوئی۔ ورنہ اُن کو اس سے کیا تعلق۔ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر جب کوئی حدیث نہ ملی تو انجیل موجودہ کو پیش کر دیا کہ اس سے اُن کا سولی پر چڑھایا جانا ثابت ہے۔ پھر اس کی توثیق میں کہدیا۔ کہ "بخاری سے ثابت ہے کہ انجیل میں کوئی تحریف لفظی نہیں ہوئی۔" اور اس کی کچھ پرواہ نہ کی کہ حق تعالے نے

بتصریح وما قتلوہ فرما رہا ہے۔ یعنی عیسٰی علیہ السلام کو کسی نے سولی پر نہیں چڑھایا۔

اب غور کیا جانے کہ جیسے مرزا صاحب اپنی مخالف حدیثوں کو رد کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ راویوں نے عمداً یا سہواً اخطاء کی ہوگی۔ اسی طرح نیچری بھی اسی احتمال سے اپنی خواہش پوری کرینگے۔ کیا وجہ کہ مرزا صاحب تو اس احتمال سے فائدہ اُٹھائیں اور نیچری اس سے روکے جائیں۔

نزول عیسٰی علیہ السلام کے باب میں جو [illegible] وارد ہیں اُن کی استقامت [illegible]

چنانچہ ازالہ صفحہ ۵۵ میں لکھتے ہیں

"[illegible] کی پیشگوئی [illegible] پیشگوئی ہے نہیں تو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے [illegible] اسکو [illegible]"

پھر سے مقام ازالہ صفحہ [illegible] میں لکھتے ہیں۔

"غرض [illegible] کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم [illegible] کے ساتھ اُترے گا [illegible] خواہ [illegible] پر اجماع نہیں [illegible] یا چار سو صحابہ [illegible] شہادت [illegible] رکھنا سخت [illegible] ہے۔

اس تقریر سے ظاہر ہے کہ جسم خاکی کے ساتھ عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے اُترنا [illegible] قول سے ثابت ہے [illegible] اجماع نہیں [illegible] اور اوپر کی تقریر سے [illegible] کہ کل صحابہ نے مسیح ابن مریم کے آنے پر اتفاق کیا ہے اور وہ [illegible] درجہ کے تواتر کو پہنچ گیا ہے

چونکہ ہمارا دعوٰی یہ ہے کہ کل صحابہ کا اس مسئلہ میں اتفاق تھا۔ اور مرزا صاحب اس کو قبول نہیں کرتے۔ تو اُن کو چاہیے تھا کہ کوئی ایسی روایت پیش کرتے کہ اس مسئلہ میں صحابہ کے دو فرقے ہو گئے تھے دو صحابی جسم کے ساتھ اُترنے کے قائل تھے۔ اور باقی کل صحابہ نے بغیر جسم کے روحانی طور پر اُترنے کی تصریح

کی ہے۔ اور اگر کل نہیں تو جیسا کہ خود فرماتے ہیں تین سو یا چار سو صحابہ کا نام لے دیا ہوتا۔ اور جب تک یہ اختلاف ثابت نہ کیا جائے۔ تین صحابہ کی تصریح پر اجماع سکوتی کل صحابہ کا واجب التسلیم ہوگا۔ اگر اہل انصاف غور کریں تو یہی قول فیصل ہوسکتا ہے۔ اور یاد رہے کہ ہرگز ہرگز کسی صحابی کا یہ قول پیش نہیں کر سکینگے کہ مسیح روحانی طور پر اتریگا۔ اگر کچھ ثبوت ہے تو خلیفہ صاحب یا کوئی مرد مرزائی [illegible] میں نکلے ہم منتظر ہیں۔

مرزا صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ [illegible] حصہ کثیرہ [illegible] احادیث [illegible] ثابت ہوتا ہے [illegible] [illegible] کی تضعیف [illegible] نہیں [illegible] حدیث کو [illegible] عنبار [illegible] [illegible] لکھتے ہیں

[illegible] امام [illegible] حدیث نہیں [illegible] [illegible] نے لکھی [illegible] محمد اسمٰعیل بخاری [illegible]

اِن دونوں تقریروں [illegible] نہیں ہوتی [illegible] اگر ہے بھی تو ضعیف و قابل اعتبار نہیں۔ کیونکہ جو حدیث رئیس المحدثین [illegible] کسی محدث کو کہاں [illegible] اگر وہ حدیث ہو بھی تو اس کو ضعیف [illegible] اپنی صحیح میں داخل نہیں کیا۔ [illegible] کا مطلب [illegible] کہ وہ اعتبار کے قابل نہیں۔ [illegible] قادیانی سے پوچھا جاتا ہے کہ ضرورۃ الامام صفحہ [illegible] مرزا صاحب جو تحریر فرمائی ہیں کہ

"حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ جاہلیت کی موت ایک ایسی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی اور بدبختی باہر نہیں۔ اور وہ صحیح حدیث یہ ہے عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من مات بغیر امام مات میتۃ جاھلیۃ کذا فی مسند امام احمد والترمذی وابن خزیمۃ وابن حبان۔" (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۳) میں لکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی۔ رسول۔ محدث۔ مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات اُن کو دئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال امام الزمان نہیں کہلا سکتے [illegible] کہتا ہوں کہ [illegible] الزمان [illegible] ہوں۔"

[illegible] کہا جانے کہ ایسی حدیث کو [illegible] مستدل [illegible] فرماتے ہیں جو [illegible] نہیں [illegible] استدلال کرتے ہیں تو مسلم کی [illegible] حدیث [illegible] حالانکہ مسلم کی [illegible] [illegible] میں زیادہ ہیں۔

مرزا صاحب [illegible] ممکن ہے کہ حدیثوں کے راویوں [illegible] سہواً غلطی ہوئی [illegible] فرماتے ہیں [illegible] تین دفعہ [illegible] ایک جماعت مشہورہ ثقہ [illegible] اُن کی توثیق کی ہے۔ اور خود مرزا صاحب بھی [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں کہ

[illegible] کیلئے [illegible] کی شہادت [illegible] روایت کو [illegible] باوجودیکہ سلف سے [illegible] کی توثیق کی ہے مگر خود احتمال پیدا کرتے [illegible] نہیں مانتے۔

آپ اُن کی [illegible] کا ایک نمونہ دیکھئے [illegible] تحریر کرتے ہیں۔

[illegible] روایت کرنے میں کہ [illegible] نے [illegible] ہوگیا ہے اور [illegible] کی غلطی [illegible] بگاڑ دیا۔

پھر کریم بخش کی تعدیل [illegible] سے گواہوں سے کی۔ جن میں حشمت اللہ۔ چھوٹا تھیلال۔ مراری لال۔ روشن لال گنپتا مل وغیرہ ہیں۔ اور ان کی گواہی [illegible] کریم بخش کا کوئی جھوٹ کبھی ثابت نہ ہوا [illegible]

گواہوں کی حیثیت کے ان سے بیان سے پیدا نہیں ہو سکتا کہ راوی کوئی سچا آدمی تھا اس لئے کہ انہوں نے یہی کہا کہ جھوٹ اس کا ثابت نہ ہوا۔ بات در جھوٹ کی نسبت بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کا جھوٹ بھی ثابت نہ ہو سکا۔ یعنی کمال درجہ کا چالاک و عیار ہے کہ باوجودیکہ عمر بھر جھوٹ کہا مگر کسی کو ثابت نہ ہونے دیا۔ اسی وجہ سے کتب رجال میں توثیق کے محل میں یہ لکھتے ہیں کہ فلان صادق عدل لیس بکاذب وغیرہ۔ جس سے جھوٹا نہ ہونا بتصریح معلوم ہوتا ہے پھر اگر تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ راوی منفرد ہے کوئی اس کا تابع نہیں۔ اور روایت کی یہ کیفیت کہ ایک شخص مجذوب کا کلام جس کو خود خبر نہیں کہ میں

... سنا کہہ رہا ہوں۔ پھر اس حدیث کا مضمون کیسا ہے جیسے قرآن میں علمائے اکا بکا بجوب فسیم کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ معلوم اگر محدثین اس سلسلہ کو دیکھیں کیا کہیں۔ وہ تو فتوے دیں اگر کوئی سبب تجویز کر دیں تو موزوں ہو گا۔ آہ سے

قول دشمن پیمان دوست بشکستی
ببین کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی

(علامہ مرزا محمد ہر دن عفی عنہ از میانونڈ)

نوٹ از جانب فاتح | راویان حدیث میں ایک شخص جابر جعفی ہے ہم مرزا صاحب کو فن روایت میں جابر جعفی کا لقب دیتے ہیں۔ اس کا ثبوت رسالہ "علم کلام مرزا" میں ملاحظہ ہو۔

کیا امام بخاری علیہ الرحمۃ امام شافعی رح کے مقلد تھے؟

(از قلم مولوی عبد الجبار صاحب کھنڈیلوی حنفی منہ ضلع جہلم)

"ہمارے مقلد بھائی اقول ڈوبتے کو تنکے کا سہارا تقلید کے ثبوت میں امام بخاری جیسے جلیل القدر مجتہد کو شافعی مذہب کا مقلد بتاتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے۔

۳۱ - مارچ کے اہلحدیث میں اس مضمون کی قسط چہارم بجائے قسط سوم کے سہو سے درج ہو گئی ہے۔ لہٰذا ناظرین بالمکین گذشتہ ہفتہ کے مضمون کو اس مضمون کے آگے ملا کر پڑھیں

(مدیر)

مسئلہ سوم | امام شافعی کا قول یہ ہے کہ حاملہ عورت کو جو خون ظاہر ہو وہ حیض ہے۔ سو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اس کا خلاف کیا ہے۔ چنانچہ فتح الباری میں لکھا ہے۔

قال ابن بطال غرض البخاری بادخال هذا الحدیث فی باب الحیض تقویة مذهب من یقول ان الحامل لا تحیض وهو قول الکوفیین والیه ذهب الشافعی فی القدیم وفی الجدید انها تحیض۔

"ابن بطال نے کہا کہ غرض بخاری علیہ الرحمۃ کی اس حدیث کے باب الحیض میں داخل کرنے سے پکا رنا اس شخص کے مذہب کو جو کہتا ہے کہ حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا اور یہی قول کوفیوں کا اور امام شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے اور آخری یہ ہے کہ حاملہ کو حیض آتا ہے۔"

مسئلہ چہارم در تیمم | امام شافعی کا مذہب ہے کہ تیمم میں دو ضربیں ہیں۔ ایک منہ کے واسطے دوسری ہاتھوں کے واسطے۔ اور ہاتھوں کی حد تیمم میں بنا بر قول مشہور امام شافعی کے کہنیوں تک ہے۔ سو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے ان دونوں قولوں کا خلاف کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ تیمم میں منہ اور ہاتھوں کے لئے ایک ضرب کافی ہے۔ اور ہاتھوں کی حد تیمم میں پہنچوں تک ہے۔ چنانچہ امام بخاری نے باب باندھا ہے "باب التیمم للوجه والکفین" یعنی باب ہے تیمم کا واسطے منہ اور دونوں ہتھیلیوں کے۔ اور دوسرا باب باندھا ہے "باب التیمم ضربة" یعنی تیمم ایک ہی ضرب ہے۔

مفهومه یعنی حدیث عمار ان الزیادة علی الکفین لیس بفرض وهو مذهب احمد وحکی عن الشافعی فی القدیم وهو القوی من جهة الدلیل ثم قال الاصح المنصوص یعنی عن الشافعی وجوب ضربتین۔ (قسطلانی)

"یعنی معنے حدیث عمار کا یہ ہے کہ پہنچوں سے زیادہ کرنا فرض نہیں۔ اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور قدیم مذہب شافعی کا اور یہی قوی ہے دلیل کی رو سے۔ پھر کہا زیادہ ترصحیح اور منصوص امام شافعی سے یہی قول ہے کہ تیمم میں دو ضربیں واجب ہیں۔"

مسئلہ ششم | امام شافعی کا مشہور قول یہ ہے کہ مریض مرض کے سبب دو نمازوں کو جمع نہ کرے سو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اس کا خلاف کیا ہے اور قول عطاء تابعی کا مشعر جواز نقل کیا ہے قال عطاء یجمع المریض بین المغرب والعشاء۔ یعنی عطاء نے کہا ہے کہ مریض مغرب اور عشاء جمع کرے۔ اور قسطلانی شرح بخاری میں ہے۔

وبه قال احمد واسحاق مطلقا وبعض الشافعیة وجوزه مالك بشرطه والمشهور عن الشافعی واصحابه المنع۔

"یعنی اس کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور بعض شافعیہ اور جائز رکھا ہے اس کو امام مالک نے ساتھ شرط کے۔ اور مشہور امام شافعی اور اس کے اصحاب سے یہ ہے کہ مریض کو جمع کرنا دو نمازوں کا جائز نہیں ہے۔"

مسئلہ ہفتم | امام شافعی کا قول ہے کہ اگر امام کو نماز میں شک ہو تو وہ مقتدی کی تقلید نہ کرے اپنے یقین پر فیصلہ کرے۔ سو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اس کا خلاف کیا ہے اور اس مضمون کو حدیث سے ثابت کیا ہے کہ اگر امام کو نماز میں شک ہو تو وہ مقتدی کا کہا مانے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

هل یاخذ الامام اذا شك بقول الناس

"یعنی جب امام شک کرے تو وہ مقتدیوں کے

سلہ قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۳ر مع محصول قیمت ہردو ۱۳ر (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلب کنندہ حضرات

بصفا اور خوشخطی سے لیں

تمام جہان میں بے نظیر!

مشکوٰۃ شریف مترجم و محشی اردو

جس کا مدت سے انتظار شدید تھا۔ بفضل خدا تعالیٰ چاروں جلد مکمل چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ یہ وہ جامع کتاب ہے جس کا خطاب تمام ہندوستان میں بے نظیر مشہور ہو گیا ہے۔ جس قدر اوصاف لکھے جائیں وہ تھوڑے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس کا ترجمہ نہایت سلیس اردو میں لکھا گیا ہے۔ اور اس کے حاشیہ پر نایاب عمدہ مضامین معتبر شرح سے تحقیق کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ اور جو مضامین اس میں لکھے گئے ہیں وہ سب اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں۔ کوئی مسئلہ اجماع کے خلاف نہیں لکھا گیا۔ اور صفائی طبع، روشن قلم اور عام فہم مضامین ہونے کی وجہ سے ہر مرد و عورت خاص و عام خصوصاً واعظین اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ علاوہ اور خوبیوں کے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تمام ضروریات دین اسلام مفصل بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ہر اردو خوان اس کے مطالعہ سے مسائل دینی میں خوب ماہر ہو سکتا ہے۔ اور علاوہ آپ عمل کرنے کے دیگر برادران اسلام کو مسائل بتا سکتا ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں ضخیم میں چھاپی گئی ہے۔ کل کتاب کے صفحے ۱۹۱۶ ہیں۔ یہ ایک صفحہ بطور نمونہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے ۔ باوجود ان سب خوبیوں کے رفاہ عام کے لئے اس کا ہدیہ علاوہ جلد و محصول ڈاک (جو اصحاب کامل کتاب یعنی چاروں جلد یکمشت خریدنا چاہیں) سات روپیہ (مہ) مقرر کیا ہے اور جو خریدار ایک ایک جلد علیحدہ علیحدہ طلب کریگا۔ اس کو ہر ایک جلد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) پر دی جائیگی ۔

تمام درخواستیں بنام عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں!

اس وقت میں نماز پڑھتے تھے مرسل حدیث کے مؤید جب قول یا قول صحابہ ہو جائے تو وہ حدیث مقبول ہوتی ہے ۱۲

بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ

بعد نماز فرض صبح کے دو رکعتیں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز صبح کی دو ہی رکعت

رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا

دو ہی رکعت ہیں کہا اس شخص نے تحقیق میں نے نہ پڑھیں تھیں دو رکعتیں پہلی پس پڑھتا ہوا میں ان کو

الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَ

اب پس چپ رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی اور

قَالَ إِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ

کہا اسناد اس حدیث کی نہیں متصل اس واسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہیں سنا

قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهٗ

قیس بن عمرو سے اور بیچ شرح السنہ کے اور نسخوں مصابیح کے قیس بن قہد سے مانند اس کی ہے۔

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا

اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد بنی عبد مناف کی مت منع کرو

أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ رَوَاهُ

کسی کو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس وقت کہ چاہے رات کو یا دن کو روایت کی یہ

التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے۔ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

منع کیا نماز پڑھنے سے وقت دوپہر کے یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ کے روایت کی یہ شافعی نے

وَعَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ

اور روایت ہے ابو الخلیل سے اس نے نقل کی ابی قتادہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے نماز کو دوپہر کو

النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ

یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ تحقیق دوزخ جھونکی جاتی ہے ہر روز دوپہر کو سوا دن

الْجُمُعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ وَقَالَ أَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ

جمعہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا کہ ابو الخلیل نہیں ملا اباقتادہ سے

ملکی مطلع

کانگرس اور حکومت میں رسہ کشی
قابل توجہ گورنمنٹ

کون نہیں جانتا کہ راعی و رعیت مثل ایک کنبہ اور خاندان کے ہوتے ہیں۔ ان میں اگر مخالفت ہو تو خانہ ویرانی میں شبہ نہیں۔ آج بد قسمتی سے ہمارے ملک میں یہی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ ایک طرف کانگرس نافرمانی پر تلی ہوئی ہے۔ دوسری طرف حکومت اس کو فنا کرنے پر ہر طرح قسم کھا چکی ہے قبل اس کے کہ حکومت کانگرس کو فنا کرنے پر آمادہ ہوتی اس کا فرض تھا (جو غالبا اس نے ادا کیا ہوگا) کہ یہ سوچتی کہ کانگرس کی جڑیں کمزور ہیں، یا پاتال تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جتنی مدت سے کانگرس ہندوستان میں ہے اور جس طریق پر وہ کام کرتی رہی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کانگرس کی جڑیں بڑی مضبوط تحت الثریٰ تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اتنا پرانا درخت ہوا کے معمولی جھونکوں سے گر جاتے۔

ہم جو کانگرس سے باہر رہکر اس کا کام دیکھ رہے ہیں حیران ہوتے ہیں کہ کیسا انتظام ہے اور کیسی رازداری اور کیسا ایثار ہے۔ جتنی کہ حکومت کی طرف سے سختی پر سختی ہے۔ حکومت کو کانگرس کے جو پرزے نظر آتے ہیں ان کو کاٹ کر اپنی کامیابی سمجھتی ہے۔ مگر کانگرس ہے کہ اپنے کہے کو پورا کر دکھاتی ہے۔ حکومت اعلان کرتی ہے کہ کانگرس کا جلسہ کلکتہ میں نہیں ہونے دیا جائیگا۔ ساتھ ہی کانگرس بھی اعلان کرتی ہے کہ ہو کر رہیگا۔ حکومت کا انتظام ہر طرح سے مکمل ہے۔ تاہم یکم اپریل کو جلسہ کانگرس کلکتہ میں ہوتا ہے۔ گو پولیس لاٹھی چارج کرتی ہے۔ کانگرس اس کے جواب میں بزبان حال کہتی ہے ؎

> سعی تیغ سے نہیں درتے ترے یار بھی
> ایک مطلب کہنے بدعت کے از تیغ گئے

اس وقت ہمارے دل میں ایک تاریخی واقعہ آگیا ہے۔ اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ کا ہے۔ اورنگ زیب کے زمانہ میں سیواجی مرہٹہ نے سر اٹھایا۔ حکومت مغلیہ نے اس کی طرف پوری توجہ کی۔ سیواجی پکڑا بھی گیا مگر نکل گیا۔ یہاں تک کہ اورنگ زیب کے منہ سے نکلا کہ یہ موش کوہی تو ہو نہیں آتا۔

سیواجی مع اپنے ہمراہیوں کے مسلح تھا۔ شاہی فوج سے بالمقابل لڑتا تھا۔ کانگرس نہتی ہے لڑتی نہیں بلکہ پٹتی ہے۔ مگر حکومت کو پریشان کرنے میں سیواجی سے کم نہیں۔

علماء فلسفہ اور متکلمین میں ایک چیز متنازعہ ہے جس کو جزء لایتجزی کہتے ہیں۔ یعنی دنیا ایسے اجزا سے بنی ہے جو اتنے چھوٹے ہیں کہ تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح حکومت اور کانگرس میں جس امر پر نزاع ہے وہ بھی قابل تقسیم نہیں۔ یعنی حکومت کہتی ہے کہ نافرمانی کی تجویز کو واپس لیلو۔ کانگرس کہتی ہے حکومت کے کہنے سے ایسا نہ ہوگا جب ہم مناسب سمجھینگے واپس لینگے۔

ہم جیسے لاکھوں کروڑوں بندگان اسی طرح اس مصیبت میں رو رہے ہیں جسطرح بیوی خاوند کی لڑائی میں چھوٹے چھوٹے بچے روتے ہیں جن کو کھانے کیلئے روٹی نہیں ملتی۔ کیونکہ باپ آٹا نہیں دیتا۔ تا ہے تو ماں پکاتی نہیں۔ حکومت اور کانگرس کی رسہ کشی میں ملک کے حال پر آج یہ رباعی صادق آتی ہے ؎

> دل یوں کہے کہ آنکھوں نے مجھکو کیا خراب
> آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہم کو لٹا دیا
> بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے ذوق عشق میں
> دونوں کی اس نزاع نے ہم کو مٹا دیا

یہ امر واقعہ ہے کہ کانگرس سے ہمارا ایسا تعلق نہیں جیسا حکومت سے ہے۔ یہی کیا ہے۔ اس لئے ہم حکومت کو توجہ کرتے ہیں کہ مہربانی کر کے اس رسہ کشی کو کسی اچھے طریق سے بند کیجئے۔ ورنہ جو حالت ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ زراعت پیشہ رو رہے ہیں تو تجارت پیشہ تنگ رہے ہیں۔ مزدوری پیشہ ان دونوں جماعتوں سے بڑھکر پریشان ہیں۔ ایسی حالت میں حکومت کو چاہئے (چاہے وہ حق بجانب ہی ہو) کہ اپنی ضد چھوڑ کر کوئی ایسی صورت اختیار کرے جس سے ملک کو امن چین نصیب ہو۔

لطیفہ | کانگرس اور حکومت میں بصورت جنگ سخت مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس پر بھی امرتسر میں ایک صاحب (حکیم ابوتراب) ہیں (جن کو سرکار نے حسن خدمت کے عوض میں ایک مربعہ زمین عطا کی ہے) جو اپنے نام "فاتح کانگرس" لکھتے تھے۔ کیوں! "سپنے اندر راجہ بھیو جاگت بھیو کنگال"

انسداد بے کاری

زمانہ حاضرہ میں جسقدر بیکاری پھیل ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ دنیا میں کروڑ ہا انسان بیکار بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی کہ اس آفت سے نجات حاصل ہو۔ امریکہ میں آجکل اڑہائی لاکھ بیکار ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ان کی بہبود کے لئے صدر امریکہ نے ایک قانون بنایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان بیکاروں کو کسی نہ کسی کام پر لگایا جائے اور "سینٹ امریکن" نے اس قانون کو پاس بھی کر دیا ہے۔ پچاس کروڑ ڈالر کا ایک فنڈ قائم کیا جائیگا جس سے ان بیکاروں کی امداد کی جائیگی تاکہ وہ اپنا کوئی کام شروع کر سکیں۔

اس مفید مقصد کے لئے یہ پہلا قانون ہے جس کی ابتدا بھی امریکہ ہی سے ہوئی ہے۔ اب دیکھئے دیگر ممالک بھی اس کی تقلید کرتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ مثل مشہور ہے "خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے"

م

چٹاگانگ میں ایک اور قتل

صوبہ بنگال میں انارکسٹ پارٹی کا کام بہت زوروں پر ہے۔ کیونکہ وہاں عام طور پر پولیس افسروں کے قاتلانہ حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے گورنمنٹ نے بنگال میں خاص آرڈی نینس بھی جاری کئے ہیں۔ علاوہ ازیں پولیس اور دیگر [illegible] کو [illegible] [illegible] بھی دے رکھے ہیں [illegible] اس کے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] چٹاگانگ [illegible] جسے گولی مار کر ہلاک کر [illegible] عام طور پر [illegible] جاتا ہے [illegible] قتل بھی [illegible] [illegible] سی قسم کی ظہور میں آچکی ہے۔

گوشوارہ آمد و خرچ

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی

([illegible] ۱۳۵۰ھ)

[illegible]

از شیخ عبد الله صاحب [illegible] سیکرٹری کانفرنس اہلحدیث [illegible]

چندہ وقف دفتر اہلحدیث کانفرنس [illegible] [illegible]

” [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] پشاوری	[illegible]
” مولوی عبد [illegible] صاحب [illegible] پوری	[illegible]
” مولوی شمس الدین صاحب [illegible]	[illegible]
” مولوی محمد یعقوب صاحب [illegible]	[illegible]
مولوی عبد اللطیف صاحب [illegible]	[illegible]
” مولوی حافظ گوہر دین صاحب [illegible] سیالکوٹی	+
” مولوی محمد شیر الدین صاحب [illegible]	+
” مولوی عبد الجبار صاحب [illegible]	+
” مولوی عبد الرحمن صاحب [illegible]	[illegible]
” مولوی عبد المجید صاحب [illegible] (اشتمال)	+
” مولوی عبد الرحمن صاحب [illegible] مظفر گڑھی	[illegible]

میزان کل آمد [illegible] [illegible]

(خرچ)

(متعلقہ مدارس کانفرنس اہلحدیث دہلی)

(۱) بنام مدرسہ اہلحدیث [illegible] سندھ	[illegible]
(۲) ” مدرسہ تکھور کریس علاقہ کشمیر	[illegible]
(۳) ” ” [illegible] دھولپور	[illegible]
۴ ” ” [illegible] دہلی	[illegible]
(۵) ” [illegible]	[illegible]
” ” [illegible] کشمیر	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
۸ ” [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
” [illegible] ضلع [illegible]	[illegible]
[illegible] گوگانوہ	[illegible]
[illegible] ضلع [illegible]	[illegible]
(۱۳) ” [illegible] ضلع [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
۵ ” [illegible]	[illegible]
۶ [illegible]	[illegible]
۷ ” ” [illegible]	[illegible]
۸ ” ” [illegible] ریاست [illegible]	[illegible]
۹ ” ” [illegible] محلہ [illegible]	[illegible]
(۲۰) ” تھانہ ضلع گوگانوہ	[illegible]
(۲۱) ” ” [illegible] ”	[illegible]
(۲۲) [illegible] ” ”	[illegible]
(۲۳) ” [illegible] ضلع میرٹھ	[illegible]
۲۴ ” [illegible] ”	[illegible]
۲۵ ” [illegible] ” ”	[illegible]
۲۶ ” [illegible] ضلع مراد آباد	[illegible]
۲۷ ” شمس پور ضلع پٹنہ	[illegible]
(۲۸) ” ” [illegible] ضلع گورکھپور	[illegible]
(۲۹) ” ” [illegible] پور ضلع [illegible]	[illegible]
(۳۰) ” ” [illegible]	[illegible]
(۳۱) ” ” [illegible] ضلع مظفر گڑھ	[illegible]
(۳۲) ” ” [illegible] ضلع ڈیرہ غازی خان	[illegible]
(۳۳) بنام مدرسہ [illegible] ضلع سلہٹ	[illegible]
(۳۴) ” ” بہادر پور ضلع انبالہ	[illegible]
(۳۵) ” سید الحق پیش امام مسجد [illegible] عطار دہلی	[illegible]
(۳۶) ” مولوی [illegible] خان مدرس [illegible]	[illegible]

میزان [illegible]

(بنام واعظین کانفرنس اہلحدیث دہلی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام واعظین
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی عبد الرزاق صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی عبد [illegible] صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی [illegible] صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی شمس الدین صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی محمد یعقوب صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی عبد اللطیف صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی عبد [illegible] صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی عبد المجید صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی عبد [illegible] صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی محمد نصیر [illegible] صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مولوی حافظ گوہر دین صاحب

مولوی عبد [illegible] صاحب [illegible] [illegible]

میزان [illegible]

(خرچ دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی)

تنخواہ محرر دفتر [illegible] کرایہ [illegible] [illegible]

ٹکٹ [illegible] خاکروب [illegible]

میزان [illegible]

میزان کل خرچ [illegible]

[illegible]

(حمید [illegible] نائب [illegible] سیکرٹری)

بقیہ [illegible]

غریب فنڈ [illegible] فتوی [illegible] از شیخ محمد محمد ابراہیم

جہاں تک [illegible] سے سابقہ [illegible] باقی [illegible] سائلین [illegible] ریاست بہاولپور سے [illegible] عبد اللہ [illegible] سے کل [illegible] ایک سال کیلئے غریب فنڈ سے اخراجات جاری کیا گیا [illegible] [illegible] سائلین [illegible]

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابل دید کتابوں میں سے

چند کتابیں

تاریخ الخلفاء

مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا اُردو ترجمہ جس میں خلفاء راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے حالات ۱۱ھ سے ۹۰۳ھ تک درج ہیں۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ سے لیکر ترتیب وار خلفاء راشدین کے فضائل و اخلاق و شمائل، علم و عمل، طرز سیاست و رعایا پروری اور ان کے زمانہ میں جو جو ترقیات ہوئیں سب کو بقید سن و سال بیان کر کے اخیر میں ان ائمہ فضلاء علماء اور مشاہیر وقت کی فہرست دی ہے جنہوں نے ان کے عہد میں انتقال کیا۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قیمت ۸؍

سوانح احمدی

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد اعظم حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کی سوانح عمری ایک قابل مطالعہ کتاب ہے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے ہر ایک مسلمان کیلئے باعث فخر ہیں۔ سکھوں کے راج میں مسلمانان پنجاب پر زمین تنگ تھی مذہبی آزادی مفقود اور عزت خطرے میں تھی۔ اسوقت جس اولوالعزم شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دستگیری کیلئے مقرر فرمایا وہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کے پیر و مرشد حضرت سید احمدؒ ہی تھے۔ باوجود اُمّی ہونے کے آپ نے بڑے بڑے عالموں کا ناطقہ بند کر دیا۔ آپ ہندوستان سے ہجرت کر کے سرحدی علاقہ میں گئے اور وہاں جہاد عام کا سلسلہ سکھوں سے چھیڑ دیا۔ مٹھی بھر مسلمانوں کا لشکر جرار کو شکست دینا یا قرن اول میں پایا جاتا ہے یا اس غازی اعظم کے زمانہ مبارک میں۔ سرحد میں قرآن و سنت کی تبلیغ و اشاعت۔ علاقوں کے علاقے فتح کرنا۔ غداروں کی غداریاں یاران شاطر کی عیاریوں اور مومنوں کی جانبازیوں کا یہ کتاب مرقع ہے۔ قیمت ۱۲؍

الحیات بعد الممات

یعنی سوانح عمری شمس العلماء سید نذیر حسین صاحب دہلویؒ۔ جس میں جملہ حالات از ولادت تا وفات نہایت معتبر ذرائع سے موزوں طریق پر قلمبند کئے گئے ہیں قیمت ۱۲؍

خورشید صداقت

اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور رسالت محمدیہ کو عقل و حکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے اور اسکی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں اور مخالفین کا مدلل جواب ہے عبارت عام فہم اور سلیس ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۸؍

حیات صلاح الدین

ملک الناصر سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس کی سوانح عمری۔ اس کتاب سے آپ کو معلوم ہوگا کہ سلطان صلاح الدین کون تھا۔ اور اس نے سارے یورپ کے صلیبی جہاد کے مقابلہ میں کسطرح بیت المقدس کو فتح کیا تھا۔ اس کتاب میں بیت المقدس کی اس جنگ کے حالات بھی تفصیل سے لکھے گئے ہیں جس میں اسقدر خونریزی ہوئی تھی کہ گھوڑوں کے سینوں تک خون میدان میں بھر گیا تھا۔ قیمت صرف ۱۲؍

تاریخ الحرمین الشریفین

اس کتاب کی اصلی خوبیاں اگرچہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن جس ترتیب و جامعیت کے ساتھ تمام تاریخی، تمدنی، سیاسی اور مذہبی حالات و مقامات کا استقصار کیا گیا ہے، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات جس خوبی سے اس میں لکھے گئے ہیں وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملینگے۔ کتاب ہذا میں تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے۔ مشہور مناظر کے فوٹو اور عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی دیا گیا ہے جس سے کتاب کی خوبی اور خوبصورتی کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ ٹائیٹل رنگین قیمت ۱۲؍

نجد و حجاز

مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری اڈیٹر "المنار"۔ جس کو مولانا عبدالرحیم صاحب مالک مکتبہ علوم شرقیہ دار العلوم پشاور نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ کتاب مذکور میں نجد کی تاریخ۔ نجدی قوم کے عادات و خصائل۔ اُن کی مذہبی حیثیت و حالت۔ سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن کے سوانح۔ شریف حسین کی غداری۔ اس کی اور اس کے بیٹوں کی کفر دوستی۔ آویزش نجد و حجاز کے حقیقی اسباب اور دوسرے متعلقہ مسائل کو نہایت خوبی و جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت ۱۲؍

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات وجملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت حکیم الامت نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلمبند کئے ہیں۔ کتابت طباعت دیدہ زیب ضخامت ۲۸۰ صفحات قیمت ۱۲؍

ذوالنورین

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عثمانی عہد کے واقعات درج ہیں قیمت ۱۲؍

فتاوی

س ۱۴۲} کیا حق تعالیٰ جل شانہ نے اس آیت میں "روح" سے قرآن مراد لی ہے۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (سورہ نحل ع۱)

اگر اس آیت میں روح سے مراد قرآن نہیں ہے تو مہربانی فرما کر وہ آیت بتائیے جس میں روح سے قرآن مراد ہے۔ (سائل نامعلوم الاسم از جے پور)

ج ۱۴۲} اس آیت میں روح سے مراد وحی الٰہی ہے، خواہ وہ توریت کی شکل میں ہو یا انجیل کی صورت میں یا قرآن کی صورت میں۔ اللہ اعلم۔

س ۱۴۳} صلہ رحم کے مستحق کون کون سے رشتہ دار ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۳} حدیث شریف میں ہے جدی تعلق داروں میں سے جتنے لوگوں کو ضرور جانو، رکھا کرو جن سے تم نیک سلوک کرسکو۔ مثلاً باپ کی اولاد۔ اس سے زیادہ دادا کی۔ اس سے زیادہ پردادا کی وغیرہ۔

س ۱۴۴} پرچہ اہلحدیث نمبر ۱۸ میں ایک مضمون بعنوان "الدعا بعد صلوٰۃ المکتوبۃ" شائع ہوا ہے۔ گو مضمون نگار صاحب نے نہایت جوش سے کام لیا ہے، مگر امر مابہ النزاع کو پس پردہ رکھا ہے۔ اور اس امر کے ثابت کرنے میں بھی قاصر رہے ہیں کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمانے میں مداومت کی تھی۔

اصل امر متنازعہ فیہ یہ ہے کہ آیا یہ طریقہ جو ہندوستان میں رائج ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد خواہ اس کے بعد سنت مؤکدہ پڑھنی ہو یا نہ ہوں، امام کم و بیش وظیفہ پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر زور زور یا آہستہ دعا کرتا ہے اور مقتدی آمین کہتے جاتے ہیں، عہد نبوی میں جاری تھا یا نہیں؟ یا صحابہ کرام نے اس کو اختیار کیا؟ اور آیا یہ فعل مثل زمانہ موجودہ کے بالالتزام کیا جاتا تھا یا نہیں؟

جہاں تک میری معلومات ہے کتب صحاح میں اس کا پتہ نہیں ہے۔ بجا تا ہوں کہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی اپنے فتاویٰ (جلد اول ص۳۳) میں فرماتے ہیں کہ

"یہ طریقہ جو فی زمانہ مروج ہے کہ امام بعد سلام کے ساتھ دعا مدین کے دعا مانگتا ہے اور مقتدی آمین کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا جیسا کہ ابن القیم نے زاد المعاد میں تصریح کی ہے"

و بحثا میں ہے یکرہ تاخیر السنۃ الا بقدر اللھم انت السلام الخ۔

محض ایسی احادیث جن میں حضور صلعم کا بعد نماز دعا فرمانا مذکور ہے طریقہ مروجہ کے اثبات میں پیش نہیں ہو سکتی ہیں کیونکہ ان سے نہ لزوم و مداومت ثابت ہے اور نہ مقتدیوں کی معیت میں دعا فرمانا۔

پس اگر احادیث صحیحہ و آثار صحابہ کیسہ طریقہ مروجہ کا اثبات نہیں کرتے ہیں تو یہ طریقہ بدعت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں؟ لہٰذا استدعا ہے کہ بذریعہ اخبار اہلحدیث اس مسئلہ پر پوری روشنی ڈالی جاوے۔ (خریدار نمبر ۴۴۲۱)

ج ۱۴۴} اصل بات یہ ہے کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی صورت میں ایک دفعہ بھی کیا وہ امت کے لئے کم سے کم مستحب کا حکم رکھتا ہے۔ مستحب کو بہ نیت استحباب ہمیشہ کرنا کسی طرح برا نہیں۔ مولانا اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ رفع یدین کو مستحب قرار دیتے ہیں مگر اس کا کرنا باعث ثواب فرماتے ہیں (یثاب فاعلہ) کیونکہ شاذ اور دوام افعال کا مختلف اثر فعل نبوی میں تو ہے کہ وہ مراتب مختلفہ پیدا کر دیتے ہیں، لیکن امت دونوں کو برابر کر سکتی ہے۔ مگر شاذ کو بہ نیت استحباب نہ بہ نیت لزوم۔ انما الاعمال بالنیات۔ اللہ اعلم۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۵} جناب پر روشن ہے کہ مسئلہ حیات و ممات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کا رفع آسمانی ہونا اور پھر قرب قیامت نزول اور بعد نزول وفات پانا وغیرہ وغیرہ میں اختلاف چلے آتے ہیں اور رسالے کے رسالے و مناظرات بھی ہوئے اور ہنوز ہوتے رہتے ہیں جس کی تعداد بھی ناممکن ہے مگر بالفعل پرچہ معارف نے ایک بڑے علامہ متقدمین مصر جن کا اسم گرامی ابن حزم بتایا ہے اور جن کی تصنیف کتاب الملل والنحل پڑھے جانے کی بتائی گئی ہے۔ اس علامہ نے بحوالہ نص قطعی فلما توفیتنی سے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ لہٰذا آپ جیسے محقق کامل سے امر حل طلب یہ ہے کہ اس بارے میں آپ کی تحقیق انیق کیا ہے؟ خاص کر ان علامہ ابن حزم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں ہی وفات پانے کا جو مسلک اختیار کیا ہے وہ غلط ہے یا صحیح؟ اگر صحیح کہا جائے تو ان کے جسد مردہ کو کہاں دفنایا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ ابن حزم کون حضرت ہیں؟ ان کی حقیقت مع اس تحریر کے درج اخبار فرما کر خاص و عام کو اپنے فیوضات جاریہ سے مستفیض فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (احقر حاجی محمد عمر از مانگرول)

ج ۱۴۵} بیشک ابن حزم کی رائے یہی ہے مگر وہ بعد احیاء نزول مسیح کے قائل ہیں۔ ابن حزم ایک ایسا عالم ہے کہ اس کے کئی ایک مسائل ایسے ہیں کہ ان میں وہ سب سے متفرد رہتا ہے۔ مثلاً اس کا قول ہے کہ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سب امت میں افضل آپ کی ازواج ہیں۔ حالانکہ امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ خلفاء افضل ہیں۔ اس قسم کے تفردات قائل کی ذات سے مخصوص رہا کرتے ہیں دوسروں پر مؤثر نہیں ہوتے۔ (۴ر داخل غریب فنڈ)

متفرقات

جلسہ بدوملی جو ۱۲-۱۳ اپریل کو ہونے والا ہے اس کے اشتہار میں میرا نام بھی لکھا ہے۔ مجھے اس اشتہار سے پہلے نہ دعوت پہنچی تھی نہ میں نے وعدہ شرکت کیا۔ ناظرین مطلع رہیں عدم حاضری پر میرے حق میں خلاف وعدہ کی بدگمانی نہ کریں۔ (ابوالوفا)

اطلاع آئندہ ہفتہ عید کی وجہ سے دفتر اور پریس [illegible] تعطیل رہیگی۔ تمام اخبار کا [illegible] کم ہو تو [illegible] سمجھیں۔

بیتھی خوشبو [illegible] شوق ہو تو پتہ [illegible] برکت علی [illegible]
[illegible])

گنڈا با [illegible] معزولین
[illegible] سوالشیخ
[illegible]
[illegible]
[illegible] یوسف و رفی پور
[illegible] معلوم ہے۔
[illegible] شخص پیدا ہوتا
[illegible] ہے۔ ان
[illegible] سالہ میں درج
[illegible] ملک غلام جیلانی
[illegible]

ضرورت [illegible] اہلحدیث کی ہم کو ضرورت [illegible] اردو [illegible] کے ساتھ انگریزی بھی انٹرنس [illegible] یا کم سے کم سیکنڈ کلاس تک پڑھے ہوں۔ ہمارا پتہ یہ ہے (محمود محمد ابراہیم کارخانہ بیڑی۔ اسٹیشن جھا جھا ضلع مونگیر)

تلاش گم شدہ مدرسہ دارالعلوم کیلنا نہ روڈ ضلع ۲۴ پرگنہ کلکتہ کی ملازمت سے محمد الیاس ولد معین الحق ساکن موضع [illegible] ڈاکخانہ روفی سید [illegible] ضلع مظفر پور کو ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء کو مبلغ

کا کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں ہیں۔ اس لئے عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کسی جگہ ہوں تو ان کو واپس بھیج دیں یا پتہ سے اطلاع دیں۔ نیز چونکہ ان کو سفارت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اس لئے کوئی چندہ وغیرہ ان کو نہ دیا جائے۔

نوٹ مدرسہ مذکورہ کیلئے ایک دیانتدار سفیر کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔ المشتہر (محمد صالح عبد الغفور سوداگران کیلنا نہ روڈ ۲۴ پرگنہ کلکتہ)
(عہ داخل اشاعت فنڈ)

حساب دوستاں

الحدیث مورخہ ۳۱ مارچ ۳۳ء کے صفحہ ۱۸ پر شائع کیا گیا ہے۔ ناظرین ایک دفعہ ضرور ملاحظہ کر کے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں ورنہ ۲۸ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ منیجر

اشاعت فنڈ میں از مدرسہ دارالعلوم کیلنا نہ روڈ از محمد و محمد ابراہیم جھا جھا عہ کل عہ ۵
اس کے سوا اس فنڈ میں اور کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ اس کے اغراض و مقاصد سے گذشتہ دو پرچوں میں بخوبی مطلع کر دیا گیا ہے۔

اشتہارات تعزیہ کے متعلق سابقہ پرچہ میں اعلان کیا گیا ہے۔ اب تیار ہو رہے ہیں۔ فی سیکڑہ کیلئے موازی ۱۰ ار آنے چاہئیں (۶ ر برائے محصولڈاک و ۴ ر بطور امداد اشاعت فنڈ) ناظرین تعداد مطلوبہ سے جلد اطلاع دیں۔

بھوپ اندرا طبیہ کالج پٹیالہ کے حاذق الحکمار کے امتحانات جون کے پہلے ہفتے شروع ہونگے۔ جو اصحاب پرائیویٹ شامل ہونا چاہیں وہ بہت جلد پرنسپل کالج مذکور سے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں اور نئے داخل ہونے والے اصحاب پراسپکٹس مفت منگائیں۔

[illegible] ریداران اخبار کے
[illegible] ن ہیں جن کی خدمت میں اہلحدیث
۱۴ اپریل بذریعہ وی پی روانہ کیا گیا ہے کیونکہ باوجود ختم قیمت کی اطلاع کر دینے کے بھی نہ تو قیمت وصول ہوئی اور نہ کسی قسم کی اطلاع ہی موصول ہوئی۔ اگر خدانخواستہ ان میں سے کسی صاحب کا وی۔ پی کسی وجہ سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہتے ہوں تو بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں۔ ورنہ ایک ہفتہ انتظار کر کے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ (خاکسار منیجر)

۸۵۲ – ۱۱۰۰ – ۱۸۹۴ – ۲۶۰۶
۳۰۹۱ – ۳۱۲۵ – ۳۱۹۵ – ۴۳۸۷
۵۸۳۹ – ۵۸۹۰ – ۶۳۲۹ – ۶۳۳۱
۶۳۸۱ – ۶۴۱۰ – ۶۴۲۰ – ۶۴۳۹
۷۳۲۹ – ۸۳۷۲ – ۸۳۷۵ – ۸۸۴۱
۸۹۲۹ – ۹۴۰۸ – ۹۵۳۶ – ۹۶۲۷
۹۸۱۳ – ۹۸۲۹ – ۹۸۹۳ – ۱۰۵۳۰
۱۰۵۷۵ – ۱۰۵۷۷ – ۱۰۶۹۹ – ۱۰۸۳۳
۱۰۷۹۲ – ۱۰۹۱۱ – ۱۰۹۲۱ – ۱۰۹۸۷
۱۱۰۱۶ – ۱۱۰۵۳ – ۱۱۰۷۸ – ۱۱۰۹۳
۱۱۱۰۷ – ۱۱۱۱۹ – ۱۱۱۲۲ – ۱۱۱۳۵
۱۱۱۳۷ – ۱۱۱۴۱ – ۱۱۱۹۱ – ۱۱۲۳۸

مضامین آمدہ محمد الدین۔ مولوی ابو سعود قمر ۲ عدد مولوی مہر الدین ۴ عدد۔ محمد ابو المنصور۔ داؤد داد صاحب۔

مضامین غیر مقبولہ رفعیدین سنت دوامی ہے۔ اٹھا دے گلشن ہستی ..... (نظم)۔ کھلی چٹھی بنام نامہ نگاران و عمار اہلحدیث۔ بشریت رسول۔ عصمت انبیاء علیہم السلام اور مرزا صاحب قادیان۔

یاد رفتگان بھائی برکت علی صاحب نمبردار جو پکے موحد و مخلص مسلمان تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔
(فضل دین محمدی از باڑیوال)

ایضاً سردار رجب علی صاحب جو مدرسہ فیض الہدیٰ کے خاص مربی تھے طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انا للہ (محمد عبد اللہ مئوی از جھپوا) ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم۔

۴ **ایضاً** ساہوکار سی عبد الحکیم کے خلف اکبر سی عبد السبحان فوت ہو گئے۔ انا للہ [illegible]

خاتم الانبیاء ... خیر البشر

الفاروق

صدیق

ازواج النبی

(باقی کتابیں ... پر ملاحظہ ہوں)

ایم۔ اے۔ او۔ انٹرمیڈیایٹ کالج امرتسر

الماموں

اثبات التوحید

یہ کتاب قاضی فضل احمد صاحب ... کی ہے ... کی کتاب انوار آفتاب صداقت

... اہلحدیث اور ... شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ... مولانا ...

... اثبات التوحید ...

ابادت

... البیان

... عبدالعزیز صاحب ...

... اس کتاب ...

تحفہ الحدیث

تحفہ زوجین

... فوائد ...

نکاح احکام مہر ولی کا بیان ہے۔ ایک باب ... حقوق بیوی کے خاوند پر بتائے ... قیمت ...

خطرہ مبین فی رد مغالطات المقلدین

آداب المساجد

آج مسلمانوں کی عام جہالت و غفلت سے مساجد ... کو دیکھ کر یہ کتاب ... فضائل احکام ...

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۱ — نمبر ۱۳

اہلحدیث

اخبار — الترمذی

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

امرتسر ۷ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ مطابق ۲ فروری ۱۹۳۴ء یوم جمعۃ المبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دینِ اسلام اور سنتِ نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بمحصول ڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے لوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

روسا ... عام خریداروں ... فی پرچہ ... ممالک غیر سے سالانہ ...

اجرت اشتہارات
کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

فہرست مضامین

"نالۂ دل"

(۴)

راہ سبقت پہ قدم رکھا ہے غیر اقوام نے — جس کے نقشے ہیں ہزاروں اب تمہارے سامنے
قطع کردی ہیں رگیں ایمان مسلم کی تمام — انقلابِ دہر کی شمشیر خوں آشام نے
تم میں ابراہیم کے جذبے کو اب گم دیکھ کر — گردنیں اپنی اٹھا رکھی ہیں پھر اصنام نے
آج وہ اپنا بنانے پر تمہیں ہے شرمسار — بحرِ ظلمت سے نکالا تم کو جس اسلام نے
جن جواہر پر تمہاری زندگی کا تھا مدار — پیس ڈالے آسیائے گردشِ ایام نے
جھلملاتا ہے تمہاری انجمن کا وہ چراغ — جس کی دیکھی تھیں ضیائیں چرخ نیلی فام نے
مٹ رہے ہو یوں، جو بھولے ہو یہ کا وہ سبق — جو پڑھایا تھا تمہیں اس صاحبِ پیغام نے

غیر کہتے ہیں تمہارا دیکھ کر یہ حالِ زار
کیا یہی ہے وہ چمن مشہور تھی جس کی بہار؟

(باقی)

انتخاب الاخبار

—— زلزلہ عظیم جو علاقہ بہار میں آیا تھا، اس سے مظفر پور، پٹنہ، دربھنگہ، مونگھیر، نیپال وغیرہ میں بہت نقصان جانی و مالی ہوا کل نقصان کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکتا، کیونکہ ہر روز نئی نئی خبریں آتی ہیں۔ رسائل و رسائل کے ذریعے جاری ہو گئے ہیں اور مصیبت زدگان کی امداد کے اسباب بہم پہنچائے جا رہے ہیں۔

—— ہندوستان کے بعد چین میں بھی ۲۴ جنوری کو زلزلہ آیا۔ شانتونگ اور سیشان کے صوبوں میں بہت سی عمارات گر گئیں۔ فوجی سپاہی اور دیگر ہزارہا اشخاص ملبہ کے نیچے دب گئے۔ اس کے بعد دریاست یلکشی میں سیلاب آنے سے بہت نقصان ہوا۔ پندرہ ہزار افراد کے مرنے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

—— جاپان کے ایک بشپ نے دعویٰ کیا ہے کہ جاپان قوم کا ذکر بائبل میں موجود ہے۔ اس کے وسیلہ سے یہودی قوم نجات پائے گی۔ دنیا میں ایک زبردست جنگ ہو گی جاپانی قوم اسے مٹائے گی اور یہودیوں کو اس قابل بنائیگی کہ وہ اپنے قدیم وطن فلسطین میں جا بسیں (کذب المنجمون)

—— سندھ کے ایک منجم جشن مل کرپلانی نے پیشگوئی کی ہے کہ گاندھی جی ایک متعدی مرض کا شکار ہونگے، ہندو مسلم اتحاد ناممکن ہوگا، مسلمانوں کے لئے سال رواں منحوس ہوگا بلکہ ان کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔

(شوربختاں بآرزو خواہند۔ مقبلاں را زوال نعمت جاہ)

—— انگلینڈ میں ایک بلی کو اس کے مالک کے جیل میں جانے سے ایک شلنگ فی ہفتہ الاؤنس ملتا ہے (ہندوستانی بیکار اس بلی جیسے بھی نہیں)

—— امریکہ میں ایک شخص کو شراب پینے کے جرم میں یہ سزا دی گئی کہ وہ ہر روز کاغذ پر "شراب نہ پیو" لکھا کرے۔

—— فرانس کے ایک بنک کے ڈائرکٹر کو ۲۰ لاکھ پونڈ غبن کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

—— حکومت امریکہ نے ایک ارب ڈالر قرض لینے کا اعلان کیا ہے۔

—— مسٹر ڈیسائی صدر کانگرس ہند اور ایک ہزار سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔

—— اسمبلی کے اجلاس میں حکومت کے ایک ممبر نے بیان دیا ہے کہ تین سال کے اندر اندر کارڈ و لفافوں کی قیمت دو پیسہ و ایک آنہ کی جائیگی۔

—— زلزلہ بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے وائسرائے ہند نے جو فنڈ قائم کیا تھا اس میں تقریباً پانچ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ ہندوستان کے دیگر مختلف شہروں اور لندن اور امریکہ میں بھی عوام کی طرف سے ایسے فنڈ قائم کئے گئے ہیں۔

۲۲ فروری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر اہلحدیث میں موصول ہو جانی چاہئے ورنہ ۲۳ فروری کا "اہلحدیث" وی پی کیا جائیگا

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— انگلستان کے رجسٹرار جنرل نے رپورٹ کی ہے کہ ۱۹۳۳ء میں شرح پیدائش میں بہت کمی واقع ہوئی ہے۔

—— کشمیر سے پھر خبر آئی ہے کہ سرینگر و اسلام آباد میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ فوج کے اعلیٰ افسر کو تمام اختیارات دیئے گئے ہیں۔

چندہ دار الحدیث مکہ شریف | منجانب جماعت اہل حدیث دھارڑ بذریعہ حاجی قطب الدین خطیب جامع مسجد دھارڑ ۵ روپیہ دفتر اہلحدیث امرتسر میں وصول ہوئے۔

نورانی دواخانہ | میں ہر قسم کی دیسی مرکبات، مقویات اور مفرحات ادنیٰ سے اعلیٰ تک مل سکتی ہیں۔ فہرست کلاں طلب کر کے ملاحظہ کریں۔ (پتہ)

منیجر نورانی دواخانہ بانکی پور پٹنہ

تشریح فتویٰ نمبر ج ۵۵ | یہ جواب اس صورت میں ہے کہ جس لڑکی کا دودھ پیا ہے اس کی والدہ منکوحہ مرتضع زندہ نہ ہو۔

تشریح ج ۵۶ | زید کی طلاق کی عدت تین طہر اگر نہیں گذری تو بکر کا نکاح الخ

غلط فہمی کا ازالہ | انجمن حمایت اسلام لاہور اطلاع عام کرتی ہے کہ انجمن کے یتیم خانے سے کسی بچے کو چندہ وغیرہ کے لئے کبھی باہر نہیں بھیجا جاتا۔ حتیٰ کہ دعوت وغیرہ میں بھی بچوں کی شرکت ممنوع ہے۔ تاکہ بچوں کو اپنے یتیم ہونے کے احساس کا موقع نہ ملے اور ان کی خودداری اور عزت نفس کے جذبے کو ٹھیس نہ لگنے پاوے۔ (سیکرٹریان انجمن)

مدرسہ دار الحدیث لودہانہ | کے لئے مفصل ذیل کتب کی ضرورت ہے۔ قارئین کرام میں سے کوئی صاحب اطلاع دیں کہ کہاں سے اور کتنی قیمت پر مل سکتی ہیں۔ "حق الصریح" مصنفہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح (فارسی یا اردو) "فتح المبین" مصنفہ مولوی منصور علی صاحب حنفی مراد آبادی۔ "الحطۃ" علامہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی (آپکا تابع ابو عبد العزیز مدرس مدرسہ دار الحدیث لودہانہ)

غریب فنڈ | میں از فتوے فنڈ ۴ منشی عبد الرحمن از پیکوہ بابو اسماعیل از کراچی عہ جملہ ۱۲ سابقہ بذمہ فنڈ ۸ باقی ۴ از سائل نور محمد میانوی ۱۲ میزان ۱۲ للعہ سائل مذکور کے تام ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا بقایا فنڈ ۶ نمبر سائلین (۳۴۳)

مدرسہ دار القرآن والحدیث | مدینہ طیبہ کے لئے کلکتہ سے ایک دستی پریس قیمتی چھ سو روپیہ۔ بنارس سے ۲۵۴ روپیہ۔ قنوج سے ۶۵ روپیہ۔ آگرہ سے ۱۴۱ روپیہ کھنڈیلہ سے ۱۳ روپیہ۔ جودھ پور سے ۱۶۱ روپیہ کانپور سے ۴ روپیہ ۱۲ محمد محمد ابراہیم صاحب چھاپا سے ۲۵ روپیہ۔ اخلاق حسین صاحب حیدرآباد دکن سے ۵ روپیہ وصول ہوئے۔ جزاہم اللہ

(شیخ احمد دہلوی مدنی ناظم مدرسہ مذکور)

چندہ کانفرنس اہل حدیث | منجانب جماعت اہلحدیث دھارڑ بذریعہ حاجی قطب الدین خطیب جامع مسجد دھارڑ عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ

امیر المومنین سید احمد رائے بریلوی مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی

اور

مرزا صاحب قادیانی

آج جو ہندوستان میں توحید و سنت کا نام سنا جاتا ہے چاہے وہ تحریک اہل حدیث کی صورت میں ہو یا دیوبندی تحریک کی شکل میں، ان سب حرکتوں کا مرکز مولانا شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کی شان میں مولانا حالی مرحوم کا ایک بند تھوڑے سے تصرف سے بالکل صادق آتا ہے ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمیں ہند کی جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگادی
اک آواز سے سوتی بستی جگادی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

مولانا شہید کو خدا نے جس کام کے لئے پیدا کیا تھا اس کو آپ نے اچھی طرح سر انجام دیا پہلے اصلاحی تعلیم بصورت وعظ و تذکیر شروع کی پھر تصنیف پر متوجہ ہوئے۔ آخر اس کام میں لگے جس کی بابت ارشاد ہے

ذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِہَادُ

"اسلام کی بلندی جہاد سے ہے"

مرحوم نے حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ کو بحکم (کلا ئمۃ من القریش) اپنا امیر بنایا۔ امیر صاحب بھی بڑے صاحب ارشاد اور تیغ زن تھے کیونکہ وہ تک وقت میں سپاہی اور افسر رہ چکے تھے۔ دونوں بزرگوں نے اس زمانہ کی ظالم حکومت (سکھ قوم) کا مقابلہ کر کے پشاور وغیرہ بلاد ان سے چھین لئے۔ مگر آخرکار اس ملک کی مسلمان رعایا کی غداری اور کچھ اپنے افسروں کی ناتجربہ کاری سے فتح مبدل بہ شکست اور کامیابی مبدل بناکامی ہو گئی جس کا مسلمانان دنیا کو سخت رنج ہے انا للہ!

مفصل حالات کے لئے کتاب "حیات طیبہ" ملاحظہ ہو جو دفتر "اہلحدیث" سے مل سکتی ہے۔

عرصہ دراز کے بعد معلوم ہوا کہ اس مذہبی اور قومی نقصان میں مرزا صاحب قادیانی کا اثر نحوست تھا چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"حضرت سید احمد شہید اور مولوی محمد اسمٰعیل شہید کا ذکر درمیان میں آیا (تو مرزا صاحب نے) فرمایا۔ ان لوگوں کی نیتیں نیک تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ ملک میں نماز اور اذان اور قربانی کی رکاوٹ جو سکھوں نے کر رکھی تھی دور ہو جائے۔ خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا اور اس کی قبولیت کو سکھوں کے دفعیہ اور انگریزوں کو اس ملک میں لانے سے کیا۔ یہ ان کی دانائی تھی کہ انہوں نے انگریزوں کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔ بلکہ سکھوں کو اس قابل سمجھا کہ ان کے ساتھ جہاد کیا جاوے۔ مگر چونکہ وہ زمانہ قریب تھا کہ مہدی موعود (مرزا) کے آنے سے جہاد بالکل بند ہو جائے، اس واسطے جہاد میں ان کو کامیابی نہ ہوئی ہاں بسبب نیک نیت ہونے کے ان کی خواہش اذانوں اور نمازوں کے متعلق اس طرح پوری ہو گئی کہ اس ملک میں انگریز آ گئے۔ (ذات جہونی نوش آمد)"

(ملفوظات، احمدیہ جلد اول ص ۶۵)

اہلحدیث معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی برکت (نحوست) اتنی طویل الذیل تھی کہ تشریف آوری سے قریباً سو سال پہلے ہی ایسا اثر کرتی تھی کہ مسلمان فاتح سے مفتوح ہو جاتے اور تشریف آوری کے بعد اسلامی حکومتوں کو جو زوال آیا وہ ایسا ہے کہ عیاں راچہ بیاں۔

مرزا صاحب کا وجود مسلمانوں کے حق میں کہاں تک موجب برکت تھا یا کہاں تک باعث نحوست تھا، اس کا فیصلہ ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ ہمارے خیال میں تو مرزا صاحب کا اول و آخر دونوں یکساں مضر اسلام ہیں۔ بالکل سچ ہے ؎

مرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی، صراحی دار گردن

قادیانی غوثیت اور قطبیت

پر

خلیفہ قادیان سے سوال

الفضل مجریہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۳ء کے سرورق پر بحوالہ الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء آپ کے پدر بزرگوار مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ منقول ہیں:-

"یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر غوثیت اور قطبیت ملتی ہے"

براہ کرم اپنے سلسلہ قادیان کے ان حضرات کی فہرست شائع

فرمائیں جن کو غوثیت اور قطبیت کے مدارج عطا ہوئے نیز یہ کہ غوث اور قطب کن کو کہتے ہیں یعنی ان کے مدارج کی تفصیل اور تعریف بحوالہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مطلوب ہے۔

اگر آپ کو حوالے میسر نہ آئیں تو خامہ فرسائی کی تکلیف نہ کریں۔ پبلک خود اس نتیجہ پر پہنچ جائیگی کہ کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں، دکھانے کے اور۔

(آپکے سلسلہ کا دیرینہ خیرخواہ۔ خاکسار محمد عبدالکریم از ڈگشائی)

اہلحدیث | قابل نامہ نگار تکلیف کر کے خود ہی اصطلاحات قادیانیہ کی کتاب دیکھ لیں جس میں لکھا ہے کہ دمشق کے معنے قادیان، مرزا غلام احمد کا نام قرآن میں مسیح ابن مریم ہے وغیرہ

ع۔ سر پرستان منطق الطیر است جاکی لب بہ بند

مومنین پر مرزا صاحب کا حملہ

(از قلم جناب مولوی محمد نبرالدین صاحب ساکن میانونڈ)

مرزا صاحب کو باوجودیکہ نبوت کا دعوے تھا مگر معجزات کے متعلق ان کی عجیب تقریریں ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۶ میں عیسٰے علیہ السلام کے معجزات بیان کر کے لکھتے ہیں:۔

"مگر ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسے ہی متشابہات ہیں اور یہ معنی کرنا کہ گویا خدا نے اپنے ارادہ اور اذن سے عیسٰے کو صفات خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے۔ اگر خدا اپنے اذن و ارادہ سے اپنی خدائی کی صفتیں بندوں کو دے سکتا ہے۔ تو وہ بلا شبہ اپنی ساری صفتیں خدائی کی ایک بندے کو دے کر پورا خدا بنا سکتا ہے۔ پس اس صورت میں مخلوق پرستوں کے کل مذاہب سچے ٹھہر جائیں گے"

یہ حملہ ان لوگوں پر ہے جن کا ایمان اس آیہ شریف پر ہے۔ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْـَٔۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاُبْرِیُٔ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ط

(ترجمہ) وہ یعنی عیسٰے بن مریم ہمارے پیغمبر ہونگے جن کو ہم بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں گے۔ اور وہ ان سے کہیں گے کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں یعنی معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں پرندے کی شکل کا سا بناؤں پھر اس میں پھونک ماروں اور وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے اور خدا کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو بھلا چنگا اور مردوں کو زندہ کر دوں اور جو کچھ تم کھایا کرو اور جو کچھ تم نے گھروں میں ذخیرہ کر رکھا ہے۔ تم کو بتا دوں بے شک اس بیان میں نشان ہے۔ تمہارے لئے اگر تم ایمان والے ہو۔

یہ خبر حق تعالےٰ نے مریم علیہا السلام کو عیسٰے علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پیشتر دی تھی۔ جس کا حال بیان کر کے حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ نشانی انہیں لوگوں کے واسطے ہے جو ایمان والے ہیں اور یہ ظاہر بھی ہے۔ کہ جن کو خدا کی خبروں پر ایمان نہ ہو ان کو یہ بیان کیا مفید ہوگا۔ مرزا صاحب جیسے شخص نے اس کو نہ مانا تو اور کفار کیونکر تصدیق کرینگے مگر الحمدللہ اہل اسلام کو اس کا پورا پورا یقین ہے۔ اور مرزا صاحب کے تشکیک سے وہ زائل نہیں ہوسکتا۔

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۷ میں لکھا ہے:۔

"لیکن قرآن شریف کا کسی امر کے بارے میں خبر دینا دلیل قطعی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ دلائل کاملہ سے اپنا منجانب اللہ اور مخبر صادق ہونا ثابت کر چکا ہے"

شاید مرزا صاحب نے یہ بات آریہ وغیرہ کے مقابلے میں مصلحتاً کہی تھی ورنہ وہ تو قرآن کی خبروں کو دلیل قطعی تو کہاں دلیل ظنی بھی نہیں سمجھتے تھے، بلکہ اس پر ایمان لانے کو شرک و الحاد سمجھتے تھے۔ انہوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ خدائے تعالےٰ کے ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ بے ایمان اس کی تصدیق نہ کرینگے۔ حیرت ہے کہ جس طرح ابلیس نے دھوکا کھایا تھا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا شرک ہے۔ کیونکہ معبودیت خاص صفت باری تعالےٰ کی ہے۔ مرزا صاحب بھی اسی دھوکے میں پڑ گئے تھے کہ ایسی قدرت عیسٰے میں خیال کرنا شرک ہے۔ مرزا صاحب مسلمانوں پر جو شرک کا الزام لگا رہے ہیں اور پردہ وہ خدائے تعالیٰ پر لاعلمی کا الزام لگا رہے ہیں۔ دیکھئے براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۰ میں وہ لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کو پھر شرک اختیار کرنا اس جہت سے ممتنعات سے ہے کہ خدائے تعالےٰ نے اس بارے میں پیشگوئی کر کے فرمادیا ہے

مَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ"

اور نے تامل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اگر یہ عقیدہ جو مسلمانوں نے اختیار کیا ہے شرک ہے تو خدائے تعالےٰ کی یہ پیشگوئی جس کی تصدیق مرزا صاحب کر چکے ہیں نعوذ باللہ بقول مرزا صاحب جھوٹی ہوئی جاتی ہے۔ مگر انہوں نے اپنی ذاتی غرض کے لحاظ سے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اور صحابہ تک کے کل مسلمانوں پر شرک کا الزام لگا دیا۔

اور ازالہ صفحہ ۱۵۴ میں وہ لکھتے ہیں:۔

"کہ نبی لوگ دعا اور تضرع سے معجزہ مانگتے تھے معجزہ نمائی کی ایسی قدرت نہیں رکھتے جیسا کہ انسان کو ہاتھ ہلانے کی قدرت ہے انتہی"

اور نیز ازالہ صفحہ ۳۲۰ میں یہ بھی لکھا ہے:۔

"اناجیل اربعہ کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ دعا کے ذریعے سے ہرگز نہیں۔ اور قرآن شریف میں بھی کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ مسیح بیماروں کو چنگا کرنے یا پرندوں کے بنانے کے وقت دعا کرتا تھا بلکہ وہ اپنی روح کے ذریعے سے جس کو روح القدس سے

فیضان سے برکت بخشی گئی تھی ایسے ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ چنانچہ جس نے کبھی غور سے انجیل پڑھی ہوگی وہ ہمارے اس بیان کی بے یقین تمام تصدیق کرے گا اور قرآن شریف کی آیات بھی باآواز بلند پکار رہی ہیں کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی اور خدا ئے تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشر کی فطرت میں مودع ہے مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم اور مفلوج اور مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہ تھا۔ انتہی

دعا کا ذکر نہ ہونے سے مرزا صاحب جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ عجائبات جن کا ذکر حق تعالیٰ بطور اعجاز بیان فرماتا ہے وہ معجزات نہ تھے تو اس لحاظ سے فطرتی قوت بھی ثابت نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کا ذکر بھی اس آیت شریفہ میں نہیں۔ پھر اپنی لئے سے ایک غیر مذکور چیز کو ثابت کرنا اور خدائے تعالیٰ کی خبر کو نہ ماننا کس قسم کی بات ہے۔ اگر معجزے کے لئے یہ شرط ہے کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ کر وقت خاص میں دعا کی جائے اور اس کی قبولیت کے لئے حضار مجلس آمین آمین اس وقت تک کہتے رہیں کہ آثار اجابت ظاہر ہو جائیں تو اس آیت شریفہ میں دعا کرنا بھی باقتضاء النص مقدر سمجھا جا سکتا ہے۔

پھر اگر وہ کام فطرتی طور پر ہوتے تھے تو ان پر ایمان لانے کی کیا ضرورت۔ مثلاً اگر کہا جائے کہ نجار صندوق میں قفل نصب کرتا ہے یا کسی کے ذریعے سے فلاں کام کرتا ہے تو کیا اس قسم کی خبر کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ تم اس پر ایمان لاؤ ہرگز نہیں۔ حالانکہ یہاں حق تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری باتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ اس کو آیت یعنی نشانی قدرت کی سمجھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کو خدائے تعالیٰ کی کلام پر ایمان لانا منظور نہیں تھا جب ہی تو حیلے [illegible] کیا کرتے تھے [illegible] خود براہین احمدیہ صفحہ ۹۵ میں لکھتے ہیں۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اب دیکھئے کہ مرزا صاحب [illegible] اپنے ذاتی تجربہ [illegible] پیش کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ وقت واحد میں [illegible] مخلوق اور رو بخدا رہتے ہیں اور یہ بالاتفاق [illegible] علیہ السلام ہم سے کہ انبیاء کا مرتبہ [illegible] اولیاء اللہ کے [illegible] بڑھا ہوا ہے۔ تو اس نسبت سے ان کی [illegible] اولیاء کی حضوری سے بڑی ہوئی ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ اس حضوری میں [illegible] ہے۔ پھر جب حق تعالیٰ ان معجزات کی خبر دیتا ہے تو اتنا تو حسن ظن کر لیتے ہیں کہ جس طرح ہم نے کسی مقام میں لکھا ہے کہ وہ وقت واحد میں [illegible] اور رو بمخلوق رہتے ہیں اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی ہوں گے۔ مگر اس تحریر کے وقت وہ بات مرزا صاحب کے حافظہ سے نکل گئی ہوگی۔ اگر وہ [illegible] میں [illegible] ایسی حالت ہوتی تو [illegible] نہ جاتے۔

اب غور کیا جائے کہ آپ تو انبیاء کے ساتھ بھی حسن ظن نہیں رکھتے تھے اور شکایت یہ تھی کہ اپنی قوت کا [illegible] [illegible] ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کو تقرب الٰہی میں اپنے برابر بھی نہیں سمجھتے تھے۔

مرزا صاحب کی تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ عیسیٰ کا دعا کرنا ثابت نہیں باوجود اس کے یہ عجائبات صادر ہوتے تھے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بغیر دعا کے خلاف عادت معجزات ان سے کیونکر صادر ہوگئے اس [illegible] یہ ہے کہ وہ معجزات انہیں کے اقتداری افعال ٹھہرائے جائیں۔ مرزا صاحب اس پر [illegible] کہ کتنی ہی حدیثیں جو اس باب میں وارد ہیں سنائی [illegible] ایک [illegible] دیکھئے کہ تمام تفاسیر و کتب احادیث پر ان کی پوری نظر تھی [illegible] وہ باآواز بلند منادی [illegible] کہ وہ [illegible] خدا کے اذن اور حکم اور اجازت سے تھے اور ان کی ذاتی قدرت کو اس میں کوئی دخل نہ تھا [illegible] نہ انہوں نے کسی کی شئ [illegible] جب حق تعالیٰ نے ان کے معجزوں کی خبر دی ہے تو خود [illegible] کا [illegible] ایسے طور پر ہو ہے کہ اس پر ایمان لانے میں کوئی شرک نہیں۔ مثلاً یہ سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ نے تو ان کی نبوت دلوں میں متمکن کرنا [illegible] ان پر حجت قائم کرنا منظور تھا اس لئے ان کے دعوے کے وقت خود حق تعالیٰ ان چیزوں [illegible] پیدا کر دیتا تھا تو کسی قسم کا شرک لازم نہیں آتا۔ اب دیکھئے کہ باوجودیکہ آیت قرآنیہ کے معنے پورے طور پر بتا دئے گئے مگر صرف اس غرض سے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے ثابت نہ ہوں تو یہ [illegible] فوت ہوجاتی ہے۔ اپنی طرف سے قرآن کے معنے بگاڑ دیئے جس سے حق تعالیٰ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایسی بات قرآن میں بیان کی جس سے لوگ مشرک ہو گئے۔ نعوذ باللہ من ذالک

مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسی بحث و مصریوں سے بہت احتراز کیا کریں کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ الآیہ یعنی فرشتوں کے سوال کے جواب میں دوزخی کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو اہل دوزخ سے نہ ہوتے۔ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

مرزا صاحب عبارت مذکورہ بالا میں لکھتے ہیں کہ

"قرآن شریف کی آیات بھی باواز بلند پکار رہی ہیں نہ یہ کہ اپنے عجوبے کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی۔" انتہی

ہم بھی قرآنی آواز کو سن کر ایمان لائے ہیں کہ انبیاء نے موتے اور ابراہ اکمہ وابرص وغیرہ عجائب اس قوت سے کرتے تھے جو ان کو حق تعالے نے بخشی تھی۔ یہ کس نے کہا تھا کہ وہ اپنی ذاتی و فطرتی قوت سے جو ہر فرد بشر میں تھی یہ کام کرتے تھے صرف مرزا صاحب ہی نے کہا کہ وہ اس فطرتی طاقت سے کام لیتے تھے جیسا کہ ابھی معلوم ہوا۔ اگر یہی بات تھی تو مرزا صاحب میں بھی وہ فطرتی طاقت جو ہر فرد بشر میں موجود ہے موجود تھی۔ میدان میں نکل کر دعوے و ابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ کرتے اور جس طرح حق تعالے کے انبیاء سے بغیر انسان تصدیق ہوئی ہے۔ اسی طرح اپنے دعوے کی تصدیق کراتے۔ مگر یہ ان کے حد امکان سے خارج تھا۔ یہ کاغذ کے سفید پرے کو سیاہی سے رنگت دینا نہیں تھا کہ قلم اٹھایا اور چند سطر لکھ ڈالے۔ یہاں نہ قلم کی ضرورت ہے نہ زبان آدمی کی حاجت ادھر کن باذن اللہ منہ سے نکلا ادھر ہو جانا فوراً ہو گیا۔

براہین احمدیہ صفحہ ۳۵۴ میں مرزا صاحب نے انجیل یوحنا سے نقل کیا ہے :۔

"یروشلم میں ایک حوض ہے اس کے پانچ اسباب ہیں۔ ان میں ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کی ایک بڑی بھیڑ پڑی تھی۔ جو پانی کے ہلنے کی منتظر تھی کیونکہ ایک فرشتہ بعض وقت اس حوض میں اتر کر پانی کو ہلاتا تھا۔ پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اترتا کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو اس سے چنگا ہو جاتا تھا۔" انتہی

اور نیز براہین احمدیہ صفحہ ۳۵۴ میں لکھتے ہیں :۔

"بلا ریب اس حوض عجیب الصفات کے وجود پر خیال کرنے سے مسیح کی حالت پر بہت سے اعتراضات عائد ہوتے ہیں۔ جو کسی طرح اٹھ نہیں سکتے" انتہی۔

اور ازالہ صفحہ ۳۲۲ میں لکھتے ہیں کہ :۔

"یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے۔ کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب یعنی مسمریزم تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف کھیل کی قسم میں سے تھا اور مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ فتدبر فانہ نکتۃ جلیلۃ ما یلقھا الا ذو حظ عظیم۔" انتہی

مرزا صاحب خود ہی براہین احمدیہ صفحہ ۳۳۰ میں لکھتے ہیں

"انجیل بوجہ محرف اور مبدل ہو جانے کے ان نشانیوں سے بالکل بے بہرہ اور بے نصیب ہے۔ بلکہ الہٰی شان تو ایک طرف رہی معمولی راستی اور صداقت کہ جو ایک مصنف اور دانشمند متکلم کے کلام میں ہونی چاہئے انجیل کو نصیب نہیں۔ کم بخت مخلوق پرستوں نے خدا کے کلام ہدایت کو خدا کے نور کو اپنے ظلماتی خیالات سے ایسا ملا دیا کہ اب وہ کتاب بجائے رہبری کے رہزنی کا ایک پکا ذریعہ ہے۔ ایک عالم کو کس نے توحید سے برگشتہ کیا اسی مصنوعی انجیل نے ایک دنیا کا کس نے خون کیا انہیں تالیفات اربعہ نے، عیسائیوں کے محققین کو خود اقرار ہے کہ ساری انجیل الہامی طور پر نہیں لکھی گئی" انتہی۔

اب دیکھئے کہ جن کتابوں کو محرف مبدل ظلماتی خیال اور باعث گمراہی خود ہی بتاتے ہیں انہی کتابوں سے ایک قصہ نقل کرکے قرآن میں شبہات پیدا کر رہے ہیں کہ قرآن میں جو عیسیٰؑ کے معجزات مذکور ہیں ان کا مدار اس حوض پر تھا جس کا ذکر اناجیل محرفہ میں ہے اور ان کی نبوت کا ذکر جو قرآن میں ہے اور جو نشانے معجزات ہے وہ ایک فطرتی قوت تھی جو ہر فرد بشر میں ہوا کرتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے مساوی کر دینے میں خوب ہی زور لگایا۔ مگر یاد رکھیں کہ ؎

چو حق معائنہ دانی کہ مے بماند داد
بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی
خراج گر نگذارد کسے بطیب نفس
بقہر از و بستانند و مزد سرہنگی

حالت مسلم پر ایک نظر

(بقلم محمد داؤد ارشد ساکن کوٹلی رائے ابوبکر)

ہر فرد بشر کے لئے لازمی و لابدی امر ہے کہ اللہ رب العزت کا شکر گذار ہو کیونکہ جس نے انسان کو ایک نہائت ہی رذیل چیز سے پیدا کرکے اشرف المخلوقات کے لقب کے ساتھ ملقب فرمایا اور ساتھ ہی ہادی دین بھیج کر خوشخبری دی کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ لیکن ایک تو ہمارے عملوں کی شامت ہے کہ اس شرط کے تحت نہیں آنے دیتے اور دوسرے جب یہ خبر غیر اقوام نے سنی کہ مسلمانوں کو دربار الہٰی سے اَعْلَوْنَ یعنی حاکم ہونے کا وعدہ دیا گیا ہے تو وہ اسی وقت سے اس بات کے درپے ہو گئے کہ مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہئے مشتے نمونہ از خروارے۔ چنانچہ ۱۷ ستمبر کو اخبار "مدینہ" اس عاجز کی نظر سے گذرا۔ جس کے صفحہ ۸ کالم اول میں ایک سرخی جلی قلم کے ساتھ لکھی ہوئی نظر آئی۔ جو کہ درج ذیل ہے :۔

مشن کالجوں کی حالت میں جب اس پر ملتفت ہوا تو ایک پرنسپل صاحب بہادر کی رام کہانی کا مطالعہ ہوا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب وہ ریٹائر یعنی پنشن پا کر امریکہ پہنچے تو ان سے سوال ہوا۔ کہ بتاؤ تم نے کس قدر ہندو یا مسلم کو مسیحی دین میں شامل کیا ہے۔ تو وہ جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ تو درست ہے کہ میں نے کسی ہندو یا مسلمان کو عیسائی نہیں بنایا۔ لیکن اس قدر تو ضرور ہے کہ اس کو اس کے اصلی دھرم یا مذہب پر قائم رہنے نہیں دیا۔ اسی تذکرۂ کلام میں معترضے

ہیں کہ ایف۔ سی کالج لاہور آج ایسی سرگرمیں کا مرکز بنا ہوا ہے کہ اس کے ہوسٹل یعنی بورڈنگ کے منتظم ایک یورپین مسٹر اسکاٹلر ہیں مسٹر اسکاٹلر اور اس کی لیڈی صاحبہ شب و روز اس فکر میں متفکر ہیں کہ جہاں تک ہو سکے لڑکے اور لڑکیوں کو ان کے مذہب و ملت سے بیگانہ کرکے انہیں مغرب کی کورانہ تقلید کی ترغیب و تحریص دی جائے۔ ہر لڑکے اور لڑکی کو بے حیائی اور بے شرمی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی درس و تدریس میں لیڈی، پتی طالبات کو اور صاحب اپنے طلبا کو ڈرائنگ کے کمرہ میں لے آتے ہیں اور ان کو ملنے اور آزادانہ گفتگو کرنے کے مواقع بہم پہنچاتے ہیں۔"

حضرات! مشن کالج کی حالت کا خاکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اپنے فرزند ارجمند کو مشن کالج یا سکول یا کم از کم اس کو اپنی مذہبی تعلیم نہ دینے سے ہلاک کرنا ہے یا نہیں؟ مسلمانو! اٹھو بیدار ہو جاؤ، کیوں خواب خرگوش میں خراٹے لے رہے ہو۔ اپنی اولاد کو تعلیم اسلام سے آشنا کرو۔ اگر ہم اسی طرح نیند کے مزے میں مست رہے تو غیر قومیں جو اسلام کے مٹانے کے لئے لیل و نہار کوشاں ہیں۔ کہیں اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ جب ہم میں بیداری کے آثار نمودار ہوں گے تو خدائے ذوالجلال والاکرام ہماری کمزوری کو طاقت کے ساتھ تبدیل فرماوے گا۔ کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بنا بریں ہر مسلمان اور ہر خدا پرست بشر کا فرض اولین ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بھائیوں کو ان ہلاک امراض سے بچائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی ترغیب دے۔

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

"العدل" اور مناظرہ تاندلیانوالہ

تقریری مناظرہ کی اصل تصویر تو وہی ہوتی ہے جو میدان مناظرہ میں نظر آنے کے بعد اہل کے ارباب قلم کی جولانی ہوتی ہے۔ جیسی چاہیں تصویر بنا لیں۔ مباحثہ تاندلیانوالہ اس میں شک نہیں کہ ایک بڑے پایہ کا مباحثات سے تھا۔ حاضرین نے اپنی اپنی لیاقت کے مطابق فائدہ اٹھا لیا۔ اس کے بعد اخبار العدل کے بیکار (اصلی یا فرضی) نامہ نگاروں نے جولانی قلم دکھا کر بے فائدہ طول دیا۔ انہی کے اثر سے اعیان اہلحدیث نے مباحثہ کی روئداد رسالہ کی صورت میں شائع کر دی۔ اس خصوص میں ہم نے نئی ایک تحریر بھی درج نہیں کی۔ آج کا مراسلہ بھی اس لئے درج کیا گیا کہ یہ دفاعی ہے۔ روئداد مباحثہ کا رسالہ جو صاحب لکھنا چاہیں وہ جوابی کارڈ بھیجکر منگا لیں۔ چند نسخے دفتر ہذا میں رکھے ہیں۔ (مدیر)

یوں تو اخبار "العدل" ہمارے پرانے کرمفرماؤں سے ہے جس دن سے اخبار موصوف نے دنیائے وجود میں قدم رکھا ہے اسی دن سے اہلحدیث کے ساتھ اس کا معاندانہ رویہ رہا ہے مگر ۹ ستمبر ۱۹۳۳ء (مناظرہ تاندلیاں والہ) کے بعد مناظرہ ہذا کے متعلق اس میں ایسے ایسے مضامین درج ہو رہے ہیں جن کے متعلق اگر بناء الفاسد علی الفاسد کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا ہم دیر سے ان مضامین کو دیکھ رہے ہیں اور دانستہ بدیں غرض خاموش ہیں کہ یہ سوڈا واٹر کا جوش ہے۔ امید ہے کہ چند دنوں کے بعد خود بخود ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ مگر بمصداق کلا ناء یترشح بما فیہ ہمارا پرانا کرمفرما اپنے رویہ سے باز نہ آیا۔ جب دیکھا کہ کوئی بات اب قابل گرفت نہیں تو ذاتیات پر اتر آیا۔ چنانچہ آج ہمارے سامنے اخبار العدل مجریہ ۵ شعبان ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۳ء (چونکہ اخبار میں یہی تاریخ لکھی ہوئی ہے اس لئے ہم نے بھی وہی تاریخ لکھ دی ہے ورنہ ۵ شعبان کے دن ۲۳ دسمبر کی تاریخ ہے) کے صفحات ۶-۷-۸ ہیں۔ اس میں ایک صاحب مولانا الٰہی بخش نامی ساکن اوکاڑہ منڈی کا مضمون (بجواب مضمون مولوی احمد حسن صاحب مطبوعہ ۲۴ جمادی الآخری) شائع ہوا ہے جس میں مولانا صاحب صاحب نے سب سے پہلے چشتی محمد صدیق صاحب صدر اہل حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ

"چشتی صاحب کیا ہیں؟ دنیاداری کے لحاظ سے سودی لین دین رکھتے ہیں اور فقیری کے لحاظ سے تعویذ گنڈا اور نذرانہ گیری کے سوا کچھ نہیں۔ جماعت اہلحدیث نے ان کے شرک فی الصفات کر چشم پوشی کرتے ہوئے اپنے نظم و نسق کی باگ ان کے ہاتھ میں دے رکھی ہے۔"

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ

"غیر مقلدین ہمیشہ اپنے جلسوں میں ائمہ دین کی توہین کرتے آیات کی تحریف اور احادیث کے غلط معانی لگا کر احناف کی دل آزادی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک حدیث علماء ھم شر من تحت ادیم السماء پڑھ کر ایک غیر مقلد نے اس سے احناف کے علماء مراد لئے۔ اور ان کو علانیہ گیدڑوں بندروں سے بدتر بنایا (دروغ برگردن راوی) مگر احناف نے ہمیشہ صبر و خاموشی سے کام لیا۔ پھر اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ آئے دن تحریری اور زبانی چیلنج شروع کر دیئے۔ آخر علمائے احناف نے چیلنج منظور کیا۔"

آگے چل کر ایک سرخی بدیں الفاظ قائم کرتے ہیں "ایک شرمناک سازش کا انکشاف" اس سرخی کا ماحصل یہ ہے کہ

"اہل حدیث کے دوسرے جلسہ پر ایک شخص مولوی احمد الدین گکھڑوی کے سامنے بیس تراویح ثابت کرنے کے لئے کھڑا ہوا جو عبارت بھی نہ پڑھ سکتا

تھا۔ اور اس کو بابو مشتاق احمد صاحب کی تحریر لے بعد بٹھا دیا گیا۔ مگر بعد میں تحقیق سے ہمیں معلوم ہوا کہ یہ شخص خود ان غیر مقلدین میں سے ہی تھا۔ چنانچہ آخر میں اس شخص نے خود حاضر ہو کر جماعت احناف کے سامنے اس سازش کا اقرار کیا اور اپنی حرکت وعقیدہ سے توبہ کی۔
(العدل مورخہ ۱۳ دسمبر ۳۳ء)

ہاں مولانا! آپ کا مضمون پڑھ کر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلتا ہے چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ آپ کو مناسب تھا کہ بفحوائے لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ اس معاملہ کو رہنے دیتے مگر ہم آپ کے رویہ کو اس کے سراسر خلاف پاتے ہیں۔ ہم آپ کے الفاظ بالا سے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کے نزدیک کسی انجمن کا پریزیڈنٹ بننے کے لئے خاص شروط ہیں ورنہ آپ چوہدری صاحب موصوف پر الزامات مذکورہ بالا چسپاں نہ کرتے۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر انجمن حزب الاحناف کے صدر صاحب کو بھی اس معیار پر پرکھنا چاہئے ورنہ میں آپ کے حق میں شیخ سعدی کا یہ مقولہ ضرور کہونگا۔
اے ہنر ہا نہادہ بر کف دست۔ عیبہا در گرفتہ زیر بغل
تا چہ خواہی خریدن اے مغرور۔ روز درماندگی بسیم دغل

کیوں صاحب! آپ کے پاس انجمن اہل حدیث کی طرف سے کونسا اور کب تحریری یا تقریری چیلنج پہنچا تھا؟ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ تحریری چیلنج کے الفاظ نقل کر دیتے۔ بلکہ اس کے برعکس ہم آپ کو حزب الاحناف کے پہلے جلسہ کا حوالہ دیتے ہوئے مولوی قطب الدین جھنگوی، مولوی محمد شریف کوٹلوی مولوی بہاء الحق امرتسری کی تقاریر کی طرف متوجہ کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ سبقت کس طرف سے ہوئی۔ باوجودیکہ جلسہ ہذا کے اشتہار میں درج تھا کہ جلسہ میں مسائل متنازعہ فیہا کا کوئی ذکر نہ ہوگا۔ کیا مقررین حزب الاحناف نے اس کا خیال کیا؟ اس کے بعد جب دوسرے جلسہ کا اشتہار نکلتا ہے تو اس کی گذارش نمبر ۵ کے الفاظ سے بھی آپ ہی سابقین میں سے ٹھہرتے ہیں۔ اور سنئے! اشتہار جلسہ ثانیہ کے بعد ایک سفید اشتہار مولوی عبد الغفار سکرٹری انجمن حزب الاحناف کی طرف سے بعنوان "غیر مقلدین علاقہ تاندلیانوالہ کی مناظرہ سے بھاگنے کی تدابیر" پہلے آپ ہی نے شائع کیا۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ۴ اکتوبر ۳۳ء کے العدل میں کیفیت مناظرہ (بعنوان تاندلیانوالہ میں دو معرکۃ الآرا مناظرے) چھپانے میں سبقت کس نے کی؟ پھر بالا قساط آج تک کس کی طرف سے العدل کے صفحات مزین ہو رہے ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ پھر بے چارے اہل حدیثوں کو کوسا جاتا ہے کہ بڑے دل آزار، بے ادب، گستاخ اور شرارتی ہیں۔ جناب من ہمارا تو ہر طرح سے دفاعی پہلو ہے۔ ان واقعات سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ البادی اظلم کا مصداق کون ہے؟

ثبوت بیس تراویح کے متعلق نامہ نگار صاحب نے بدنامی کے دھبہ کو اس طرح دھونا چاہا ہے کہ وہ شخص غیر مقلد ہی تھا اور پھر اس نے جماعت احناف کے سامنے اس سازش کا اقرار کیا" ہائے تعصب تیرا ستیاناس واقعات سے اس قدر انکار کر اپنے ایک مقلد بھائی کو اپنی جماعت سے صرف اس قصور پر خارج کئے دیتے ہیں کہ اس نے مولوی احمد الدین کے سامنے شکست کیوں کھائی؟ مولانا! جس چیز کی بنیاد کوئی نہ ہو اس کا انجام یہی ہوا کرتا ہے ہاں صاحب ثبوت بیس تراویح نے جماعت احناف کے کس کس رکن کے سامنے اقرار سازش کیا؟ آپ نے ان ارکان کے نام کیوں نہیں لکھے؟ سنئے! مولوی عبد الحق (ثبوت بیس تراویح) خالص اور پیدائشی حنفی المذہب ہیں اگر آپ کو اعتبار نہیں تو مولوی عبد الغفار سیکرٹری انجمن حزب الاحناف علاقہ تاندلیانوالہ سے دریافت کریں جنہوں نے ان کو مولوی اسماعیل امام مسجد تاندلیانوالہ سے اس غرض کے لئے مشکوۃ لے کر دی تھی۔ اگر واقعی یہ سازش ہے تو مولوی عبد الغفار موصوف کو بھی اس سازش میں شریک اور وہابی سمجھیں۔ اس کے بعد نامہ نگار صاحب فاتحہ خلف امام کے مناظرہ کی کیفیت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"حاضرین مجلس سے ایک مخلوق کثیر فاتحہ خوانی خلف امام سے تائب ہو گئی۔ زرگروں کے دو گھر وہابی تھے ان کے تمام زن و مرد یہ فاتحہ خوانی چھوڑ گئے۔"
(العدل حوالہ مذکور)

پھر میں وہی کہوں گا کہ جن آنکھوں پر تعصب کی پٹی چڑھی ہوئی ہے ان کے سامنے ہزار روشنی کرو۔ مگر وہ ہمیشہ کا ہیہ سروف بعا کے مصداق ہی رہیں گے۔ کیوں صاحب! ان زرگروں کے دو گھر والوں کے مرد و زن کی طرف سے کوئی خط یا تار آپ کو پہنچا ہے کہ ہم سب مرد و زن فاتحہ خلف امام چھوڑ بیٹھے ہیں (بریں عقل و دانش بباید گریست) اگر جواب اثبات میں ہے تو فبہا ورنہ میں بھی اس کے جواب میں وہی الفاظ استعمال کروں گا، جو آپ نے العدل مذکور کی سطر ۱۷-۱۸ میں کئے ہیں۔

اس کے بعد نامہ نگار صاحب چند سطور آگے چل کر ایک سرخی بدیں الفاظ قائم کرتے ہیں "شیر پنجاب کی روباہ بازیاں" (عیاذاً باللہ) جس میں مولوی غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ بہاولپور کی تعریف میں چند سطور لکھ کر فرماتے ہیں کہ

"ان کا اور مولوی ثناء اللہ کا مقابلہ استاد شاگرد کے مقابلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ مولوی ثناء اللہ نے شامی کی عبارت پڑھی جس میں لا تقربوا الصلوۃ کی کتر بیونت سے کام لیا گیا تھا اس پر شیخ الجامعہ نے وہ ڈانٹ دی کہ شیر پنجاب لرزا گئے الخ"
"اور ایک موقعہ پر شیخ الجامعہ نے ایک جملہ کے متعلق پوچھا کہ یار یہ تو بتاؤ کہ یہ کونسا قضیہ ہے تو شیر پنجاب اس منطقی پھندے میں پڑنے سے گھبرا گئے اور بات ٹال گئے۔ سمندری میں مولوی جان محمد وکیل جو ایک نہایت صاحب فراست اور ذکی الطبع فہیم بزرگ ہیں مجلس مناظرہ میں موجود تھے انہوں نے اپنے ایک دوست سے بیان کیا کہ اس مناظرہ میں ایک طرف ایچ پیچ سے کام لیا جا رہا تھا اور دوسری طرف سند علم اور تبحر علمی تھا۔" (العدل حوالہ مذکور)

ہم آپ کے ان الفاظ اور عبارت کی قدر کرتے ہیں۔ ہاں

مولانا! واقعی مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب کا مقابلہ استاد شاگرد کے مقابلہ کا حکم رکھتا تھا۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے مولوی غلام محمد صاحب کیا بلحاظِ عمر و تجربہ کاری کیا بلحاظ علم و لیاقت شاگرد سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر مولوی غلام محمد صاحب کی علمی لیاقت بمقابلہ شیر پنجاب دیکھنے کا شوق ہو تو فیصلہ رفعیدین واقعہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان دیکھ لیں اگر اعتبار نہ ہو تو دیوان محمد غوث صاحب رئیس اعظم جلال پور پیروالہ یا مولوی عاقل محمد صاحب امام مسجد شہر مذکور سے بذریعہ خط اس واقعہ کی تصدیق کرالیں۔ اس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ استاد کون ہے اور شاگرد کون؟ اگر آپ اس پر بھی متیقن نہ ہوں تو پھر مجبوراً مجھے کہنا پڑیگا۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

(الراقم۔ یکے از تاندلیانوالہ ضلع لائل پور)

حسد کیا ہے؟

برادران اسلام و ناظرین اہلحدیث! السلام علیکم۔

آج کل مسلمانوں میں عموماً اور بالخصوص علماء میں یہ اثر بہت بڑھ چکا ہے کہ ایک دوسرے کا حسد کرنا، بغض اور کینہ رکھنا۔ جب حسد کے معنے ایک دوسرے کی نعمت اقبال و دولت کا زوال چاہنا ہے تو کیا آج ایک مسلمان بھائی کی عزت و جلال کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کیا کوئی کہتا ہے کہ اچھا خدا نے اس کو مالامال کیا ہے تو ہم کو بھی اسی طرح خوش رکھے نہیں نہیں بلکہ دل میں جلن پیدا ہو جاتی ہے کہ ہائے فلاں بھی امیر ہے، فلاں بھی قابل استطاعت اور صاحب عزت و اقبال ہے۔ ہائے فلاں بھی لوگوں کی نگاہوں میں قابل احترام سمجھا جانے لگا۔ حسد اور بغض معیوب چیز ہے مگر خود عمل یہ کہ انا خیر منہ کا مصداق بننا اور اپنی حمد و تعریف کا لوگوں سے خواہاں ہونا۔ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اس مہلک مرض کے انسداد کے واسطے رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (پ ۲۶ حجرات)

(ترجمہ) اے ایماندارو بچو بہت ظن سے تحقیق بعض گمان گناہ ہیں اور جاسوسی مت کرو اور نہ غیبت کریں بعضے تمہارے بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے یہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے مردے کا پس ناخوش رکھو گے تم اس کو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والا ہے مہربان۔

[illegible] بدظنی ایک دوسرے پر [illegible] ہے کہ [illegible] والحفیظ۔ مسلمانوں کو بدظنی سے منع فرمایا کیونکہ گناہ ہے جس کا نتیجہ فساد و جھگڑا ہوتا ہے جاسوسی کرنے سے منع فرمایا [illegible] تنازعہ کا ڈر ہے۔ حسد بغض و کینہ کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دے کر لوگوں کو اس مہلک مرض سے بچایا ہے جس طرح اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا تمہارے لئے بہت بری چیز ہے۔ اس سے کئی گنا زیادہ موجب بھائی کی غیبت حسد کرنا برا اور معیوب ہے ایک صاحب دل اس مرض کے دفعیہ کے لئے چند بند لکھتے ہیں جو واقعی قابل تعریف ہیں ؎

جاہ و عزت دوسرے کی دیکھ کر
دل میں آئے کچھ تیرے غیرت اگر
تو بھی اس کو دیکھ کر کوشش کرے
تاکہ اس سے صاحب عزت بنے
رشک ہے یہ یہ نہیں عادت بری
رشک کرنے میں نہ کر ہرگز کمی
گر تو چاہے اس کی نعمت کا زوال
یہ حسد ہے اس کو تو دل سے نکال
یہ بری عادت ہے اس کو ترک کر
کر دئیے برباد اس نے گھر کے گھر

نیز فرمایا لَا یَجْتَمِعُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَلْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ (رواہ مسلم و ابوداؤد) کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ظاہر ہے کہ حسد کی عادت بے ایمانی کا ثبوت ہے۔ خدائے تعالیٰ ہمیں ایسی بد چیز سے بچائے اور آپس میں اتفاق و اتحاد باہمی الفت و محبت کرنے کی توفیق دیوے۔ ہمیں اپنا بھائی دیکھ کر دل میں خوشی اور مسرت پیدا ہو۔

فرمایا نبی علیہ السلام نے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ یَدِهٖ۔ مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اس کی سے اور ہاتھ اس کے سے یعنی زبان سے اپنے بھائی کی برائی غیبت ذکر یں اور ہاتھ سے لڑائی اس کی چوری اور ایذا ناحق نہ دیوے۔ مولانا حالی کیا خوب فرماتے ہیں ؎

جہیں چاہئیے کا مقدور ہے یاں
جیتے نہیں ہیں انسان کو انساں
موافق ہیں یہ تن سے ایام دوراں
نہیں دیکھ سکتے کسی کو وہ شاداں
اسی میں نکیز لے ہے چور کوئی
حسد کے مرض میں ہے رنجور کوئی

(راقم عبدالعزیز اہلحدیث از کوٹلی لوہاراں مغربی)

توحید باری عزاسمہ

ابتداء آفرینش سے نبی آخرالزمانؐ کے عہد تک، عادۃ اللہ یہی جاری رہی کہ جب یہ خاکی نژاد انسان اپنے اصلی عہد و پیمان کو بھول گیا اور اپنے جد اعلیٰ آدم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرح شیطانی اغوا کی نامعلوم بھول بھلیاں میں پڑ کر خدائے واحد کی پرستش سے جو اس کی تخلیق کی ایک اور صرف ایک غرض تھی منہ موڑ لیا تو رحمت خداوندی جو ہمیشہ غریق بحر معاصی کے لئے سہارا بن ہے آشے آئی یعنی کسی برگزیدہ ہستی کو پیغام الٰہی حوالہ کیا گیا اور دنیائی کفر و طغیان میں اس کی تبلیغ کا فریضہ اس کو سپرد کیا گیا۔ کائنات کے تسلسل کے ساتھ ساتھ مبلغین کا سلسلہ بھی جاری رہا

---

[1] میں اس کی تصدیق نہیں کرتا نہ آپ ایسی باتوں کا جواب دیا کریں۔ اسی لئے مضمون کا اگلا حصہ کاٹ دیا۔ (اہلحدیث)

تا آنکہ بروایتے ان کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار تک پہنچ گئی جس کی آخری کڑی سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات تھی۔ حضور فداہ ابی وامی کی ذات گرامی پر اس سلسلہ کا ختم ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ جس پیغام کے پہنچانے کے لئے آپ کا انتخاب عمل میں آیا وہ ایک ایسا مکمل پیغام ہے کہ رہتی دنیا تک اس میں کسی ترمیم تنسیخ کی ضرورت نہیں اور کسی قرن اور کسی زمانہ کی انسانی ضروریات اور اس کی علمی اور عملی زندگی کے لئے کسی جدید آئین و قوانین کی حاجت نہیں۔ بنا بریں اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ اس کے جمیع مسائل اعتقادی ہوں یا عملی، از قبیل حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد، سیاسیات سے متعلق ہوں یا اقتصادیات سے من کل الوجوہ مکمل ہیں بالکل صحیح اور حق بجانب ہے۔ صحبت امروزہ میں ہم اس مسئلہ پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں جس کا تذکرہ ابتدائی سطروں میں کیا گیا ہے یعنی ہماری گفتگو کا عنوان توحید باری عز اسمہ ہے ہم اس مختصر بیان میں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اسلام نے اس مسئلہ پر کس کس طرح روشنی ڈالی ہے اور کس طرح عنوانات مختلفہ اور اسالیب متنوعہ سے اس کو دنیا کے سامنے پیش کرکے اتمام حجت کے دروازہ کو بند کر دیا۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ جس طرح ایک بڑے سے بڑے فلاسفر کے لئے اپنے اندر حکمت کے لاتناہی وغیر محدود خزانوں کو چھپائے ہوئے ہے اسی طرح وہ ایک معمولی عقل والے کے لئے مشعل ہدایت بنا ہوا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ پس کسی کے لئے اس عذر کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی کہ ہم اس پیغام حق سے بہرہ اندوز نہ ہوئے۔ قرآن مجید چونکہ ہر ایک کے لئے یکساں طور پر ہدایت بن کر آیا ہے اس لئے اس کا طرز تعلیم بھی ایسا ہی ہے کہ ہر شخص بآسانی منزل مقصود تک پہنچ جائے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس خاص مسئلہ یعنی توحید باری عز اسمہ پر جہاں اس نے فلسفیانہ طریق پر دلائل و براہین کا ڈھیر لگا دیا ہے

ایک امی کے لئے بھی ایسے انوکھے استدلالات قائم کئے ہیں کہ بغیر کسی شک و شبہ کے یہ مسئلہ اس کے نزدیک بدیہیات سے ہو جاتا ہے۔ قبل اس کے کہ توحید کی ان دلائل عقلیہ و نقلیہ کی توضیح کی جائے یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا کا کیا حال تھا۔ خصوصاً اس قوم کا جس میں حضور صلعم مبعوث ہوئے اور جس کو اللہ تعالیٰ اس امانت کا حامل قرار دے کر دنیا کا مبلغ بنانا مقدر کر چکا تھا۔ دنیا میں اس وقت چند مذاہب مروج تھے۔ روم و شام اور یورپ کی سلطنتیں یہودیت اور نصرانیت کی دعویدار تھیں لیکن اس وقت ان مذاہب کی حالت یہ تھی کہ اصلی مذہب کی کوئی خفیف سے خفیف جھلک بھی ان میں باقی نہ تھی۔ یہودی عزیر کو خدا کا بیٹا، اور نصاری عیسٰے کو ابن اللہ اور روح القدس کو شریک باری کر کے شرک کی انتہائی گہرائیوں میں پہنچ چکے تھے۔ اسی طرح فارس اور اس کے ملحقات آتش پرستی اور یزداں اور اہرمن کی تقسیم خدائی کی وجہ سے اصلی اور حقیقی معبود سے بہت دور جا پڑے تھے۔ ہندو سندھ وغیرہ نے لاکھوں دیوتاؤں کے سامنے اپنے سر نیاز کو جھکا کر مخلوق کو خالق بنا دیا اور حقیقی خالق سے قطع علائق کر لیا تھا۔ چین اور اس کے مضافات مہاتما بدھ کو خدا کا اوتار سمجھ کر وحدانیت کی راہ سے کوسوں دور ہو گئے تھے اور استعانت الہٰی کی بجائے ایک سنگی مجسمہ کو اپنا قبلۂ حاجات بنا لیا تھا۔ ان تمام اقوام اور ملل سے بڑھ کر عرب کی وہ جاہل اور وحشی قوم تھی جو ملت حنیفیہ کے پیروی کی مدعی تھی لیکن واقعہ یہ تھا کہ بت پرستی ان کا عام شیوہ تھا۔ خدا کے گھر پر تین سو ساٹھ بتوں کا قبضہ تھا، اور انہیں پر بس نہ تھا بلکہ عرب کا ہر گھر اچھا خاصہ بت خانہ بنا ہوا تھا اور یہ جاہل اور وحشی قوم ان کی پرستش کو اپنی نجات کا واحد ذریعہ سمجھے ہوئے تھی۔ علاوہ ازیں مخصوص اور جداگانہ معبود بھی تھے۔ خواجہ حالی ان کی اس گمراہی اور بت پرستی کا نقشہ اپنے لطیف انداز میں یوں کھینچتے ہیں۔ ؎

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا۔ کہ اس گھر سے ابلے گا چشمہ ہدیٰ کا
وہ اک بت پرستوں کا تیرتھ بنا تھا
جہاں تین سو ساٹھ بت بچ رہا تھا
قبیلہ قبیلہ کا بت اک جدا تھا۔ کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا۔ اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

حضرت راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام قبل اسلام ظالم تھا اپنے مشرف باسلام ہونے کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ان کے گھر والوں نے کھانا دے کر سواع نامی بت پر چڑھانے کے لئے بھیجا۔ آپ جب سواع کے پاس پہنچے تو اس میں سے آواز آئی العجب کل العجب خروج نبی من عبد المطلب۔ کہ عبد المطلب کی نسل سے نبی کا ظہور بے حد تعجب انگیز ہے۔ اس آواز سے راشدؓ کے قلب میں ایک خاص حرکت پیدا ہوئی بہرحال چڑھاوہ چڑھا کر وہ اپنے گھر چلے گئے علی الصبح جب پھر سواع کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لومڑی چڑھاوے کو کھا کر اور اس بت کے سر پر پیشاب کر کے چلی گئی۔ اس کیفیت سے آپ بے حد متاثر ہوئے اور برجستہ آپ کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا۔ ؎

ارب یبول الثعلبان برأسہ
لقد ذل من بالت علیہ الثعالب

"کیا وہ رب ہو سکتا ہے جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کریں یقیناً وہ بہت ہی ذلیل ہے جس کے سر پر لومڑیاں پیشاب کریں"۔ سفر میں ان کا دستور یہ تھا کہ اپنے ساتھ چار پتھر لے جاتے تین سے استنجا کرتے اور ایک کو معبود بنا کر اس کی پرستش کرتے۔

کان الرجل فی الجاھلیۃ اذا سافر حمل معہ اربعۃ احجار ثلثۃ یقذر بھا والرابع یعبدہ۔

سرور دو عالم فخر عرب و عجم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں جاہل نو انسان نما حیوانوں میں مبعوث ہوئے اور سب سے اول جو نغمہ ان کے کانوں میں جو صدا پہنچائی یہ تھی ؎

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق۔ زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرمان طاعت کے لائق۔ اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

جب یہ آواز ان کے کانوں میں پڑی تو ایک ملت کی شرک نوازی نے جوان کی طبیعت ثانیہ ہو کر فطرت اللہ پر غالب ہو چکی تھی ان کو مبہوت اور متحیر بنا دیا اور قرآن مجید کے الفاظ میں وہ یوں گویا ہوئے۔

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اتنے معبودوں کے عوض میں ایک ہی معبود کی عبادت اور طاعت کا حکم دیا جاتا ہے۔ الغرض یہ اور اسی قسم کے لایعنی اعتراضات شروع کئے اور توحید کا مسئلہ ان کے لئے ایک لاینحل مسئلہ بن گیا۔ قرآن مجید نے ان کے ہر قسم کے اعتراضات کو مختلف دلائل سے رد کیا۔ کبھی مصنوع سے صانع کے وجود اور اس کی وحدانیت پر استدلال کیا گیا۔ وفی انفسکم افلا تبصرون۔ تم لوگ اپنے ہی نفسوں میں کیوں نہیں غور کرتے کہ تم لوگوں کا خالق و مالک کون ہے۔ اور یہ بتایا گیا کہ یہ کیا حماقت ہے کہ جن ہیاکل اور اصنام کو تم نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے انہیں کو تم اپنا حاجت روا سمجھتے ہو اور ان کی پرستش کرتے ہو حالانکہ ان میں کوئی طاقت نہیں۔ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا۔ نہ تو ان کے پاؤں ہیں کہ اس سے چل کر کچھ تمہاری مدد کریں، نہ ان کے ہاتھ ہیں کہ اس سے کچھ پکڑ سکیں اور تم کو کچھ دے سکیں۔ نہ ان کے آنکھیں ہیں کہ تمہاری بگڑی بنی کو دیکھ سکیں، اور نہ ان کے کان ہیں کہ اس سے تمہاری درخواستوں کو سن سکیں۔ تم اس خالق حقیقی کی پرستش نہیں کرتے جس نے خود تم کو اور تمہارے باپ دادا کو پیدا کیا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ لوگو تم صرف اس معبود حقیقی کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تمہارے پہلے لوگوں کو پیدا کیا

(محمد عبدالرحمٰن بستوی متعلم مدرسہ فیض عام مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ)

تبلیغ السنن

فضائل قرآن

(از حیدرآباد دکن)

(۱) عن عثمان رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے (بخاری)

(۲) ان للہ اھلین من الناس، قالوا یا رسول اللہ من ھم قال ھم اھل القرآن اھل اللہ وخاصتہ۔ کچھ لوگ اللہ والے ہیں صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ قرآن والے ہیں کہ وہ اللہ والے ہیں اور اس کے خاص ہیں (ابن ماجہ، احمد، نسائی، حاکم)

(۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال لصاحب القرآن اذا دخل الجنۃ اقرأ واصعد فیقرأ ویصعد بکل آیۃ درجۃ حتی یقرأ آخر شیٔ معہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے یا حافظ سے کہا جائیگا جب وہ جنت میں جائیگا ایک ایک آیت پڑھتا جا اور چڑھتا جا وہ پڑھیگا اور ایک آیت پڑھ کر ایک درجہ چڑھ جائیگا یہاں تک کہ آخر آیت جو اس کو یاد ہوگی اس پر آجائیگا (احمد، ابن ماجہ)

(۴) ابوداؤد اور احمد نے معاذ جہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے قیامت کے دن، جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر سورج تمہارے گھروں میں ہوتا پھر جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہو تو خیال کرو خود اس شخص کا جس نے قرآن پر عمل کیا۔ کیا مرتبہ ہوگا۔

(۵) عن عبد اللہ بن مسعود یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الٓمٓ حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف

عبداللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (ترمذی، دارمی) (قرآن ختم کرنے والے کو ۳۲۱۱۸۰ نیکیاں ملتی ہیں کیونکہ قرآن مجید کے حروف ۳۲۱۱۸۰ ہیں)

(۶) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر لان تغدو فتعلم آیۃ من کتاب اللہ خیر لک من ان تصلی مائۃ رکعۃ الحدیث

ابوذر سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر اگر تو صبح کو اللہ کی کتاب سے ایک آیت سیکھ لے تو اس سے بہتر ہے کہ تو سو رکعت پڑھے (ابن ماجہ)

(۷) خصیب نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تم کو نہ بتادوں کہ میرے اور میرے اصحاب کے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے خلیفہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ ہیں جو قرآن اور میری حدیثوں کو محض اللہ کی رضامندی اور اس کے دین کی خاطر حاصل کریں گے

(۸) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ۔ ابوہریرہ سے مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کو پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں ان پر سکینہ (دل کا اطمینان اور تسلی) اترتی ہے، ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کا ذکر اپنے پاس والوں (ملائکہ مقربین) میں کرتا ہے (مسلم، ابوداؤد) (باقی پھر)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۴۴)

گذشتہ پرچہ میں مولوی نعیم الدین کی شکایت کی گئی ہے کہ انھوں نے تفسیر عزیزی کی عبارت کو بگاڑ کر مطلب نکالا ہے۔ آج تفسیر مذکور کی اصل عبارت نقل ہے۔

اس عبارت کا اول جزو ملاکر ملاحظہ فرماویں۔ تفسیر فتح العزیز جلد ۱ صفحہ ۱۔

"درا ینجا باید فہمید کہ استعانت از غیر وجہی کہ اعتماد برآں غیر باشد و اورا یکے از مظاہر عون الٰہی نداند حرام است۔ واگر التفات محض بحق است و اورا یکے از مظاہر عون دانستہ و نظر بکارخانہ اسباب حکمت او تعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز روا ست و انبیا و اولیا ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند و درحقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است لاغیر انتہی"

"یعنی اس جگہ سمجھنا چاہئے کہ استعانت غیر سے اس طور پر کہ اس پر بھروسہ رکھکر اس کو امداد الٰہی کا مظہر نہ جانے حرام ہے۔ اور اگر التفات محض حق تعالےٰ پر ہے۔ کہ کر اوس غیر کو منجملہ مظاہر عون (یعنی اسباب ظاہری کا سمجھے) اور نظر حق تعالیٰ کے کارخانہ اسباب اور حکمت پر رکھ کر غیر سے ظاہری طور پر کرے تو یہ عرفان سے دور نہ ہوگا اور شرع میں بھی جائز ہے اور انبیاء و اولیاء اس قسم کی استعانت کیا کرتے تھے اور حقیقت میں اس قسم کی استعانت، استعانت غیر سے نہیں ہے بلکہ حق تعالےٰ ہی کے ساتھ ہے انتہی"

اس عبارت شاہ صاحب میں جس استعانت غیر سے شرع میں اجازت دی گئی ہے اور انبیاء علیہم السلام وغیرہم استعانت کرتے تھے وہ کارخانہ اسباب و حکمت نظام عالم کی استعانت ہے۔ نہ کہ بعد گذرنے اس عالم کے خود انبیاء و اولیاء سے استعانت طلب کرنا ان کو پکارنا معاذ اللہ جس طرح مولوی نعیم الدین نے لفظ اورا کا ترجمہ تحریف کرکے لوگوں کو دھوکوں میں ڈال کر "بندہ مقرب" کا کیا ہے۔ حالانکہ ہرگز اس کا اشارہ تک نہیں ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب خود اس کی تفصیل تفسیر فتح العزیز صفحہ ۴۵ میں فرماتے ہیں۔

"گوئیم کہ عون الٰہی در غالب اوقات کسانیرا حاصل مے شود کہ استعانت بجناب او مے نمائند پس ایں سبب عادی است برائے حصول عام اور اسباب عادیہ نتواں گفت کہ چہ فائدہ دارند فائدہ آنہا ہمیں است کہ حق تعالیٰ بجریان عادت خود آں چیزہا را واسطہ نیل مطلوب ساختہ است چنانچہ خوردن طعام برائے حصول سیری شکم انتہی"

"یعنی میں کہتا ہوں کہ مدد الٰہی اکثر اوقات ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو استعانت اس کی جناب میں چاہتے ہیں پس یہ سبب عادی ہے واسطہ حاصل ہونے مدد کے اور اسباب عادیہ میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیا فائدہ رکھتے ہیں۔ فائدہ ان کا یہی ہے کہ حق تعالیٰ کی عادت کے اندر ان چیزوں کو سبب حصول مطلوب کا بنادیا ہے جس طرح کھانے سے پیٹ بھرنے کا امور عادیہ میں سے ہونا انتہی"

نیز فتح العزیز صفحہ ۴۹ میں فرماتے ہیں۔

"پس استعانت لائق نیست الا از خدا"

یعنی پس استعانت سوائے خدا کے کسی سے لائق نہیں ہے انتہی۔

ایضا "پس مرد مومن را از شرک مے گریزد از اول و بلہ باید کہ اعانت غیر را کہ بظاہر اعانت است و در معنی اصلا قدرت ندارد و از نظر بلند بیند لذو باعانت قادر حقیقی اکتفا نماید"

"یعنی مرد مومن اول ہی دفعہ میں شرک سے بھاگتا ہے چاہئے کہ غیر کی اعانت کو کہ فقط ظاہر میں اعانت ہے اور حقیقت میں کسی طرح قدرت نہیں رکھتا ہے بلندی نظر سے ڈال دے اور ساتھ اعانت قادر حقیقی کے کفایت کرے انتہی"

نیز صفحہ ۴۹ میں فرماتے ہیں۔

"و استعانت با چیزے است کہ توہم استقلال آں چیز در وہم و فہم ہیچ کس از مشرکین و موحدین نے گذرد و مثل استعانت بحبوب و غلات در دفع گرسنگی و استعانت باآب و شربت ہا ئے در دفع تشنگی و استعانت برائے راحت بسایۂ درخت و مانند آں در دفع مرض بادویہ و عقاقیر و در تعین وجہ معاش بامیر و بادشاہ کہ درحقیقت معاوضہ خدمت بمال است و موجب تذلل نیست یا با طباء و معالجان کہ بہ سبب تجربہ و اطلاع زائد از آنہا طلب مشورہ است و استقلال توہم نمے شود پس ایں قسم استعانت بلا کراہت جائز است زیرا کہ درحقیقت استعانت نیست واگر استعانت است استعانت بخدا است و یا بچیزے است کہ توہم استقلال آں چیز در مدارک مشرکین جاگرفتہ مثل استعانت بارواح و روحانیات فلکیہ یا عنصریہ یا ارواح سلف مثل بہوانی و شیخ سدو و زین خان و امثال ذلک و ایں نوع استعانت عین شرک است و منافی ملت حنیفی است انتہی"

"یعنی اور استعانت یا ایسی چیز کے ساتھ ہے کہ خیال استقلال اس چیز کا وہم و فہم میں بھی کسی شخص کے خواہ مشرک ہو خواہ موحد نہیں گذرتا جس طرح استعانت اناج کی بھوک دور کرنے میں اور استعانت پانی اور شربتوں کی پیاس کے دور کرنے میں اور استعانت سایہ درخت کی راحت کے لئے اور استعانت دوا اور بوٹیوں کی بیماریوں کے دور کرنے میں اور استعانت امیر اور بادشاہ کی معین ہونے معاش کی وجہ میں کہ درحقیقت اس میں معاوضہ خدمت کا مال کے ساتھ ہے اور موجب ذلت کا نہیں اسی طرح استعانت طبیبوں اور معالجوں میں کہ بسبب تجربہ اور زیادتی واقفیت کے ان سے طلب مشورہ کیا ہے۔ اور استقلال کا وہم بھی نہیں ہوتا پس اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہے۔ اس واسطے کہ حقیقت میں استعانت نہیں اور اگر یہ استعانت ہے تو استعانت خدا ہی سے ہے۔ اور یا استعانت ایسی چیز کے ساتھ ہو کہ خیال استقلال اس چیز کا مشرکوں کے ذہنوں

میں بیٹھا ہوا ہے جس طرح استعانت ارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ یا سوائے ان کے ارواح کے ساتھ مثل بہوانی و شیخ سدو و زین خان وغیرہم اور اس قسم کی

پیر پرستی ×

(از قلم قریشی عبدالکریم صاحب صدیقی ساکن سرجالی فیروزپور)

بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوئد
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

ناظرین کرام! پیر پرستی نے دنیائے اسلام پر جو ناخوشگوار اثر ڈالا ہے اس کی حقیقت عوام کالانعام سے مخفی ہو تو ہو۔ لیکن دقیقہ سنج طبیعتوں اور نکتہ شناس نگاہوں پر یہ امر روز روشن کی طرح آشکارا ہے کہ ان نام نہاد رہبروں (پیروں) نے نخل اسلام کے استیصال پر کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ رہبری کے لباس میں رہزن، امین کی صورت میں خائن، صوفی کی شکل میں کوفی، دوستی کے پردہ میں مار آستین بن کر ہزاروں فرزندان توحید کو قعر ضلالت میں اس طرح گراتے ہیں کہ ان کا عمر بھر نکلنا مشکل بلکہ محال ہو جاتا ہے بمطابق ارشاد ربانی اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ یتیموں، بیواؤں اور مساکین کا مال کھانا اور گمراہ کرنا ان کا شیوہ ہے۔ ناقص العقل اور دیہات کے گنوار جاہل آدمی تو در کنار بڑے بڑے ذی عقل اور ارباب فہم و فراست کو اپنے دام تزویر میں پھنسا کر قوانین شریعت سے بیزار بنا کر طریقت، حقیقت، معرفت کے اس طرح شیدائی بناتے ہیں کہ وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ تمام سے فارغ ہو جاتے ہیں اور "یا علی مشکل کشا" کا ورد انہیں طریقت حقیقت، معرفت کے تمام زینے طے کرا دیتا ہے۔ جس وقت مجلس جہلاء میں رونق افروز ہوتے ہیں تو ان کی حرکات و سکنات اور واہیات و خرافات دیکھنے اور سننے کے قابل ہوتی ہیں۔ جاہل لوگ ان کی خرافات کو ان کی تبحر علمی پر محمول کر کے تحسین و آفرین کا ایسا نعرہ لگاتے ہیں جو جلتی آگ پر تیل کا کام دیتا ہے اور پیر صاحب پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو جاتے ہیں۔ اور جوش میں آکر ایسے ملحدانہ و مشرکانہ کلمے بولتے ہیں جو ناقابل بیان ہیں۔ جب خود ستائی میں رطب اللسان ہوتے ہیں۔ تو اپنا خدا سے ناراض ہونا بھی ظاہر کر دیتے ہیں اور جو کام انبیائے کرام سے نہ ہو سکے اُن کا کرنا اپنے بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھتے ہیں۔ جب مجلس طرب برخاست ہونے کے قریب ہوتی ہے تو وجد میں آکر حافظ صاحب کا مذکورہ بالا شعر پڑھتے ہیں اور اس کی توضیح و تشریح کے بعد بیامر مریدوں کے ذہن نشین کر دیتے ہیں کہ اگر خدا اور رسول بھی حاضر ہو کر ہمیں کہیں تو بھی اپنے پیر کے حکم کے خلاف نہ چلو۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ کیونکہ پیر حقائق و معارف سے اچھی طرح باخبر ہوتا ہے۔ پیر کی حکم عدولی خدا اور رسول کی نافرمانی ہوتی ہے۔ اگر شیخ صاحبان ناراض نہ ہوں تو میرا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ یہی پیر پرستی ہے جس نے حنفی مذہب کو بدنام اور اغیار کی نظروں سے گرا دیا ہے۔ بیا نا مرد ہمگا دان دہ را۔

اگر خدا و رسول کی اطاعت جاہل پیروں کی اطاعت میں مضمر ہے تو اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ کے مصداق کون ہو سکتے ہیں؟ اسی کا نام تو تقلید ہے جو جاہل لوگوں کو زیادہ گمراہ کر دیتی ہے خدا و رسول کا اتباع چھوڑ کر جاہل پیروں کی تقلید میں پڑ کر اُن کو رب بنا لیتے ہیں اور پھر اُن کو مسئلہ تقلید پر بحث کرنے سے ہم حیران و ششدر ہیں۔ لیکن اس حالت میں ان کو ایک مفید مشورہ دینا فرض سمجھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اپنی تقلید کو امام ابوحنیفہؒ تک ہی محدود رکھیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ عام پیروں کی تقلید کر کے اُن ہندوستانیوں کی طرح نہ ہو جائیں جو اہل فرنگ کی تقلید میں پڑ کر پیشاب بھی کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ گو آج کل بعض حنفی، شرک سے متنفر اور ایسی تقلید و پیر پرستی سے بیزار ہو چکے ہیں لیکن اکثر حنفی پہلے سے بھی زیادہ شرک کے حامی اور پیر پرستی کے شیدائی ہیں۔ مجھے یہاں دیوبندی اور بریلوی حنفیوں کے اعتقادات پر بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ میرا روئے سخن اُن پیروں کی طرف ہے جو حافظ شیرازی کا شعر مذکور پڑھ کر عوام الناس کو گمراہ کرتے ہیں

پیر صاحب! اگر آپ پیر مغاں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد لیں تو تمام جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں اور ساتھ ہی مسئلہ تقلید بھی حل ہو جاتا ہے۔ لیکن افسوس آپ ایسی غلطی میں پڑ گئے ہیں کہ ہر جاہل مطلق کو پیر مغاں قرار دیتے ہیں۔ اور پھر اس کو ہر رموز و اسرار سے واقف سمجھتے ہیں۔ خداوند ذوالجلال اپنے حبیب پاک کو بذریعہ وحی رموز و اسرار سے باخبر کرتا ہے۔ اسی لئے اپنی کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اہل حدیث کا یہی مسلک ہے کہ وہ رسول پاک کے ہر فعل کو حجت سمجھتے ہیں۔ اور ان کے سامنے کسی پیر یا شیخ کے قول کی کچھ وقعت نہیں سمجھتے۔

نیست حجت قول و فعل ہیچ پیر
قول حق و فعل احمد را بگیر

(باقی آئندہ)

(بقیہ از صفحہ ۱۱)

(۹) القرآن شافع و مشفع وماحل مصدق من جعله امامه قادہ الی الجنة ومن جعله خلف ظهره ساقه الی النار۔ قرآن شفاعت کرنے والا ہے اس کی شفاعت قبول ہو گی اور وہ اپنے عمل کرنے والوں کے لئے کوشش یا جھگڑا کرنے والا ہے تصدیق کیا گیا ہے جس نے اس کو پیشوا بنایا وہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈال دیا (اس پر عمل نہ کیا) تو وہ اس کو دوزخ کی طرف لے جائے گا۔

(ابن حبان، بزاز)

(۱۰) ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنة رسوله۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے جب تک ان کو پکڑے رہو گے ایک اللہ کی کتاب دوسرے اس کے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سنت۔ (مالک)

سلہ دغاباد۔ منہ

متفرقات

وی پی بھیجے گئے ہیں | ماہ جنوری میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہوتی تھی ان کو اہلحدیث ۲۴ دسمبر میں اطلاع دی گئی تھی۔ ۲۰ جنوری تک جن کی طرف سے قیمت وصول نہ ہوئی نہ ہی مہلت یا انکار کی اطلاع پہنچی ان کو خریدار تصور کرتے ہوئے حسب دستور سابق اہلحدیث ۲۴ جنوری بذریعہ وی پی بھیجا گیا ہے ذیل میں ان کے نمبر خریداری مکرر درج کئے جاتے ہیں ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔

امید تو یہی ہے کہ سب کے سب حضرات وی پی وصول کرلیں گے اگر خدا نخواستہ کسی صاحب کا وی پی عدم موجودگی یا کسی اور وجہ سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار کو بدستور جاری رکھنا چاہتے ہوں تو مہربانی فرماکر بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ وی پی کے واپس وصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کرکے اخبار روک لیا جائے گا۔

۱۴۳ - ۳۰۹۱ - ۵۲۵۹ - ۵۳۲۹ - ۵۸۲۹ -
۵۸۳۹ - ۶۳۲۹ - ۶۸۱۴ - ۷۲۴۴ - ۷۲۸۱ -
۷۷۴۵ - ۷۷۴۹ - ۷۷۸۷ - ۸۲۰۵ - ۸۲۹۹ -
۸۸۱۴ - ۸۸۶۴ - ۹۰۷۸ - ۹۴۰۳ - ۹۷۵۳ -
۱۰۵۲۶ - ۱۰۶۳۱ - ۱۰۸۱۱ - ۱۰۸۴۳ - ۱۰۹۱۵ -
۱۰۹۴۳ - ۱۱۰۹۴ - ۱۱۰۹۸ - ۱۱۰۹۹ - ۱۱۱۰۷ -
۱۱۱۸۹ - ۱۱۲۷۴ - ۱۱۲۸۸ - ۱۱۳۰۶ - ۱۱۳۱۳ -
۱۱۳۲۰ - ۱۱۳۲۸ - ۱۱۳۲۹ - ۱۱۳۳۱ - ۱۱۳۳۴ -
۱۱۳۳۵ - ۱۱۳۳۶ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۳۳۹ - ۱۱۳۴۰
۱۱۳۴۱ - ۱۱۳۴۵ - ۱۱۳۴۸ -

علاقہ لنکا | کے ناظرین خاص طور پر نوٹ فرمالیں کہ ہر وی پی و رجسٹری پیکٹ پر علاوہ محصول رجسٹری کے ۲ر زائد چارج ہوتے ہیں اگر خدا نخواستہ کوئی پیکٹ واپس آجائے تو دفتر کو پانچ آنہ فی پیکٹ نقصان ہوتا ہے اس لئے وہ مہربانی فرماکر قیمت اخبار یا دیگر رقوم بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کیا کریں۔

بیرون ہند | والے خریدار اخبار اپنے اپنے بقایا بہت جلد روانہ کردیں۔

تصحیح | "اہلحدیث" نمبر ۱۹ صفحہ ۱۲ پر غریب فنڈ میں مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی کی طرف سے للعہ لکھے گئے ہیں وہ غلط ہے اس رقم میں صرف ۴ مولوی صاحب موصوف کا ہے اور باقی ۱۲ مجد رمضان سا... کانڈا زرجامع مسجد دہلی معرفت مولوی شیخ احمد صاحب موصوف وصول ہوئے تھے۔

نیز ۲۴ ربیع الثانی کے پرچہ میں مندرجہ ذیل الفاظ کی تصحیح فرمالیں۔ ص۹ پر سطر ۸ میں "منتبین" غلط ہے۔ "منتسبین" صحیح ہے اور ص۱۰ پر سطر ۱۳ میں "انما المقلد" غلط ہے۔ اصل میں "اما المقلد" ہے اور سطر ۳۲ میں "اصلاح" غلط ہے۔ "اصطلاح" صحیح ہے۔

ضرورت اخبار اہلحدیث | خاکسار غریب و نادار ہونے کے باعث اخبار "اہلحدیث" (جس کا ازحد شائق ہے) قیمتاً نہیں خرید سکتا کوئی صاحب خیر، صدقہ جاریہ فرماکر میرے نام اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔ (عاجز فضل احمد سکنہ پنڈی تیاپاں ڈاک خانہ کوٹلہ اروپی خاں ضلع گجرات)

ایک الزام کی تردید | بفضل خدا اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر علانیہ لکھتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں کہ آجکل حسد سے مجھے یگانوں اور بیگانوں نے مذہب مرزائی میں مشہور کیا ہوا ہے یہ مجھ پر ناحق الزام ہے۔ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ان کے دعووں میں جھوٹا سمجھتا ہوں۔ میں مسلمان ایماندار جیسا کہ پہلے تھا اب بھی ہوں۔ رقمزالزمان ولد محمد اکبر خان موٹر ڈرائیور کوچہ شیخ بڈھا چوک فرید امرتسر۔ مورخہ ۲۴ ربیع الثانی (

تلاش معاش | خاکسار ایک تجربہ کار ایس۔ وی ٹیچر ہے اردو، فارسی و انگریزی، حساب کی تعلیم دے سکتا ہے آجکل بے کار ہے کسی سکول میں یا پرائیویٹ تعلیم کی خاطر کسی جگہ ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں (محمد عبدالسلام۔ مقام خانپور ضلع ہزارہ سرحد)

مضامین آمدہ | حکیم عبدالرحمن خلیق۔ عبدالرحمن قریشی مولوی محمد عثمان۔

غیر مقبولہ | کامیاب تر رسالت۔ اسلام و کفر۔

مرزائی مغالطہ۔ کھلی چٹھی بنام پنڈت رام چند وغیرہ۔ مبلغ تین صد روپے اور ایک بیوی کا نقصان دو ہی خطوط میں پورا ہو گیا۔

مضامین ملتویہ | "رمضان کا مہینہ"

امراض مرزا | کے نام سے مولوی غلام رسول صاحب مجاہد سکنہ گلہ چہاماں ڈاک خانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ نے ایک مختصر سا رسالہ شائع کیا ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی کے تمام امراض درج کئے ہیں۔ اس کا جواب دینے والے کو بفیصلہ ثالث تین سو روپیہ انعام دیا جائیگا قیمت ایک آنہ۔ مصنف مذکور سے طلب کریں۔

استفسار | بسلسلہ تدوین "تراجم علمائے اہلحدیث ہند" مندرجہ ذیل علماء کی تاریخ وفات (ہجری حتے الامکان) درکار ہے۔

(۱) مولانا عبدالستارؒ مصنف قصص المحسنین
(۲) مولوی محمدؒ دیگادی
(۳) مولوی جلال الدینؒ بنارسی
(۴) مولوی نعمت اللہؒ محدث بہاری
(۵) مولوی ابوطاہرؒ بہاری
(۶-۷) مولوی محمد عتیق و مولوی حکیم محمد ادریس ڈیانوی بہاری
(۸) مولوی حافظ ابراہیم دہلوی
(۹) مولوی مرزا حسن علی محدث لکھنوی۔
(۱۰-۱۱) مولوی محمد قاسم، قاضی عبدالرحیم کرنولوی (مدراسی)
(۱۲) مولوی سید عبدالعزیز صوفی (بنگالی)
(راقم عبدالغنی نوشہروی علی گڈھ کرشنا آشرم)

یاد رفتگاں | حاجی محمد رحیم بخش اسلام پوری جو بنگال کے مشہور و معروف اہل حدیث تھے، عید الفطر کے روز انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ محمد ظل الرحمن از عبداللہ پور ضلع سنتال پرگنہ بنگال)

اشاعت فنڈ | میں از مولوی علی محمد قریشا نوالہ ۶ر۔ منشی عبدالرحمن از پیپو ... کل ۱۱؍ روپے ۱۰ آنے ۳ پائی

عید آنہ فنڈ | حکیم محمد علی دیناگر ۵؍ انجمن اہلحدیث پشاور چھاؤنی ۵ر

قیام انجمن اہل حدیث | حسب ریزولیوشن آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس چند ہمدردان ملت نے انجمن اہل حدیث بلاچور قائم کی ہے۔ اس کے صدر مولوی غلام اللہ صاحب۔ سیکرٹری حکیم غلام نبی مقرر ہوئے ہیں۔ (سیکرٹری انجمن اہل حدیث

ملکی مطلع

زلزلہ عظیمہ بہار کے آثار

اللھم احفظنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الاخرۃ

شیخ سعدی مرحوم نے ایک رئیس کی حکایت لکھی ہے کہ رات کو امیرانہ شان و شوکت کے ساتھ مخمل کے نرم بستر سے پر سویا کرتا۔ ایک رات مکان کو آگ لگ گئی نتیجہ یہ ہوا کہ صبح کو

از بستر نرمش برخاستر گرمش بنشاندند

یعنی فرشتوں نے نرم بستر سے اٹھا کر اس کو گرم راکھ پر بٹھا دیا۔ اللہ اکبر! یہ تو ایک شخص سے جو فرد واحد کو پیش آیا۔ زلزلہ عظیمہ صوبہ بہار میں ایسے کئی ایک واقعات ہوئے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل خط سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔

مولوی علی صاحب رئیس چھپرہ جنہوں نے امسال آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا انتظام کیا۔ انہی کا ایک خط درج ذیل ہے :-

"حضرت اقدس مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوبہ بہار کی حالت اخباروں کے ذریعہ معلوم ہوئی ہوگی ۱۵ جنوری کو دو بجے دن تک اکثر ایسے لوگ جو سینکڑوں ملازموں کے آقا تھے جن کی ذات سے ہزاروں کی پرورش ہوتی تھی اسی روز شام کو اس حالت میں ہو گئے کہ رہنے کو مکان نہیں، بدن پر کپڑا نہیں، ایک وقت بھی کھانے کا سامان نہیں اور اب اس وقت ان کی زندگی لوگوں کے رحم اور خیرات پر بسر ہو رہی ہے، ہزاروں ذی جائداد مفلس ہو گئے، کھیتوں میں بجائے فصل کے بالو کا انبار یا پانی ہو گیا، زمین قابل کاشت باقی نہیں رہی۔ ایسے زمینداروں کا آئندہ کیا ٹھکانا ہوگا، خدا ہی علیم ہے۔ نہایت ہی حسرت و افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ ابھی دو ہفتہ قبل چھپرہ جس مکان میں آپ سب صاحب مقیم تھے۔ اسی مکان میں اس وقت گھر والوں کے رہنے کی بھی جگہ باقی نہیں رہی، سب کسی کو مکان چھوڑ دینا پڑا۔ اب اتنا پڑا مکان کون بنوائیگا اور کہاں سے بنیگا۔ اہل حدیث مسجد جو اس شہر میں ایک ہی تھی ایسی مخدوش حالت میں ہے کہ اندر کوئی نہیں جا سکتا ہے۔ بہت سے حصوں کو فوراً گرا دینا ضروری ہے۔ بعض بعض منارے گر چکے ہیں، بعض جگہ چھوڑ گئے ہیں، چھت خراب ہو چکی ہے دالان کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ اس خانہ خدا کی تعمیر کیونکر ہوگی وہی خوب جانتا ہے۔ اس خط کو اخبار میں شائع فرما دیں تو بڑی مہربانی ہو، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ چھپرہ کی مسجد وغیرہ اب کس حالت میں ہے فقط والسلام (علی)"

اللہ اکبر! بقاء خدا ہی کی ذات کو ہے۔ کس قدر حسرت کا مقام ہے۔ اس خط کے جو حصے بجنسہٖ میں درہنگہ اور مونگیر کے ساتھ مدرسہ کا حال پڑھا تو میرے دل میں اپنے مدرسہ احمدیہ سلفیہ دربھنگہ اور اس کے مہتمم محترم ڈاکٹر فرید صاحب کا فکر دامنگیر ہوا کہ خدا خیر کرے کہیں ڈاکٹر صاحب مع مدرسہ تہ و بالا ہو گئے ہوں اسی فکر میں میں نے ڈاکٹر صاحب کو تار دیا کہ اپنی اور مدرسہ کی حالت سے اطلاع دیں۔ جب تین چار روز تک جواب نہ آیا تو مولوی عبدالخبیر صاحب ساکن پٹنہ کو بھی تار دیا گیا۔ جو تار گھر نے نہ لیا۔ اس سے بھی فکر ترقی پذیر ہوا۔ خدا خدا کر کے چوتھے روز ڈاکٹر صاحب کا جواب آ گیا کہ ہم تو محفوظ ہیں مگر مدرسہ* بری طرح تباہ ہو گیا۔ انا للہ

ناظرین "اہلحدیث" سے بزور گذارش ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تباہ شدگان کی امداد میں کوشش کریں۔

جماعت اہل حدیث بنارس نے مع دیگر مسلمانوں کے اس کام میں پیشقدمی کی ہے خدا ان کے کام میں برکت دے۔ ناظرین "اہلحدیث" حافظ عبدالرحمن صاحب سوداگر مدن پورہ بنارس کے نام چندہ بھیجکر دفتر ہذا میں اطلاع دیتے رہیں۔

از مولوی حاجی عبدالکریم صاحب لاہوری بمعہ باقی اصحاب بھی بہت جلد توجہ کریں۔ مطبوعہ اشتہار درج ذیل ہے

آفت رسیدگان بہار کی اعانت

کل جو محلوں میں رہتے تھے آج بے گھر ہیں کل جو دس محتاجوں کو کھلایا کرتے تھے آج خود نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ بچے یتیم ہیں، خاتونیں بیوہ ہیں، تندرست زخموں سے چور میدانوں میں پڑے ہوئے ہیں، اللہ ہی جانتا ہے کہ کتنے بندگان خدا کی نعشیں بے گور و کفن پڑی ہوئی ہیں۔ کیا اس ہولناک تباہی میں تمہارے لئے کوئی درس عبرت، کوئی دعوت عمل ہے؟

اگر تمہاری رگوں میں انسانی خون دوڑ رہا ہے اگر تمہاری آنکھوں میں آنسو کے کچھ قطرے باقی ہیں، اگر تمہارے دل پتھر کی طرح سخت نہیں ہو چکے، تو اٹھ کھڑے ہو، اور آفت رسیدگان بہار کی اعانت کا اپنے مقدور بھر بندوبست کرو۔ روپیہ پیسہ، کپڑے، اناج اور دوائیں ان کے لئے فراہم کرو، اور ان کی دستگیری کو روانہ دار ایک ہو۔

مسلمانان مدن پورہ نے ایک "جمعیت اعانت" کی بنیاد ڈالی ہے، اور اس وقت تک دو ہزار روپے وہ فراہم بھی کر چکے ہیں، زر اعانت کی فراہمی کا کام ابھی جاری ہے، مگر ارادہ ہے کہ کل شب کی گاڑی سے بشرط امکان، جمعیت کی جانب سے زر اعانت کی پہلی قسط لے کر جمعیت کے کچھ ممبر اور رضاکار مظفر پور یا مونگیر روانہ ہو جائینگے۔ انشاء اللہ

مسلمانان شہر کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس فرض کے ادا کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں جمعیت کے ارکان اپنے محلہ سے فارغ ہو کر شہر کے دوسرے حصوں میں بھی زر اعانت کی فراہمی کی نیت سے گشت کرینگے انشاء اللہ۔ جو دردمند مسلمان کوئی رقم بھیجنا چاہیں وہ جمعیت کے خازن حاجی حافظ عبدالرحیم حافظ محمد سعید اینڈ سنز (... والے) مدن پورہ کو بھیجکر رسید حاصل کریں۔

(...) (صدر) (حاجی حافظ) عبدالرحمن (نائب ...) جلال الدین (نائب صدر) محمد عبدالمجید

* رمضان کی تعطیلات کی وجہ سے مدرسہ بند تھا ... بچ گئے۔

اہل حدیث لیگ کے ممبر بنئے

ناظرین نے اخبار اہلحدیث میں پڑھا ہوگا کہ خدا کے فضل و کرم سے آل انڈیا اہل حدیث لیگ کا دوسرا سالانہ جلسہ بڑی شان و کامیابی سے چھپرہ صوبہ بہار میں منعقد ہوا۔ اور لیگ کی شیر خوارگی میں جو کام اس نے کیا۔ اس سے حاضرین بہت خوش ہوئے۔ اہلحدیث لیگ نے اب دوسرے سال میں قدم رکھا ہے اس جلسہ میں لیگ نے اپنی بساط سے زیادہ کام لیا۔ جیسا کہ اس کی تجویزوں سے ظاہر ہے۔ آئندہ سال کے لئے جو کام لیگ نے جماعت اہل حدیث کی ضروریات کے متعلق اپنے سامنے رکھا ہے وہ بہت ہی اہم ہے گذشتہ برس میں فی الواقع لیگ کا نہ کوئی دفتر تھا نہ رجسٹر کچھ۔ اس دفعہ جناب مولانا محمد ابوالقاسم صاحب مدظلہ صدر اہل حدیث لیگ نے باقاعدہ دفتر اور اس کے لوازمات کا انتظام کر دیا ہے اور کارروائی جلسہ کے اغراض و مقاصد انگریزی و اردو میں طبع کرا کر بصورت رسالہ شائع کر دیا ہے۔ ناظرین محصول ڈاک بھیج کر صدر صاحب مذکور سے بپتہ سعید منزل مدن پورہ بنارس سٹی کارروائی طلب فرما کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ نیز لیگ کی کارروائی وقتاً فوقتاً بذریعہ اہلحدیث بھی ہدیہ ناظرین کی جاتی رہے گی۔

ضرورت ہے جماعت اہل حدیث اس لیگ کا ساتھ دے اور ہاتھ بٹائے تاکہ لیگ کے کام کو باسانی انجام تک پہنچایا جا سکے۔ اور ساتھ دینے کے یہ معنی ہیں کہ ہر اہل حدیث جلد سے جلد اس لیگ کا ممبر بن جائے۔ ممبری کی فیس ۸ آنہ ہے۔ میری ہر اہل حدیث سے استدعا ہے کہ وہ جلد سے جلد جناب صدر صاحب کی خدمت میں اپنی فیس ممبری بھیج کر باقاعدہ ممبر بن جاویں۔ نیز جس طرح ہر مقام پر انجمن اہل حدیث کی بنیاد ڈالی ہے اسی طرح باقاعدہ ضلع اہل حدیث لیگ بھی قائم کر کے اس کا الحاق صدر دفتر اہل حدیث لیگ بنارس سے کرائیں۔ صدر صاحب لیگ تمام اپنے مشاغل کو چھوڑ کر نہایت ہی محنت اور دلچسپی سے لیگ کا کام کر رہے ہیں جس سے امید ہے کہ لیگ بہت جلد ترقی کریگی۔

میں یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اہل حدیث حضرات کو کسی جگہ بھی کسی سے بھی ان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے یا ستائے جاویں تو وہ فوراً اس کی تفصیل سے صدر دفتر بنارس کو اطلاع دیں انشاء اللہ صدر صاحب لیگ اس کے دور کرنے کی انتہائی کوشش فرماویں گے۔ جماعت اہل حدیث کی دینی و دنیاوی سربسبزی اہل حدیث لیگ کی کامیابی پر موقوف ہے اور لیگ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کی مالی امداد نہ کی جاوے اور اس کی مالی امداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ ہر صوبہ بلکہ ہر ضلع کے برادران اہل حدیث اس لیگ کے ممبر بن جائیں۔ آٹھ آنہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے۔ پس میں جماعت اہل حدیث کے فائدہ کے لئے ہر اہل حدیث سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم جس قدر جلد ممکن ہو اہلحدیث لیگ کے ممبر بن جائیں اور فیس ممبری آٹھ آنہ فی کس صدر صاحب لیگ کے نام مع اپنے پورے پتہ کے ارسال کریں۔ تاکہ لیگ اپنے کام کو برابر جاری رکھے

فقط والسلام

خادم جماعت اہلحدیث۔ عاجز ابومسعود خاں قمر بنارسی

از چندوسی کالج۔ چندوسی (یو۔پی)

خاص برادران اہل حدیث سے گذارش

گذشتہ زلزلہ نے مونگیر میں جو قیامت ڈھایا اور جس خوفناک مصیبت سے ہمیں اس سال دوچار ہونا پڑا وہ کسی باخبر حضرات سے مخفی نہ ہوگا اور نہ میں اس کا اعادہ کر کے اپنے ہمدردوں کو خون کے آنسو رلانا چاہتا ہوں۔ اتنی التجا ضرور ہے کہ خاکسار بالکل بے خانماں برباد ہو گیا۔ ایک قطعہ خام اور ایک قطعہ پختہ نو تعمیر شدہ مکانات زمیں بوس ہو گئے۔ اب آسمان کے سایہ میں مع اپنے متعلقین کے جاڑے سے ٹھٹھر ٹھٹھر کر شب گذار رہا ہوں۔ طبابت پر روزی کا دار و مدار تھا اس کے بھی کل سامان غارت ہو گئے انا للہ مصیبت ہے اور ہم ہیں اللہ پر توکل ہے اور آپ کے دست کرم کی امید اس لئے آپ بھائیوں سے دلی التجا ہے کہ آپ مجھے صادق القول اہل حدیث جان کر حسب مقدور و مرضی بصورت قرض حسنہ میری مدد فرما کر داخل حسنات ہوں میں وعدہ کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس قرض کو یکے بعد دیگرے ادا کر دونگا۔ انشاء اللہ ہاں اگر میری حیات نے وفا نہ کی اور میں ادا کرنے سے قاصر رہا تو عند اللہ جان کر ہمارے ہمدردان ہمیں بخش دیں۔ والسلام۔

آپ کا خیر خواہ :- حکیم حسن خاں۔ محلہ سلیم پور۔ ڈاکخانہ مونگیر۔

سرکاری اعلان

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

میڈیکل افسروں کا اپنی فیسوں کی وصولی کے متعلق باقاعدہ رجسٹر رکھنے کا مسئلہ حکومت پنجاب کے زیر غور تھا۔ حکومت نے اب فیصلہ کر دیا ہے کہ تمام میڈیکل افسر جو انسپکٹر جنرل سول ہسپتال کے ماتحت ہیں خواہ وہ حکومت کے یا مقامی جماعتوں کے ملازم ہوں اپنی اُن فیسوں کی رسیدیں دیا کریں جو وہ ہسپتالوں سرکاری یا مقامی جماعتوں کے زیر اثر شفاخانوں میں، مریضوں سے وصول کریں اور ایک باقاعدہ رجسٹر رکھیں جس میں ان فیسوں کا اندراج ہو جو رسیدیں جاری کریں وہ رجسٹر میں اندراج کے مطابق ہونی چاہئیں ایسے رجسٹر میں تاریخ۔ نام مریض، فیس کی رقم، کس مطلب کے لئے فیس وصول کی گئی وغیرہ کے متعلق خانے ہونے چاہئیں۔ اس کے علاوہ، حکمانہ طور پر بھی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ ہر حالت میں میڈیکل افسران مذکور حادثات ضرب رسانی کے متعلق سوائے اُن کے جو طبی یا قانونی اغراض کے لئے پولیس نے بھیجے ہوں سرٹیفکیٹ دیتے وقت وصول شدہ فیس کی رسیدیں خواہ وہ فیس ہسپتال یا شفاخانہ کے احاطہ سے باہر ہی وصول کی گئی ہو۔ (لاہور ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء)

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر)

مومیائی ۶

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزار ہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ؏ آدھ پاؤ ؏ پاؤ بھر ؏ محصول ڈاک۔

ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات میں سے چند

جناب شیخ عنایت اللہ صاحب ڈریسر داتا پور

"میں نے آپ کے یہاں سے چند مرتبہ مومیائی منگوا کر خود بھی استعمال کیا اور احباب کو دیا بفضلہ تعالیٰ فائدہ پہنچا۔ اس مرتبہ پاؤ بھر مومیائی احباب کے واسطے منگاتا ہوں وی پی بھیج دیں" (۵ اد سمبر ۳۳ء)

جناب حافظ حمید اللہ صاحب بھوانی پور راجدھام

"جو مومیائی ہم نے منگوائی تھی مریضوں کے واسطے مفید ثابت ہوئی لہٰذا ایک پاؤ اور روانہ کردیں" (۱۵ دسمبر ۳۳ء)

جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب اٹاوہ

"کئی مرتبہ مومیائی میں نے منگوائی۔ مفید پائی۔ بہت فائدہ مند چیز ہے ایک چھٹانک اور بھیج دیں" (۲۸ دسمبر ۳۳ء)

(مومیائی منگانے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

خواص بادام، اس میں بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض (۲۵۸) امراض دماغی کے لاثانی نسخہ جات تحریر ہیں، قیمت ۸ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ

چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بے شمار ہیں

ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔

ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

تمام دنیا میں بے مثل

مشکوۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اردو میں ہے اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شروح محققین سے لکھے گئے ہیں۔

ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

پانچ سو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے تو فوراً اس طلاء سے فائدہ اٹھائیں۔ اس طلا نے بہت سے آدمیوں کو فائدہ بخشا ہے جن کی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ اور نہ آبلہ پڑتا ہے ایک دم ناقص رطوبت خارج کردیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں ہوتی طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے۔ چار بکس دس روپیہ۔

پتہ:- ایس، ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ؏

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

خورشید صداقت اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور رسالت محمدیہ کو عقل و حکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں اور مخالفین کا مدلل جواب۔

قیمت ۱۲ر پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

نوید ابراہیمی

ناظرین کرام! ماہ رمضان گذر گیا۔ اور ہم نے اس کی کوئی قدر نہ کی ؎

وہ آئے بام پہ سب طالب دیدار جا پہنچے ۔ مُبرا ہو ضعف کا ہم رہ گئے اغیار جا پہنچے

(۲) حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہوا کہ رمضان شریف میں سب نیکیوں کی جزا بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ بھی وارد ہوا کہ آنحضرت صلعم اس ماہ میں صدقہ و خیرات کرنے کی بہت ترغیب دیتے تھے۔ اس لئے بعض اصحاب اس ماہ مبارک کی تقریب پر اپنی تجارتی اشیاء، خصوصاً مذہبی کتابوں کی قیمتوں میں تخفیف کر دیتے ہیں۔ قدرشناس احباب اُس رعائت سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور غفلت شعار ویسے کے ویسے رہ جاتے ہیں۔ اسی کے مطابق اس خادم نے بھی اپنی تفسیر واضح البیان فی تفسیر ام القرآن کی بابت عید الفطر کے دوسرے دن تک خریداری کا خط پوسٹ کر دینے کی صورت میں خاص رعائت کا اشتہار دیدیا تھا۔ چنانچہ بہت سے احباب نے اس سے فائدہ اٹھالیا۔ اور بعض دیگر نے تو ایک اور کام کیا کہ بغیر میرے طلب کرنے کے خود بخود پیشگی ہدیہ ارسال کر دیا۔ غالباً اس خیال سے کہ ہماری یہ رقم رمضان شریف کے خرچ میں محسوب ہو۔ خدائے تعالےٰ اس دانائی اور موقع شناسی پر انہیں برکت بخشے۔ آمین۔

میرا ہرگز ارادہ نہیں تھا کہ کسی صاحب سے پیشگی رقم وصول کروں حالانکہ بعض احباب نے خواہش بھی ظاہر کی تھی، لیکن چونکہ ان نیک شخصوں نے یہ نیک طرح ڈال دی ہے۔ اس لئے میں قدرشناس اور عالی ہمت دوستوں سے التماس کرتا ہوں کہ جو جو صاحب چاہیں اپنے مطلوبہ نسخوں کا ہدیہ بحساب (؎) دو روپے فی نسخہ پیشگی ارسال کر دیں۔ باقی ہدیہ مجلد کا عم (ایک روپیہ) اور غیر مجلد کے مع محصول ڈاک وغیرہ اخراجات بذریعہ وی پی کتاب ارسال کرنے پر وصول کر لیا جائے گا، اور یہ بات یاد رہے کہ دو روپے فی نسخہ بھیجنے میں جو فیس منی آرڈر ان کو ادا کرنی پڑے گی وہ مجرے دی جائے گی، یعنی جب کتاب ارسال کی جائے گی تو محصول ڈاک اور فیس رجسٹری وغیرہ اخراجات تو معمولی ہونگے، لیکن فیس منی آرڈر دوبارہ نہیں لی جائے گی۔ خدا کے فضل سے کتاب خاص اہتمام سے ثنائی برقی پریس امرتسر میں چھپ رہی ہے۔ کام باقاعدہ ہو رہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا ۔ ایک نسخے کے طالب اصحاب دو روپے اور دو والے چار روپے اور تین والے چھ روپے اور پانچ والے دس روپے اور سات والے چودہ روپے، اور دس والے بیس روپے اور سو والے دو صد روپے، ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

یہ وہ معیار ہے جو مجلد اور غیر مجلد طلب کرنے والوں کے لئے اور رمضان شریف کے رعائتی خریداروں اور غیر رمضان کے معمولی خریداروں سب کے لئے یکساں ہے، اس سے زائد رقم کا ہر ایک کو حسب تحریر بالا وی پی ہوگا۔

نوٹ۔ یہ بات خاص طور پر یاد رہے کہ رمضان شریف کی رعائت ختم ہو چکی ہے اب جو صاحب نئی فرمائش بھیجیں گے ان کو معمولی ہدیہ پر ارسال ہوگی یعنی مجلد سے کو اور غیر مجلد عا کو، اور ایک ساتھ پانچ نسخے کے طالب کو ۲ر فی روپیہ کمشن، بشرطیکہ خریدار ایک ہی ہو، مختلف شخصوں نے مل کر پانچ نہ منگوائے ہوں، کیونکہ یہ صرف اشاعت و تبلیغ کے لئے تقسیم کرنے والوں کے واسطے رعائت ہے، محصول ڈاک وغیرہ بہرحال اس کے علاوہ ہوگا۔ پتہ فرمائش اور ارسال رقم کے لئے اس قدر کافی ہے۔

(مولوی) محمد ابراہیم میر، شہر سیالکوٹ، پنجاب

پرنسپل صاحب طبیہ کالج

کے

خاندانی اور مدت العمر کے تجربات

خنازیر ۔ سیلان الرحم ۔ اٹھرا ۔ ضعف باہ ۔ جریان ۔ آتشک و سوزاک ۔ پھولا چشم ۔ بواسیر ۔ اولاد کا نہ ہونا ۔ استقاط حمل ۔ قلت حیض و درد اور بہت دیرینہ و پوشیدہ امراض کی ادویات ہمارے دوا خانہ میں تیار رہتی ہیں۔ فائدہ نہ ہونے پر ہمراہ ادویہ مرسلہ وصفیہ چھپے ہوئے کارڈ کے پہنچنے پر قیمت کا ½ حصہ واپس کر دیا جاتا ہے ۔۔۔ مفت طلب امور کے لئے خط و کتابت کریں۔

خرچہ ... بذمہ خریدار

گوہر ۔ افیون کھانے کی عادت کو چند یوم میں دور کرتا ہے ۔ قیمت ؏

مینجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ (پنجاب)

(۲۵۹)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب سید محمد سجاد حسین صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ڈسٹرکٹ جج بہادر ریاست مالیر کوٹلہ

بمقدمہ جگندر سنگھ پسر گوردت سنگھ قوم جٹ ساکن موضع احمد گڈھ ڈگریدار۔

بنام ارجن مدیون سکنہ موضع احمد گڈھ (گلزارہ) نابالغ پسر بھولا بولائت مسماۃ فتو والدہ خود قوم چمار ساکن موضع احمد گڈھ

ایصال دعوے مبلغ ۳۴۱ کلدار

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر میں ارجن مدیون کے نام نوٹس بھیجے گئے جو بلاتعمیل واپس آئے۔ ڈگریدار نے درخواست معہ بیان حلفی پیش کیا ہے کہ ارجن مدیون دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے بذریعہ اشتہار تعمیل ہونی چاہئے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا ارجن مدیون کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۹ فروری ۱۹۳۴ء کو بوقت صبح دس بجے عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ اس کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ ہوگی۔ آج بتاریخ ۲۴/۱ کو ہمارے دستخط

رحمۃ للعالمین } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین، مورخین، صلحا، علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے نصاب میں داخل ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ۔ قیمت حصہ اول ۵ حصہ دوم ۸؍ حصہ سوم ۳؍

سیرۃ ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اردو خوان اصحاب کی ضیافت طبع کے لئے بامحاورہ سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کرکے تا وصال حق تمام مکی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات تقطیع کلاں قیمت ۶ؔ؍

زائرین حرم کیلئے نایاب تحفے

مسائل حج } اس کتاب کے شروع میں مسائل حج مفصل طور پر دئیے گئے ہیں اس کے بعد فضائل حج کا باب ہے جس میں سفر حج کی ہدایات وغیرہ ہیں روانگی داخلہ مکہ، داخلہ حرم، طواف وغیرہ دوران مراسم میں دعائیں وغیرہ سب کا استقصاء ہے۔ پانچ نقشے بھی ہیں جو بہت مفید ہیں، ہر حاجی کو جو حجاز کا قصد کرتا ہے اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ازبس ضروری ہے۔ اس کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے اس کے سفر طویل کی بہت سی تکالیف و مصائب کم ہوجائیں گی اور وہ اس دور دراز سفر پر اس طرح جائے گا کہ گویا تمام راستوں اور حالات کو جانتا ہے۔ مصنفہ مولانا حضرت احمد اللہ صاحب مرحوم امرتسری۔ قیمت ۱۲؍

رہنمائے حجاز } (مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی) اس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ اقوام عرب کے حالات و نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۲ؔ (دو روپے)

تاریخ الحرمین الشریفین } اس کتاب کی اصلی خوبیاں اگرچہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں لیکن جس ترتیب جامعیت کے ساتھ تمام تاریخی تمدنی سیاسی اور مذہبی حالات و مقامات کا استقصا کیا گیا ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات جس خوبی سے اس میں لکھے گئے ہیں وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گے۔ کتاب ہذا میں تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے اور مشہور مقامات کے فوٹو اور عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ ٹائٹل رنگین قیمت ۲ؔ؍

عربی بول چال } (مصنفہ حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری) عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے، اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ۔ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ قیمت حصہ دوم ۱۲؍ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تا وفات کل واقعات وجملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلم بند کئے ہیں۔ ضخامت ۲۸۰ صفحات قیمت ۱۲؍

صدیق اکبر رضؓ } خلافت اسلامیہ کے علم بردار اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے مقدس حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا ذکر کیا ہے۔ قیمت ۶؍

سیر الصحابہ } صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے عقائد، عبادات، معاملات، حسن معاشرت، فضائل اخلاق، تدبیر و سیاست علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ تمام حالات نہایت تصدیق و تحقیق کے بعد لکھے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری قیمت پانچ روپیہ (۵ؔ)

صحابیات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حالات زندگی تو بہت طریق سے لوگ لکھ چکے ہیں اور بہت کچھ لوگوں کو معلوم ہیں۔ مگر خواتین صحابیات کی طرف آجتک کسی کو توجہ نہیں ہوئی تھی۔ اس میں یہ کمی پوری کی گئی ہے۔ قیمت ۱ؔ؍

خاتم الانبیاء مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری، سیرت کی نہایت مستند کتب زاد المعاد، ابن ہشام، حلویہ سرور المحزون، دوس السیر وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے، ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ لکھائی، چھپائی دیدہ زیب قیمت ۱۰؍

نشر الطیب فی ذکر النبی } مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لے کر

تاریخ الخلفاء

مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا اردو ترجمہ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے حالات سنہ ۱۱ھ سے ۹۰۳ھ تک درج ہیں۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر سے لے کر ترتیب وار خلفائے راشدین کے فضائل و اخلاق و شمائل علم و عمل، طرز سیاست و رعایا پروری اور ان کے عہد میں جو ترقیات ہوئیں ان کو بقید سن حالات بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ؔ؍

رسب کتابیں کے ملنے

دفتر اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۱ — نمبر ۴۳

اخبار اہلحدیث امرتسر

مسئول ایڈیٹر ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ [illegible]
فی پرچہ [illegible]
اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

[illegible] سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
[illegible] مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی خدمت کرنا۔
[illegible] حنفیوں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کو [illegible]

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند [illegible] درج ہوں گے۔
(۴) جو امر اسلئے نوٹ کیا جائے گا وہ پرچہ واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہوں گے۔

امرتسر ۱۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۳۱ اگست سنہ ۱۹۳۴ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعت شریف

(۴)

ہوتا ہے وہی آپ جو کہتے ہیں زباں سے — اللہ نے بخشا ہے وہ باتوں میں اثر بھی
اعجاز تھا وہ نام خدا حسن سخن میں — گرویدہ خدا خود بھی تھا جن بھی تھے بشر بھی
آتا ہے وہاں سے کوئی جاتا ہے یہاں سے — کیا طرفہ تماشا ہے ادھر اور ادھر بھی
جب سیف چمکتی تھی سر رزم نبیؐ کی — جاتا تھا دہل لشکر اعدا کا جگر بھی
کئے ہیں شفاعت کے جو وعدے سر محشر — یا شافع محشر نگہ لطف ادھر بھی
مولا مرے آقا مرے محشر میں خدارا — رکھنا مرے عاصی پہ عنایت کی نظر بھی
جاتے ہیں جو محبوب خدا سیر جناں کو — تعظیم کو جھک جاتی ہے ہر شاخ شجر بھی

پڑھتا ہوں جہاں نعت محمدؐ کو میں شائق
اک وجد میں آجاتے ہیں دیوار بھی در بھی

انتخاب الاخبار

—— مولوی اسماعیل غزنوی پر بمبئی میں جہاز اکبر کے حاجیوں کو ڈپٹی کمشنر کے حکم سے پولیس کے زدوکوب کرنے کے الزام میں جو مقدمہ دائر تھا اس میں ان کو تین ماہ قید اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی - آج ۲۷۔ اگست تک۔ ان کے متعلق اپیل وغیرہ کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ نہ یہ علم ہوا ہے کہ موصوف کہاں ہیں؟ ضمانت پر رہا ہیں یا جیل میں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

—— امرتسر میں ۲۴۔ ۲۵ اگست کو بارش ہوئی موسم میں کافی تغیر ہو رہا ہے۔ ہوا مرطوب ہے رات کو خاصی سردی محسوس ہوتی ہے۔

—— پٹنہ و آرہ میں سیلاب آنے کی اندوہناک خبریں موصول ہوئی ہیں۔ وہاں کے احباب اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ خبر پڑھتے ہی مولوی عبدالخبیر صاحب کو پٹنہ تار دیا تھا کہ پٹنہ اور آرہ کا حال کیا ہے؟ آج (۲۷) تک جواب نہیں آیا۔

—— ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع ہے کہ ناگ پور میں ہائی کورٹ قائم کرنے کی وزیر ہند نے اجازت دیدی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے مہاراجہ الور کو پندرہ سال تک ریاست میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے کیونکہ اتنا عرصہ ریاست مذکور کی نظم و نسق درست کرنے میں لگے گا۔

—— پنڈت جواہر لال نہرو پھر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان کی بیوی بدستور بیمار ہیں۔

—— خیال کیا جاتا ہے کہ وائسرائے ہند اپنی تقریر میں آئندہ اصلاحات کے متعلق کچھ بیان فرمائینگے۔

—— مسٹر جناح بلا مقابلہ اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں۔ (تاکہ خرچ اور حرج نہ ہو؟)

نشر الطیب —— کلکتہ کے ایک مسلمان اپنی نوجوان بدچلن بیوی کو شملہ میں لاکر ایک دوست کے ہاں رہنے لگے۔ کچھ دنوں کے بعد تینوں دہلی میں شملوی میزبان کے گھر آکر مقیم رہے۔ میزبان اور مہمان کی بیوی کی آپس میں سازباز ہوگئی۔ جب کلکتوی صاحب نے اپنی بیوی کو واپس جانے کو کہا تو میزبان نے اسے ساتھ جانے نہ دیا۔ پولیس کے روبرو عورت نے مہمان کی بیوی بننے سے صاف انکار کر دیا۔ (بے پردگی کی لعنت)

—— فرانس کی ایک مقامی انجمن نے اعلان کیا ہے کہ ہر فرانسیسی کم از کم تین بچے ضرور پیدا کرے کیونکہ جنگ کے بعد فرانس کی مردم شماری میں آج تک توازن پیدا نہیں ہوا۔

—— معاصر اصلاح کابل رقمطراز ہے کہ افغانستان میں اسوقت ۲۶ اشخاص ایسے بقید حیات موجود ہیں جن کی عمر ایک سو سے دو سو سال تک ہے۔

—— میکسیکو میں ایک بچہ پیدا ہوتے ہی ہسپانوی زبان میں کہا کہ اس ملک پر چھ ماہ تک مسلسل اور متواتر زلزلے آتے رہیںگے۔ اتنا کہہ کر وہ مرگیا۔ (حدیث کی پیشگوئی ہے قرب قیامت زلزلے بکثرت آئینگے)

—— ریاست جیند میں تین سو مسلمان گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ کچھ عرصہ سے اس ریاست کے مسلمان بھی مورد آلام و مصائب بنے ہوئے ہیں۔

—— امریکہ کے ایک جنگل میں آگ لگنے سے بیس ہزار ایکڑ کے رقبہ کے تمام درخت راکھ ہوگئے۔

—— ایک فرانسیسی موجد نے نمک کے پانی سے پٹرول تیار کرنے کا تجربہ کر لیا ہے۔

جلد اطلاع دیں اخبار کے شروع سال سے خریداروں کے پتہ کی چٹیں بھی نئی چھپوائی جائینگی اگر کسی صاحب کا پتہ غلط ہو یا تبدیلی کرانی ہو تو بہت جلد اطلاع دیں (مینیجر اہلحدیث)

مرغوب المتقین (حصہ اول و دوم) مولفہ مولوی مولی محمد سلیمان صاحب ۔۔۔ سائز ۔۔۔ ضخامت حصہ اول ۲۳۲ حصہ دوم ۲۲۴ صفحات۔ کاغذ لکھائی وغیرہ درجہ اوسط۔ قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۸ر۔ ملنے کا پتہ۔ ناظم دار الکتب سلیمانی ۔۔۔ (ضلع ۔۔۔ پنجاب)۔ کتاب ہذا پنجابی نظم میں ہے مولف ممدوح جو مولوی عبداللہ مصنف کنز الحجریات وغیرہ کے والد ہیں تالیف کی ہے۔ عمدہ نصائح۔ مختلف آیات قرآنیہ کا ترجمہ پنجابی اشعار میں بیان کیا۔ پنجابی زبان کے شائقین خصوصاً پنجابی واعظوں کو مفید ہے۔

الحزب المقبول (ادعیہ احادیث رسول۔ سائز ۔۔۔ کے ۱۴۰ صفحات پر عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر چھپائی گئی ہے۔ ادعیہ مسنونہ با ترجمہ مندرج ہیں۔ ساتھ ساتھ حاشیہ بھی دیا گیا ہے۔ قیمت دس آنہ۔ پتہ منیجر اخبار محمدی دہلی

ہماری بھی سنئے! ناظرین اہلحدیث مطلع ہونگے کہ اخبار اہلحدیث کے دفتر میں غریب فنڈ بھی قائم ہے جس سے نادار اور مفلس داخلہ غریب فنڈ بھیج کر اخبار جاری کرا لیتے ہیں۔ عرصے سے اس فنڈ میں کوئی امدادی رقوم نہیں آئیں۔ ہم کو داخلہ بھیجے ہوئے پانچ پانچ چھ چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔ تاحال اخبار کے جاری ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اس لئے مجبوراً اصحاب خیر و دیگر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ صدقات جاریہ فرماتے وقت اس فنڈ کا بھی ضرور خیال رکھا کریں۔ تاکہ اس بحر علم سے ہم تشنہ کامان سیراب ہوتے رہیں۔ ہم ہیں آپکے نیازمند سائلین غریب فنڈ۔

یاد رفتگان (۱) مولوی پہلوان خان صاحب فوت ہوگئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۔۔۔ فوت ہوگئی۔ انا للہ ۔۔۔ مولوی احسان اللہ ۔۔۔ فوت ہوگئے انا للہ ۔۔۔ ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعا ئے مغفرت کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ

تحقیق تقلید شخصی

العدل سے خطاب

(۵)

جملہ معترضہ اخبار العدل کو شکایت ہے کہ "اہلحدیث مہذب اخبار نہیں کیونکہ اس میں دل آزاری کی جاتی ہے مثلاً مولوی مرتضےٰ حسن صاحب کو "علامہ عصری" اور مولوی عبدالعزیز صاحب کو "علامہ عدلی" لکھا جاتا ہے۔ (العدل ۱۵ اگست ص۲)

تحقیق مسائل میں سب وشتم یا دل آزاری کرنے کو ہمارے بیان کوئی برا نہ جانتا ہوگا۔ لیکن العدل سے ہمیں بھی شکایت ہے کہ وہ اپنے ناظرین تک واقعات صحیح نہیں پہنچاتا ہم "علامہ عصری" تو اس لئے لکھتے ہیں کہ العدل خود ہی ان کو علامۃ العصر لکھتا ہے۔ چنانچہ اسی پرچہ ۱۵ اگست کے ص۱ کالم اول پر بھی مولنا مرتضیٰ حسن صاحب کو "علامۃ العصر" لکھا ہے ہمارے خیال میں علامہ عصری اور علامۃ العصر ایک ہی معنی میں ہیں۔ مجدد سرہند (بالاضافۃ) کہئے یا مجدد سرہندی (بالتوصیف) دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے پھر خفگی کیوں؟ رہے مولانا عبدالعزیز ان کو بھی چونکہ العدل کے دفتر سے "علامہ" کا لقب ملا ہوا ہے۔ اس لئے العدل کی نسبت سے "علامہ عدلی" لکھا گیا تو اس میں دل آزاری کیا ہوئی۔ کسی شخص کو مدرسہ دیوبند سے سند ملے تو اس کو دیوبندی فاضل لکھنا آپ لوگوں میں پسندیدہ ہے۔ اس کے علاوہ العدل کے فاضل ایڈیٹر (مولوی احمد علی صاحب) کا ذمن تھا کہ یہ بھی اپنے ناظرین تک پہنچاتے کہ اہلحدیث نے علامہ عدلی کا لقب (مولانا عبدالعزیز) کے تحفہ مبارک (چودھویں صدی کے مجتہد) کے عوض میں بحکم فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا پیش کیا ہے مگر افسوس کہ العدل باوجود مادہ عدل رکھنے کے حکم عدل (إِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ) سے بے پروائی کرتا ہے۔

العدل کی کمال جرأت ملاحظہ ہو کہ اسی پرچہ ۱۵ اگست میں جو مضمون اہلحدیث اور اہلحدیث کے نامہ نگاروں کی دل آزاری کی شکائت میں لکھا ہے حسب قاعدہ یہ مضمون نرم ہونا چاہئے تھا مگر اس نرم مضمون میں بھی جو کچھ نرمی کا نمونہ اس نے دکھایا ہے ہم اسی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں وہ الفاظ یہ ہیں:-

"ہمارے غیر مقلد احباب کی عادت ہو چکی ہے کہ بجائے قرآن وحدیث کی تعلیم کو اپنا دستور العمل بنانے کے نہائت خفیف حرکات سے خود کو حدیث نبوی علیہ السلام اور عمل صحابہ کا شیدائی ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی ترقی کا راز صرف اسی میں سمجھے ہوئے ہیں کہ اپنے برابر علم کسی کو نہ تسلیم کیا جائے اور اپنے ہر ناجائز فعل کو مصداق حدیث ظاہر کیا جائے۔ ہمارے ان غیر مقلد دوستوں نے شاید یہ خیال کر رکھا ہے کہ جب تاجر دوائی فروش جھوٹے لمبے چوڑے اشتہارات شائع کرکے اپنی دکان کو فروغ دے سکتے ہیں۔ تو ہماری دکانداری اسی طریق سے کیوں فروغ حاصل نہ کرے گی اس لئے وہ اس طرح کے ہتھکنڈوں پر ہوب عمل پیرا ہیں۔ لیکن ہم علی وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ جسطرح جھوٹے اشتہار باز چند روزہ ترقی کے بعد ہمیشہ کے لئے اپنی ساکھ کھو بیٹھتے ہیں اسی طرح وہ دن دور نہیں جبکہ مہذب دنیا میں غیر مقلدین بھی منہ نہ دکھا سکیں گے غیر مقلدین کا ہر چھوٹا بڑا ملا حق پوشی اور فریب کاری میں اپنے ہم پیشہ وروں پر سبقت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن انہیں یاد رہے کہ یہ طریق اخلاقی دنیا میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ تجارت اور اخلاق دو علیحدہ چیزیں ہیں۔ تجارت پر اخلاق کو قیاس کرنا نہائت نادانی ہے۔ آج ہم جس واقعہ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں خود اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ غیر مقلدین کہاں تک فریب کاری سے کام لے کر اپنی دکان کو چمکانا چاہتے ہیں" (العدل ۱۵ اگست ۳۴ء ص۲)

اہلحدیث جن الفاظ پر ہم نے زبر لگائے ہیں ناظرین ان الفاظ کو بغور دیکھیں کہ کیسے بشک تمیز ہو در حب توہین ہیں نہ صرف اخبار اہلحدیث کے حق میں بلکہ ساری جماعت اہل حدیث کے حق میں۔ باوجود اس درشت کلامی اور توہین قومی کے ایڈیٹر صاحب العدل، اہلحدیث کا گلہ کریں تو ہم بجز اس کے کیا کہیں ؎

الٹے ہی شکوے کرتے ہیں کس ادا کے ساتھ

کیا العدل مہربانی کرکے (اہلحدیث کو نہیں) اہلحدیث

کے نامہ نگاروں کو اجازت دیگا کہ وہ بھی ساری جماعت مقلدین کے حق میں ایسے ہی الفاظ لکھیں۔

نوٹ ہم یقین دلاتے ہیں کہ اگر العدل اجازت دے بھی تو بھی اہلحدیث اپنے نامہ نگاروں کے ایسے الفاظ درج نہ کرے گا خواہ وہ خفا ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ اس نمبر کا مفصل جواب کسی دوسری صحبت پر ملتوی کر کے اصل سلسلہ پر آتے ہیں جو کئی ہفتوں سے جاری ہے۔

اس سلسلہ کا نمبر چہارم اہلحدیث ۱۰ اگست ۱۹۳۴ء میں درج ہوا ہے۔ آج نمبر پنجم درج ہوتا ہے۔ علامہ عدلی نے اس نمبر میں بھی وہی طریق اختیار کیا ہے جو سابقہ نمبروں میں کیا یعنی محدثین اور فقہاء کی خدمات جلیلہ کا ذکر اچھے توصیفی الفاظ میں کر کے چلتے بنے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

العدل "ائمہ حدیث رسول اللہ صلعم کی باتیں امت کو پہنچاتے ہیں اور ائمہ فقہ سمجھاتے ہیں"

جس طرح ائمہ حدیث کی انتہائی سعی یہی ہے کہ حضور کے اقوال افعال اور تقریرات کی نقل صحیح صحیح امت کو پہنچے اور حتی الوسع کوئی غلط بات سرور کائنات کی طرف نسبت ہونے نہ پائے اسی طرح ائمہ فقہ کی آخری سعی بھی یہی ہے کہ احکام صحیح صحیح صاحب الشریعۃ کے واضح کر کے خلق اللہ تک پہنچاویں خواہ وہ احکام منصوصہ ہوں یا مستنبط یا اجتہادیات یعنی جس طرح کہ وہ ائمہ حدیث ایک خدام شریعت کی حیثیت سے رسول اللہ صلعم کی احادیث کے الفاظ ہم تک صحیح صحیح پہنچانے کے ساعی ہیں۔ اسی طرح ائمہ فقہ بھی احکام شرعیہ صاحب الشریعۃ کے ہم تک پہنچاتے ہیں جزاہم عنا وعن المسلمین خیر الجزاء۔

قائمۃ المسلمین الذین اتبعوھم وسائل وطرق وادلۃ بین الناس وبین الرسول یبلغونہم ما قالہ ویفھمونہم مرادہ۔ بحسب اجتھادھم واستطاعتھم فتاوی ابن تیمیہ صفحہ ۲۰۱۔

کلام فیض التیام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ نے اپنی حیات میں آخری ایام میں ستر اسی ہزار کے مجمع میں حجۃ الوداع میں فرمائی تھی۔ نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فوعاھا ثم اداھا الی من لم یسمعھا فرب حامل فقہ لا فقہ لہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ حفاظت الفاظ حدیث اور چیز ہے اور استنباط احکام اور چیز ہے۔ ممکن ہے کہ جس شخص نے حضور سے مشافہۃ حدیث سنی ہے۔ اس کو اتنی سمجھ نہ ہو۔ جس طرح کہ بالواسطہ سننے والے نے اس حدیث سے بہت مسائل استنباط کئے ہیں۔ اس امت کے حبر حضرت ابن عباس نے اکثر احادیث بالواسطہ ہی لی ہیں۔ لیکن جو رتبہ اجتہاد آپ کو حاصل ہوا ہے اس میں بہت قلیل ہی پرانے صحابہ کو آپ سے ہمسری یا برتری نصیب ہوئی" (العدل ۳۰ مئی ۱۹۳۴ء)

اہلحدیث ہم کیوں اس کا انکار کریں۔ ہاں اتنا کہنے سے نہیں رک سکتے کہ مسئلہ فاتحہ خلف الامام بھی ائمہ فقہا ہی نے مستنبط کیا ہے جو نفی۔ اثبات بلکہ حرمت اور وجوب میں دائر ہے۔ فرمائیے آپ نے جو جانب اختیار کی ہے محض اپنے امام کے استنباط کی وجہ سے کی ہے یا اس جانب کو مدلل پایا ہے (غالباً نہیں) یقیناً دوسری وجہ ہوگی۔ اسی طرح ایک شافعی نے قرأۃ فاتحہ کی جانب کو مدلل پا کر اختیار کیا ہوگا۔ تو کیا یہ تقلید ہے یا تحقیق؟

ناظرین کرام! میں چاہتا ہوں کہ اس جگہ عدلی پارٹی کے جملہ ممبران کو منطقی کتاب سے ایک اقتباس سناؤں۔ علماء منطق، علم منطق کی ضرورت ان لفظوں سے ثابت کیا کرتے ہیں۔

بل البعض بدیھی وبعضہ نظری یحصل بالفکر وھو ترتیب امور معلومۃ للتادی الی مجھول وذلک الترتیب لیس بصواب دائما لمناقضۃ بعض العقلاء بعضا فی مقتضی افکارھم بل الانسان الواحد یناقض نفسہ فی وقتین فمست الحاجۃ الی قانون یفید معرفۃ طرق اکتساب النظریات من الضروریات وھو المنطق ورسموہ بانہ الۃ قانونیۃ تعصم مراعاتھا الذھن عن الخطاء فی الفکر (قطبی)

یعنی منطق کی ضرورت کی دلیل یہ ہے کہ عقلاء دنیا باہمی مختلف ہیں اس لئے لازمی ہے کہ ایک صحیح ہو تو دوسرا غلط لہذا ضرورت ہوئی کہ صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کو قانون بنایا جائے وہ منطق ہے جس سے صحیح اور غلط کی پہچان ہو سکے۔

طلباء مدارس عربیہ غور سے سنیں میں اس دلیل کو فقہیات میں جاری کرتا ہوں۔

فقہاء مستنبطین استنباط میں مختلف ہیں کوئی صحت پر ہے کوئی غلطی پر۔ لہذا حاجت ہوئی کہ اس اختلاف میں فیصلہ کرنے کے لئے کوئی قانون ہو وہ قانون قرآن و حدیث ہے۔ پس جس طرح

علم کلام میں بغیر منطق کے گذارہ نہیں اسی طرح علم شرعیات میں بغیر قرآن وحدیث کے گذارہ نہیں جس مجتہد مستنبط کا قول اس معیار (قرآن وحدیث) سے صحیح ثابت ہوگا وہ صحیح جس کا غلط ہوگا وہ غلط ٹھہرے گا۔ ثابت ہوا کہ مستنبطین کے اقوال معیار کے محتاج ہیں فی نفسہا دلیل نہیں۔ جب دلیل نہیں تو ان کی پیروی بھی واجب نہیں۔ جب پیروی ہی واجب نہیں تو تقلید بھی نہیں۔ ھذا ما تفردت به فالحمد للہ

ہمارا دعوے ہے کہ مسئلہ تقلید شخصی کے وجوب کے لئے دنیا بھر کے علماء مل جائیں تو بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارا دعوے میاں معلوم ہو تو نئے مستند حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی سنئے! موصوف نے ایک خط مولانا گنگوہی مرحوم کو لکھا تھا جو "تذکرۃ الرشید" میں شائع ہوا ہے فرماتے ہیں:۔

"تقلید شخصی جو عوام میں شائع ہو رہی ہے اور وہ اس کو علماً وعملاً اس قدر ضروری سمجھتے ہیں کہ تارک تقلید سے گو کہ اس کے تمام عقائد موافق کتاب وسنت کے ہوں اس قدر بغض ونفرت رکھتے ہیں کہ تارکین صلوۃ فساق وفجار سے بھی نہیں رکھتے ہیں اور خواص کا عمل وفتویٰ وجوب اس کا مؤید ہے گو خود ان کو علی سبیل الفرض اتنا غلو نہ ہو اور دلیل ثبوت اس کی یہ مشہور ہے کہ ترک تقلید سے مخاصمت ومنازعت ہوتی ہے جو کہ ممنوع ہے سو مؤدی الی الممنوع ممنوع ہوگا پس اس کی ضد واجب ہوگی۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ بوجہ اختلاف آراء علماء وکثرت روایت مذہب واحد معین کے مقلدین میں بھی عوام کیا خواص میں مخاصمت ومنازعت واقع ہے اور غیر مقلدین میں بھی اتفاق واتحاد پایا جاتا ہے غرض اتفاق واختلاف دونوں جگہ ہے اور مفاسد کا ترتب یہ کہ اکثر مقلدین عوام بلکہ خواص اس قدر جامد ہوتے ہیں کہ

اگر قول مجتہد کے خلاف کوئی آیت یا حدیث کان میں پڑتی ہے ان کے قلب میں انشراح وانبساط نہیں رہتا بلکہ اول استنکار قلب میں پیدا ہوتا ہے پھر تاویل کی فکر ہوتی ہے خواہ کتنی ہی بعید ہو اور خواہ دوسری دلیل قوی اس کے معارض ہو بلکہ مجتہد کی دلیل اس مسئلہ میں بجز قیاس کے کچھ بھی نہ ہو بلکہ خود اپنے دل میں اس تاویل کی وقعت بھی نہ ہو۔ مگر نصرت مذہب کے لئے تاویل ضروری سمجھتے ہیں دل یہ نہیں مانتا کہ قول مجتہد کو چھوڑ کر حدیث صحیح صریح پر عمل کرلیں بعض سنن مختلف فیہا مثلاً آمین بالجہر وغیرہ پر حرب وضرب کی نوبت آجاتی ہے اور قرون ثلاثہ میں اس کا شیوع بھی نہ ہوا تھا بلکہ کیفما اتفق جس سے چاہا مسئلہ دریافت کرلیا۔ اگرچہ اس امر پر اجماع نقل کیا گیا ہے کہ مذاہب اربعہ کو چھوڑ کر مذہب خامس مستحدث کرنا جائز نہیں یعنی جو مسئلہ چاروں مذہبوں کے خلاف ہو اس پر عمل جائز نہیں کہ حق دائر ومنحصر ان چار میں ہے مگر اس پر بھی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اہل ظاہر ہر زمانہ میں رہے اور یہ بھی نہیں کہ سب اہل ہوا ہوں (جیسا کہ مقلدین موجود کا خیال ہے) وہ اس اتفاق سے علیحدہ رہے دوسرے اگر اجماع ثابت بھی ہو جائے مگر تقلید شخصی پر تو کبھی اجماع بھی نہیں ہوا

(تذکرۃ الرشید سوانح عمری مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم صفحہ ۱۳۱)

اہلحدیث یہ انصاف مولانا تھانوی ہی سے مخصوص نہیں ان سے پہلے مستند فقیہ مؤلف ردالمختار شامی بھی انصاف فرما گئے ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"لیس علی الانسان التزام مذھب معین"

(شامی مطبوعہ میمنہ مصر)

یعنی کسی انسان پر ایک مذہب کی پابندی لازم نہیں

نوٹ چاہئے تو یہ تھا کہ ان دو ثقہ شہادتوں کے بعد ہم اس مضمون کو ختم کر دیتے مگر اس خیال سے کہ عدلی پارٹی گلہ کرے گی کہ ہمارے خیالات حلقہ اہلحدیث تک نہیں پہنچائے۔ اس لئے آئندہ بھی کچھ لکھا جائے گا انشاء اللہ۔

قادیانی مشن

آخری فیصلہ اور جملات خبریہ

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ شائع کر کے اپنے اتباع کی کامل راہ نمائی کر دی تھی کہ میرے بعد حق کی طرف رجوع کر لینا۔ مگر امت مرزائیہ (بہردو صنف) ایسی سخت دل واقعہ ہوئی ہے کہ ما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یومنون کا نظارہ معلوم ہو جاتا ہے۔

مئی ۱۹۰۸ء سے دو تک تو ہماری توجہ "آخری فیصلہ" کے مضمون پر ہی رہی مگر بتاریخ ۲۰ مئی سنہ رواں جبکہ مرزا صاحب کی یادگار میں بمقام امرتسر جلسہ ہوا اس موقع پر ہم نے اشتہار کے مضمون کو دو حصوں پر تقسیم کیا۔ اس کا ایک حصہ دعائیہ ہونے کی وجہ سے جملات انشائیہ بتایا۔ اور دوسرے حصہ کو جملات خبریہ ثابت کیا۔ یہ تقسیم ایسی مفید ثابت ہوئی ہے کہ قادیانی کیمپ میں اس نے ہلچل ڈال دی ہے کیونکہ جملہ خبریہ کا وقوع اگر نہ ہو تو کذب لازم آتا ہے۔ حالانکہ نبی اور نبی کا الہام کذب سے پاک ہوتے ہیں۔

ہمارے پیش کردہ جملات خبریہ کا جواب جلسہ مناظرہ میں تو نہیں ملا تھا البتہ اخبار الفضل میں کسی صاحب نے دیا تھا جس کا جواب اہلحدیث مورخہ

۱۱ اگست ۱۹۳۲ء میں دیا گیا۔ آج مولوی جلال الدین صاحب (اصل مناظر) کو جواب دیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب نے یہ تو غلط کہا کہ میں نے جلسہ مناظرہ میں جواب دیا تھا ہرگز نہیں دیا۔ اس کے بعد جو سوچ سمجھ کر جواب دیا وہ بھی ایسا ہے کہ بے سوچے سمجھے کے برابر بلکہ بدتر۔ آپ نے لکھا ہے:۔

"میں نے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا یہ فقرہ کہ اگر میں کذاب اور مفتری ہوں۔ تو آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جملہ خبریہ مطلق نہیں ہے بلکہ شرط سے مقید ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اس جملہ کے ساتھ ہی ہلاک ہونے کی وجہ بھی لکھی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔"

اب دیکھنا یہ ہے کہ جو وجہ ہلاکت کی بیان کی گئی ہے وہ مطلق ہے یا مقید؟ سو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی ایک واضح تحریر اس کے متعلق موجود ہے جو اس اشتہار آخری فیصلہ کے بعد کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو علت ہلاکت کی اس جگہ حضور نے بیان کی ہے وہ مباہلہ کی شرط سے مقید ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔ "یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو وہ کونسی کتاب ہے۔ جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔"

پس ہلاک ہو جانے کی جو وجہ حضور (مرزا) نے آخری فیصلہ میں لکھی ہے وہ مباہلہ کی صورت سے متعلق ہے۔ مطلق نہیں ہے۔ لہٰذا اس جملہ خبریہ کی صحت وقوع کے لئے ضروری تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بالمقابل ایسی دعا کرتے:" (الفضل ۱۹ اگست ۱۹۳۲ء صفحہ ۸)

اہلحدیث ہم اس بحث پر پہلے بارہا مفصل لکھ چکے ہیں یہاں صرف مرزا صاحب کے دو جملے خبریہ اعلان "آخری فیصلہ" سے نقل کئے دیتے ہیں غور سے سنئے!

"اگر میں (مرزا) کذاب اور مفتری ہوں تو
آپ (مولوی ثناء اللہ) کی زندگی میں ہی ہلاک
ہو جاؤں گا"

اس قضیہ شرطیہ کی شرط اگر سے شروع ہو کر ہوں پر ختم ہوتی ہے۔ جزا، اس کی ہلاک ہو جاؤں گا۔ شرط یا جزا جملہ شرطیہ خبریہ۔ اس جملہ کی مکمل تصدیق کے لئے وہ آیت ہے جو شروع اعلان میں لکھی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

يَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ط پوچھتے ہیں آپ کو (اے مرزا) آپ کا یہ مضمون آخری فیصلہ سچ ہے آپ کہئے خدا کی قسم یہ بالکل سچ ہے۔

بتائیے اس قرآنی شہادت کو اپنے اعلان پر چسپاں کر کے مرزا صاحب نے اپنے جملات خبریہ کو مضبوط کیا یا نہیں۔ لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے تو اپنے جملات خبریہ مندرجہ آخری فیصلہ کی حلف اٹھا کر تصدیق کر دی اور مریدین کہے جاتے ہیں نہیں نہیں۔ مرزا صاحب کی قسم ان کے نزدیک گویا اس شعر کے مصداق ہے ؎

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

احمدی ممبرو! میں تم کو ایک مشورہ دیتا ہوں چونکہ ایک روز آنے والا ہے کہ اعلان آخری فیصلہ دکھا کر تم لوگوں کو کہا جائے گا۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ط تم اپنی نوشت پڑھ لو تم خود ہی فیصلہ کرنے کو کافی ہو۔

"کیا اچھا ہو کہ اس اعلان کو بغور دیکھ کر "مباہلہ" کے لفظ پر نشان لگا رکھو کیونکہ وہاں پوچھا جائیگا کہ اس میں مباہلہ کہاں ہے؟ جب یہ سوال ہوگا تو تم فوراً اس لفظ پر انگلی رکھ دینا۔ اگر باوجود تلاش کے مباہلہ کا لفظ نہ ملے تو منہ سے نہ نکالا کرو کیونکہ تمہارا ایسا کہنا بھی سرکاری رجسٹر میں لکھا جاتا ہے جس کی شان میں وارد ہے۔ كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ط

احمدی ممبرو! ؎

معاونو مجھے، روز حساب کیا دوگے
خدا کے سامنے بولو جواب کیا دوگے

دھاریوال کے مباحثہ میں مرزائیوں کی فتح عیسائیوں پر

پادری عبد الحق صاحب وغیرہ کہا کرتے ہیں کہ مرزائی ہمارے بھائی ہیں کیونکہ ہم مسیح ناصری کے پیرو ہیں اور یہ لوگ مسیح قادیانی کے لہٰذا ہم ایک نوع کے دو صنف ہیں۔ اس لئے ہم ان کے جھگڑے میں دخل دیں تو کیوں دیں ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار۔

لیکن چونکہ یہ واقعہ پبلک میں رونما ہوا ہے اس لئے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

بتاریخ ۲۸-۲۹ جولائی ۱۹۳۲ء دونوں بھائیوں میں بمقام دھاریوال ضلع گورداسپور (قریب قادیان) مباحثہ ہوا۔ افسوس بوجہ مباحثہ الہ آباد ہم شریک نہ ہو سکے۔ مگر اخبار "الفضل" قادیان نے اپنی فتح کا جو راگ گایا ہے وہ سننے کے قابل ہے۔

ناظرین کو یہ تو خوب معلوم ہوگا کہ مرزائی اخبار دو

دنیائے جہاں کی برائیاں تو موجود مگر تقوےٰ و طہارت مفقود۔ تعصب، عناد، جھگڑا، فساد تو ہر وقت کا شیوہ ہے۔ مگر اخوت و یگانگت۔ ہمدردی و رواداری کا بھول کر کبھی نام بھی نہیں لیا۔ تحمل، بردباری، صبر و استقلال خصائل سے قطعاً محروم۔

تجھے تو تیرے خالق حقیقی نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر ہی سے اس خطرہ کا الارم کرتے ہوئے پیغام دیا تھا کہ

لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین۔ (تم آپس میں تنازع نہ کرنا بزدل ہو جاؤگے اور تمہاری (اقبال) ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرنا اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیا کرتا ہے) نیز فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ (اللہ کی رسی کو سارے مل کر پکڑ لو۔ اور پھوٹ مت ڈالو)

ہو جائے۔ ؎

عجب کیا ہے یہ بیڑا ڈوب کر تیرا اچھل آئے

کہ ہم نے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں

کیونکہ آج بھی وہی مشعل ہدایت تیرے ہاتھوں میں موجود ہے جس نے کفر و الحاد کے بحر مواج میں تیرے سفینہ کی راہ نمائی کی تھی۔ ہاں ہاں وہی نسخہ کیمیا جسے عرب کا ایک گلیم پوش (فداہ ابی و امی) تیرے ہی لئے لایا تھا۔ تیرے پاس موجود ہے۔ اور تو اس نسخہ بے بہا سے سب کچھ حاصل کر سکتا ہے اور تو خود کو جو چاہے بنا سکتا ہے۔ ضرورت ہے عزم راسخ، ایمان کامل اور عمل پیہم کی۔ ؎

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا

آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا (اقبال)

اے رب العالمین ہم گنہگاروں کے گناہ حد سے گزرے ہوئے ہیں مگر تیری رحمت کا بھی تو کوئی ٹھکانا نہیں ؎

عصیان ما و رحمت پروردگار ما

ایں را نہایتے است نہ آں را نہایتے (گرامی)

اپنی بارگاہ معلےٰ سے ہم پر رحمت کے پھول برسا۔ اور ہمیں اپنے سایہ عاطفت میں لیکر ایک بار پھر کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم کا زمانہ پھیر دے

آمین یا رب العالمین۔ ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

تہجد کے فضائل

اے محبوب داور محمد عربی (فداہ ابی و امی) کی غلامی کا دم بھرنے والو! تمہیں اپنے نفس سرکش کی غلامی سے دم بھر کو فرصت ہوتی اور تمہیں ان (دریا بہ حباب اندر) زریں نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مبداء فیاض سے ارزانی ہوئی ہوتی۔ اور تم محبت و اخوت کے رشتہ کو چھوڑ کر یگانگت و ہمدردی سے یوں کورے نہ ہو بیٹھتے تو آج تمہیں یہ حالت دیکھنی نصیب نہ ہوتی۔ نہ شیرازہ ہستی قوم کے اجزا یوں منتشر ہوتے۔

نام نہاد مسلم! آ اور اب بھی بمصداق لا تقنطوا من رحمۃ اللہ رحمت پروردگار حقیقی سے مایوس نہ ہو اور پھر سے انما المومنون اخوۃ کا سلسلہ قائم کرکے غیر اللہ کے خوف و امید کو دل سے نکال دے ایاک نعبد و ایاک نستعین کا دل و زبان سے اقرار کر لے اور ایک بار پھر اس مالک حقیقی کے در نیاز پر سر بسجود ہو جا۔ ایام ماضی کی یاد کو تازہ کر لے تو پھر عجب نہیں کہ شاخ امید سر سبز و شاداب ہو جائے۔ اور تو فلاح دارین کا مستحق

ان ناشئۃ الیل ھی اشد وطأً واقوم قیلا۔ بے شک رات کو اٹھنا (عبادت کرنا) نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور اس وقت کا پڑھنا (یا دعا کرنا) بہت ٹھیک ہے۔ (سورہ المزمل ع ۱)

حدیث (۱) عن المغیرۃ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی تورمت قدماہ فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک و ما تاخر قال افلا اکون عبداً شکوراً۔

مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) اس قدر قیام فرمایا کہ آپ کے پیر سوج گئے۔ آپ سے کہا گیا کہ (اللہ عز و جل نے) آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ پھر ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حدیث (۲) عن ابن مسعود قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقیل لہ ما زال نائماً حتی اصبح ما قام الی الصلوٰۃ قال ذلک رجل بال الشیطان فی اذنہ او قال فی اذنیہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ہمیشہ صبح تک سوتا رہتا ہے نماز کو کبھی نہیں اٹھتا۔ آپ نے فرمایا یہ ایک ایسا شخص ہے کہ اس کے کان میں یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا (بخاری و مسلم)

حدیث (۳)۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک و تعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار جو بابرکت اور بلند ہے ہر رات کو جبکہ پچھلی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر نزول اجلال فرماتا اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اس کو دوں کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے کہ میں اسے بخشوں۔ (بخاری و مسلم)

حدیث (۴) عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد واحب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان ینام نصف اللیل و یقوم ثلثہ وینام سدسہ ویصوم یومًا ویفطر یومًا۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روائت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور بہترین روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات میں نماز پڑھتے پھر رات کے چھٹے حصہ میں سوجاتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (بخاری ومسلم)

حدیث (۵) عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیّات ومنھاۃ عن الاثم۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے لوگو) تم اپنے اوپر تہجد کی نماز پڑھنا لازم کر لو کیونکہ یہ اچھے لوگوں کا طریقہ ہے جو تم سے پہلے تھے اور یہ قیام رات کا تمہارے لئے اللہ عز وجل کی نزدیکی کا سبب ہے اور تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تم کو گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔ (ترمذی)

حدیث (۶) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یضحک اللہ الیھم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفّوا فی الصلوٰۃ والقوم اذا صفوا فی قتال العدو۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روائت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عز وجل ان تین شخصوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے ایک وہ شخص جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتا ہے دوسرے وہ لوگ جو نماز میں صفوں کو درست رکھتے ہیں اور تیسری وہ جماعت جو دشمن کے مقابلہ میں اپنی صفوں کو درست رکھتی ہے (شرح السنۃ)

حدیث (۷) عن عمرو بن عبسۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب مایکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن۔ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پچھلی رات میں بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس گھڑی میں اللہ کی یاد کرنے والوں میں سے ہو تو ایسا کر۔ (یعنی اس گھڑی میں نماز پڑھ) (ترمذی)

حدیث (۸) عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ فی جوف اللیل۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے فرض نمازوں کے بعد فضیلت والی نماز پچھلی رات کی نماز ہے (احمد)

حدیث (۹) عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فلانًا یصلی باللیل فاذا اصبح سرق فقال انہ سینھاہ ما تقول۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی (اے حضور) فلاں شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے چوری کرتا ہے۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا رات کی نماز اس شخص کو اس چیز سے جو تو کہتا ہے جلد باز رکھے گی یعنی تہجد پڑھنے کی وجہ سے اس سے چوری کی عادت جاتی رہے گی۔ (احمد بیہقی)

حدیث (۱۰) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلًا قام من اللیل فصلی وایقظ امراتہ فصلت فان ابت نضح فی وجھھا الماء رحم اللہ امراۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجھا فصلی فان ابی نضحت فی وجھہ الماء۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے وہ بھی نماز پڑھے اگر اس کی بیوی اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے۔ اور اپنے شوہر کو نماز کے لئے جگائے اور اس کا شوہر بھی نماز پڑھے اگر اس کا شوہر اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔ (ابوداؤد ونسائی)

حدیث (۱۱) عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ تو اس شخص کی طرح مت ہو جانا جو رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے قیام ترک کر دیا۔ (بخاری ومسلم)　　تمت بالخیر

(خاکسار محمد جانباز خان محمدی حیدرآباد دکن)

برہان التفاسیر

گذشتہ پرچہ میں سلسلہ کلام یہاں تک پہنچا ہے کہ مولوی احمدالدین امرتسری نے مقتول بنی اسرائیل حضرت ہارون کو بتاکر سچ مچ مقتول لکھا ہے اس کے متصل ہی لکھتے ہیں:-

"جب کسی شخص کا تنفس بند ہوجاتا ہے اور دل کی حرکت رک جاتی ہے تو دوبارہ تنفس قائم کرنے کے لئے یہ عمل بھی کیا جاتا ہے۔ کہ اس بیہوش آدمی کو کسی اونچی جگہ پر لٹادیتے ہیں اور چار آدمی دو اس کے ہاتھوں کو اور دو اس کے پاؤں کو پکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص اس کے ایک ہاتھ کو اس کے سینے پر لگاتا ہے اور جب وہ اسے اٹھا لیتا ہے۔ تو دوسرے ہاتھ والا بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ پاؤں والے آدمی بھی اس کی ایڑیوں کو باری باری اس کے چوتڑوں پر مارتے ہیں۔ اس تدبیر سے کبھی کبھی تنفس قائم ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ تجویز خود اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے مفید دیکھ کر بتلائی تھی۔ اس لئے اس کے حق میں اس کا نتیجہ خیز ہونا لازم تھا۔

حاصل یہ ہے کہ وہ اس شخص سکتہ کی حالت سے الٰہی تجویز کے مطابق ہوش میں آگیا۔ اور قاتلوں کا کافی و کامل طور پر ایسا پتہ لگادیا۔ کہ جس سے کسی شخص کے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہ رہی۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگیا۔ کہ جسے تم چھپاتے تھے میں اسے ظاہر کرنے والا ہوں۔ پھر اس شخص کی طاقت زائل ہونے لگی۔ اور وہ سچ مچ مقتول ہوگیا۔ اور خدا تعالیٰ کا فرمان تقتلہم بھی اس کے حق میں صحیح ثابت ہوا۔"

(تفسیر بیان للناس صفحہ ۵۲۳)

برہان | اس عبارت میں اسی شخص کو جسے ایک ورق پہلے (سچ مچ مقتول) لکھا تھا یہاں مسکوت (سکتہ کی حالت میں) لکھ دیا یہ نہ سمجھے کہ مسکوت (سکتہ زدہ) دراصل زندہ ہوتا ہے۔ (سچ مچ مقتول) زندہ نہیں ہوتا۔ غالباً فاضل مفسر مسکوت اور مقتول میں فرق نہیں کرتے۔ اگر یہ حالت ہے تو ان سے اس سوال کے جواب کی کیونکر امید ہو سکتی ہے؟ کہ قرآن کے مفسر کے لئے صحت دماغ کی بھی ضرورت ہے یا نہیں؟

الحاصل | آپ کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت ہارون کو بنی اسرائیل نے قتل کردیا، خدا نے حکم دیا کہ حضرت ہارون کو اونچی جگہ لٹا کر ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے سینے اور چوتڑوں پر مارو۔ جس کی تصویر یوں ہوگی کہ

حضرت ہارون حالت سکتہ میں لٹائے ہوئے



بقول مولوی احمددین صاحب امرتسری کسی اونچے چبوترے پر حضرت ہارون علیہ السلام لٹائے گئے ہونگے۔ اور دو آدمی ان کے ہاتھوں کو سینے اور دو شخص ان کے پیروں کو چوتڑوں پر مارتے ہونگے۔ ایسا کرنے سے ان کو سکتہ سے ہوش آگیا ہوگا۔ تو انہوں نے بتادیا ہوگا کہ فلاں شخص نے مجھ کو (سچ مچ) قتل کیا تھا۔ (نہیں تو بہ میں سکتہ میں ہوگیا تھا) اسی کو کہتے ہیں کہ

"کوہ کندن وکاہ برآوردن"

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ سکتہ تو ایک مرض ہے جس میں نہ مریض کا اختیار ہے نہ کسی دوسرے کا تو پھر اس سے اس (سکتہ) کے متعلق سوال کیوں ہوا؟ (واذ قتلتم نفسا) غور سے پڑھو اور اس نے ہوش میں آکر نام کس کا بتایا ہوگا۔ نیز وہ سچ مچ مقتول کیونکر ہو۔

مولوی عبداللہ چکڑالوی | نے قتل نفس وغیرہ کے متعلق تو وہی کہا ہے جو سرسید مرحوم نے کہا ہے لیکن ایک بات میں سرسید سے بھی آگے بڑھ گئے یعنی ان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ کے متعلق چکڑالوی صاحب لکھتے ہیں:-

"جو لوگ اس جگہ تو وہی منہا کی ضمیر پتھروں کی طرف پھیرتے جب وہ سخت غلطی کرتے ہیں کیونکہ خشیۃ اللہ صفت ہے زندہ ذوی العقول کی اور پتھروں میں تو زندگی ہے اور نہ یہ ذوی العقول ہیں اور نہ مکلف ہیں پس جب یہ مکلف اور ذوی العقول زندہ نہ ہوئے اور ان کے واسطے عذاب بھی من اللہ نہ ہوا تو وہ خوف کس چیز کا کریں گے"؟ (ترجمۃ القرآن مترجمہ چکڑالوی ۵۹)

برہان | اس آیت کا ترجمہ جو چکڑالوی صاحب نے کیا ہے وہ بہت ہی لطیف ہے۔ فرماتے ہیں:-

ان من الحجارۃ الخ | بعض سخت پتھروں سے البتہ وہ ہیں کہ جاری ہوتی ہیں اس سے بڑی بڑی نہریں اور تحقیق بعض پتھروں سے البتہ ایسا بھی پتھر ہوتا جو پھٹ جاتا ہے پس ٹپکتا ہے اس سے تھوڑا پانی۔ یہاں تک تو ھا کی ضمیر الحجارہ کی طرف پھیری ہے

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۴۹)

مولانا اسمٰعیل شہیدؒ صرف مولوی یا عالم نہ تھے بلکہ صاحب تصوف تھے۔ معترض، ان کی کتاب تقویۃ الایمان سے تجاوز کرکے ان کی متصوفانہ کتاب "صراط مستقیم" پر بھی معترض ہوئے ہیں۔ اس کا جواب گذشتہ پرچوں میں شروع ہو کر آج پورا ہوتا ہے

اور اسی کتاب کے ص۳۳ میں مرقوم ہے:-

"و ارباب فن علامات و اسباب و معالجات آں را بطور طب تحقیق و تنقیح کردہ کتب ساختہ اند لیکن آں بیان بالوجود شدت وضوح کفایت نے کرد۔"

یعنی اور اس فن کے بزرگوں نے طب کی طرح پر ان کی علامات اور اسباب اور معالجوں کو تحقیق و تنقیح کرکے کتابیں مرتب کر دی ہیں لیکن وہ بیان باوجود واضح ہونے کے کفایت نہیں کرتا ہے۔"

اور خود مولانا شہید مرحوم صراط مستقیم ص۸ میں فرماتے ہیں:-

"اکثر عوام صوفیہ اول را بجائے ثانی نہادہ و مشارٌ الیہ باشارات شرعیہ پنداشتند۔ یعنی اکثر عوام صوفیہ نے قسم اول کو بجائے دوسرے کے رکھ کے اسی کو اشارات شرعیہ کا مشارٌ الیہ سمجھا ہے۔"

اور ص۸ میں فرماتے ہیں:-

"اکابر طریقت اگرچہ در تعین مبادی راہ ولایت از اذکار و مراقبات و ریاضات و مجاہدات سعی بیش از بیش بکار بردہ اند اما بحکم آنکہ مصرع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد۔ یعنی اکابر طریقت نے اگرچہ اذکار اور مراقبات اور ریاضات اور مجاہدات کی تعین میں جو راہ مبادی ولایت ہیں نہایت کوشش کی ہے لیکن بموجب اس مصرع کے ہر بات اک وقت کیلئے اور ہر نکتہ اک مقام کیلئے ہوتا ہے۔"

پس کس درجہ کف افسوس ملنا پڑتا ہے کہ عبارت صراط مستقیم کے اول آخر سے اولیاء اللہ کے عناد و بغض میں چشم پوشی کرکے خیانۃً لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا جاتا ہے۔ تاکہ اولیاء اللہ کی ہمسری کرکے اپنی بدعات ضلالات کو فروغ حاصل ہو۔ پھر تقویۃ الایمان ص۱۲ کے ایک ٹکڑے سے لوگوں کو فریب میں پھانسنا نہایت مضحکہ خیز ہے۔ سنئے! اصل عبارت تقویۃ الایمان کی یہ ہے:-

"یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلئے اور کسی کا حکم اس کے مقابل میں ہرگز نہ مانئے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائے ہیں۔ پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ سو اللہ کے حکم کی پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کے ذریعہ تک ہے سو جو کوئی کسی امام کے یا مجتہد کے یا غوث و قطب کے یا مولوی و مشائخ کے یا باپ دادوں کے یا کسی بادشاہ و وزیر کے یا پادری و پنڈت کی بات کو اور ان کی راہ و رسم کو رسول کے فرمان سے مقدم سمجھے اور آیت و حدیث کے مقابلے میں پیر و استاد کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے ان کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے انتہیٰ"

پس حکم خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل کسی کے رسم و رواج کو مقدم جاننا کیونکر شرک میں داخل نہ ہوگا ساری امت کا اس پر اجماع ہے دیکھو آیت اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ۔ یعنی ٹھہرا لیا انہوں نے اپنے مولویوں کو اور اپنے درویشوں کو رب سوائے اللہ کے۔ حدیث صحیح ترمذی میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرک قرار دیا۔ حالانکہ وہ لوگ اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب نہیں کہتے تھے بلکہ بلا حکم حق تعالیٰ کے ان کے حلال و حرام کہنے کو حلال و حرام جانتے تھے۔ اور رسول کا فرمانا سب اللہ ہی کا فرمانا ہے کیونکہ قرآن پاک کی سورہ والنجم میں ارشاد ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ یعنی اور نہیں بولتا (ہمارا رسول) اپنے چاؤ سے یہ تو حکم ہے جو پہنچتا ہے اس کو۔" پھر جس کا اس کے مقابل یہ اعتقاد ہو کہ شرع انہیں کا حکم ہے ان کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے معاذ اللہ منہ۔ کس قدر حق تعالیٰ اور اس کے رسول پر بہتان ہے اور رسول پر کس درجہ الزام اور تہمت ہے۔ اور مجتہدین شریعت و طریقت کا فہم و اجتہاد بشرطیکہ صریح خلاف نہ ہو بحکم قرآن و حدیث لائق تسلیم ہے۔ خود تقویۃ الایمان میں اکثر جگہ اس کی تشریح موجود ہے۔ (باقی)

(بقیہ مضمون از صلا)

اس کے آگے لکھتے ہیں،

"اور تحقیق بعض ان دلوں میں سے البتہ ایسا بھی ہوتا ہے جو گر پڑتا ہے اللہ کے خوف سے۔" (ص۵۹)

مقام غور ہے کہ تین ضمیروں میں سے دو ضمیریں تو الحجارہ کی طرف ہیں ایک "دلوں" کی طرف جو اس جگہ مذکور بھی نہیں کیا یہ اختلاف مخل بلاغت نہیں؟ پس صحیح یہ ہے کہ جس طرح پتھر بلکہ ہر چیز بحکم (اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ) تسبیح پڑھتی ہے اسی طرح پتھروں میں خشیۃ اللہ کی حس ضرور ہے۔ دلو کرہ المنکرون۔

ف دل کا گر پڑنا خاص جکڑا اوٹی محاورہ ہوگا۔ عربی مد عجم میں یہ مستعمل نہیں۔ منہ

× ہر چیز خدا کی تسبیح پڑھتی ہے مگر تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے

کی یہ عادت مستمرہ ہے کہ مناظرین کی تقریریں نہیں لکھا کرتے محض نتیجہ اپنے حق میں بتایا کرتے ہیں چنانچہ اس مناظرہ کی روئداد بیان کرنے میں بھی ایسا ہی کیا گیا۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے:۔

"پہلا مناظرہ مسئلہ کفارہ پر تھا جس کے مدعی عیسائی تھے اور احمدی مناظر ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی اور عیسائی مناظر سادھو میلارام صاحب تھے۔ صدر علی الترتیب مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مسٹر ایم۔ این۔ بوز وکیل کپورتھلہ قرار پائے۔ عیسائی مناظر نے اپنے دعوے کے اثبات میں دس منٹ تقریر کی۔ جو بلحاظ دلائل بالکل بھسپھسی اور عامیانہ تھی۔ ملک صاحب نے ایسی زبردست تقریر کی کہ عیسائیوں کے مونہہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ آپ نے چند ہی منٹ میں اس کی پیش کردہ باتوں کی تردید کرنے کے بعد کفارہ پر مبنی نہایت وزنی اعتراضات کئے۔ جن میں سے ایک کا بھی جواب عیسائی مناظر نہ دے سکا۔ اور دے بھی کیسے سکتا وہ بےچارہ معمولی علم و عقل کا آدمی تھا۔ جسے عیسائیوں نے قربانی کی بھیڑ بنا کر کھڑا کر دیا۔ اس غریب کو اناجیل کے صحیح نام بھی معلوم نہ تھے۔ چنانچہ ملک صاحب نے جب کورنتھیوں کا ایک حوالہ دیا۔ تو اس نے بڑے زور سے کہا کہ یہ تلفظ غلط ہے مگر ملک صاحب نے جب ثابت کر دیا کہ صحیح تلفظ یہی ہے تو اسے خاموش ہونا پڑا۔ سادھو صاحب تھسلنیکیوں کو تھسلنین کہہ رہے تھے۔ اور جب ملک صاحب نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ تو کہنے لگے تھسلنین سہی۔ آخر جب پڑھے لکھے لوگ ہنسی کو ضبط نہ کر سکے تو آپ بہت کھسیانے اور نادم ہو کر بیٹھ گئے۔ غرضکہ سادھو صاحب کی حالت بہت قابل رحم تھی آخر عیسائی صدر سے اپنے مناظر کی یہ حالت دیکھی نہ جا سکی۔ اور انہوں نے منتیں کر کے وقت میں سے بیس منٹ اور کم کرا نے۔ اور اس طرح اپنی شکست پر مہر تصدیق ثبت کر دی"

(الفضل ۲۔ اگست ۱۹۳۴ء صفحہ ۱)

اہلحدیث ہمیں کمال خوشی ہوتی اگر مسئلہ کفارہ میں عیسائیوں کو شکست اور مرزائیوں کو فتح ہوتی۔ مگر جناب یہ تو بتائیے کہ فتح کس پر ہوئی؟ اسی مناظر پر جس کی بےعلمی اور کم لیاقتی کا نقشہ آپ نے خود دکھایا ہے۔ واللہ ایسے بےعلم اور ناواقف مناظر پر مرزائیوں کے چوٹی کے مناظرین کا فتحیاب ہونا اس رباعی کا مصداق ہے؎

نو سو چوہے[1] چڑھے شکار۔۔ مکھی گھیری وچ بزار

ماری نہیں پھڑکی کیتی ۔ ایہہ بھی رب نے فتح دتی

اس لئے قادیانیوں کو اس فتح پر ہم مبارکباد دیتے ہوئے شرماتے ہیں۔

فرقہ بے حدیثیہ کے اعتراضات

(۵)

اس سلسلہ کے نمبر ۴ تک درج ہو چکے ہیں۔ آج نمبر ۵ درج ہے۔

معترض ۵ ایک پتھر کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے اٹھا کر بھاگنا۔ اور ان کا (نعوذ باللہ) ننگے دھڑنگے شہر میں پیچھے بھاگنا۔ اور پتھر سے لاٹھیاں مار کر انتقام لینا۔

(بخاری کتاب پیدائش باب ۲۲۳ ص)

جواب ۵ جس حدیث پر یہ اعتراض ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت موسیٰ بڑے حیادار پردہ دار تھے بنی اسرائیل کے بعض شرارت پسند لوگوں نے کہا کہ موسیٰ جو ایسی پردہ داری سے نہاتا ہے۔ اس کے بدن پر کوئی بیماری ہے۔ برص یا فتق یا ایسی ہی کوئی اور آفت ہے۔ اس اعتراض کو انہوں نے بہت مشہور کیا۔ ایک روز حضرت موسیٰ نے حسب معمول غسل کرنے کو کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے اور پردہ کی اوٹ میں جب غسل سے فارغ ہو کر کپڑے لینے لگے تو پتھر حرکت کرتا ہوا بنی اسرائیل کے مجمع میں پہنچ گیا۔ حضرت موسیٰ بھی اس کے پیچھے پیچھے ننگے بدن پہنچے۔ بنی اسرائیل نے ان کو دیکھا کہ ان کے بدن پر کوئی داغ وغیرہ نہیں۔

اس حدیث میں محل اعتراض اگر ہے تو صرف پتھر کا متحرک ہونا ہے۔ اس کے لئے ہم قرآن مجید سے مدد لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پتھر حرکت کرتے ہیں۔ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

بےشک بعض پتھر ایسے ہیں کہ اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔

جس صنف میں هبوط اور خشیۃ اللہ کی صفات ہوں کیا اس کا متحرک ہونا امر محال ہے؟ وہ بھی بحکم خدا بھلا حدیث میں پتھر کی حرکت پر تو تم لوگوں نے اعتراض کر لیا لیکن مخالف اسلام قرآن مجید کی آیت مذکورہ پر معترض ہو تو کیا جواب دو گے؟ مزہ تو جب ہے کہ اس کو بھی کہہ دو کہ یہ استعارہ ہے پتھروں سے مراد ہے پتھر دل انسان۔ جو حق کو نہیں مانتے۔ حضرت موسیٰ اپنا نہانے کا کپڑا باندھے ہوئے پتھر کے پیچھے گئے بےشک اس کو لکڑی ماری۔ مگر حضرت موسیٰ کے مزاج کا علم پہلے قرآن مجید سے حاصل کرو پھر ان کے اس فعل پر اعتراض کرنا۔ ارشاد خداوندی سنئے! اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ۔ قوم کی گمراہی دیکھ کر جن

---

[1] پنجابی رباعی ہے۔ مطلب یہ کہ نو سو چوہوں نے ایک مکھی کو بازار میں گھیر لیا اور اس پر حملہ کر کے اسے لنگڑی کر دیا اس پر خدا کا شکر کیا کہ ہمیں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی ہے ۱۲ منہ

الواح پر کلام اللہ لکھا ہوا تھا ان الواح کو موسےٰ نے زمین پر پھینک دیا اور بھائی کی داڑھی پکڑ کر اپنی طرف اس کو کھینچا۔

اسی مزاج کے تقاضا سے حضرت موسےٰ نے متحرک پتھر کو دی شور جان کر لاٹھیوں سے مارا تھا جس سے پتھر پر کسی قسم کے نشان پڑ گئے تھے جواب بھی اس پتھر پر پڑ جاتے ہیں۔

سوال "ایک بڑھے کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں عائشہ رضی کی تصویر ریشم کے کپڑے میں پیش ہوئی دکھانا روایت عائشہ رضی سے ہے" (بخاری پارہ ۲۱ کتاب النکاح باب ۸)

جواب جس کلام کو آدمی نہ مانے اس پر اعتراض کیا ہی کرتا ہے۔ مگر ایک اعتراض بعد غور و فکر کے ہوتا ہے ایک محض شوق پورا کرنے کے لئے سرسری نظر سے ہوتا ہے اس کی مثال مخالفین اسلام میں سوامی دیانند ہیں اور مخالفین حدیث نبی علیہ السلام میں فرقہ بے حدیثہ ہے۔ اچھا کسی کا کیا لیں گے جو کریں گے بھریں گے۔ جس حدیث پر یہ اعتراض ہے اس میں بڑھے کا لفظ نہیں بلکہ ملک (فرشتہ) کا لفظ ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

ما ایتک فی المنام یجئ بک الملک

بے شک فرمایا تھا کہ عائشہ تیری تصویر فرشتہ نے مجھے خواب میں دکھا کر کہا تھا یہ تیری بیوی ہے۔ میں نے کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کر دے گا۔ یعنی یہ عورت میرے نکاح میں آجائے گی۔

اس پر اعتراض کیا ہے کیا انبیاء کرام کو واقعات آئندہ خواب میں دکھائے جانے کا ثبوت قرآن مجید میں آپ کو نہیں ملا؟ غور سے سنئے!

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (الآیۃ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ مع مسلمانوں کے حرم شریف مکہ میں داخل ہو رہے ہیں جو آخر کار بعینہٖ ظہور پذیر ہوا۔ اسی واقعہ کا اس آیت میں ذکر ہے۔ یہ ایک ہی مثال نہیں۔ اس قسم کی بہت مثالیں ملتی ہیں مگر ان لوگوں کو نہ حدیث سے مطلب ہے نہ قرآن سے ان کو اعتراض کرنے سے مطلب ہے ؎

بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

پس ہم مانتے ہیں کہ جس خدا نے دخول حرم خواب میں دکھایا اور اس خواب کو سچا کر دیا اسی خدا کے حکم سے فرشتہ نے حضرت عائشہ کی تصویر آپ کو خواب میں دکھائی اور خدا نے اپنی قدرت سے اس خواب کو سچا کر دیا۔ لہ الحمد! (باقی)

دعوت عمل واتحاد

(از منشی رحیم بخش صاحب کلاسوالہ)

برادرانِ ملت! آج اس سطح ارضی کے تمام مقامات خصوصاً ہندوستان میں مسلم برگشتہ بخت کی جو ناگفتہ بہ حالت ہو رہی ہے کسی سے مخفی نہیں۔ اور یہ ایک ایسی جگر پاش اور دلدوز داستان ہے جس کے دوہرانے سے زبانِ قلم یکسر قاصر ہے۔ قوم کی حالت تباہ ہے، علم کا خاتمہ ہو گیا، دین کا صرف نام باقی ہے، افلاس کی گھر گھر پکار ہے، پیٹ کی چاروں طرف دہائی ہے، اخلاق بالکل بگڑ گئے اور بگڑے جا رہے ہیں، تعصب کی گھنگور گھٹائیں قوم پر چھائی ہوئی ہیں، رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤں میں پڑی ہوئی ہے۔ جہالت اور اندھی تقلید سب کی گردن پر سوار ہے۔ ہمدردی رواداری اخوت و یگانگت کے دلکش نظارے نابود ہیں۔ اور سارے جہان کی پاسبانی کرنے والی یہ مسلم قوم آج خود اغیار کی دست نگر بنی پڑی ہے۔

بیشک۔ اس قوم کے اسلاف نے جو کارنامے کئے چار دانگ عالم میں ان کی مثال ملنا محال اور ناممکن ہے۔ اسی اسلام کے شیدائیوں نے کبھی ویرانوں کے گلستان بنائے تھے۔ ان ہی مسلمانوں کے اسلاف تھے جنہوں نے وحشی بدویوں کو آئین عمل کا درس دیکر قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں بخش دی تھیں۔ اور یہ ان ہی کے نام لیوا ہیں جنہوں نے ایسے ایسے زہاد پیدا کئے جو تیغوں کی کوندتی ہوئی بجلیوں سے گھرے ہوئے بھی صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ وہ جنہوں نے عرب کے بے آب و گیاہ دشت کے خانہ بدوشوں کو وارث ارض بنا دیا تھا اور اس زمانہ میں جبکہ تاریکئ باطل سارے جہان کو گھیرے ہوئے تھی۔ اہل دنیا بتانِ الحاد کے پرستار بنے ہوئے تھے۔ تو وادئ غیر ذی زرع سے اٹھ کر تمام اکناف عالم میں ملت بیضا کا نظام قائم کر دیا۔ اور ساکنانِ خطۂ ارض کو شاہد توحید سے ہمکنار کر دیا تھا۔ اور کرۂ ارض پر کوئی ایسا براعظم نہیں جس میں آج بھی اُن کی کھوئی ہوئی عظمت کے کھنڈرات مرثیہ خوانی نہ کر رہے ہوں۔

مگر "پدرم سلطان بود" کا سفیہانہ نعرہ آج جنون کی حرکت سمجھا جاتا ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ آج تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ یا تیری جیب میں کتنے پیسے ہیں اور تم کیا کچھ کر سکتے ہو؟

کاش! امت حاضرہ کے افراد تمہارے پاس اس کا کوئی جواب ہوتا!

تجھے معلوم ہے کہ تیری ترقی اقبال کا سورج کیوں گہنا گیا۔ اور تیرے سر پر فلاکت و ادبار کی گھنا ٹوپ آندھی کیوں چھائی ہوئی ہے۔ فلاکت و ناداری کے سوا آج تیرا کوئی پرسان حال نہیں۔ ؎

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

یہ اپنے ہی کئے کا پھل ہے۔ آہ! یہ مکافات عمل نہیں تو اور کیا ہے؟

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر (اقبال)

فتاوی

س ۲۲۱} بکر سفر میں ہے اور مسجد میں جماعت ہو رہی ہے دو رکعت ہو چکنے کے بعد بکر جماعت میں شریک ہوا اور امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا۔ زید نے کہا دو رکعت اور پڑھو بکر نے کہا میں نے قصر پڑھا زید نے کہا قصر نماز علیحدہ پڑھ سکتے ہو امام مقیم کے ہمراہ آپ کو لازم ہے کہ چار رکعت ہی پوری کرنی چاہئیں کیونکہ امام کی تابعداری ضروری ہے۔ بکر نے باقی نماز نہ پڑھی۔ آیا بکر کی نماز ہو گی؟ اگر نہ ہوئی تو کس طرح سے پھر ادا کرنا چاہئے۔ مع حدیث اور حوالہ کے درج کر دیں۔ (سید پیر سنگر کمپی۔ شہر پرلاکمیڈی ضلع گنجام)

ج ۲۲۱} عام طور پر تو یہی عمل ہے کہ امام مقیم کے ساتھ قصر نہیں کیا جاتا۔ مگر ایک گروہ کا یہ مذہب بھی ہے جو سوال میں مذکور ہے۔ اس گروہ کے نزدیک شخص مذکور کی نماز جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

س ۲۲۲} کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح امرأۃ العزیز (زلیخا) سے ہوا یا نہیں؟ اگر نکاح ہوا تو کوئی اولاد ہوئی یا نہیں۔ مع حوالہ و حدیث کے درج کریں۔ (سائل مذکور)

ج ۲۲۲} حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح زلیخا سے ثابت نہیں۔ جو کہتا ہے محض خیال سے کہتا ہے جو دلیل نہیں بن سکتا۔ (داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۳} حبشی لوگ جو دنیا میں ہیں ان کے سر کے بال ٹیڑھے ٹیڑھے ہیں۔ یہاں پر بھی یہ لوگ کثرت سے ہیں ان کے سر کے بال ٹیڑھے ہیں۔ کس نبی کے زمانہ سے ان لوگوں کے بال ٹیڑھے ہوئے ہیں، یا کسی نبی کی بددعا کی وجہ سے بال ٹیڑھے ہوئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۹۶۹۹)

ج ۲۲۳} یہ حالت ان کی پیدائشی ہے۔ کسی نبی کی بددعا سے نہیں۔ ہمارے ملک میں بھی شاذ و نادر ایسے اشخاص ہوتے ہیں۔

س ۲۲۴} قربانی گائے، بکرا، دنبہ کی ہی ہوتی ہے یا کبھی لڑی پرندہ جو ہماری زبان میں ٹیڈا کہتے ہیں اس کی بھی قربانی ہوتی ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۴} ٹڈی وغیرہ کی قربانی جائز نہیں کیونکہ قرآن یا حدیث میں ثابت نہیں۔ (داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۵} اخبار اہلحدیث نمبر ۳۴ ص ۹ میں مفقود الخبر کی بیوی کی عدت چار سال واسطے نکاح ثانی کے اس کی وجہ مضمون نویس نے یہ لکھی کہ بحوالہ ایک حدیث دارقطنی اکثر مدت حمل چار سال ہے چونکہ یہ خلاف واقعہ ہے اور خلاف قرآن ہے کیا یہ حدیث صحیح ہے۔ مدت انتظاری چار سال کا فتوے اس حدیث کی بنا پر ہے؟ (شیخ قاسم علی اوورسیر فیتنر بہاولپور)

ج ۲۲۵} اس قسم کی دلیلیں اقناعی ہوتی ہیں تحقیقی نہیں ہوتیں۔ اقناعی دلیل اس کو کہتے ہیں جس سے ماننے والا تسلی پا سکے۔ چاہے معترض کو اعتراض کی گنجائش ہو۔

س ۲۲۶} زید نے اپنی مسلمہ بیوی کو بلا قصور صرف بوجہ بدشعوری طلاق دینا چاہتا ہے کیا ایسی طلاق جائز ہے؟ بصورت جواب مثبت مسلمانوں کا یہ دعوے اب تک صحیح ہو گا کہ اسلام نے دیگر مذاہب سے بڑھ کر عورتوں کی عزت اور ان کے حقوق کی نگہداشت بھی کی۔ بلا قصور طلاق کا اختیار اگر مرد کو ہے تو عورتوں کی قیمت بھیڑ بکری سے زیادہ نہیں۔ مسئلہ طلاق، خلع میں فریقین کو مساوی اختیارات میں پانا اور بغیر دلیل صحیح طلاق دینے سے مرد کیا گنہگار نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۶} نکاح سے ایک خاص غرض ہے جس کو قرآن مجید نے ان الفاظ میں بڑی عمدگی سے بتایا ہے۔ "لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا" مرد کے لئے عورت اس لئے پیدا کی تاکہ وہ اس کے ساتھ تسلی اور سکون پائے۔ جس صورت میں عورت اس درجہ بدشکل ہے جس سے اس کی طبیعت مائل ہو کر سکون حاصل نہیں کرتی تو نکاح کی غرض حاصل نہ ہوئی۔ اس لئے طلاق ہو جانی چاہئے کہ دونوں اپنے حسب منشا جوڑا تلاش کر لیں۔ ان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعتہ (اگر جدا ہو نگے تو خدا ہر ایک کو اس کے حسب خواہ ملا دیگا۔ عورت اگر بھیڑ بکری کی طرح ہوتی تو محض کھانے کپڑے پر اس کو گھر میں خدمت کے لئے بند رکھا جاتا حالانکہ یہ جائز نہیں۔ ارشاد ہے لا تمسکوھن ضرارا۔ عورت خلع بہ اسباب . . . ناراضگی بتا کر باجازت حاکم علیحدہ ہو سکتی ہے۔ باختیار خود کیونکہ زندگی کے میدان میں حضرت زن (درجہ) سے مرد سینئر (اعلیٰ درجہ) ہے۔ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض و بما انفقوا۔

س ۲۲۷} زید بکر میں جھگڑا ہے۔ زید کہتا ہے کہ کیا عورت کو اختیار خلع جائز وجوہ پر ہے۔ تو مفقود الخبر کی بیوی اپنی مرضی سے حسب واقعات تو قبل مدت چار سال بھی نکاح ثانی کر سکتی ہے عورت اپنی تکلیف کو بہتر محسوس کر سکتی ہے چار سال کا اجتہادی ہے نص سے یہ مدت ثابت نہیں برخلاف اس کے بکر مدت چار سال کو فرض واجب بتلاتا ہے۔ فریقین میں حق پر کون ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۷} خلع مرد کی بے وفائی اور ناموافقت کی صورت میں ہے لیکن فسخ نکاح بحکم حاکم ہوگا طلاق باختیار زوج ہوتی ہے۔ مفقود الخبر کی بیوی کی طرف سے فسخ نکاح کی درخواست پر معقول وجوہ کی صورت میں حاکم فسخ کرا دے تو وہ ایک مہینہ عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے لیکن مفقود ہونے کی صورت میں فیصلہ یکطرفہ ہو گا۔ جس میں قضاء علی الغائب کا عذر باقی رہے گا۔

قواعد استفتاء کی پابندی کرنی لازمی ہے۔ (مفتی)

متفرقات

حساب دوستاں | ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء میں قیمت اخبار و میعاد بہت ختم ہونے والے خریداران اہلحدیث کے نمبر خریداری مع اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرمانے کے بعد قیمت اخبار بذریعہ وی پی بھیج کر شکریہ کا موقع دیں اگر خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بھی بہت جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں۔

نشان زدہ | نمبروں والے اصحاب ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء تک قیمت اخبار ارسال کردیں ورنہ اس کے بعد اخبار روک لیا جائے گا۔ نیز یہ حضرات مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ کریں۔

غریب فنڈ | کی میعاد ختم ہونے پر کوئی مہلت نہیں دی جاتی۔ ایسے حضرات اپنا داخلہ نئے سرے سے بھیجا کریں پھر نمبروار اخبار جاری ہو جائے گا۔

×۷۱۰ مولوی ابوتراب محمد عبدالوہاب
۷۰۵۳ شیخ عبدالتواب
۷۰۴۰۲ مولوی ابوالوقار قمرالدین
×۷۳۴۴ شیخ فیض محمد
۷۳۰۹ مولوی محمد یوسف
×۷۳۹۰۴ قاضی محمد رمضان
۷۷۴۳ حکیم عبدالواحد
۷۷۱۱۵ حاجی یار محمد
۷۹۲۳ محمد حبیب الرحمن
۷۸۸۶ مولوی محمد طاہر
۷۱۲۷ شیخ غلام قادر عبدالرشید
۷۸۴۷ سیٹھ احمد حاجی عبدالکریم

۷۱۱۴ محمد عبدالصمد
۷۱۲۰ مولوی محی الدین
۷۰۱۴۸ حاجی محمد عمر
۷۱۵۲ بابو محمد اسحاق
۷۱۶۱ بابو عبدالسبحان
۷۵۳۶ عبدالحی
×۸۰۰۳ بابو خدابخش
×۸۰۲۱ خیر احمد خان
۸۰۷۵ ایم خان محمد خان
۸۰۸۱ عبدالغفار احمد
×۸۲۵۹ بابو برکات احمد
۸۳۵۷ مولوی عبداللطیف
۸۵۳۰ حاجی محمد اینڈ برادرز
×۸۵۶۳ محمد ابراہیم
۸۸۷۵ سیٹھ یوسف صاحب
×۹۱۴۸ حکیم حسن خان

×۹۲۴۲ چوہدری محمد اسمٰعیل
۹۳۲۳ جان محمد
۹۳۹۸ مولوی محمد عبداللہ قریشی
×۹۵۱۳ مولوی ابوالفتح فصیح الدین
×۹۶۰۹ ایم صالح بن یعقوب
۹۶۱۱ قاضی عبدالغفور
۹۶۱۵ مولوی محبوب انصاری
۹۶۳۱ خانصاحب محمد اسحٰق
۹۷۸۹ مولوی محی الدین بخلیسی
۹۸۹۰ مولوی محمد بایزید
۱۰۰۲۲ بابو عنایت اللہ
۱۰۰۳۹ سید رحمت اللہ
۱۰۱۴۴ شرف الدین احمد
۱۰۳۱۸ ملک محمد شریف
۱۰۳۷۹ عبدالحمید
۱۰۳۸۷ شیخ محمد ثناء اللہ
۱۰۳۸۸ میاں محمد الدین نواب الدین
×۱۰۵۴۸ خواجہ غلام محی الدین
×۱۰۰۸۰ بابو چراغ دین سدھو
×۱۰۷۲۶ مولوی عنایت اللہ
۱۰۷۳۹ محمد عزیز الدین
۱۰۷۴۹ ڈاکٹر عبدالحکیم
۱۰۹۵۱ محمد سعید الدین خان
۱۰۹۹۷ ایم محمد عبداللہ شاکر
۱۱۱۵۵ مولوی ابوعبید نظام الدین
×۱۱۱۶۲ غلام اللہ واچ میکر
×۱۱۲۰۵ ایم ایچ راجانی
۱۱۲۳۴ محمد صادق
۱۱۲۴۰ عبدالحلیم خان
۱۱۲۴۱ ایم داؤد دادا صاحب

۱۱۲۴۲ عبدالکریم
۱۱۲۴۴ ایم عبدالرحمن
۱۱۲۴۸ ملا محمد اسحٰق
۱۱۲۴۹ ڈاکٹر احمد بخش عباسی
۱۱۲۵۲ عبداللہ بن بلال
۱۱۲۵۴ محمد ظہیر الحسن خان
۱۱۲۹۱ سید اصغر علی
×۱۱۳۵۳ مولوی غلام رسول
×۱۱۳۶۰ محمد شاہ عبدالرسول
×۱۱۳۶۱ حاجی شیخ محمد یعقوب
۱۱۳۶۳ منشی عبدالحمید خاں
۱۱۳۶۷ عبدالستار
×۱۱۳۹۰ مولوی محمد مغیث الدین
×۱۱۴۱۶ ناظم انجمن اہلحدیث
۱۱۴۱۸ مولوی محمد صدیق
×۱۱۴۳۴ میاں محمد بوٹا
×۱۱۴۳۷ مولوی شمس الدین
۱۱۴۶۳ حکیم قائم الدین
۱۱۴۶۷ سید عبدالہادی
۱۱۴۶۹ ماسٹر قطب الدین
۱۱۴۷۲ مولوی ابویوسف عبدالکریم
۱۱۴۷۳ حاجی مہر بخش مولابخش اینڈ سنز
۱۱۴۷۴ سیٹھ حاجی ابوبکر
۱۱۴۷۸ میاں عبدالوہاب
۱۱۴۸۴ میاں عبدالمجید
×۱۱۴۸۹ عبدالفتاح خان
×۱۱۵۸۶ غلام محمد
×۱۱۵۸۹ قاضی عبدالرحمن
×۱۱۵۹۰ آنریری سیکرٹری انجمن اسلامیہ
۱۱۶۱۰ غلام محی الدین قریشی

۱۱۶۱۴ مولوی محمد الدین
۱۱۶۲۷ قاضی عطا محمد
۱۱۶۲۸ طبیب شاہ محمد
۱۱۶۲۹ منشی محمد یوسف کاتب
۱۱۶۳۰ محمد ابراہیم اینڈ سنز
۱۱۶۳۸ فیض محمد

غریب فنڈ

۸۹۷۴ حافظ محمد عبداللہ
۹۷۸۹ مولوی ابوعبدالحی محمد فاضل

۱۰۹۳۰ عبدالرحمن
۱۱۱۱۵ جبرالدین
۱۱۲۱۹ ڈائرکٹر ادارہ اصلاح نوجوانان فیض باغ
۱۱۴۲۱ مستری بشیر احمد
۱۱۴۵۹ ضمیر الدین
۱۱۴۷۷ مولوی فتح محمد
۱۱۴۸۰ فضلدین عبدالرحیم

استفسار | میری اہلیہ عرصہ تین چار سال سے مرض خنازیر میں (جو گلے میں گلٹیوں کی صورت میں ہے) مبتلا ہے بہت سے علاج داخلی و خارجی کرنے پر بھی صحت نہ ہونے کی وجہ سے تنگ آکر اپریشن کیا گیا اور گلٹیاں نکالی گئیں۔ لیکن پھر دوسری جگہ ساتھ ہی گلٹیاں نکل آئی ہوئی ہیں۔ ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب کسی مجرب، تیر بہدف، اکسیر اور سہل الحصول نسخے کی اطلاع بخش کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (عبدالغنی ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول منٹگمری ضلع گورداسپور)

دعائے صحت | میرا چھوٹا لڑکا حمید اللہ بعارضہ بخار بیمار ہے ناظرین دعائے صحت فرمادیں۔ (محمد شریف عفی عنہ خوشنویس چوک ستی اٹاری امرتسر)

مضامین آمدہ | محمد عبدالرحیم نعت ۔ محمد شریف عبدالسبحان۔ محمد یحییٰ۔

غیر مقبولہ | سوال و جواب متعلقہ حدیث اذا قرأ القرآن فانصتوا۔

رسالہ تحقیق المسئلہ | جس کی بابت اہلحدیث کی کسی گذشتہ اشاعت میں اعلان کیا گیا تھا ختم ہو گیا ہے۔

(مولوی عبدالجلیل ارسامردو)

تلاش معاش | اگر کسی جگہ مسجد اہل حدیث کے لئے امام کی ضرورت ہو اور وہاں ڈاک خانہ بھی ہو ریلوے اسٹیشن بھی قریب ہی ہو نیز وہاں طبیب کے کام کی بھی ضرورت ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں (حکیم عبدالقادر رضا۔ کپورتھلہ سٹیٹ)

ملکی مطلع

ارتداد سے فسخ نکاح

قابل توجہ ہمدردان اسلام

آج کل اسلامی اخباروں میں مسئلہ فسخ نکاح پر بڑی بحث ہو رہی ہے کیونکہ واقعات مکروہہ یوماً فیوماً ترقی پا رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ بنیادی غلطی پر ساری عمارت غلط کھڑی ہو گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ فقہاء اسلام کا یہ فتوے ضرور ہے کہ احد الزوجین اگر دین اسلام سے مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ یہی فتوے ابتداء میں ہائیکورٹ تک پہنچنے سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ اگر کوئی عورت یا مرد اسلام سے مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ مردوں کو اس فیصلہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ارتداد میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تو ہر وقت عورت کو طلاق دے کر اس کو علیحدہ کر سکتا ہے۔ عورتوں نے یا بالفاظ دیگر اولیاء نساء نے اس فیصلہ سے فائدہ اٹھانا شروع کیا ہے۔ جس کی دو صورتیں پیش آتی ہیں۔

(۱) خاوند ظالم بدکار فاسق فاجر ہے، بجائے آرام و چین کے موجب تکلیف شدید ہے یا تو گھر میں آتا نہیں آتا ہے تو کچھ نہ کچھ لیکر چلا جاتا ہے اس صورت میں عورت پر جو مظالم ہوتے ہیں وہ ناقابل بیان ہیں اس لئے والیان منکوحہ بمشورہ اصحاب قانون گرجے میں یا کسی غیر مسلم سماج میں جاکر وہاں کے انچارج سے سرٹیفکیٹ لیکر فسخ نکاح کا دعوے کر کے ڈگری لے لیتے ہیں۔ اس صورت میں تو ہم بلا خوف کہیں گے کہ عورت مظلومہ ہے۔ جس نے دفع ظلم کے لئے بظاہر کفر اختیار کیا اس کفر کا وبال ظالم خاوند پر یا اس کے اولیاء پر ہوگا۔ دوسری صورت یہ بھی ہے کہ عورت خود آزاد طبع ہے جو پابند رہنا نہیں چاہتی یا خاوند کے سوا تعلقدار اس کے دل پسند ہے اس لئے وہ ارتداد اختیار کر کے فسخ نکاح کرا لیتی ہے۔

ہماری ہمدردی پہلی قسم کی مظلوم عورتوں سے ہے۔

مقام شکر ہے کہ علماء اسلام اس خرابی کے انسداد پر مستعد ہوئے ہیں جن کی تحریریں اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ قابل ذکر تحریر مولنا اشرف علی تھانوی کی ہے۔ جو زمانہ حال کے نہ صرف عالم بلکہ شیخ طریقت بھی ہیں۔ حسب روایت "منادی" دہلی مجریہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۴ء مولانا موصوف کی تجویز یا فتوے یہ ہے:-

"مرتد عورت بدستور سابق اسی خاوند کے حبالہ اور نکاح میں رہے گی کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکے گی لیکن جب تک وہ تجدید اسلام کر کے تجدید نکاح نہ کرے (پہلے ارشاد ہے کہ اسی خاوند کے نکاح میں رہے گی اب فتوے تجدید نکاح کا ہے جو تحصیل حاصل ہے) اس وقت تک اس کے ساتھ جماع اور دواعی جماع کو بھی ناجائز کہا جائے گا" (منادی)

اہلحدیث | یہ فتوے باوجود عجیب بلکہ عجیب تر ہونے کے ناقابل عمل ہے کیونکہ جس عورت کی مرضی جدا ہونے کی ہو اور عدالت وقت بھی حسب منشا اس کے فسخ نکاح کی ڈگری اس کو دیدے پھر وہ اسی خاوند کے پاس کیوں اور کیسے رہیگی خاصکر جب اس سے قضاء حاجت بھی نہ کرسکے۔ اور خاوند بھی اس کو کسی اختیار سے روک سکیگا۔

ہم نے اس مسئلے کے تمام ماحول پر غور کیا ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ بعض عورتیں صحیح معنے میں مرتدہ نہیں ہوئیں۔ محض بہانہ بنا کر اپنے خاوندوں سے جدا ہوتی ہیں جو عند اللہ فسخ نکاح کا موجب نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہائی کورٹ پنجاب کے ججوں نے صاف کہ دیا ہے کہ ہمیں کسی عورت کے جعلی یا اصلی ارتداد سے بحث نہیں بلکہ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ عدالت میں عورت اسلام سے انکار کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں اس مضمون کا کہ عورت اصل معنی میں مرتدہ نہیں کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم حکام پر متفقہ زور ڈال کر قانون جدید اپنے حسب منشا بنوائیں۔ مگر جب تک قانون نہ بنے ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں؟ نہیں بلکہ جو کچھ ہم کر سکیں کریں۔

میری تجویز | اس خصوص میں یہ ہے کہ لڑکی بوقت نکاح ہر خطرہ کے متعلق شرط لکھوالے مثلاً ناکح کی طرف سے لکھا جائے اگر میں شراب پیوں یا کسی عورت سے بدکاری کروں، یا نان ونفقہ نہ دوں یا حق زوجیت ادا نہ کروں یا اتنی دیر بغیر رضا بیوی کے سفر میں رہوں یا یہ کروں یا وہ کروں تو میری منکوحہ پر طلاق بائن۔

ان شروط کے ماتحت طلاق بائن واقع ہو جانے سے منکوحہ بائنہ ہو جائے گی جس میں اس کو اختیار ہوگا کہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرلے وہی خاوند عورت کے حسب منشا درست ہو جائے تو اطمینان قلبی حاصل کر کے اسی سے نکاح جدید کرلے۔ واللہ اعلم۔

میں جانتا ہوں کہ میری یہ تجویز شریف اقوام کو ناگوار گزریگی اور وہ کہیں گے کہ اس وقت ایسی بدفالی اچھی نہیں۔ میں بھی ان کی تائید کرتا ہوں لیکن حدیث شریف میں اس کا جواب آیا ہے۔

من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما (الحدیث)

جو کوئی دو بلاؤں میں گھر جائے وہ آسان کو اختیار کرے ایک طرف وہ تکلیف شدید جس کے دفع کرنے کے لئے ارتداد اختیار کیا جاتا ہے دوسری طرف یہ شرط ان دونوں میں سے جو آسان ہے اسے اختیار کریں۔

ہماری درخواست | اسلامی اخبارات سے درخواست کی جاتی ہے کہ ٹھنڈے دل سے اس قومی وبا پر

غور کر کے وہ تجویز پیش کریں جس پر حالت موجودہ میں ہم عمل کر سکیں۔ والسلام۔

لاہور کے اسلامی اخبار

ہر طبقے میں مقابلہ، تحاسد، عناد وغیرہ صفات قبیحہ ہوتی ہیں جن کا وہ اپنے طریق سے مظاہرہ کرتے ہیں لیکن اہل قلم پر جب ان صفات قبیحہ کا غلبہ ہو تو سب سے برا نتیجہ رونما ہوتا ہے۔ لاہور صوبہ پنجاب کا صدر مقام ہے جس کو عربی میں "ام القریٰ" کہا جاتا ہے یعنی تمام ملحقہ اضلاع کی ماں۔ کون نہیں جانتا کہ ماں کی عادات بچوں میں بہت اثر کرتی ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ ہماری حق گوئی سے لاہوری اخبار ہم پر بھی برس نہ پڑیں۔ ہمیں اس سے بےخوف ہو کر کہنا چاہئے کہ لاہوری مسلم اخبارات پچھلی نسلوں کے لئے بہت برا ریکارڈ چھوڑ رہے ہیں۔ اس سب و شتم کا ایک نتیجہ تو دنیا ہی میں مل رہا ہے کہ وہ عذاب (شماتت اعداء) ہے جس سے ہمارے ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم بڑے سوز و گداز سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جیسا کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ اللھم لا تشمت بی عدوی چنانچہ آج کل لاہور کے غیر مسلم اخبارات بڑے مزے لے لیکر اس خانہ جنگی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔

و لعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ط

پنڈت جواہر لال پھر قید میں

پنڈت جواہر لال نہرو سے ہم کو کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو مگر ہم اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ پنڈت صاحب اور ان کے والد بلکہ سارا خاندان جو کچھ بھی ملک کا کام کر رہے ہیں بے طمع کر رہے ہیں اس لئے وہ اپنے حلقۂ اثر میں بے حد مقبول ہیں ان کی بیوی کی علالت پر ان کو گھر میں جانے کے لئے رہا کیا گیا۔ چنانچہ وہ بیوی کے پاس آئے۔ ان کو بستر علالت بلکہ بحالت حاضرہ بستر مرگ پر دیکھ کر میاں بیوی کے دل میں جو کیفیت پیدا ہوئی ہوگی وہ ہر ایک متاہل انسان جان سکتا ہے مگر انکی بیماری ختم ہونے سے پہلے ہی گورنمنٹ نے پنڈت جواہر لال کو گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیا۔ اس سے وہ مثال تو صادق آئی جو بلی اور چوہے کے متعلق مشہور ہے کہ بلی چوہے سے دل لگی کرنے کو چھوڑ دیتی ہے۔ ذرہ بھاگتا ہے تو پھر پکڑ لیتی ہے۔ مگر حکومت کی یہ شان نہیں ہونی چاہئے۔ اگر حکومت یہ سوچتی کہ اس حال میں پنڈت مذکور کو گرفتار کرنے سے ان کے ہمدردوں کو کتنا صدمہ اور رنج ہوگا تو وہ کبھی ایسی غلطی نہ کرتی۔ ہمارا خیال ہے کہ جب سے حکومت اور کانگرس کے درمیان ان بن ہوئی ہے حکومت نے ایسی فاش غلطی کبھی نہ کی ہوگی۔ پنڈت مذکور کے وسیع حلقۂ اثر سے گویا آواز آرہی ہے کہ ؎

گر صد ہزار لعل و گہر ے دہی چہ سود
دل ما شکستۂ نہ کہ گوہر شکستۂ

اعلان متعلق فروخت کتب

زلزلہ بہار کے مصیبت زدگان میں سے خاکسار بھی ایک ہے۔ گردش زمانہ سے مجبور ہو کر اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی بجائے اپنی مندرجہ ذیل کتب وغیرہ فروخت کرنا چاہتا ہے جو تمام مجلد اور عمدہ حالت میں ہیں۔ ضرورت مند اصحاب اگر ان کو خریدنا چاہیں تو طرفین کو فائدہ پہنچنے کے علاوہ داخل حسنات ہونگے۔ خط و کتابت کرتے وقت جواب کے لئے جوابی کارڈ ضرور ارسال کریں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری مع شرح از مولانا وحید الزمان صاحب مرحوم۔ پارہ اول ۸ؔ۔ پارہ دوم ۶ؔ۔ پارہ سوم دو جلدوں میں۔ للعہ۔ پارہ چہارم ۸ؔ۔ پارہ پنجم ۶ؔ۔ مسک الختام شرح بلوغ المرام بزبان فارسی از نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم تین جلدوں میں مطبوعہ بھوپال۔ لعہ۔ اخبار اہلحدیث جلد اول تا ششم۔ قیمت فی جلد ۲ؔ واز جلد ۷ تا ۳۰ قیمت فی جلد ۲ؔ۔ رسالہ ضیاء السنۃ کلکتہ جلد اول۔ ۲ؔ۔ جلد دوم از نمبر ۱ تا نمبر ۷ عہ۔ جلد سوم ۶ؔ۔ جلد چہارم از نمبر ۱ تا نمبر ۹ عہ۔ غنیۃ الطالبین و فتح الغیب مترجم اردو للعہ۔ معیار الحق و بحر زخار (کسی قدر کہنہ) ۲ؔ۔ فتاویٰ برہنہ کامل بزبان فارسی ۸ؔ۔ گلدستۂ محمدیہ عہ۔ اخبار توحید جلد اول و دوم۔ سوم۔ چہارم۔ فی جلد ۲ؔ۔ اخبار محمدی۔ جلد ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰ فی جلد ۲ؔ۔ تنظیم اہلحدیث جلد اول ۲ؔ۔ خزینۃ اللغات کامل دو جلدوں میں مطبوعہ بھوپال۔ عـہ (یہ چھ زبانوں ۱ اردو ۲ فارسی۔ ۳ عربی۔ ۴ انگریزی۔ ۵ سنسکرت اور ۶ ترکی کی لغت ہے۔ یہ کتاب بیش قیمت ہے دس روپے بہت رعایت کر کے لکھے گئے ہیں اس میں کوئی رعایت نہیں) (منگانے کا پتہ)

محمد عبد الحکیم ساکن محلہ جروہہ متعلقات قصبہ حاجی پور۔ ضلع مظفر پور صوبہ بہار۔

مویشیوں کے کرمی دنبل کا علاج

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

چند روز ہوئے مویشیوں میں کرمی دنبل کی وبا کے عنوان سے ایک مضمون چھپا تھا جس میں اس مرض کا علاج بتایا گیا تھا۔ اجزائے نسخہ میں پانی کا ذکر سہواً رہ گیا۔ اکتوبر سے لیکر جنوری تک کرمی دنبل کی وبا سے جو مویشی متاثر ہوں۔ ان کی پشت اور پہلوؤں پر کھال کے نیچے سوزش کی صورت میں دنبل نمودار ہوتا ہے۔ اس کے انسداد کے لئے گورنمنٹ کیٹل فارم حصار میں مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیا جاتا ہے (چونا آدھ سیر۔ تمباکو دو سیر۔ پانی دس سیر) ان اشیاء کے مرکب کو ۲۴ گھنٹے تک پڑا رہنے دو پھر اسے چھان لو اور چھنے ہوئے پانی کو ایک سخت برش کے ساتھ جانور کی پشت اور پہلوؤں کے ان حصوں پر جہاں ورم نمودار ہو لگانا اور اچھی طرح ملنا چاہئے اس عمل کو ہر تین ہفتہ بعد تین چار مرتبہ دہرانا چاہئے۔

جالندھر چھاؤنی کے ایک سکول ماسٹر کا

جوش عقیدت

ریڈکراس سوسائٹیوں کے سیکرٹری صاحبان ضرور ملاحظہ فرمادیں

ماسٹر رام دتہ شرما نے مندرجہ ذیل خط پنڈت جی کو لکھا ہے۔ اس کی نقل یہاں رفاہ عام کے واسطے درج کی جاتی ہے۔

قوم پنڈت جی! نمستے۔ پرماتما سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کا اقبال دولت ترقی پذیر رہے۔ اور پنڈت جی کا لگایا ہوا پودا ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے۔ مخالف اور باد مخالف کے جھونکوں سے محفوظ رہے یہی میری دلی چاہ ہے۔ داس کو بھی حکمت کا شوق ہے مریضان کو آپ کے بیچے اوشدھالیہ سے ادویات منگوانے کی ترغیب دیتا رہتا ہوں۔ بعض کو خود تجویز کر کے منگوا دیتا ہوں۔ عموماً تعلیم یافتہ طبقہ گرانی ادویات کا شاکی رہتا ہے۔ اور مقابلتاً دیگر دوائی خانوں کے نرخوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر میں ان کو صاف جواب دیتا ہوں کہ میری نظر میں جو قدر و منزلت امرت دھارا اوشدھالیہ کی ہے۔ دنیا کے کسی دوائی خانہ کی نہیں ہو سکتی ہے۔ مندرجہ بالا الفاظ لکھ کر احسان ظاہر کرنا انسانی شرافت سے بعید ہے مگر اشارتاً خلوص محبت اور جوش عقیدت کا اظہار ہے ہندوستان کے مشہور معالج کوی وید شرومنی پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی ادویات چونکہ نہایت مجرب اور آزمودہ ہیں۔ میری رائے میں ریڈکراس سوسائٹیوں والے ضرور منگوا کر پاس رکھیں اور عوام کو تکلیف۔ حرج اور دکھ سے بچاویں۔

جن ادویات کی طرف ماسٹر جی کا اشارہ ہے وہ ہم نیچے درج کرتے ہیں۔

سکاؤٹ بکس۔ سکاؤٹوں اور ریڈکراس کے لوگوں کے واسطے ایک نعمت ہے۔ کوئی ولائتی سکاؤٹ بکس اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ قیمت معہ خوبصورت بکس ڈھائی روپیہ (۲۸)

گولی کھانسی۔ ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے کھانسی خشک و تر دونوں کو فائدہ ہوتا ہے قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ تیس گولی آٹھ آنے

سرمہ علا ۔ ہر ایک کو روزانہ استعمال کے لئے ہے آنکھوں کی کل امراض سے محفوظ رکھتا ہے قیمت آٹھ آنے

دت دیرچن۔ یہ گولیاں جلاب کے حق میں بڑی بے نظیر ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ تیس گولی آٹھ آنے

امرت دھارا۔ ایک ہی دوائی اور خوراک بھی چند بوند دنیا کی کل امراض کا علاج چالیس ہزار سے زیادہ شخص لکھ کر بھیج چکے ہیں کہ امرت دھارا ہر شخص کو موجود رکھنی چاہئے۔ قیمت فی شیشی ڈھائی روپیہ نصف سوا روپیہ ۔ نمونہ آٹھ آنے (۸)

منجن علا۔ دانتوں کی کل امراض کو دور کرتا ہے اور محفوظ رکھتا ہے۔ روزانہ استعمال کی چیز ہے قیمت چار آنے

ملیریا ناشک ملیریا بخار کی کسیرو ۹۵ فی صدی تین دن میں قطعی دور۔ قیمت آٹھ آنے

امرت دھارا کی میٹھی ٹکیاں ۔ منہ میں رکھ کر چوسنے سے امرت دھارا کا فائدہ ہوتا ہے مٹھائی کی مٹھائی اور دوائی کی دوائی ہے قیمت فی ٹکیہ ۲ پیسے

براہمی ارشٹ ۔ حافظہ کے واسطے اس سے بڑھ کر دوائی نہ ہوگی - ہر طالب علم کو ضرور استعمال کرنی چاہئے قیمت فی شیشی دو روپے نصف ایک روپیہ

درد شکن۔ اس کی ایک پڑیہ کے استعمال سے ہر ایک قسم کی درد کو ۵ منٹ میں آرام آتا ہے قیمت ایک روپیہ - نمونہ چار آنہ۔

کرن تیل - کان کی کل امراض کے لئے بے نظیر دوائی ہے - قیمت ایک روپیہ - نمونہ چار آنے ۔

لال جواہر۔ نہایت اعلیٰ چورن ہے پیٹ کی کل امراض کو فائدہ مند ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۴

گندھارس۔ مروڑ۔ پیچش۔ دست و ہیضہ کا مجرب علاج ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ دو آنے

باغ پھول تیل۔ بالوں پر تمام تیلوں کا سرتاج ہے بالوں کو نرم و ملائم کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

نوٹ:۔ جو ریڈکراس سوسائٹی والے پبلک میں ادویات مفت بانٹیں گے۔ ان کو کارخانہ ۵۰ فیصدی رعایت کرتا ہے۔

المشتہر منیجر امرت دھارا ۱۲۳ لاہور

قادیانی قلعہ میں زلزلہ برپا کر دینے والی

بالکل نئی کتاب۔ موسومہ ۳/

نشان حج اور میرزا

مصنفہ جناب حکیم محمد عبدالرحمان صاحب خلیق گولڈ میڈلسٹ مستند درجہ اول پنجاب یونیورسٹی

یہ کتاب اپنی طرز کی پہلی اور بالکل نرالی ہے گویا ایک قادیانیت شکن حربہ ہے جس کی مثل مرزائیت قطعاً نہیں ہو سکتی۔ اس میں نشانات مسیح موعود کے علاوہ نشان حج پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اور مرزائیوں کے دس عذرات کے دندان شکن جوابات درج ہیں۔ آخر پر ایک ضمیمہ ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی شرعی حیثیت سے تحقیق کی گئی ہے۔ حجم ۵۰ صفحات۔ قیمت مع محصول ڈاک ۳/۔ شائقین جلد از جلد ٹکٹ بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

منیجر خلیق میڈیکل ہال تیجہ کلاں براستہ فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور العین ۱/۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱/۵

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

(۲۸۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۱ — نمبر ۴۶

اہلحدیث

صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ابو الوفاء ثناء اللہ — مسئول مدیر

شرح قیمت [illegible]

والیان ریاست [illegible] علی

رؤساء و جاگیردار [illegible]

عام [illegible]

[illegible] شاہی

[illegible] سے سالانہ ۱۰ شلنگ

[illegible] ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

[illegible]

امرتسر ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ترانہ نعت

احمدِ مرسل شافعِ محشر صلے اللہ علیہ وسلم
اسم محمدؐ۔ اسم ہے برتر صلے اللہ علیہ وسلم
کون کہاں احمدؐ سا پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم
زینت مسجد، رونق منبر صلے اللہ علیہ وسلم
صدر نشینِ محفل محشر صلے اللہ علیہ وسلم
باغِ نعتِ محمدؐ میں جب ہوتا ہے کچھ ذکر محمد
اِس کو سوچو اِس کو سمجھو اس کی فضیلت ظاہر ہوگی
حکمِ خدا پہنچانے والے۔ راز خدا سمجھانے والے
[illegible] قطب۔ ابدال [illegible] واجب [illegible]
[illegible] سے [illegible] سب کی حسرت پوری ہو
[illegible] جب [illegible]

خلق میں برتر خلق سے بڑھ کر صلے اللہ علیہ وسلم
خلق ثناگو اِن کی برابر صلے اللہ علیہ وسلم
اِن کا ثناگو خالقِ اکبر صلے اللہ علیہ وسلم
مالکِ جنت۔ مالکِ کوثر صلے اللہ علیہ وسلم
شافعِ محشر ساقیِ کوثر صلے اللہ علیہ وسلم
کہتی ہیں یہ کلیاں کھل کھل کر صلے اللہ علیہ وسلم
بعد ان کے ہے کون پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم
اعلیٰ افضل۔ بہتر خوشتر صلے اللہ علیہ وسلم
حق نے فخر شمار رتبہ برتر صلے اللہ علیہ وسلم
خوب ہے پڑھ سب کو لکھ کر صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible] ہو جیسے لب پر صلے اللہ علیہ وسلم

انتخاب الاخبار

—— امرتسر [illegible] ستمبر کی درمیانی شب کو پاپڑاں والے بازار میں آگ لگ گئی۔ بلدیہ و سیوا سمتی کے فائر بریگیڈ موقع پر پہنچ گئے اور جلدی صورت حال پر قابو پا لیا۔ نقصان کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا۔

—— لاہور۔ چودہری غلام رسول مہر چیف ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" تبدیلی آب ہوا کیلئے کابل گئے ہیں۔

—— مہاشہ کرشن آف "پرتاپ" نے کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کی طرف سے حلقہ جالندھر کی جانب سے اسمبلی کیلئے امیدوار کھڑے ہونگے۔ (اسی غرض سے پنڈت مالویہ کی تائید کرتے تھے)

—— حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل جماعتیں اور ان کی شاخیں خلاف قانون قرار دی ہیں۔ (۱) اینٹی امپرلسٹ لیگ پنجاب۔ (۲) پنجاب پراونشل نوجوان بھارت سبھا لاہور۔ (۳) پنجاب کرتی کسان سبھا لاہور۔ (۴) امرتسر ڈسٹرکٹ کسان سبھا۔ (۵) پنجاب کسان لیگ۔

—— اٹاوہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ایک برہمن عورت کے گھر بیک وقت سات بچے پیدا ہو کر مر گئے۔

—— بمبئی میں عبد الغفار خان نگر کی تعمیر پر چار لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

—— مسٹر رفیع احمد قدوائی پراونشل کانگرس کمیٹی کی سکرٹری شپ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

—— گورنمنٹ کشمیر نے پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ اسمبلی کے بائیکاٹ کی تحریک کلی طور پر بند نہ کی جائے گی۔

—— مہاراجہ کپورتھلہ نے حادثہ سلطان پور کے مقتولین کے ورثاء کو معقول وظائف دینے کی منظوری عطا کر دی ہے (اہلحدیث کی پیشگوئی سچی ہوئی)

—— مسٹر سی۔ سی گاربٹ چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب آئندہ مارچ سے ملتان ڈویژن کے کمشنر

مقرر کئے جائیں گے۔

—— ممبران اسمبلی کو تنخواہ دینے کی تجویز ملتوی کر دی گئی ہے۔

—— حضور نظام دکن نے مسٹر [illegible] شنکر راؤ منصب دار کو دس ہزار روپیہ کا وظیفہ دیا ہے تاکہ یورپ جا کر فن پہلوانی کی تعلیم کو مکمل کرے۔

—— گورنر بنگال پر حملہ کرنے [illegible] والے ملزمین [illegible] کو پھانسی دو کو ۱۴۔ ۱۴ سال قید ایک کو ۱۲ سال اور ایک لڑکی کو عمر قید کی سزا دی گئی ہے ملزمین نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔

—— ریاست [illegible] جاگیروں کا نیلام ۲۵ ستمبر کو کیا جائے گا۔

—— کہ معظمہ کے شاہی ادارہ نے اعلان کیا ہے کہ زمانہ حج میں اہل مکہ کو مدینہ شریف کی آمد و رفت میں نصف کرایہ کی رعایت ہوگی۔

—— ٹرکی میں ۲۵ سال تک کے نوجوانوں کی بھرتی لازمی قرار دی گئی ہے۔ نیز ایک اعلان کی رو سے گراموفون بجانا اور شور و غل کر کے سودا سلف بیچنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

—— صوبہ سرحد میں ۱۵ اکتوبر کو اسمبلی کا پولنگ ہوگا

—— جاپان کے ایک قصبہ میں آتشزدگی کی وجہ سے چار صد مکانات جل کر راکھ ہو گئے جن کی وجہ سے پچاس ہزار افراد بے خانماں ہو گئے۔

—— حکومت روس کو ایک آئینی کونسل میں [illegible] کا فیصلہ کر دیا ہے۔

—— سی پی کونسل کی میعاد میں [illegible] ستمبر [illegible] تک توسیع کر دی گئی تھی۔

—— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی امیر البحر سر [illegible] جیکسن کا انتقال ہو گیا

—— دہلی میں پہلے ساکن بہاؤ [illegible] شادی لال کے خاندان میں سے ایک صاحب جالندھر دس رسیدہ میں بہ رضا و رغبت خود مشرف باسلام ہوئے ہیں آپ کا نام عبد [illegible] رکھا گیا۔

—— الہ آباد کے قریب دریائے گنگا میں ایک کشتی الٹ جانے سے ایک [illegible] عورت ڈوب گئی

—— بنارس میں ماہ اگست ۱۹۳۴ء میں ۹۵ اموات واقع ہوئیں جن میں سے صرف ۱۲ بخار سے ہوئیں۔

—— پنجاب گزٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ اردو پمفلٹ "ضرورت حدیث" جو سیالکوٹ سے طبع ہوا ہے بحق ملک معظم ضبط قرار دیا گیا ہے۔

—— رنگون کے ریلوے اسٹیشن پر ایک اینگلو انڈین کے قبضہ سے ۱۳۹ کارتوس برآمد ہوئے جسے اسی وقت گرفتار کر لیا گیا۔

—— کلکتہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے سالانہ اجلاس میں جو عہدیداروں کے انتخاب کے لئے منعقد ہوا فساد ہو گیا۔ لیمپ، پنکھے اور کرسیاں توڑ دی گئیں۔ دو آدمی شدید مجروح ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ

تحقیق تقلید شخصی

"العدل" سے خطاب

(بقیہ نمبر ۶)

اصلاح | گذشتہ پرچہ کے صفحہ کالم اول کی آخری سطر میں (حالت میں برتی ہے) غلط ہے۔ (ہوتی ہے) صحیح ہے۔ صفحہ کالم اول کی سطر ۱۹ میں (ہم زبانی) بالیاء غلط ہے۔ "ہم زمانی" بالمیم صحیح ہے۔ صفحہ کالم اول سطر ۲۰ میں (ایک از عرض کی) غلط ہے۔ (ایک روز عرض کی) صحیح ہے۔ ایضاً سطر ۲۲ "مگر مدرسہ" غلط ہے۔ (مگر مدرسہ) صحیح ہے۔ ناظرین ایسی اغلاط کو صحیح کر لیا کریں۔

ٹ | گذشتہ پرچہ میں علامہ عدلی کا سارا مضمون ب کی غلطی سے درج ہوگیا۔ میرا مقصود نصف تھا لئے نصف کا جواب رہ گیا جو آج دیا جاتا ہے ین گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" کا صفحہ سامنے رکھ لیں۔ "علامہ عدلی" نے حضرت عمرؓ کے استخلاف سے ید کا ثبوت دیا ہے کہ حضرت ممدوح نے بعض ت ابوبکر کے فعل کی تقلید کی لیکن واقعہ اس کے ن ہے۔ شیخ الاسلام کے آپ بڑے معتقد ہم ہوتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر لافت ایک معنی سے منصوصہ تھی۔ خطرہ ہے کہ علامہ عدلی شیخ الاسلام کا قول پیش کرنے سے ہمیں ان کا مقلد نہ بنا دیں اس لئے ان کی دلیل بھی پیش کر دیتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا اپنے باپ اور بھائی کو بلاؤ میں لکھ دوں۔ پھر فرمایا اچھا رہنے دو۔ یابی اللہ والمومنون الا ابابکر (مشکوٰۃ باب مناقب ابوبکر) اس سے نفشا نبوی معلوم ہوگیا پس ایک معنے سے خلافت حضرت ابوبکرؓ منصوص ہوگئی۔ اس کے علاوہ آپ خود اس کو اختیاری فعل فرما رہے ہیں۔

ہاں ایک بات آپ نے بڑی لطیف کہی نہ خود کہی بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ سے نقل فرمائی ہے کہ:-

مذہب فاروق اعظم بمنزلہ متن ہے اور مذاہب اربعہ بمنزلہ شروح۔

اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی۔

لیجئے اس متن فاروقی کے مسائل گنتے جائیے:-

(۱) حضرت عمرؓ فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (ترمذی)

(۲) حضرت عمرؓ رفع یدین عند الرکوع کے قائل تھے (ازالۃ الخفا)

(۳) حضرت عمرؓ مفقود الزوج عورت کو چار سال بعد اجازت نکاح دیتے تھے۔ (موطا امام مالک)

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب امام کو حکم دیا تھا کہ تراویح مع وتر گیارہ رکعت پڑھایا کرے (ایضاً موطا)

سردست ان چار مسئلوں کے متن کی شرح آپ بتائیے کیا ہے۔ جو ہے وہ اصل ماتن (حضرت عمر) کے موافق ہے یا مخالف؟

مولانا! | آپ اگر حضرت عمر کے مذہب کی شرح ان کے منشا کے موافق لکھ کر کتاب شائع کر دیں تو روز کے جھگڑے ختم ہو جائیں۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کے ہم وطنوں سے بھی آپ کی مصالحت کرا دوں انشاء اللہ۔ ہاں جلدی کیجئے۔ بہتر یہ ہے کہ شعبان رمضان کی تعطیلوں میں "علامہ عصری" (مولانا مرتضیٰ حسن) کو بھی اس کار خیر میں شریک فرما لیں۔

قادیانی مشن

منکوحہ آسمانی کا نکاح

اور

اس کے والد کی موت

نوٹ | قادیان سے اعلان ہوا ہے کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری چونکہ ۳۰ ستمبر کو حسب پیشگوئی فوت ہوا تھا اس لئے اس کی یادگار میں ۳۰ ستمبر کو اس پیشگوئی کی تبلیغ کی جائے۔ دفتر "اہلحدیث" چونکہ قادیان کے ہر خیر و شر میں شریک ہوتا ہے اس لئے یہ مضمون دس روز پیشتر شائع کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین اہلحدیث بھی ۳۰ ستمبر کو جلسے کر کے اس مضمون کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو بطور اشتہار خود چھاپ کر شائع کریں یا دفتر ہذا سے منگالیں۔

مرزا صاحب قادیانی کی مشہور پیشگوئیاں تین تھیں جو انہوں نے تین قوموں عیسائیوں، ہندوؤں اور مسلمانوں پر

ایک ایک کرکے تقسیم کی تھیں۔ عیسائیوں کے لئے ڈپٹی آتھم کی موت والی پیشگوئی۔ ہندوؤں کے لئے پنڈت لیکھرام کی موت والی پیشگوئی۔ مسلمانوں کے لئے آسمانی منکوحہ والی پیشگوئی۔ چنانچہ مرزا صاحب کی اپنی عبارت اس مضمون کے متعلق یہ ہے :۔

"بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۵ جون سنہ ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد سنہ ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک اور پھر احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر سنہ ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کرسکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھیراوے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰)

ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہ تینوں پیشگوئیاں بلکہ جو پیشگوئی بھی بطور تحدی مرزا صاحب نے کی تھی۔ سب غلط ثابت ہوئیں۔ ان سب کی بحث ہماری کتاب "الہامات مرزا" میں مفصل درج ہے۔ آج ہم صرف تیسری پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ اسی کے متعلق قادیانیوں نے ۳۰ ستمبر کو پروپگنڈا کرنا ہے کچھ شک نہیں کہ اس پیشگوئی میں اصل مقصود نکاح تھا۔ چنانچہ لڑکی کا والد مرزا احمد بیگ اور اس کا ناکح مرزا سلطان محمد (سلمہ) چونکہ نکاح مرزا میں سنگ راہ تھے۔ اس لئے ان کی موت بھی ضروری تھی۔ چنانچہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء[1] کو مرزا احمد بیگ فوت ہوگیا اور مرزا صاحب نے کتاب "شہادۃ القرآن" بتاریخ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۹۳ء یعنی احمد بیگ کی موت سے ایک سال بعد شائع کی۔ تاہم اس کی موت کو کچھ اہمیت نہ دی بلکہ صاف لکھا کہ اس پیشگوئی کے اجزاء یہ ہیں۔

(۱) مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہوجائے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں ہیں۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی موت اصل مقصود نہ تھی بلکہ اصل مقصود نکاح آسمانی تھا اور احمد بیگ کی زندگی چونکہ اس میں مانع تھی اس لئے اس کی موت بطور تمہید کے تھی نہ کہ اصل مقصود۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اس کی تشریح خود فرمائی ہوئی ہے۔ کتاب "انجام آتھم" میں مرزا احمد بیگ کی موت کا ذکر کرکے لکھتے ہیں۔

میں نہیں کہتا کہ یہ کام ختم ہوگیا اور اصل پیشگوئی پوری ہوگئی بلکہ اصل کام (نکاح) ابھی باقی ہے اس کو کوئی شخص بھی حیلے حوالہ سے ٹال نہیں سکتا۔ وہ خدا کی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔ (صفحہ ۳۲۳)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اصل پیشگوئی نکاح کی تھی اور مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد (سلمہ) کی موت بطور رفع موانع کے تھی اصل نہ تھی۔ جن میں سے ایک فوت ہوگیا مگر جو اصل مانع تھا یعنی آسمانی منکوحہ کا خاوند وہ آج تک زندہ ہے حالانکہ اس کی موت کی حد اڑھائی سال تھی جو اگست سنہ ۱۸۹۴ء میں ختم ہوگئی جسے آج پورے چالیس[40] سال ہوچکے ہیں چنانچہ مرزا صاحب نے خود لکھا ہے کہ

مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد آج اکیس ستمبر سنہ ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ (کتاب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۸۰)

ہاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس بڑے سنگ راہ (مرزا سلطان محمد سلمہ کی موت) کی بابت مرزا صاحب نے کیا لکھا ہوا ہے۔ آپ کا اعلان ہے کہ

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (انجام آتھم صفحہ ۳۱)

اور سنو! مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں خود ہی دو جزؤں سے مرکب مانا ہوا ہے (صفحہ ۵۴) اسی کتاب میں پہلے جزو (احمد بیگ کی موت) کا ذکر کرکے دوسرے جزو کی بابت اعلان کیا ہے۔

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جزو[2] پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ (صفحہ ۵۴)

---

[1] ۳۰ ستمبر کی تاریخ مرزا صاحب نے لکھی ہے۔ (کتاب دافع الوساوس صفحہ ۲۸۶) ورنہ ہندوستان کیا دنیا کے کسی حصے میں ستمبر کی ۳۱ تاریخ نہ کبھی ہوئی نہ آئندہ ہوگی یہ بھی مرزا صاحب کی الہامی لطافت ہے سچ ہے ؎

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یار
حا حطی سے کہ ح لکھتا ہے ہوز سے ہمار

[2] جزو کو مونث لکھنا دیہاتی محاورہ ہے۔ منہ

قادیانیت، اسلام کے چیمپئن اور بعض چند نامور شاطر (۹۰۰) خاص ذکر بعض کے حالات۔ قیمت عہ (مجلد)

احمدی ممبرو! خدا کے فضل سے مرزا سلطان محمد (منکوحہ آسمانی) آج تک بھی پٹی ضلع لاہور میں زندہ ہیں کیا اس کی زندگی میں تم مرزا صاحب کے وصف "ہر بد سے بدتر" پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ ایمان سے کہنا ورنہ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جس کی شان ہے یوم تبلی السرائر فماله من قوة ولا ناصر۔ ایسا نہ ہو کہ اس روز تمہاری حالت اس شعر کے ماتحت ہو جو کسی ناظم نے کہا ہے ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوے
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

اطلاع: یہ مضمون بغرض تبلیغ اشاعت فنڈ سے چھپیگا۔ فی سینکڑہ محصول ڈاک ۲؍ اور معاون اشاعت ۲؍ کل فی سینکڑہ ۴؍ بھیج کر حسب ضرورت منگوا لیں۔ اور دور دراز گاؤں بگاؤں میں تقسیم کریں بلکہ ہر مقام پر جلسہ کر کے تقریروں کے علاوہ خاص کر یہ مضمون سنائیں۔ مطلوبہ فرمائش سے جلد اطلاع بھیجیں۔

تعاقب

اس مضمون کی پہلی قسط اہلحدیث ۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء میں درج ہو چکی ہے۔ ناظرین اسے ملا کر آگے پڑھیں۔ (مدیر)

خلاصہ یہ کہ حدیث مرفوع مؤطا امام مالک کے مقابلہ میں حدیث مرفوع پیش کریں جس سے بے وضو قرآن کریم کے ہاتھ لگانے کا جواز ثابت ہو۔ بعدہ حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبد اللہ بن عمر، معاذ بن جبل کے مقابلہ میں دوسرے صحابہ میں سے کسی کا قول پیش کریں۔ جس سے جواز مس المصحف بے وضو کے لئے ثابت ہو۔

ط قیامت کے روز سب بھید کھل جائینگے اس وقت نہ کسی کو قوت ہوگی نہ مددگار ہوگا۔

حدیث مرفوع مؤطا امام مالک والی جو موصولاً بھی آئی ہے کما فی الخازن وقد جاء موصولا۔ اور جس کی تائید حدیث مرفوع ابن عمرؓ کی بھی ہے کما فی تفسیر الخازن وروی الدارقطنی بسنده عن سالم عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس القرآن الا طاهرٌ۔ والمراد بالقرآن المصحف سمی قرآنا على قرب الجوار والاتساع کما في حديث نهى رسول الله صلعم ان يسافر بالقرآن الخ۔ یہ ثابت ہے ائمہ اربعہ اکثر سب کے نزدیک عدم جواز مس المصحف بے وضو پر اگر آپ کے نزدیک یہ حجت نہیں تو یوں نہیں کیا۔ اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری حدیث مرفوع جواز کی دلیل آپ کے پاس ہے۔ اگر ہے تو بیان فرمائیں۔ لیکن آپ یہ پیش کریں کہ آنحضرت صلعم خطوط میں کوئی آیت قرآنیہ مناسبۃ یا کوئی الفاظ قرآنیہ تحریر فرما دیا کرتے تھے اور اس کے ہاتھ لگانے میں وضو کی شرط نہ ہوتی تھی کیونکہ کلام مصحف میں ہے اور نہی عن المس مصحف کے بارہ میں واقع ہوئی ہے اور خطوط یا رسائل یا کتابیں یا اخبارات کہ ان کے اندر کوئی آیت آجائے اس سے وہ مصحف نہیں بن جاتے۔

ایک غلطی کا ازالہ ہ بعض نے غلطی میں کسی نے لکھ دیا ہے کہ امام ابو حنیفہ اور بعض دوسرے لوگوں کے نزدیک مس مصحف بلا وضو جائز ہے حالانکہ یہ حوالہ غلط ہے کیونکہ حافظ ابن تیمیہ نے ائمہ اربعہ کا مذہب ممانعت بتلایا ہے۔ اور کتب فقہ حنفیہ میں ممانعت کی تصریح موجود ہے۔ اور ابن قدامہ نے مغنی میں تصریح کی ہے وروی ہذا (ای النہی عن المس بلا وضوء) عن ابن عمر والحسن وطاؤس وعطاء والشعبی والقاسم ابن محمد وھو قول مالك والشافعي واصحاب الرای لا نعلم مخالفا لهم الا داؤد فانه اباح مسه انتهی۔

ہاں اختلاف اس بارہ میں ہے کہ وسادہ کے اوپر رکھ کر اور دیکھ کر پڑھنا اور بذریعہ وسادہ اس کو اٹھانا بلا مس المصحف پلید کے یا غلاف یا علاقہ کے ذریعہ اٹھانا امام صاحب اور عطا و طاؤس حسن بصری شعبی قاسم حماد حکم کے نزدیک جائز ہے اور اوزاعی مالک اور شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک منع ہے۔ کما صرح ابن قدامۃ فی المغنی وصرح بہ البغوی فی المعالم والخازن فی تفسیرہ اور بغیر کسی حائل کے بلا وضو ہاتھ لگانا تو یہ سب کے نزدیک منع ہے کما صرح بہ ابن قدامۃ فی المغنی وصرح بہ الحافظ ابن تیمیہؒ فی الفتاوی۔ اگر کوئی کہے کہ امام مالکؒ نے مؤطا میں فرمایا ہے کہ احسن تفسیر جو میں نے آیت لا یمسہ الا المطهرون کی سنی ہے وہ یہ ہے کہ یہ آیت مثل آیت سورۂ عبس وتولی کے ہے یعنی یہاں مطہرون سے مراد ملائکہ ہیں جیسا وہاں سفرۃ کرام بررۃ سے مراد ملائکہ ہیں نہ بنی آدم تو امام مالکؒ نے اس باب میں یہ تقریر کیوں فرمائی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ تقریر امام صاحب کی باب کے مخالف نہیں کیونکہ باب تو باندھا تھا امر بالوضوء لمن مس القرآن کا۔ اور اس کو حدیث سے ثابت کر دیا اور اپنا مذہب بھی بیان فرما دیا کہ وسادہ و علاقہ کے ذریعہ بھی بلا وضوء ہاتھ لگانا ممنوع ہے اور یہ بھی بیان فرما دیا کہ حدیث میں طاہر سے مراد طاهر من الحدثين ہے نہ طاهر عن النجاسة الحقيقة فقط۔

اب آگے ایک فائدہ بیان فرماتے ہیں کہ بعض لوگ جو آیت واقعہ کی عبارت سے یہ مسئلہ ثابت کرتے ہیں اس کی عبارت سے میرے نزدیک یہ مسئلہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس آیت کی تفسیر میں میں نے جو کچھ اپنے سلف سے سنا ہے احسن اس کا یہی ہے کہ کتاب مکنون سے لوح محفوظ اور مطہرون سے ملائکہ مراد ہیں کما فی سورۃ عبس۔ تو احسن کے لفظ سے اشارہ فرما دیا کہ اگر آیت واقعہ کو مسئلہ مس المصحف پر حمل کیا جائے تو اس کی گنجائش بھی ہے۔ چنانچہ مفسرین نے آیت کی تفسیر میں دونوں قول نقل کئے ہیں۔ لیکن اگر آیت کی عبارت یا اشارت کو مسئلہ مس المصحف سے

---

* کما اخرج ابن مردویہ عن معاذ ان النبی صلعم لما بعثہ الی الیمن کتب لہ فی عہدہ ان لا یمس القرآن الا طاهر۔

تعلق نہ دیا جائے تو اس سے اس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ یہ مسئلہ تو حدیث سے ثابت ہو چکا ہے اور جمہور نے اس کو حجت مان لیا ہے۔ غایتہ مافی الباب یہی کہا جائے گا۔ کہ قرآن کی عبارت اس مسئلہ جزئیہ سے ساکت ہے ولا ضیر فیہ کیونکہ قرآن کریم تو سینکڑوں جزئیات سے ساکت ہے جن کو احادیث نے بیان کیا ہے لیکن قرآن کریم کا طیہ اطیعوا الرسول و نحوھا من الآیات ان تمام جزئیات مبینہ فی الاحادیث القولیۃ او الفعلیۃ کو محیط ہے۔ اوتی النبی صلعم القرآن ومثلہ معہ وما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما حرم اللہ الحدیث"

خاکسار (عبدالخالق از شہر سلطان)

الجواب | آپ کا مدار صرف مؤطا امام مالکؒ کی حدیث پر ہے۔ جس کے متعلق آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ سند کے لحاظ سے نہایت ہی ضعیف ہے مگر تلقی بالقبول کی وجہ سے وہ قابل عمل ہے۔

قطع نظر اس کے کہ تلقی بالقبول کیا ہوتی ہے حدیث کے الفاظ محتمل المعانی المختلفہ ہیں۔ چنانچہ قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نیل الاوطار میں لکھتے ہیں لکن الطاھر یطلق بالاشتراک علی المومن والطاھر من الحدث الاکبر والاصغر ومن لیس علی بدنہ نجاسۃ انتہی۔

ان معانی کا ثبوت دے کر لکھتے ہیں۔

وفیھا مذاھب والذی یترجح ان المشترک مجمل فیھا فلا یعمل بہ حتی یبین۔

اس کے آگے صاف لکھا ہے۔

اما المحدث حدثا اصغر فذھب ابن عباسؓ والشعبی والضحاک وزید بن علی والموید باللہ والھادویہ وقاضی القضاۃ وداؤد الی انہ یجوز لہ مس المصحف (نیل صفحہ ۲۰۱ ج ۱)

اور فتح البیان میں ہے۔

وروی عن ابن عباس والشعبی وجماعۃ منھم ابوحنیفۃ انہ یجوز للمحدث مسہ انتہی

عرف الجادی میں نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم لکھتے ہیں۔

وجنب و حائض را درآمدن مسجد و خواندن قرآن حرام است نہ حلال اگرچہ محدث را مس مصحف جائز باشد و حدیث لا یمس القرآن الا طاھر معلول است۔ (عرف الجادی صفحہ ۱۱)

حاصل کلام یہ کہ حدیث مذکور سے علاوہ عدم صحت کے مدعا صاف طور پر ثابت نہیں۔ اس میں دوسرے احتمالات بھی ہیں۔ واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

فرقہ بے حدیثہ کے اعتراضات

(گذشتہ سے پیوستہ)

بارہ۱۲ نمبروں کا جواب ہو چکا ہے آج تیرھویں نمبر سے شروع ہے۔

س ۱۳ } "عائشہ صدیقہ رضؓ خود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ مرضِ وفات میں اپنی بیویوں سے پوچھتے تھے۔ کہ میں کل کہاں رہوں گا۔ اور آپ کی مراد یہ تھی کہ عائشہ رضؓ کی باری کب ہے۔ تو سب بیویوں نے اجازت دی کہ آپ عائشہ رضؓ کے ہاں ٹھہریں۔ اور جب آپ کی روح قبض ہوئی تو آپ کا سر عائشہ رضؓ کے سینے اور گلے کے درمیان تھا۔ اور آپ کا لعاب عائشہ رضؓ کے لعاب سے ملا ہوا تھا۔" (بخاری پارہ ۲۱۔ کتاب النکاح باب ۲۰۳۷)

ج ۱۳ } ہمارا گمان ہے کہ انکار حدیث کی ابتدا عدم تدبر قرآن اور انتہا انکار قرآن ہے۔ غور کیجئے اس حدیث پر کیا اعتراض ہے؟ قرآن مجید نے مرد کے لئے بیوی کا وجود باعث سکون قرار دیا ہے۔ (لتسکنوا الیھا) نیز فرمایا "جعل بینکم مودۃ ورحمۃ"۔ مرد کے لئے بیوی بنائی تاکہ وہ اس کے ساتھ سکون پائے اور خدا نے تم زوجین میں محبت اور مودت پیدا کی۔

یہ امر بدیہی ہے کہ محبت اور مودت کلی مشکک ہونے کی وجہ سے کم و بیش ہو سکتی ہے اس کا ثبوت بھی قرآن مجید کی آیت (فتذروھا کالمعلقۃ) سے ملتا ہے۔ پس متعدد بیویوں میں سے ایک کے ساتھ محبت زیادہ ہونا جبکہ خود قرآن سے ثابت ہے تو آنحضرت کا طبعی میلان کسی خاص بیوی کی طرف ہونے پر کیا اعتراض ہے؟ اس کی مزید تائید آیت ھن لباس لکم وانتم لباس لھن[1] سے ہوتی ہے جس حالت میں مرد اور عورت ایک دوسرے سے بالکل یگانگت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسی لئے تو بیوی کو رفیقۂ حیات کہا جاتا ہے تو بیماری اور بے چینی کی حالت میں رفیقۂ حیات کے ساتھ اتنا میل جول ہو جانا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے بالکل بے غبار ہے۔

گمان | ہے کہ معترض شادی شدہ نہ ہوگا ورنہ ایسے اعتراضات نہ کرتا خاصکر لعاب میں لعاب ملنے پر کبھی اعتراض نہ کرتا۔ اگر شادی شدہ ہے تو بوقت خاص وہ خود ہی اس کا جواب سوچ لیگا انشاء اللہ۔ جس وقت اَفْضٰی بَعْضُکُمْ اِلٰی بَعْضٍ کی عملی تفسیر کر رہا ہوگا۔ (در خانہ اگر کس است یک حرف بس است)

س ۱۴ } رسول اللہ (نعوذ باللہ) ایک شب میں نو بیویوں سے مباشرت کیا کرتے تھے۔" (بخاری پارہ ۲۱ کتاب نکاح باب صفحہ ۲۰۰)

ج ۱۴ } حدیث بخاری کے الفاظ یہ ہیں۔

کان یطوف علی نسائہ فی اللیلۃ الواحدۃ ولہ یومئذ تسع نسوۃ۔

آنحضرت کسی رات ساری بیویوں کے پاس پھر جاتے جبکہ ان کی بیویاں نو تھیں۔ ان لفظوں کے

[1] عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو منہ

تو کوئی اعتراض نہیں خیر خیریت دریافت کرنے کو تو زوکینہ امہاتہ کے پاس بھی آدمی جا سکتا ہے اور اگر یطوف کے معنی سے حسب فہم معترض جماع ہی مراد لیا جائے تو بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ ایسا کرنا رجولیت کی طاقت پر متفرع ہے اگر کسی شخص کا دو تین مرتبہ ملاپ کرنا واقعہ صحیح ہے تو اس سے بڑی طاقت والے کا نو مرتبہ کر لینے پر کیا اعتراض ہے؟ اعتراض کا شوق ہے تو کسی معقول طرح سے پیدا کرو آریوں کے گرو کی طرح تو نہ کرو کہ معقول نامعقول سب نیچ بیچ جاؤ۔ (باقی)

فرقہ منکرین حدیث سے چند سوال

(ایک مطبوعہ اشتہار)

معزز ناظرین! ہم جماعت منکرین حدیث سے سنتے ہیں کہ احکام شرعیہ میں حدیث کی ضرورت نہیں۔ اس لئے آج ہم ان لوگوں سے اس کا صحیح مطلب دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ احکام اسلامی پر عمل پیرا ہونے کے لئے اسوۂ رسول بھی قرآن کے ساتھ ملانے کی ضرورت نہیں۔ اگر یہ دعوے الفاظ سے گزر کر واقعات کی روشنی میں ثابت ہو جائے تو چشم ما روشن دل ماشاد۔ مگر حقیقت حال ہم اس کے خلاف پاتے ہیں۔ پس اس مشکل کو حل کرنے کے لئے ہم اپنے دوستوں سے کچھ سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ مذہبی مذاق رکھنے والے اصحاب ہمارے ہمنوا ہو کر مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب ان لوگوں سے دریافت کرنے کی کوشش کریں گے۔ صرف قرآن مجید سے جوابات مطلوب ہیں۔

(۱) نماز کس طرح شروع کریں اور کس طرح ختم کریں۔ (۲) کون کون سے ارکان اور کس ترتیب سے ادا کریں۔ (۳) ہر رکن میں کیا کیا اذکار پڑھے جائیں (۴) فرض نمازوں میں اختلاف رکعات کس دلیل سے ہے۔ (۵) نماز کے اندر بھول چوک ہو جائے تو کیا کیا جائے۔ (۶) کیا نماز کے لئے وضو کرنا ضروری شرط ہے یا نہیں۔ (۷) کیا نماز کے وقت روبقبلہ ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ (۸) کیا جنبی (ناپاک) کے لئے نہانا ضروری ہے یا نہیں۔

(۹) زکوٰۃ کے متعلق استفسار ہے کہ تمام عمر میں ایک ہی دفعہ فرض ہے یا ہر سال یا ششماہی یا سہ ماہی وغیرہ کے بعد۔ (۱۰) کس کس مال میں زکوٰۃ واجب ہے اور کس قدر ہے۔ (۱۱) رمضان شریف میں کتنے دن تک روزہ رکھنا فرض ہے۔ (۱۲) کیا کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ نو روزے فرض ہیں یا تمام ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ (۱۳) صاحب طاقت اگر روزہ نہ رکھے بلکہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے تو کیا فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ (۱۴) جو شخص بالقصد روزہ افطار کر لے پھر اس کی تلافی کرنا چاہے تو کیا کفارہ ادا کرے۔ (۱۵) حج تمام عمر میں ایک ہی دفعہ فرض ہے یا ہر سال (۱۶) طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ کتنی مرتبہ ہونی چاہئے (۱۷) عرفات کے میدان میں اور مشعر الحرام میں کس دن حاضر ہونا چاہئے۔ (۱۸) منیٰ میں کس دن آنا چاہئے۔ (۱۹) طواف بیت اللہ اور طواف زیارت کب ہونا چاہئے۔ (۲۰) احرام کی جگہ ملکی اور غیر ملکی کے لئے یعنی میقات کون کون سے ہیں۔ (۲۱) قربانی عید اضحیٰ کا حکم اور اس کی میعاد زیادہ سے زیادہ کتنے روز تک ہے۔ (۲۲) ختنہ کرانے کا حکم کہاں ہے۔ (۲۳) نماز کسوف خسوف یعنی سورج گرہن چاند گرہن کی نمازوں کا حکم کہاں ہے۔ (۲۴) نماز جمعہ کی کتنی رکعتیں ہیں نیز جمعہ بوقت ظہر پڑھنے کا حکم کس آیت سے نکلتا ہے۔ (۲۵) نماز استسقا یعنی بارش طلب کرنے کی نماز کا کیا ثبوت ہے۔ (۲۶) صلوٰۃ عیدین یعنی عید الفطر کی نماز اور عید اضحیٰ کی نماز کا حکم کہاں سے لیا گیا ہے۔ (۲۷) نماز جنازہ کس طرح پڑھی جائے۔ (۲۸) صدقہ عید الفطر کا کیا ثبوت ہے (۲۹) اعتکاف کیا چیز ہے اور کب ہونا چاہئے۔ (۳۰) کوا، چیل، لومڑی، کتا، گدھا وغیرہ کس دلیل سے حرام ہیں۔

نوٹ۔ مسائل ۲۰،۲۶،۲۸ کا ثبوت اگرچہ قرآن مجید میں صراحتہً ملتا ہے مگر ہم فریق ثانی کا عقیدہ ان مسائل کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

المشتہر قاضی منظور حسین بازار لوکریاں۔ کوچہ ماشکیاں امرتسر۔ (۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ء)

شفاعت

(از ...)

اس مضمون کی قسط اول اہلحدیث مورخہ ۱۰ اگست میں درج ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ملا کر پڑھئے۔

جس طرح نباتات کی مختلف نوعیں اور قسمیں ہوتی ہیں ہر ایک کا رنگ و بو اور مزہ الگ ہوتا ہے اسی طرح خشکی و تری شجر و حجر بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں حالانکہ یہ سب چیزیں ایک ہی آفتاب کی حرارت سے فیضان حاصل کرتی ہیں۔ جب کوئی امت نبی کا اتباع کرتی ہے تو اس کی بھی مختلف حالتیں مختلف اطوار۔ اس کے اخلاق و عادات اور امزجہ کا لحاظ کرتے ہوئے پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ نور السموات والارض۔ اللہ آسمان و زمین کا نور ہے۔ اس نے اپنے نور کا فیضان نبی کریم صلعم پر کیا اور آپ نے اپنی امت پر کیا۔ ضروری بات ہے کہ ہر ایک شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس فیضان نور سے متاثر ہوگا۔

انبیاء کرام امت کی طرف واسطہ تعلیم بن کر آتے ہیں اور افراد امت اپنی استعداد کے مطابق ان سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے جس فرد کو جس قدر واسطہ پہنچا ہے اسی اعتبار سے قیامت کے دن

اس سے عملی صورت سے سوال کیا جائے گا۔ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ اشجار و اثمار نباتات و جمادات سب استعداد میں مختلف ہیں اسی طرح امت محمدیہ بھی قیامت کے دن مختلف حالتوں میں ہوگی اس کی توجیہ ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت سے بخوبی ہوتی ہے "قال قال رسول اللہ صلعم مثل ما بعثنی اللہ به من الهدی والعلم کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منها طائفة طیبة قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکان منها اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخری انما هی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقه فی دین اللہ تعالیٰ ونفعه ما بعثنی اللہ به فتعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل هدی اللہ الذی ارسلت به"

"خدا تعالیٰ نے جو چیز مجھے دے کر ہدایت اور علم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال مینہ کی مانند ہے جو برسے زمین پر اترے۔ زمین کا جو عمدہ حصہ تھا اس نے پانی کو قبول کیا اس کی وجہ سے نباتات اور کثرت سے گھاس پیدا ہوئی۔ زمین کا بعض حصہ بنجر ہے اس میں پانی رکا اس سے مخلوق کو فائدہ پہنچا پینے کا کام اس سے لیا کھیتوں کو بویا اور اس کو سیراب کیا اور زمین کا بعض حصہ چٹیل ہے جس میں نہ پانی رکا نہ اس کی وجہ سے گھاس وغیرہ پیدا ہوئی۔ پس یہ مثال اس شخص کی ہے جس کو خدا نے دین میں فہم دیا اور جو کچھ مجھے دے کر بھیجا تھا اس سے اس کو نفع پہنچایا اس نے اسے جانا اور دوسروں کو سکھایا اور اس شخص کی مثال ہے جس نے اس کے لئے سر بھی نہیں اٹھایا اور نہ اس نے اس ہدایت ہی کو قبول کیا جو خدا نے مجھے دے کر بھیجا تھا"

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح پانی قبول کرنے میں زمین کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں اسی طرح انسان کے علمی اور لاعلمی اور عملی نتائج میں بھی اختلاف ضروری ہے کیونکہ زمین کی مانند انسان کے بھی مختلف طبقے اور اطوار ہیں مزید توضیح کے لئے ہم شفاعت کا نقشہ اسطرح کھینچ سکتے ہیں۔

شفاعت کے مختلف حصے ہیں۔ بیج۔ پودہ۔ پھل۔ شفاعت کا بیج علم۔ پودہ عمل اور پھل نجات ہے۔ انبیاء کرام نے دنیا میں مبعوث ہوکر امت کو تعلیم دی اور بیج بویا۔ امت جب انبیاء کے بتائے ہوئے قوانین پر عمل کرے گی بشرطیکہ وہ وضع نہ ہوں تو اس کا نتیجہ اور ثمرہ یوم قیامت میں پائے گی اسی کو نجات اور ارتقا کہا جاتا ہے لیکن یہ ثمرات بھی افراد امت کے اعمال و اخلاق اور نیت کا لحاظ کرتے ہوئے مختلف رنگ میں ظاہر ہوں گے۔ بالفاظ دیگر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ شفاعت کے مبادی علم وسط عمل اور اس کا نتیجہ آخرت میں کامیابی اور فلاح ہے بلکہ بسا اوقات بعض ثمرہ دنیا ہی میں توفیق و نصرت اور عزت کی صورت میں ظاہر ہوجاتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن تین شخص شفاعت کریں گے انبیاء۔ علماء۔ شہداء۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت ائمہ کی تابع ہے انبیاء نے علماء کو تعلیم دی اور علماء نے امت کو۔ اس لئے انبیاء کے بعد علماء کا مرتبہ اور علماء کے بعد شہداء کا درجہ قرار دیا گیا جنہوں نے اپنی جان و مال کو فی سبیل اللہ قربان کرکے امت میں اسوۂ حسنہ چھوڑا اور قوم کو بہترین اسباق دیئے۔ شہداء کا مرتبہ اصلاح و ہدایت میں اس لئے بعد قرار دیا گیا کہ علم کا دائرہ بہ نسبت شہادت کے زیادہ وسیع و عریض ہے تبلیغ انبیاء کے بعد جس شخص نے منزل من اللہ قوانین پر عمل نہیں کیا اور حق سے روگردانی کی گویا اس شخص نے شفاعت کے بیج کو بیکار سمجھ کر اس کی تربیت و نشوونما اور عملی صورت سے غفلت کی۔ لہٰذا وہ شخص اس کے پھل سے یقیناً محروم ہوگا اگرچہ بیج لینے میں پاکباز اور سچے مسلمانوں کے دوش بدوش رہا۔ اسی صورت کی طرف حضور اکرم کی حدیث اشارہ کررہی ہے۔ "لا الفین احدکم یوم القیامة علی رقبته شاة لها ثغاء یقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک من اللہ شیئا" "قیامت کے روز میں ایسے شخص کو نہ پاؤں جو اپنی گردن پر آواز کرتی ہوئی بکری کو لے کر آئے اور مجھ سے فریادرسی کی درخواست کرے میں اس سے کہوں گا کہ اب میں کسی چیز کا مالک نہیں جو کچھ کہنا تھا میں نے بذریعہ تبلیغ تم کو کہہ دیا تھا۔"

امت مسلمہ کو حضور اکرم کے قول قد بلغتک پر غور کرنا چاہئے آپ کے کہنے کا مقصد یہی تھا کہ تبلیغ شفاعت کا بیج ہے اس سے وہی شخص مستفید ہوگا جو عملی صورت سے اس کی نشوونما کریگا۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔

"یا کعب بن عجرة یا کعب اعیذک باللہ من امارة السفهاء انه سیکون امراء من دخل علیهم فاعانهم علی ظلمهم وصدقهم بکذبهم فلست منه ولیس منی ولن یرد علی الحوض ومن لم یدخل علیهم ولم یعنهم علی ظلمهم ولم یصدقهم بکذبهم فهو منی وانا منه وسیرد علی الحوض۔ یا کعب بن عجرة الصلوة قربان والصوم جنة والصدقة تطفئ الخطیئة کما یطفئ الماء النار۔ یا کعب بن عجرة لا یدخل الجنة لحم نبت من سحت۔"

"اے کعب خدا تجھ کو نادانوں کی سرداری سے بچائے عنقریب ایسے امراء ہونگے کہ جو شخص ان کے ہاں آمدورفت رکھیگا ان کے جور و ظلم میں ان کی مدد کریگا ان کی دروغگوئی میں ہاں میں ہاں ملائیگا ایسے شخص سے میں بری ہوں یہ

شخص حوض پر بھی نہیں آسکتا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہیں گیا ظلم میں ان کی اعانت نہ کی جھوٹ باتوں میں ہاں میں ہاں نہ ملایا وہ شخص مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں یہ شخص حوض پر بھی آئیگا۔ اے کعب بن عجرہ نماز تقرب حاصل ہوتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح کم کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دے۔ اے کعب حرام چیز سے پیدا ہوا گوشت جنت میں نہ جائیگا۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا ثلثة انا خصمهم یوم القیامة ومن کنت خصمه خصمته رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنه ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منه ولم یوفه اجره۔ میں تین شخص سے قیامت کے دن جھگڑونگا۔ ایک وہ شخص ہے جو میری اطاعت کر کے غدر کیا دوسرا وہ ہے کہ آزاد شخص کو بیچ کر اس کی قیمت کھایا تیسرا وہ شخص ہے جس نے مزدور سے پورا کام لیا لیکن اس کو مزدوری نہ دی۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ مقبرہ پر تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا۔ "السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء الله بکم لاحقون وددت انی قد رایت اخواننا قالوا یا رسول الله السنا اخوانك قال بل انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد قالوا یا رسول الله کیف تعرف من یاتی بعدك من امتك قال ارأیت ان کان لرجل خیل غر محجلة فی خیل دهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول الله قال فانهم یاتون یوم القیامة غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض الا فلیذادن رجال عن حوضی کما یذاد البعیر الضال اناديهم الا هلم فیقال انهم قد بدلوا بعدك اقول سحقا سحقا۔ حدیث مذکور میں قابل توجہ امر یہ ہے کہ آنحضور صلعم قیامت کے دن اپنی امت کو پہچانیں گے وہ محض آثار وضو دیکھ کر یہ تمام احادیث شریفہ قوانین کے ان دو قولوں کی تائید کرتی ہیں۔ فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره۔ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره۔ جو شخص ذرہ برابر خیر کرے گا وہ اسے دیکھے گا اور جو شخص ذرہ برابر شر کریگا وہ اسے دیکھیگا۔ اقرأ کتابك کفی بنفسك الیوم علیك حسیبا۔

اس تمام بحث سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ جن لوگوں نے ظلم میں امراء کی اعانت کی اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے نبی کے بعد دین میں تغیر و تحریف کر دیا اور وہ لوگ جو اپنی گردن پر بکریوں کو لادے ہوئے میدان حشر میں حاضر ہونگے۔ ان تمام نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ انبیاء کرام نے ان کو شفاعت کا پیغام دیا مگر افسوس ان لوگوں نے اپنے نفوس کو ان ثمرات سے محروم رکھا اور پوری جزا حاصل کرنے سے قاصر رہے۔ فلیتذکر اولوا الالباب۔ انتہی۔

نقل فتویٰ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہٗ

دربارہ

قرءۃ فاتحہ خلف الامام

بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین۔ اما بعد ناچیز و ناکارہ خادق محمد غلام اکبر خان عفا عنہ المنان سنی محمدی بھائیوں کی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہے کہ یہ ایک فتوی حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہٗ کا ہے۔ کہ جسے علماء کلکتہ نے ۱۲۸۱ھ میں جناب مرزا کریم بیگ صاحب مرحوم کے اس مجموعہ سے جس میں انہوں نے تمام خاندان حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوؤں کو جمع کیا ہے۔ چھاپ کر عالم میں شائع کیا تھا۔ اس عاجز نے اس فتوے کو واسطے فائدہ عام مومنین کے بخواہش چند احباب دین باعانت محبی سراج دین و مشفقی میاں انعام اللہ صاحب کے ۱۳۲۹ھ میں طبع کرا دیا۔ خدا تعالیٰ عام مومنین کو اس سے فائدہ بخشے اور رسالہ مذکورہ مطبوعہ کلکتہ عاجز کے پاس موجود ہے جن حضرات کو اس میں کچھ شک واقع ہو۔ وہ اس رسالہ کو ذرا تکلیف فرما کر بچشم خود دیکھ جاویں۔

سوال (در قرأت سورۂ فاتحہ) مقتدی را باقتدائے امام در نماز بملاحظہ حدیث لاصلوٰۃ الا بفاتحة الکتاب و آیہ کریمہ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا چہ حکم خواہد شد۔ واز قول ابی حنیفہؒ چناں معلوم شد کہ خواندن فاتحہ باقتدائے امام مقتدی را ممنوع است ونزد شافعیؒ بغیر خواندن فاتحہ عدم جواز الصلوٰۃ قرار یافتہ چہ باید کرد۔ بعمل برفتوائے کدام بزرگ دریں امر مستحسن است۔ بینوا توجروا فقط۔

جواب از مولانا شاہ عبد العزیز صاحب۔

خواندن سورہ فاتحہ باقتدائے امام مقتدی را نزد ابوحنیفہؒ ممنوع است ونزد شافعیؒ بدون خواندن سورہ فاتحہ عدم جواز الصلوٰۃ ونزد فقیر ہم قول شافعی ارجح است و اولیٰ چراکہ بلحاظ حدیث صحیح لا صلوٰۃ الا بفاتحة الکتاب بطلان نماز ثابت مے شود۔ و قول ابوحنیفہؒ جابجا وارد است کہ جائیکہ حدیث وارد شود و قول من خلافش افتد، قول مارا ترک باید نمود۔ و بر حدیث عمل باید کرد۔ وحال آیہ کریمہ واذا قرئ القرآن الخ ایں است کہ ہرگاہ امام سورۂ دیگر

فہم کند. مقتدی خاموش گردیدہ سماعت کند. مگر برائے سورۂ فاتحہ کہ ام الکتاب است مستثنیٰ است۔ از مفہوم بعض احادیث صحیحہ علمائے محققین و محدثین واہل تحقیق دریں باب بسیار گفتگوے کردہ اند۔ منتج بریں معنی گردید کہ سورہ فاتحہ درپس امام باید خواند۔ بہ ایں طور کہ ہرگاہ امام لفظ الحمد خواند مقتدی بشنود وبگوید الحمد تا آخر سورہ بعدیں طور باخفاء ضم کردہ باشد۔ وہرگاہ امام بآمین برسد ہمہ مقتدیان بگویند بالمد بالجہر۔ دریں باب ہم در صحیح بخاریؒ حدیثے وارد شدہ است الحال شان نزول موافق بیان وتحقیقات الشیخ الاکمل شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی دریافت باید کرد کہ پیغمبر خدا صلعم در مسجد مدینہ نماز ادا مے فرمودند وصحابہ نیز باقتدا آنحضرت صلعم نماز مے خواندند۔ وہر سورہ را کہ پیغمبر خدا صلعم بجہر مے خواندند مقتدیان آں را بلحن مے خواندند۔ ہرگاہ آنحضرت صلعم شروع سبح اسم ربک الاعلی الذی الخ فرمودند صحابہ نیز بمتابعت شروع سورۂ مذکورہ مودند۔ پس درہمیں اثناء ایں آیت نازل گردید واذا قرء القران الخ پیغمبر خدا صلعم مودند قراءت الامام قراءت۔ ازیں صاف ثابت شد کہ آیت مذکورہ برائے ممانعت سورۂ دیگر وارد گردیدہ نہ کہ برائے فاتحہ وباز ہم صحابہ بہ تبعیت رسول اللہ صلعم سورہ فاتحہ ہمیشہ ادا مے نمودند کہ آنحضرت صلعم ممانعت نہ فرمودند۔ لہٰذا لازم است کہ ہمچنیں مقتدی بہ تبعیت امام نیز کردہ باشد۔ ودخل تابعان مفسرین ومحدثین خواہد شد وازیں معنی از ترک فاتحہ خلاف حدیث صحیح مثلش واقع خواہد شد۔ وچہ عجب کہ صحت ایں حدیث بامام ابوحنیفہؒ نرسیدہ باشد۔ ہرگاہ کہ الحال از صدہا و ہزارہا مردم امام محققین مثل امام بخاریؒ وصاحب مسلمؒ وغیرہم صحت ایں حدیث ثابت شد از ترکش لازم مطعون خواہد شد فقط۔“

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ مقتدی کا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا اولیٰ اور بہت بہتر ہے۔ (مرسلہ مولوی عبدالعزیز قلعہ میاں سنگھ گوجرانوالہ)

مسلمانوں کی زبوں حالت کو بہتر بنانیکا علاج

(اس مدعا پر اخبار اہلحدیث ۱۷ اگست ۱۹۳۴ء میں مضمون زیر عنوان ”اسلام کا اپنے بدنام پیروں سے مطالبہ“ شائع ہوا۔ دو تجویزیں پیش کی گئیں اول علماء مشائخ اور مدرسین اپنے وعظ ودرس وتدریس سے مسلمانوں میں ذوق شوق علم دین پیدا کریں۔ آمنا وصدقنا۔ اس میں کامیابی تب ہی ہو سکتی ہے کہ علماء اول خود اپنی اصلاح کریں۔ شرک اور بدعت کا وعظ کہنا ترک کردیں توحید خالص اور اتباع سنت کا طریق اختیار کریں۔ لوگوں کو طمع دنیاوی کے لئے گمراہ کر کے عذاب آخرت سے ڈریں ورنہ کہنا پڑتا ہے۔ ؎

ما مریدان رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
روبسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

تجویز دوسری بہ الفاظ اصلی یہ ہے کہ ”آیندہ سے ہر قسم کی ملازمت قرآنی علم وعمل والے مسلمان کو تفویض ہوگی اور دوسرے علوم وفنون اس کے ماتحت دوسرے درجہ پر ہونگے“۔

بطور تبادلہ خیالات خاکسار کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اول۔ تجویز پر عملدرآمد کسی اسلامی سلطنت میں بھی ممکن نہیں اور مطالبہ دنیا کے ہر مسلمان سے ہے غیر اسلامی گورنمنٹ میں اس پر عمل کس طرح ممکن ہے۔ ہر کسی سلطنت میں مختلف مذاہب لوگ ہوتے ہیں۔ بادشاہ رعایا کے لئے مثل باپ ہوتا ہے مجوزہ یکطرفہ فیصلہ ظلم اور خلاف انصاف ہے۔

(۲) صرف قرآنی علم سے کسی اسلامی ریاست کا کام بھی نہیں چل سکتا۔ علوم دنیاوی بھی ضروری ہیں۔ محض ایک عالم مفسر محدث کو پروفیسر کیمسٹری اور ریاضی کا کیسے بنادیا جاوے۔ اسلامی ریاستوں میں خود نقص ہے کہ قوانین شرعیہ جاری نہیں۔

(۳) موجودہ زمانہ میں تعلیم دینی کے علاوہ حصول معاش کے لئے علوم دنیاوی بھی برابر برابر درجہ اول پر ضروری ہیں یہ نقص ہر مدرسہ اسلامیہ میں ہے۔ نتیجہ یہ کہ بعد تحصیل علم طالب علم گداگری پر مجبور ہوتا ہے اور کئی قسم کے فساد کا مرتکب بھی ہوتا ہے۔ خلفاء راشدین قوت بازو سے تحصیل معاش کر کے اشاعت دین کرتے۔ تعلیم دینی اور دنیوی بیک وقت ضروری ہیں۔ یہی ترقی کا راز ہے۔

آ عندلیب مل کے کریں آہ وزاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

بالآخر عرض ہے کہ اول فرقہ ناصح اپنے نقائص دور کرے تو وعظ بھی مؤثر ہوگا۔ والسلام۔

مکرر آنکہ مضمون نگار صاحب نے حیدرآباد ریاست سے تحریک کی ہے بہتر ہوگا کہ اگر ہر دو تجویز کا تجربہ اول اسی جگہ کر کے دیکھ لیا جاوے۔

(شیخ قاسم علی اوورسیر پنشنر لدھانوی)

خون کے آنسو۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کیلئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینی چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح وبہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تمام تدابیر پر مفصل بحث ہے جو مسلمانوں کی ترقی وکامیابی کی ضامن ہیں۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ایک دفعہ کرنا چاہئے۔ قیمت صرف ۴؍ ملنے کا پتہ۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

مدرسہ دار علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کے صحیح صحیح حالات

مدرسہ کو حضرت ملک معظم ابن سعود ایدہ اللہ کے خاص الخاص معزز پیشوا شیخ الاسلام عبداللہ بن حسن آل الشیخ رئیس افسر محکمہ شرعیہ حجاز کی سرپرستی و نگرانی کا شرف اور ہندوستان کے جملہ اہل حدیث اعیان کو دعوت عمل

میرے عزیز دینی بھائیو! مدینہ طیبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک مقدس یادگار اور مسلمانوں کے لئے عموماً اور جماعت اہل حدیث کے لئے خصوصاً مرکزی مقام اور واجب الخدمت شہر ہے۔ جس کی تعریف میں ان الفاظ (وَالْمَدِيْنَةُ قُبَّةُ الْإِسْلَامِ وَدَارُ الْإِيْمَانِ وَأَرْضُ الْهِجْرَةِ وَمَثْوَى الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ (طبرانی بسند حسن) کا وارد ہونا مدینۃ الرسول کی عظمت و شرف کے لئے کافی ہے یہ وہی مدینہ منورہ ہے جس کے علوم الحدیث نے دنیا کو منور کیا تھا۔ مگر آہ! غربت اسلام نے عرصہ سے اس مقام کو بھی علم الحدیث سے خالی کر دیا۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ اس مقدس مرکزی مقام میں ایک مدرسہ علوم الحدیث کی سخت ضرورت تھی جس کا افتتاح اسی سن ۱۳۵۰ھ ان جو صاحب المقام والحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی میراث کتنی تبرک ہے۔ سال کر دیا گیا تھا جس میں چار پانچ طلباء تھے۔ یہی تنخواہ کا پیسہ ان کا وظیفہ تھا۔ حرم شریف نبوی کا صحن اس کی درسگاہ تھی۔ اس کا بانی خاکسار خود اکیلا مدرس تھا۔ خدا کے فضل سے اس درسگاہ میں طلبہ کی زیادتی وا سباق مختلف و متعدد ہوتے گئے۔ مدرس بھی ایک کے چار ہو گئے۔ مصارف مدرسہ بڑھ گئے۔ بنابریں ہندوستان کا سفر کیا لیکن سارے ہندوستان کا دورہ نہ ہو سکا بند واپس ہونا پڑا کیونکہ میرے بعد برادران یوسف نے بذریعہ افسران اس مدرسہ کو بند کرانے کی کوشش کی حتیٰ کہ ملک معظم ایدہ اللہ تک پہنچے۔ لیکن الحمدللہ حضرت ملک معظم نصرہ اللہ نے بجائے مکتب قرار دینے کے اس مدرسہ کو مدرسہ علوم القرآن والحدیث قرار دیا جس کی تفصیل یہ ہے۔

جناب رئیس القضاۃ کی سرپرستی کا شرف | جناب ملک معظم ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے اس مدرسہ دار القرآن والحدیث کو اعلیٰ پیمانہ پر علمی تبلیغی درسگاہ بنانے کی غرض سے جناب صاحب الفضیلۃ شیخ الاسلام عبداللہ بن حسن آل الشیخ رئیس القضاۃ کی سرپرستی و نگرانی کا شرف بخشا اور یہ قرار پایا کہ مدینۃ الرسول کی حیثیت کے مطابق اس مدرسہ کو کالج کی حیثیت دی جاوے۔ چنانچہ مدرسہ کا نام العلوم القرآن والحدیث قرار پایا۔ فللہ الحمد۔

مدت تعلیم اور طلبہ کے داخلہ کی شروط | اس مدرسہ میں تعلیم کی مدت چھ سال مقرر کی گئی ہے اور طلبہ کے داخلہ کے لئے یہ شروط ہیں (۱) پڑھنا لکھنا جانتے ہوں (۲) حساب صرف و نحو سے فارغ ہو چکے ہوں۔ (۳) عمر دس سال سے کم اور بیس سال سے زائد نہ ہو (۴) اہل و عیال اپنے ہمراہ نہ رکھتے ہوں۔ (۵) صحت بھی ہو خاص کر دماغی صحت (۶) مدرسہ کے قواعد کی ہر ایک وظیفہ یاب طالب علم کو پابندی لازمی ہوگی۔ لیکن جیران رسول محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے طلبہ ان پہلی شرطوں سے مستثنیٰ ہیں وہ بغیر شرط ہی کے داخل مدرسہ کر لئے جاتے ہیں اور ان کی تربیت کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے ان چھ سالوں میں سے ایک سال آخری مختلف زبان دانی کے لئے رکھا گیا ہے۔ چونکہ مختلف ممالک و اختلاف لسان کے آدمی یہاں موجود ہیں اس لئے مختلف زبانیں سکھائی جائیں گی یعنی ہر ایک طالب علم کے لئے صرف ایک ایک زبان مخصوص ہوگی۔ اور تعلیم عربی زبان میں ہوگی۔

تعلیم کی مدت کے پانچ سال تک تمام اسباق فصیح عربی میں پڑھائے جائینگے۔ طلبہ کو فصیح عربی بولنے اور لکھنے کی مشق کرائی جائے گی۔ . . . . اور شعبہ زبان دانی کی تعلیم اسی زبان میں ہوگی جس کی تعلیم دی جائے گی اور تا اختتام سال گفتگو اسی میں رہے گی۔

ضرورت مدرسین | جناب فضیلۃ الاستاذ شیخ الاسلام عبداللہ بن حسن دام برکاتہ کا ارشاد ہے کہ ہندوستان سے علم حدیث و تفسیر کے ماہر چار علماء اہل حدیث آنے چاہئیں۔ مدرسہ ان کو تنخواہ اور صرف آنے کا خرچہ دیگا۔ فی الحال آپ نے مولانا اسماعیل صاحب سورتی کو مکہ شریف سے اس مدرسہ میں درس حدیث و تفسیر دینے کے لئے بھیجا ہے۔ دوسرے مدرس شیخ صالح زغبی امام و خطیب حرم شریف نبوی ہیں اور تیسرے مدرس شیخ عبدالعلی مصری ہیں۔ مدرس چہارم زیر تجویز ہیں۔ مدرسہ کرایہ کے ایک بڑے مکان میں منتقل کر لیا گیا ہے۔ نئے طلبہ بھی داخل کئے گئے ہیں۔ پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ مدرسہ باقاعدہ کھل گیا ہے۔ علماء اہل حدیث میں سے جو صاحب علم الحدیث والتفسیر میں مہارت رکھتے ہوں اور عربی درس دینے کی قابلیت پاتے ہوں تو حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب یا جناب شاہ محمد شریف صاحب گھڑیالوی یا جناب مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی یا جناب شیخ حمید اللہ صاحب صدر بازار دہلی سے خط و کتابت کریں۔

ایک دوسری جماعت کا سبق آموز کارنامہ | ایک جماعت نے صرف دو سال سے یہاں مدرسہ جاری کیا ہے جس میں ایک سو طلبہ اور دس مدرسین اور پانچ خدام کی تنخواہیں و قیام و طعام، لباس و جملہ ضروریات مدرسہ کے اخراجات کا انتظام کر رکھا ہے مگر لطف یہ ہے کہ اس کا کوئی سفیر ہندوستان چندہ لینے کے لئے مدینہ طیبہ سے

نہیں کیا۔ مگر ایک ہمارے بھائی اہل حدیث ہیں کہ ایسے مقدس مرکز اسلام میں اپنی دولت و ثروت و کمائی کو جیران رسول مقبول شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر خرچ کر کے اس بہترین ذخیرۂ آخرت کے حاصل کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے اور نہ اس مدینۃ الرسول میں لوگوں کو اہل حدیث بنانے کا خیال ہوتا ہے۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ سارے مدینہ طیبہ میں نہ اہل حدیث کی رباط ہے نہ کسی مہاجر اہل حدیث کے لئے کوئی مسجد ہی ہے نہ ان کی تبلیغی سلسلہ و تعلیمی مدرسے مستقل بنانے کی طرف توجہ ہے حالانکہ ہمارے بھائی اہل حدیثوں میں بھی ایسے حضرات موجود ہیں کہ دینی خدمات کے واسطے جان و مال قربان کر دینے سے دریغ نہیں فرماتے بلکہ ہر طرح اس کے فرائض منصبی کو ادا فرما کر سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔ اگر یہ حضرات نہایت خلوص و محبت کے ساتھ خدا کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے اس مدرسہ مدنی کی امداد فرمائیں تو بعونہ تعالیٰ یہ مدرسہ بہت جلد حکومت کی توجہ عالیہ سے حجاز کے لئے بلکہ دنیائے اسلام کے لئے قابل ثنا ہو سکتا ہے انشاء اللہ۔ یہی ایک وہ عظیم الشان مدرسہ مدنی خدمت ہوگی جس کا دنیا بھر کی دینی خدمتیں مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اے مقلب القلوب مری جماعت کے خوشحال اہل حدیثوں کے دلوں کو اس خدمت کی طرف متوجہ کر دے۔ آمین یا رب العالمین۔

یہ کام کس کا ہے یہ ایسا کام ہے کہ اس قسم کے مدرسہ کی ... جماعت اہل حدیث اور خوشحال اہلحدیثوں کا تھا۔ اس مقدس یادگار رسول اکرم میں علمی خدمات انجام دے کر اپنے تو دینی و آخرت میں ملت و جماعت کا مقرب بن تبلیغ علم دین ثابت کرتے۔ جیران رسول متبول کے بچوں کو جوانوں کو تعلیم دے کر مدینۃ الرسول کا حق ادا کرتے۔ مگر ایسا کرنے سے جماعت کا وہ گروہ جس کا سب سے پہلا فرض تھا اس لئے تو یہ ہے کہ حکومت کے ابتدائی ایام میں کسی خوشحال یا اعیان اہلحدیث یا ذمہ دار جماعت تبلیغ نے اس اہم مقصد کی طرف توجہ کر کے اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ اب بھی وقت ہے اپنے نجی ذرائع سے کام لیجئے خدا رسول اور قیامت کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے فراخدلی کے ساتھ اپنی دولت و ثروت کو یادگار رسول اکرم کے اس مدرسہ پر نثار فرمائیے اور آپ کے جن احباب کو اس قسم کے کار خیر کی تلاش و جستجو ہو ان تک اس مدرسہ کا ذکر خیر پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا۔

ترقی کے سوال کا اور اسباب حجاز جیسے ملک میں جہاں اپنی جماعت کے آدمی اور روپیہ پیسہ کی کمی ہو وہاں کوئی مبلغ حقانی سہولت کے ساتھ خاطر خواہ بلا امداد روپیہ کے کام نہیں کر سکتا۔ یقین جانئے آپ کے اس مدرسہ اہلحدیث کو یہاں سے کسی قسم کی معاونت یا حکومت سے مالی امداد قطعاً نہیں ہے۔ حاجیوں میں کثرت غیر اہلحدیث کی ہوتی ہے جو ایک پیسہ تک بھی اہلحدیث کے مدرسہ میں دینا روا نہیں سمجھتے۔ رہے اہلحدیث حجاج جو بہت ہی کم مدینہ طیبہ پہنچتے ہیں اور خود اپنے آپ کو غریب کہتے یا خرچ کم ہونے کی شکایت کر کے معذرت چاہتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ بعض تو لاعلمی کی وجہ سے اس مدرسہ میں آتے ہی نہیں۔ کیونکہ ہندوستان سے چلتے وقت کوئی زندہ دل بھائی ان کو اس مدرسہ کی طرف توجہ نہیں دلاتا نہ یہاں آنے کی تاکید کرتا ہے اور نہ پتہ بتاتا ہے اس لئے ان سے ملاقات نہیں ہو سکتی اور جن حضرات سے ملاقات ہوتی ہے وہ معمولی دس پانچ پیسہ کے سوا کوئی معقول رقم سے امداد نہیں فرماتے اور بعض ان میں صرف وعدہ پر اکتفا کرتے ہیں جسے پورا نہیں کرتے یا دیگر مدارس میں چندہ دینے کا عذر پیش کر دیتے ہیں۔ ہندوستان سے سوا پانچ حضرات کے اور کوئی شخص امداد نہیں کرتا۔ اور جماعت بدقسمتی سے بحیثیت جماعت ہونے کے یا جماعت کے خوشحال لوگ یا تبلیغ کی ذمہ دار جماعتیں یا حضرات اعیان اہلحدیث کام کرنے والے کے کام کی قدر نہیں کرتے۔ نہ علماء کی جماعت توجہ کرتی ہے نہ خوشحال اہلحدیث اپنی دولت و ثروت و صدقات خیرات کو مدینہ طیبہ میں خرچ کرنا جانتے ہیں اور نہ کسی قسم کی ایک پیسہ تک کی آمدنی تمام حجاز اور مکہ و مدینہ وجدہ سے اس مدرسہ کو ہے۔ پس آپ غور فرما سکتے ہیں کہ ایسی نازک و نادار تی کی حالت میں ایک اکیلا شخص اور وہ بھی بغیر امداد روپیہ کے کہاں تک اور کس قسم کی ترقی کر سکتا ہے؟ اور اس صورت میں مدرسہ کو کتنی ترقی ہو سکتی ہے؟

پھر بھی مدرسہ ہذا نے جو کام کیا ہے اور کر رہا ہے قابلقدر ہے آج تک اس نازک حالت میں مدرسہ ہذا نے جو کچھ کام کیا ہے وہ حقیقتہً قابلقدر ہی نہیں بلکہ جماعت کے لئے بے حد سرور و خوشی کا باعث ہے کیونکہ صدیوں کے بعد مدینہ طیبہ میں اہلحدیث کا تبلیغی مدرسہ کا قائم ہو جانا اور بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل طلبہ کا تعلیم پانا ایک زبردست تبلیغ کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے وہ طلبہ یہ ہیں: شیخ عبد اللہ مغربی۔ محمد زین العابدین جاوی۔ عبد الکریم جاوی۔ عبد الخالق مصری۔ محمد غزنوی۔ یوسف مدنی۔ ایوب مدنی۔ عبد الرحمن مدنی۔ سعید مدنی وغیرہم۔ الحال موجودہ درس میں افریقی، سوڈانی، حجازی، جاوی، مدنی وغیرہم طلبہ تعلیم پا رہے ہیں۔ ان میں سے آئندہ سال مدرسہ کی طرف سے دو طلبہ کو سند دی جاوے گی۔ انشاء اللہ۔ اور شیخ محمد زین العابدین جاوی سند لے کر جاوا پہنچ کر تبلیغ حدیث کر رہے ہیں۔ میرے بھائیو! دیکھو! اس مدرسہ کی بدولت کہاں کہاں تک حدیث کے مبلغ پہنچ گئے۔ اور آپ حضرات کے لئے کس قدر موجب رضا مندی اللہ عزوجل و خوشنودی رسول اکرم ہوگی پس آپ حضرات کے صدقات خیرات اور امداد کی قبولیت کی یہی ایک بہت بڑی دلیل بین ہے۔ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

مدرسہ کی آمد اور دو سال کا گوشوارۂ خرچ گذشتہ سال ۱۳۵۰ھ کو میرے ہندوستان جانے دو ہزار آٹھ سو نناوے روپے ساڑھے چودہ آنے ... وصول ہوئے۔ جس میں سے پانچ سو روپیہ بایں شرط دیا گیا تھا کہ اس کو مدرسہ کی زمین کی خریداری میں صرف کیا جاوے چنانچہ وہ رقم محفوظاً جمع ہے اور باقی رقم

بقایا سابقہ (۶۔ ۱۴۔ ۹۵۹۔ ۲۳۹ روپے) اور ۱۳۵۱ھ کی آمد از حج و بیرونجات بذریعہ حوالہ رجسٹری (۹۔ ۹۔ ۱۰۔ ۵۸) روپے وصول ہوئی۔ یہ سب رقم ملاکر کل میزان آمد تین ہزار دو سو اٹھاون روپے ہر (۹۔ ۶۔ ۳۲۵۸) ہوئے۔ جن میں سے سال ۱۳۵۲ھ کا خرچ درج ذیل ہے۔

خرچ بنام	ماہوار	سال بھر کا	کیفیت	خرچ بنام	ماہوار	سال بھر کا	کیفیت
مدرس اول شیخ محمود شویل	۳۰	۳۶۰	آپ نے ۱۲ ماہ درس دیا اور ۱۰ ماہ کی حصہ پر بنہ [illegible]	مدرسہ کی کتب حدیث	×	۶۱	یہ کتب مولانا محمد مدیر جو کا ست خرید کی گئیں
مدرس دوم شیخ سعید صدیق	۲۶	۳۱۲	آپ [illegible] سے تا ظہر درس دیتے ہیں۔	قلمدان دوات [illegible] رسید بک	×	۵۵	
مدرس سوم شیخ عبد المعطی مصری	۱۵	۱۸۰	آپ بھی [illegible] درس دیتے ہیں	چپڑاسی کاغذ وغیرہ مدرسہ کیلئے			
۱۰ طلبہ میں سے دس طلبہ کو فی کس [illegible] روپیہ کے حساب سے	۶۰	۷۲۰	[illegible]	[illegible] مدینہ [illegible] مدینہ تا دورہ چندہ میں		۵۱۰	الحاج سے مولوی عبد الرحمن کا سفر خرچ بھی اسی میں داخل ہے۔
۳۵ بوری گندم [illegible]		۴۲	[illegible]	[illegible]			
کراچی کا محصول حکومت جہاز و کرایہ [illegible]	×	[illegible]	کراچی سے [illegible] خرچ اترا [illegible]	میزان کل خرچ ۱۳۵۲ھ			۱۴۲۹۔۱۳ روپے ہوئے
بمبئی تا مدینہ منورہ دستی پرانی مشین کا سامان	×	۷۵	بمبئی بذریعہ [illegible] عبد الوہاب صاحب سوداگر چرم کلکتہ نے مدرسہ کے نام دی تھی اور آپ کی معرفت اس کا سامان باقی خرید کیا تھا	کل آمد ۱۳۵۲ھ			۳۲۵۸ روپے ہوئے
				باقی بعد منہائی اخراجات ۱۳۵۲ھ			۱۵۰۸ - ۱۰ - ۹ روپیہ

نوٹ: [illegible] جو محترم حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر [illegible] نے بھیجی تھی [illegible] کی اجازت سے مدرسین پر بھی خرچ کی گئی اور کپڑا کچھ تو حجاج سے دستیاب ہوا تھا اور پانچ تھان کپڑا صاحب محترم حاجی محمد یوسف صاحب [illegible] نے بھیجے تھے جو ۱۳۵۳ھ کیلئے کافی ہیں۔

سال رواں از محرم تا ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ کا خرچ

بقایا سابقہ (۹۔ ۱۰۔ ۱۵۰۸) ایک ہزار پانچ سو آٹھ روپے [illegible] اور ۱۳۵۲ھ کی آمد حجاج و بیرونجات بذریعہ حوالہ رجسٹری [illegible] روپے کل میزان آمد [illegible] ایک ہزار نو سو [illegible] روپے [illegible] آنے [illegible] پائی ہوئی۔

خرچ بنام	ماہوار	سال بھر کے	کیفیت	خرچ بنام	ماہوار	سال بھر کے	کیفیت
صدر مدرس مولانا محمد اسماعیل صاحب سورتی	۲۰	۲۲۰	آپ بغیر تنخواہ لئے درس دیتے ہیں اور ۲۰ ماہوار مولانا کے طعام و قیام کا خرچ مدرسہ کے ذمہ ہے جو لے لیتے ہیں	کاتب مدرسہ	۵	۵۵	
دوم مدرس شیخ صالح امام و خطیب حرم نبوی واستاد شریعت	۵	۳۵	آپ قبل ظہر ایک گھنٹہ یومیہ درس دیتے ہیں۔	کرایہ مکان مدرسہ	×	۲۰۰	یک پورے سال ۱۳۵۳ھ کا پیشگی لے لیتے ہیں۔
سوم مدرس شیخ عبد المعطی مصری	۲۰	۱۸۰	آپ چھوٹی جماعت کو صبح سے تا عصر درس دیتے ہیں اس لئے ربیع الثانی سے ۲۰ کر دیئے گئے ہیں۔	مدرسہ کیلئے فرش خریدا گیا	×	۵۸	
چہارم مدرس	۲۰	۱۶۰	آپ کا تقرر جمادی الاولیٰ سے ہوگا صبح سے تا عصر درس دیں گے۔	مدرسہ کا خادم اور خرچ پانی	۱۰	۱۰۰	چونکہ ماہ محرم و صفر نصف تک تعطیل تھی اسلئے ۱۰ کم ہیں
بڑی جماعت کے فی کس طالبعلم کو [illegible] روپیہ کے حساب سے دس طلبہ کو۔	۵۰	۵۰۰	ذی الحجہ و محرم میں چونکہ تعطیل تھی اس لئے ان دو ماہ کا وظیفہ ماہانہ نہیں دیا گیا۔	سفر مدرسہ برائے چندہ	۳۰	×	از جمادی الثانی الی ذی الحجہ کا حساب بعد رمضان ہوگا
چھوٹی جماعت کے فی کس طالبعلم کو [illegible] کے حساب سے [illegible] طلبہ کو۔	۶۰	۶۰۰	اس جماعت کے لئے دو مدرس ہیں۔	میزان کل خرچ ۱۳۵۳ھ			۲۶۵۳ روپیہ ہوئے۔
سب طلبہ کیلئے کپڑا اور سلوائی	×	۹۹	بازار سے خرید کیا گیا اور سلوایا گیا۔				۲۶۵۳ روپے

نوٹ } جب اس رقم مذکورہ میں خرچ ۱۳۵۳ھ ۸ - ۳ - ۲۶۵۳ روپیہ - آمدنی ۱۳۵۳ھ ۹ - ۹ - ۱۹۶۱ روپیہ میں سے منہا کیا تو آخر سال ۱۳۵۳ھ ذی الحجہ تک ۳ - ۱۴ - ۶۹۱ روپیہ کی ہوگی اور مدرسہ کا ماہوار کل خرچ جو ہر ماہ برابر ہو رہا ہے وہ ما للغہ ڈھائی سو روپیہ ہیں - اس حساب سے موجودہ رقم مذکور بمشکل تمام رمضان شریف تک چلے گی اور رمضان شریف تک کے ماہ میں مدینۃ الرسول کے طلبہ کو وظیفہ نہیں ملے گا۔

مقابلہ آمد وخرچ | میرے دینی بھائیو! ہندوستان سے جو رقم مذکورہ وصول ہوئی تھی وہ ۱۳۵۲ھ اور ۱۳۵۳ھ کے ماہ رمضان شریف تک بمشکل سے پوری ہوگی جو اس سال اتقدر رقم آنے کی امید نہیں ہے - کیونکہ میں اس سال ہندوستان نہ جا سکا - لیکن مصارف بدستور جاری بلکہ خرچ زیادہ ہونے کی امید قوی ہے - مگر خرچ کے مقابلہ میں جو آمد ہے وہ صرف یہ ہے کہ ایک صاحب ایک سو پچیس ۱۲۵ روپیہ دوسرے چند حضرات مل کر ایک شہر سے ستر روپیہ - اور ایک شہر کے چند اصحاب کی طرف سے ایک سو روپیہ - اور ایک گھر کے چند احباب مل کر دو سو روپیہ - اور ایک شہر کے پچیس روپیہ - یہ سب دو - تین سال سے برابر بھیج رہے ہیں - جزاہم اللہ وبارک فیہم - اس حساب سے کل میزان آمد سال کی صرف ۵۲۰ (پانچ سو بیس روپیہ) اور خرچ ماہوار دو سو پچاس ۲۵۰ روپیہ ہے تو اس حساب سے سال بھر کی یہ قلیل آمد مذکور صرف دو ماہ کا خرچ ہے اور باقی آٹھ ماہ کا خرچ مدرسہ کہاں سے کرے؟ میرے بھائی غور فرمائیں۔

محترم اہلحدیثو! آپ کے مدرسہ اہلحدیث میں سوا اہلحدیث کے کوئی امداد نہیں کرتا ہے اگر آپ سے اس مدرسہ مدنی کی اپیل نہ کریں تو بتائیں کہ ہماری وہ کونسی جماعت ہے جس کے پاس ہم جائیں اور امداد طلب کریں اس لئے ہم آپ سے اپیل کرنے اور توجہ دلانے اور امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور کیوں نہ خصوصیت سے اس اہم دینی مرکزی خدمت کو دیگر تمام خدمتوں پر ترجیح دینے کی تاکید اکید کریں جب کہ آپ کا روپیہ و دولت وثروت، مال ومتاع اور امداد اس بقعہ طاہرہ وسرزمین مقدس کے ایسے مدرسہ میں صرف ہوگا جہاں محبوب خدا شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم خود بنفسہ آرام فرما رہے ہیں۔ اللہ عزوجل آپ سب حضرات کو خوش وخرم رکھے آمین یا الہ العالمین۔

سفیر مدرسہ | مدرسہ ہذا کی طرف سے جناب مولانا حافظ عبدالرحمن صاحب دہلوی سفیر مدرسہ جماعت کے پاس جہاں جہاں پہنچیں وہاں کی جماعت بحیثیت جماعت کے مدینۃ الرسول کے اس غریب مدرسہ کے لئے کافی اور دوامی امداد فرما کر حرم شریف کے اندر رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ میں طلبہ کی نیک دعاؤں سے مستفیض ہوں۔ اور جن حضرات کے ہاں سفیر صاحب نہ جا سکیں وہ خود ہی مہربانی فرما کر جمع کر کے پتہ ذیل پر روانہ کر کے مشکور فرمائیں۔

شکریہ خصوصی | اراکین وخدام مدرسہ ہذا ان ہمدردان کا سچے دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو کئی سال سے اس کی امداد فرما رہے ہیں اور ان سب حضرات کا شکریہ جنہوں نے میرے ہندوستان جانے پر مدرسہ کی امداد فرمائی - جزاہم اللہ تعالیٰ جیعاً فی الدنیا والآخرۃ وبارک فیہم وفی اموالہم واولادہم آمین۔

اہلحدیث کی تمام انجمنوں وکانفرنس وجماعتوں کی خدمت شریف میں التماسانہ عرض حال | میرے بھائی اہلحدیثو! میں نے اپنا وطن ہندوستان چھوڑ کر مدینہ طیبہ میں محض اس لئے رہائش اختیار کی ہے کہ مدینۃ الرسول جیسے مرکزی مقام میں جو عرصہ دراز سے جماعت اہلحدیث کا کوئی تبلیغی مدرسہ نہیں ہے وہاں پہنچکر اس کام کو انجام دینا چاہئے چنانچہ میں نے بہت سی جد وجہد کے بعد آن بان وشوکت پر آپ کے اس مدرسہ کو پہنچا دیا ہے - اب آپ سے عرض ہے کہ میں آپ کی معزز جماعت کا ایک ناچیز مخلص خادم ہوں اگر مجھ سے کام لینا ہے تو آپ بحیثیت جماعت کے اور بحیثیت ذمہ دار تبلیغ کے اس مدرسہ مدنی کی طرف پوری توجہ کریں اور حسب طاقت دوامی امداد کیا کریں اور اگر مجھ سے یہ خدمت نہیں ہوتی تو آپ حضرات جسکو پسند کریں، اُسے اس خدمت کیلئے یہاں بھیجیں - میں اقرار کرتا ہوں کہ ہر طرح ان کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔

مدینہ طیبہ میں روپیہ روانہ کرنے کا بس یہی طریقہ ہے | جو ذیل میں درج ہے - بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈی کے نہ بھیجا جاوے۔

(۱) بذریعہ جوابی رجسٹری (جس پر روپیہ کا نام لکھا ہوا نہ ہو) بصورت نوٹ بنام ناظم دارعلوم القرآن والحدیث مدینہ طیبہ (حجاز عرب) باب مجیدی۔

(۲) " منی آرڈر بنام جناب شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر آنریری سکرٹری اہلحدیث کانفرنس صدر بازار دہلی۔

(۳) " " بنام جناب شیخ مستری فضل الدین صاحب ریکھی سوداگر فٹ بال میکر - شہر سیالکوٹ (پنجاب)

الداعی الی الخیر - (شیخ) احمد الدہلوی ناظم مدرسہ دارعلوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ منورہ (حجاز عرب)

نوٹ :- جملہ خط وکتابت پتہ مذکور پر ہونی چاہئے - اور تار کا پتہ یہ کافی ہے - احمد دہلوی - مدینہ عرب - ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

نوٹ } میں اپنے جملہ برادران اہلحدیثوں سے امید واثق رکھتا ہوں کہ اپنے ہاں کے آنے والے حجاج بھائیوں کو مدینہ طیبہ کے اس مدرسہ علوم القرآن والحدیث کی طرف پوری توجہ دلائیں گے - اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ - فقط - (احمد الدہلوی)

برہان التفاسیر

(۵۳)

تحریف لفظی یا معنوی کچھ شک نہیں کہ ہمارے مفسرین اور دیگر اکابر علماء میں سے بہت سے حضرات ان کتابوں میں تحریف معنوی کے قائل ہوئے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب تورات و انجیل کی تعبیر غلط کرنے سے تحریف کرتے تھے جیسے آج کل کیا جاتا ہے مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ

مسیح موعود دمشق میں منارۂ بیضا کے قریب اتریگا۔

کہا گیا ہے کہ اس سے مراد قادیان ہے (ازالہ اوہام) اور منارہ سے مراد منارۃ المسیح قادیان ہے۔

اس قسم کی تحریف سے پادری صاحب کو انکار نہیں (سلطان ص۲۳۸) آپ کو انکار ہے تو تحریف لفظی سے ہے۔ یعنی آپ کہتے ہیں کہ الہامی کتاب کا ایک شوشہ بھی تبدیل نہیں ہو سکتا نا ممکن ہے۔ چنانچہ اپنے دعوے کا ثبوت دینے سے پہلے ہم پادری صاحب کا پر زور دعوے نقل کرتے ہیں۔ جو یاد رکھنے کے قابل ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"کلام اللہ اور انسان ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ ہر ایک کلام یا کتاب جس کو ایک مرتبہ منجانب اللہ تسلیم کر لیا جائے وہ از روئے عقیدہ بائبل و قرآن تحریف و تبدیل کے امکان سے باہر ہو جاتی ہے کوئی فرد بشر خواہ کیسا ہی زور آور ذی اقتدار کیوں نہ ہو کوئی ملت چاہے کس قدر آمادہ بر خاش و شر و ذی عداوت کیوں نہ ہو ممکن نہیں کہ کلام الٰہی کو جو جہان کی ہدایت و روحانی ارتقا کی غایت کے لئے خدا کی صفات قدوسیت کی منشا کے موافق نازل ہوا۔ اور جس کی تبلیغ کے لئے انبیاء مبعوث ہوئے۔ اس کے ایک شوشہ یا نقطہ کو بدل سکے" (سلطان التفاسیر ص۲۹۳)

پادری صاحب کے اس دعوے کے بعد ہمارا فرض مؤکد ہو گیا کہ ہم آپ کو آپ کی مسلمہ الہامی کتاب میں ایسی تبدیلی دکھائیں کہ صاف صاف لفظوں میں تحریف ہو نہ کہ استنباط سے۔ پس انصاف کا ترازو ہاتھ میں رکھ کر انجیل متی کے حوالجات مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیے۔

"یسوع نے انہیں کہا اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی۔ مگر اس طرح کے دیو بغیر دعا و روزہ کے نہیں نکالے جا سکتے" (متی ۱۷: ۲۰/۲۱)

جس بائبل سے ہم نے یہ اقتباس نقل کیا ہے وہ ۱۸۸۳ء کی مطبوع ہے۔ عربی بائبل مطبوعہ ۱۸۵۷ء منقولہ از نسخہ مطبوعہ ۱۶۷۱ء میں بھی یہ فقرہ پایا جاتا ہے۔ ناظرین! اس عبارت میں فقرہ زیر خط یاد رکھیں اور دوسری اناجیل سے اس کی بابت سنیں لکھا ہے:۔

"کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ (انجیل متی مطبوعہ برٹش اینڈ فارن سوسائٹی لاہور ۱۹۰۶ء)

اس کے بعد ۱۹۰۶ء میں امریکن پریس لودہانہ کی مطبوعہ بائبل میں بھی یہ فقرہ نہیں ہے۔ اس اقتباس میں فقرہ مذکورہ زیر خط بالکل اڑا دیا گیا لطف یہ ہے کہ وہ فقرہ انجیل متی مطبوعہ ۱۸۸۳ء کے ۱۷ باب کا اکیسواں ہے مگر انجیل مطبوعہ ۱۹۰۶ء اور بائبل مطبوعہ ۱۹۱۶ء میں فقرہ اکیسواں کا نمبر کتابت میں حذف کر دیا لیکن ذہن میں بحال رکھا۔ یعنی نمبر ۲۰ کے بعد ۲۲ لکھ دیا اور نمبر ۲۱ بالکل نہ دارد جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہاں سے کچھ اڑایا گیا ہے وہ نمبر ۲۱ ہے۔

دوسری مثال انجیل متی میں یوں مذکور ہے:۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے باپ کا منہ جو آسمان پر ہے ہمیشہ دیکھتے ہیں کیونکہ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈھ کے بچاوے۔ تم کیا سمجھتے ہو الخ (انجیل متی در بائبل مطبوعہ ۱۸۸۳ء باب ۱۸۔ فقرہ ۱۰-۱۱ ایضاً بائبل عربی مذکورہ باب ۱۸۔ فقرہ ۱۱)

اس اقتباس کے فقرہ زیر خط ذہن میں محفوظ رکھیں اور مندرجہ ذیل انجیلوں کا بیان سنیں۔

انجیل متی مطبوعہ ۱۹۰۶ء میں یوں مذکور ہے:

میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔ تم کیا سمجھتے ہو الخ

بائبل مطبوعہ ۱۹۱۶ء میں بعینہ انجیل مطبوعہ ۱۹۰۶ء کی طرح مرقوم ہے۔ تلاش کرنے سے اس قسم کے ثبوت بکثرت مل سکتے ہیں مگر ہم اپنا اور اپنے ناظرین کا زیادہ وقت صرف کرنا نہیں چاہتے اس لئے خود اپنے مخاطب مدعی و شہادت میں طلب کرتے ہیں کیونکہ

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے شہادت تیری

ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ پادری صاحب نے مسئلہ تحریف پر سرسری بحث کی ہے لیکن یہ عربی مقولہ بھی صحیح ہے ولن یصلح العطار ما افسد الدھر۔

اس لئے آپ نے جتنی اس میں طوالت دی ہے اتنے میں الجھ گئے۔ ہم اس کا ذکر کرینگے۔ انشاء اللہ۔ سردست ایک مقام نقل کرتے ہیں۔ آپ بڑی دیانت سے واقعات کا اظہار کرتے ہیں کہ

"بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کاتب ایک لفظ کو لکھتا ہے اور اس کے بعد کی سطر کو لکھ کر پھر اس کی آنکھ دوبارہ اسی لفظ پر پڑ جاتی ہے اور پھر اسی سطر کو دوبارہ نقل کر لیتا ہے۔ مثلاً مرقس ۱۲ کو ۲۲ کے

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۶۲)

لہ تتمہ یہ ہے میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ کا ... نذر نیاز اولیاء درست ہوا ہے آن اس کے بعد پڑھئے۔

اور شاہ صاحب اسی فتوے کے لفظ قربت تبرہ نقل کردہ مولوی نعیم الدین کے ہمراہ فرماتے ہیں

"اگر ایں ولی را حلال مشکلات بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد مے کنند ایں عقیدہ او منجر بشرک وفساد مے گردد"

"یعنی البتہ اگر اس ولی کو حل کرنیوالا مشکلات بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد کرے (یعنی نعوذ باللہ من ذلک خدا اللہ تعالیٰ مجبور ہو کر حاجت روائی فرمائیگا) تو یہ عقیدہ باعث شرک اور فساد کا ہوجاتا ہے۔"

اور شاہ صاحب ص۹۵ میں فرماتے ہیں۔

"بتحقیق مبتلا شدہ اند مردمان بایں نذر ممنوع انتہی۔" یعنی "در تحقیق مبتلا ہوئے ہیں آدمی اس نذر ممنوع میں انتہی"

علیٰ ہذا حدیث ابوداؤد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اللہ کو پوری کرنے کے لئے بھی کسی ایسے مقام پر کہ وہاں کوئی وثن یعنی تھان وغیرہ کسی کی قبر یا کفر کا میلہ ہو اجازت نہیں فرمائی تو پھر مولوی نعیم الدین کا یہ باطل خبیث تحریف شدہ نتیجہ نکالنا کہ یہ بھی جائز ہے کہ کسی خانقاہ یا درگاہ یا کسی آستانہ میں اس کو ادا کرے کیونکہ وہاں کوئی بت ہوتا ہے نہ کفار کا میلہ۔

ناظرین پر یہ چالاکی وخباثت قابل غور ہے کہ ترجمہ وثن کا بت کیا تاکہ جاہلوں کو معلوم ہو کہ خاص صورت دار بت سے جس کو عربی میں صنم کہتے ہیں منع فرمایا حالانکہ وثن ہر عام اس چیز کو کہتے ہیں جو سوائے حق تعالیٰ کے پوجی جاوے خواہ قبر ہو یا تعزیہ۔ چھڑی ہو یا طاق یا لی ہو یا درخت وغیرہم۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث صحیح ترمذی میں ارشاد فرمایا۔

"تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان۔"

"یعنی مل جاویں گی کتنی قومیں میری امت میں سے مشرکین میں اور یہاں تک کہ پوجنے لگیں کتنی قومیں میری امت کے تھانوں کو۔"

اور مؤطا امام مالک رحمہ اللہ میں صحیح روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ "اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد۔" یعنی یا اللہ مت کر دینا میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے۔"

پس کیا خانقاہ درگاہ آستانہ جسکو جاہل لوگ پوجتے ہوں حسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بت نہ ہونگے بیشک ہونگے۔ پس ساری تعلی وفریب کاری مولوی نعیم الدین کی خاک میں مل گئی۔ علیٰ ہذا حدیث ام سعد صراط مستقیم میں محض ایصال ثواب کا ذکر ہے۔ خود مولوی نعیم الدین نے یہ لفظ لکھے ہیں کہ اس حدیث کو صراط مستقیم ص۶۳ میں نقل کیا ہے اور تمام عبادات کے ثواب پہنچنے کو تسلیم کیا ہے۔ پھر یہ بیہودہ الزام کہ اس عبارت نے فاتحہ گیارھویں تیجہ نذر نیاز سب جائز کردیا۔ پناہ بخدا۔ ئے لایزال اس کذب وبہتان کا کیا ٹھکانہ ہے جس کا حرف اور شمہ بھی صحیح نہیں نہ صراط مستقیم کی اس عبارت میں اس کا وجود بلکہ برخلاف اس کے صراط مستقیم ص۶۴،۶۵ میں صراحۃً مرقوم ہے:۔

"پس صحنک وتوشہا کہ ساختہ وپرداختہ پیشیاں است۔ وحقیقت آنست کہ کسانیکہ در نذر ونیاز ارتکاب معاصی وکفریات کنند ایشاں را ایصال ثواب منظور نیست بلکہ شرک مے کنند"

یعنی پس صحنک اور توشہ وغیرہ پچھلے لوگوں کے ساختہ پرداختہ ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ نذر ونیاز میں گناہوں اور کفر کا ارتکاب کرتے ہیں ان کو ثواب بھیجنا منظور نہیں ہے بلکہ شرک کرتے ہیں۔"

پھر اسی طرح تقویۃ الایمان میں ہے اور یہی شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتوی سے ص۹۵ میں نقل ہوچکا کہ نذر غیر اللہ داخل شرک ہے چنانچہ فتاویٰ عزیزی جلد ا ص۹۵ میں فرماتے ہیں۔ "بشرطیکہ نیت نذر غیر اللہ باشد مانند گنگھا وشیخ سدو وسمنی بوعلی قلندر وغیرہ۔" یعنی بشرطیکہ نیت نذر غیر اللہ کی ہو جسطرح کہ گنگا شیخ سدو اور سمنی بوعلی قلندر وغیرہ کی۔"

پس ناظرین اہل انصاف پر خود مولوی نعیم الدین ہی کی صریح خیانتیں اور فریب کاریاں ظاہر ہو کر اکابر ائمہ دین پر مشرک وگمراہ ہونے کی بجائے الزام کے خود اپنا گمراہ ومردود ہونا ثابت ہوگیا۔ والحمد للہ ذلک حمداً کثیراً۔

(باقی)

(بقیہ ص۱۱) یہ دوبارہ نقل کردیا گیا۔ مرقس ۹/۲۳ و ۹/۲۴ اور ۹/۴۸ کے بعد سہ بارہ نقل کردیا گیا۔" (سلطان التفاسیر ص۳۹۱)

برہان ہم ان مقامات کی عبارات ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ پھر کچھ عرض کریں گے مسیح فرماتے ہیں:۔

"جو کچھ اچھی زمین میں گرا وہ اگا اور بڑھ کے پھلا بعض تیس گنا بعض ساٹھ اور بعضے سو گنا پھر اس نے کہا کہ جس کو سننے کے کان ہوں سنے۔" (انجیل مرقس ۴: ۹)

اس اقتباس میں عبارت زیر خط زیر بحث ہے اسے یاد رکھئے اور دوسرا حوالہ سنئے:۔

"جو اس میں سے نکلتی ہیں وے ہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں اگر کسی کے کان سننے کے ہوں تو سنے۔" (مرقس ۷: ۱۵)

اس اقتباس میں فقرہ زیر خط کو پادری صاحب سہو کاتب کی وجہ سے مکرر کہتے ہیں مگر آجتک کل انجیلوں میں درج چلا آرہا ہے۔ پادری صاحب کا پیش کردہ دوسرا حوالہ ملاحظہ ہو۔

فتاوی

اطلاع عام | ہر قلمی جواب کے لئے لفافہ آنا چاہیئے جس پر اپنا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو۔ نیز فی جواب قلمی ہو یا مطبوعہ ۲ پائی غریب فنڈ کے لئے آنا چاہیئے جس کا حساب اخبار میں درج ہوتا رہتا ہے

س ۲۳۹ } جس مسجد کی تعمیر میں کچھ روپیہ ایسے لوگوں کا لگایا گیا ہو جو کہ سودی لین دین میں پرہیز نہیں کرتے۔ اس مسجد میں از روئے شریعت نماز ہو سکتی ہے یا کہ نہیں جواب مدلل ہو۔

(عبدالمجید از صدر الدین نگر ضلع بجنور)

ج ۲۳۹ } مسجد اصل میں زمین کا نام ہے (تفسیر عزیزی زیر آیت اذ یرفع) زمین اگر جائز طور پر قیمت سے یا سرکار سے یا کسی اور طرح سے مل جائے تو عمارت پر سودی روپیہ لگنے سے نماز میں خلل نہ آئے گا۔

س ۲۴۰ } زید ہر سال کے شروع میں تھوڑی روپیہ میں اپنا کاروبار شروع کرتا ہے اور بوقت ضرورت کچھ روپیہ سودی بھی چند ماہ استعمال میں لاتا ہے۔ زید کو امام مسجد کی تنخواہ میں چندہ بھی دینا پڑتا ہے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ امام مسجد کو زید کے گھر کا کھانا پینا اور اپنی تنخواہ کا چندہ لینا جائز ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۴۰ } جائز ناجائز ملنے سے اشتباہ ضرور ہے اور مشتبہ سے بچنے کی ترغیب آئی ہے۔

س ۲۴۱ } جو اشخاص صرف رسمی مسلمان ہیں یعنی نماز روزہ ادا نہیں کرتے۔ علاوہ اس کے شرک و بدعت میں بھی مصروف رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا نکاح پڑھانا اور اس کے عوض میں اجرت لینا جائز ہے کہ نہیں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نکاح پڑھانے کے عوض کچھ اجرت دلائی جاتی تھی کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۴۱ } حضرت عثمان کا قول بخاری میں آیا ہے کہ جب کوئی اچھا کام کرے تو اس سے مل جاؤ جب برا کرے تو ہٹ جاؤ۔ نکاح تو فی نفسہ اچھا ہے اس میں شرکت کر کے باقی رسوم سے الگ ہو جاؤ*

س ۲۴۲ } نابالغ کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے کہ نہیں اگر ہو سکتی ہے تو کس حالت میں؟

ج ۲۴۲ } نابالغ نماز کے احکام جانتا ہو قاری ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اس مضمون کی حدیث مشکوۃ میں ملتی ہے۔ (۱) داخل غریب فنڈ

س ۲۴۳ } سائل سوال نمبر ۱۸۶ مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲ جولائی ۱۹۲۴ء لکھا گیا ہے فاضل مفتی صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ نماز تراویح میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھنے کی بابت حضرت عائشہ رض اپنے غلام کو اجازت دیتی تھیں اب سوال طلب یہ ہے کہ آیا قرآن شریف کو دائیں طرف رکھ کر پڑھیں یا بائیں طرف رکھ کر پڑھیں یا سجدہ کی جگہ پر تھوڑے فاصلہ پر رکھ کر پڑھیں جواب مدلل مع حوالہ ہو ایسا ہی فرض نماز اور سنت نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ تاکہ ہم لوگ بھی تراویح نماز میں فرض نماز میں یا سنت نماز میں دیکھ کر پڑھنے کا عمل شروع کر دیں۔ جواب مع حوالہ ہو۔ (سید پیر بخش سیونگ مشین کمپنی شہر پرلاکھیمیڈی ضلع گنجام)

ج ۲۴۳ } حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ کانت عائشۃ یؤمھا عبدھا ذکوان من المصحف (بخاری باب امامۃ العبد والمولیٰ) یعنی حضرت عائشہ کا غلام ذکوان ان کی امامت کراتا تھا قرآن دیکھ کر پڑھتا تھا۔ حاشیہ پر لکھا ہے امام محمد اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک جائز بالکراہیۃ ہے۔ اس روایت میں تراویح غیر تراویح کا ذکر نہیں۔ امام بخاری کے فحوائے کلام سے بھی عام معلوم ہوتا ہے کہ فرض ہوں یا نفل۔ رہا یہ سوال کہ دائیں طرف تھا یا بائیں طرف، اس کا ذکر نہیں۔ آج کل جلسوں میں لیکچرار کے سامنے ایک کھڑی لکڑی پر تختی لگا دیتے ہیں جو لیکچرار کی طرف جھکی ہوتی ہے۔ اس قسم کی چیز پر قرآن شریف رکھ کر پڑھ لیا کرے کا غذوں کا ہوا سے بند رکھنے کے لئے بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ زیادہ امید کی حاجت نہیں لیکن بصورت اشد ضرورت میں، فعل نبوی سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔

(۱) داخل غریب فنڈ)

س ۲۴۴ } حامل اور مرضع یعنی جس عورت کو حمل ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کہا افطار کریں اور فدیہ دیں بعد میں قضا بھی کریں یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے (رد المحتار شامی) بعض نے کہا صرف فدیہ دیں۔ ان پر قضا نہیں۔ بعض نے کہا صرف قضا ہے فدیہ کی ضرورت نہیں اور حنفیہ رحمہم اللہ کا قول یہی ہے (رد مختار) بعض نے کہا فدیہ اور قضا دونوں کی ضرورت نہیں (تفسیر ابن کثیر) اب دریافت طلب یہ ہے کہ ہم کس قول پر عمل کریں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۴۴ } میرے خیال میں یہ دونوں حائض کے حکم میں ہیں۔ اس لئے بحکم عدۃ من ایام اخر روزہ رکھیں۔ (۲) داخل غریب فنڈ)

نوٹ | آپ کی شکایت متعلق اہلسنت، اس کے منیجر کو پہنچا دی گئی۔

س ۲۴۵ } حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مردوں کو ثواب رسانی کا کیا طریقہ تھا جواب مع حوالہ بتائیں (سائل مذکور)

ج ۲۴۵ } طریقہ جاریہ وہی تھا جو سعد صحابی کو اس کی ماں کے فائدے کے لئے کنواں نکلنے کا حکم دیا تھا جب کنواں نکل چکا تو فرمایا ھذا لام سعد (یہ کنواں سعد کی ماں کے فائدے کے لئے ہے) یہی طریق ہے کھانا پکا کر نیت کرے کہ یہ فلاں مردے کے فائدے کے لئے خدا قبول کرے۔ (۱) داخل غریب فنڈ)

---

* اجرت نکاح خوانی اجرت تراویح کی طرح ہے جو بلا اختلاف مروج ہے۔

متفرقات

ہمدردان اہلحدیث کی خدمت میں کئی بار اپیل کی گئی ہے کہ آج کل اخبار کی رفتار روبہ تنزل ہے آپ حضرات ابھی سے اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کریں۔ اگر ہر ایک خریدار اپنے اپنے حلقہ احباب میں سے ایک نیا خریدار پیدا کرے تو ایک حد تک تلافی مافات ہو سکتی ہے۔

حنفی فقہا خبردار خواجہ حسن نظامی دہلوی نے منادی کے ستمبر میں اعلان کیا ہے "آسان دین اسلام کے احکام" نامی کتاب کا آج خاکہ تیار کیا تاکہ مولویوں کی اس قید سے نجات ملے جو انہوں نے دین کو مشکلات میں ڈالنے کے لئے تیار کر دی ہے وغیرہ۔ اب دیکھا کیا ہوتا ہے خدا خیر کرے

حساب دوستاں کی بابت ناظرین کو کئی بار متوجہ کیا گیا ہے کہ قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی مہربانی کر کے مبلغ للعہ چار روپیہ چودہ آنہ سالانہ یا دو روپیہ آٹھ آنہ ششماہی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا کریں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیا کریں۔ اگر ان تینوں صورتوں پر عمل نہ ہو سکے تو پھر جب دفتر سے وی پی بھیجا جائے تو اس کو ضرور وصول کر لیا کریں۔

وی پی واپس نہ کیجئے کیونکہ وی پی کا محصول دفتر کی طرف سے لگایا جاتا ہے جو واپسی کی صورت میں نقصان عظیم کا باعث ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں رسالہ بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر نے حال ہی میں تصنیف کیا ہے جس میں بہت سے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مثیل مسیح ابن مریم نہیں۔ قیمت ۱ر

حضرت عیسےٰ کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا حج کئے بغیر مرنا" میں حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ نازل ہونے کے بعد حج کرنے کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۲ر

معجزہ اور مسمریزم میں فرق میں معجزات کی غرض و غایت بیان کر کے مسمریزم میں فرق بتایا گیا ہے۔ قیمت ۲ر۔ (تینوں کتابوں کے ملنے کا پتہ)
(۱) بابو حبیب اللہ کلرک نہر کٹڑہ مہاں سنگھ امرتسر
(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

امسال حج اکبر ہوگا اس کے متعلق تمام معلومات حاصل کرنے کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔
سیٹھ محمد زکریا زائرنیاز نیا ناگپاڑہ روڈ۔
عبد اللہ شکور بلڈنگ بمبئی ۸

روئداد مباحثہ الہ آباد جو حال ہی میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ امرتسری اور پادری عبدالحق صاحب کے مابین ہوا تھا۔ اس کی روئداد مولوی عتیق الرحمٰن صاحب دیوبندی کو مرتب کرنے کے لئے دی گئی ہے۔ چھپ جانے پر ہدیہ ناظرین کی جائے گی۔
راقم محمد ابراہیم ۱۱ محلہ نخاس کہنہ الہ آباد (یو۔ پی)

تفسیر ثنائی اردو کی آٹھ جلدیں ہیں جن میں جلد پنجم و ششم ختم ہو جانے کی وجہ سے مکرر زیر طبع ہیں۔ طباعت کا کام بہت تندہی سے ہو رہا ہے جس کے اختتام پر ناظرین کو اطلاع دی جائے گی۔ ناظرین مطلع رہیں۔

فاتح قادیان مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ جس میں مباحثہ لودہانہ متعلق آخری فیصلہ کی مفصل روئداد درج ہے ختم تھا اب مکرر طبع ہو رہا ہے۔ شائقین اپنی فرمائشات ارسال کر دیں۔

یاد رفتگاں (۱) میری رفیقہ حیات جو نہایت پکی موحدہ اور متبع سنت تھی اپنے خرد سالہ بچے چھوڑ کر عالم جاودانی کو کوچ کر گئی۔ انا للہ۔ (حکیم قائم الدین صدیقی امرتسری نقشہ نویس کمادر ڈویژن پاک پٹن ضلع منٹگمری)

(۲) حاجی عبدالصمد صاحب تاجر عطر لکھنؤ کی اہلیہ صاحبہ انتقال کر گئیں۔ انا للہ (مولوی محمد مظفر لکھنؤ)

(۳) میری لڑکی کلثوم کا انتقال ہو گیا۔
(حاجی رحیم بخش از جگر دھرپور)

(۴) میرے ماموں حکیم محمد عبد اللہ صاحب آروی اور میری نانی صاحبہ بعارضہ کالرا فوت ہو گئے انا للہ۔ (حکیم محمد مصطفٰے ۱۲۲ زکریا سٹریٹ کلکتہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

ضرورت مبلغ انجمن ہذا کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ایسے مبلغ کی ضرورت ہے جو سفارت کا کام بھی کر سکے۔ ضرورت مند پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔
محمد ابراہیم انصاری سیکرٹری انجمن اہل حدیث گیان پور۔ بنارس سٹیٹ)

تفسیر واضح البیان جو حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی تصنیف فرما رہے ہیں۔ تاحال زیر طبع ہے۔ اکثر احباب اس کے متعلق دریافت فرماتے رہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ تفسیر مذکور کے مکمل ہو جانے پر اخبار ہذا میں بھی اعلان کیا جاوے گا۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

برادران اہلحدیث علاقہ ترہت سے التماس ہے کہ اسمبلی کے انتخاب کے لئے ابھی تک کسی صاحب کو ووٹ دینے کا وعدہ نہ کریں حکیم عبدالخبیر صاحب صادق پوری و ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب دربھنگوی کے اعلان کا انتظار کریں جو عنقریب شائع ہوگا۔
(راقم حبیب احمد ندوی پھلواری ضلع پٹنہ)

دردمند مسلمانوں سے تعمیر مسجد کے لئے اپیل جھنگ شہر صوبہ پنجاب کا ایک قدیمی شہر اور صدر مقام ہے۔ اس میں قدیم الایام سے ایک جامع مسجد اہلحدیث ہے جو مرور زمانہ کی وجہ سے منہدم اور ناقابل استعمال ہو چکی ہے جو کہ وسعت دیکر از سر نو تعمیر شروع کی گئی ہے۔ لہذا اہل ثروت، صاحبدل، مخیر اور متدین اہل اسلام فراخدلی سے امداد فرما کر داخل حسنات ہوں۔ پتہ یہ ہے

ملکی مطلع

کشمیر میں اسمبلی اور مخالفین مرزائیت کو نوٹس

کشمیر میں اسمبلی کے انتخاب کا کام ختم ہوگیا خدا انجام بخیر کرے۔ اخبار "اسلام" سرینگر راوی ہے کہ ہم کو انگریز وزیر اعظم مسٹر کالون کا نوٹس معرفت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر پہنچا ہے۔

نوٹ | اخبار اسلام مخالفین مرزائیت مسلمانوں کا ہے۔ نوٹس کا مضمون یہ ہے :-

"یہ دیکھا گیا ہے کہ آپ اپنے اخبار کے کالموں میں مرزائیوں کے خلاف توہین آمیز تنقیدات بالواسطہ اور بلاواسطہ عموماً کرتے رہتے ہیں آپ کا یہ فعل امن عامہ اور سکون میں اضطراب پیدا کر دینے کے برابر ہے۔

آپ کو اس یادداشت کے ذریعہ تنبیہ کیا جاتا ہے کہ آپ آیندہ اس ریاست میں بسنے والی کسی قوم کے اور بالخصوص قادیانیوں کے خلاف اپنے اخبار کے کالموں میں کوئی حملہ نہ کیا کریں ورنہ آپ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

آپ کے نام یہ انتباہ آنریبل وزیر اعظم کے حسب الحکم جاری کیا گیا ہے۔

مولوی عبداللہ وکیل کو اسی طرح متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ مولیوں اور ملاؤں کے خلاف وعید دینی نہ کیا کرے۔ نمبر ۲۹۱۴ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء" (اسلام ۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء)

اہلحدیث | اس نوٹس میں صرف ایک لفظ (حملہ) قابل غور ہے۔ یہ لفظ قانونی ہے اس سے مراد وہ الفاظ ہوتے ہیں جو (بغیر صداقت دل آزار) ہوں۔ اس مضمون کا ماخذ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۹ ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں چند مستثنیات بھی ہیں۔ ان سب میں فائدۂ عام مخلوق داخل ہے۔

(۱) کوئی شخص جو اپنی طرف بلائے (دیا) مداری جو تماشہ کرے یا مصنف جو کتاب لکھے وہ اپنا فعل رائے عامہ پر چھوڑتا ہے لہذا اس کی بابت ہر ایک شخص کو اظہار رائے کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس استثنا کے ماتحت ہر مصنف کی تصنیف کے متعلق ہم اس کے حق میں اظہار رائے کر سکتے ہیں مثلاً

دھوکہ باز۔ فریب کار۔ جعلساز وغیرہ ہے جو اسے غلط دیتا ہے۔ نتائج غلط پیدا کرتا ہے خلقت کو گمراہ کرتا ہے وغیرہ۔

اس قسم کی تردیدات کو قانونی اصطلاح میں حملہ نہیں کہتے۔ اس لئے ہم جریدۂ اسلام اور دیگر مسلمانان کشمیر کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ لوگ قانون کے ماتحت مرزا صاحب کی تحریرات پر ہر قسم کی رائے دے سکتے ہیں مثلاً مرزا صاحب نے ایک اشتہار (مجریہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء) میں خدا سے دعا مانگی تھی کہ میرے لئے کوئی نشان دکھا جس سے میرے اور میرے مخالفوں میں فیصلہ ہو جائے وغیرہ۔ اس کے بعد اعتراف کیا ہے۔

"میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود۔ ملعون۔ اور کافر۔ اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا۔"

اس پیشگوئی کی میعاد جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک رکھی ہے چونکہ اس عرصہ میں کوئی اس قسم کا مطلوبہ نشان ظاہر نہ ہوا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہونے کی وجہ سے مرزائی نزاع کے لئے فیصلہ کن ہو۔ لہذا ہر ایک اہل الرائے کا حق ہے کہ مستثنیٰ مذکورہ کے ماتحت مرزا صاحب کے حق میں اس اعلان کے دائرے میں رہکر اظہار رائے کرے۔ ایسا کرنے سے نہ وزیر کشمیر روک سکتے ہیں نہ وزیر اعظم انگلستان منع کر سکتے ہیں نہ ان کا منشا ہے۔ حکومت کا قانون سب جگہ قریباً ایک ہی ہے۔ ہم ہندوستانی جس کام میں آزاد ہیں اہل کشمیر بھی آزاد ہیں۔ اللھم انصرنا۔

فضائے لاہور

؎ ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں

سارے پنجاب میں لاہور ہی ایک ایسا شہر ہے جو جدید اصطلاح میں تعلیم یافتہ لوگوں کا شہر کہلا سکتا ہے۔ تعلیم یافتہ پارٹی میں چوٹی کے لوگ اخبار نویس وممبران کمیٹی یا ممبران کونسل وغیرہ ہوتے ہیں۔ ممبران اسمبلی تو ان سب سے اعلیٰ اور ارفع ہونے چاہئیں۔

میں سچ کہتا ہوں کہ جلسہ حمایت اسلام میں تقریر کرتے ہوئے خیال ہوتا ہے کہ سقراط و بقراط کے ملک (یونان) میں تقریر کر رہا ہوں۔ دیگر بلاد میں سے سمجھا جاتا ہے کہ کسی دیہات بلکہ عرب کے بدوی لوگوں میں تقریر ہو رہی ہے جس میں بالکل سادہ سادہ الفاظ میں مضمون ادا کیا جاتا ہے۔ لیکن لاہور باوجود یونان ہونے کے اپنے اخلاق کی حیثیت سے دیہات سے بھی کم درجہ ثابت ہوا ہے۔ ہم اپنے الفاظ میں نہیں کہہ سکتے بلکہ ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ لاہور کے روزانہ اخباروں کے وہ مضامین دیکھیں جو ان میں کسی اختلافی امر کی نسبت ہوتے ہیں۔ واللہ شرم آتی ہے کہ آیندہ نسلیں اس ریکارڈ کو دیکھ کر ہم اسلاف کے حق میں کیا رائے دیں گی۔ خدا سمجھ دے۔

دوسری مثال آج کل یہ ظہور پذیر ہوئی ہے کہ دو چوٹی کے مسلمان بطور امیدوار اسمبلی کھڑے ہوئے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ سارے پنجاب میں ابھی

ان دو ہی کا نام آیا ہے۔ ان دونوں کی طرف سے یا نرم الفاظ میں کہیں تو ان کی پارٹیوں کی طرف سے جو جو اشتہارات نکلے ہیں اور نکل رہے ہیں ہر دو فریق ہمیں معاف فرمائیں کیونکہ (اظہار رائے کا ہم بھی حق رکھتے ہیں) ہم ایسی تحریروں سے یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہیں کہ دونوں امیدوار اس منصب کے لائق نہیں۔ ہم خود نہ کوئی اور اس سے منع نہیں کرتے نہ کر سکتے ہیں مگر بقول سعدی مرحوم

ہنر نما اگر داری نہ جوہر

اپنی خوبی اپنی لیاقت دکھائیے نہ دوسرے کی عیب جوئی اور جب بھی وہ جو شائستہ نہ ہونے سے افترا تک نوبت پہنچے اس کا اظہار کرنا مولانا حالی مرحوم کے اس شعر کا مصداق بنتا ہے ؎

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر دواں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

پٹنہ میں سیلاب

جناب من! السلام علیکم! گذارش احوال یہ ہے کہ بتاریخ ۵ اگست ۱۹۳۴ء ضلع پٹنہ میں سیلاب آیا۔ جس میں ۵۰ گاؤں بالکل غرق ہو گئے۔ جس میں ایک موضع لئی ہے۔ سات سو مکان میں صرف ۳۵ مکان بچے۔ جس میں نبی بخش خانساماں کا بھی گھر بالکل غرق ہو گیا۔ جس میں تین ہزار کا مال اور مکان بالکل بہ گیا۔ جس کی وجہ سے خانہ بدوش ہو رہے ہیں۔ ہر مذہب والے کو ہر جگہ سے امداد ملتی ہے۔ نہیں ملتی تو ایک بیچارے اہل حدیث ہیں جن کو بجز خدا کے کوئی سہارا نہیں ہے۔ برائے مہربانی جس صاحب سے جو امداد ہو کریں۔ ملنے کا پتہ:۔

نبی بخش۔ خانساماں لئی چکیہ ڈاک خانہ لئی (پٹنہ)

مولانا غلام محمد شملوی مرحوم کی یادگار

مولانا موصوف کے انتقال پر ملال سے ندوۃ العلماء کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی بظاہر ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ آپ کا خلوص آپ کا ایثار، آپ کی ندوۃ العلماء کے ساتھ محبت اور دلسوزی یہ سب باتیں ایسی تھیں جنہوں نے آپ کے دل میں ایک خاص ولولہ پیدا کر دیا تھا۔ یہ اسی خلوص اور جذبہ صادق کا نتیجہ تھا کہ آپ عنفوان شباب سے زندگی کے آخری لمحہ تک ندوۃ العلماء کی خدمت کرتے رہے۔ آپ نے اپنا تمام وقت قوم کی بہبودی میں صرف کیا اور اپنے لئے کوئی سرمایہ نہیں چھوڑا۔ قوم کا فرض ہے کہ مرحوم کے لئے ایسا سرمایہ فراہم کرے جس کا نفع انہیں قیامت تک ملتا رہے۔ دار العلوم کے دار الاقامۃ میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ سب طلبہ کے لئے کافی ہو سکے چنانچہ طلبا کی ایک کثیر تعداد درسگاہ ہی کی عمارت میں مقیم ہے۔ یہ حالت دیر تک قائم رکھنے کے قابل نہیں ہے طلبہ کی تربیت ان حالات میں مشکل ہے۔ ضرورت ہے کہ اس طرف جلد توجہ کی جائے۔ بعض دردمند اصحاب کا خیال ہے کہ دار العلوم کے چھوٹے بچوں کے لئے اصول حفظان صحت و اصول تربیت کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک چھوٹا بورڈنگ ہوس (دار الاقامہ) جس میں بیس بچے رہ سکیں پندرہ ہزار روپیہ کے صرف سے بنایا جائے اور ان طلبہ سے ایک ایک روپیہ ماہوار کرایہ لیا جائے اور اس رقم سے مستحق طلبہ کو جو قرآن و حدیث و تجوید میں اول آئیں مرحوم کے ایصال ثواب کی نیت سے وظائف دیئے جائیں۔ امید ہے کہ اہل خیر حضرات اس کار خیر میں اعانت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیگا۔

سید عبد العلی (بی ایس سی۔ ایم بی۔ بی ایس) ناظم ندوۃ العلماء۔ ۱۱ اگست ۱۹۳۴ء

تعلیم دندان سازی کالج

صوبہ ہذا کی اہم ضرورت کی تکمیل

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں دندان سازی کی سائنٹیفک تعلیم کے انتظام کا سوال کچھ مدت سے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور رہا ہے اور اب اہل صوبہ کے لئے جو مستند دندان سازوں کی کمی محسوس کرتے رہے ہیں یہ خبر موجب امتنان و تشکر ہوگی کہ حکومت پنجاب نے تعلیم دندان سازی کا خاص انتظام اس صورت میں کر دیا ہے کہ پنجاب ڈینٹل ہاسپٹل لاہور کا ایک حصہ ایک کالج میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ جو ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈنٹسٹری کے نام سے موسوم ہوگا۔ ابتدا میں داخلہ ان میڈیکل گریجوئیوں تک محدود رہیگا جنہیں اس ادارہ میں دو سال کا نصاب مکمل کرنا ہوگا۔ لیکن امید ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ ایک قرارداد طے کر لی جائیگی جس کے مطابق لائسنس یافتہ اشخاص کو آئندہ جماعت میں شامل کر لیا جائے گا۔ اور عنقریب صرف دندان سازی کے لئے چار سال کا نصاب قائم کر دیا جائے گا۔

کالج کا پہلا سیشن یکم اکتوبر کو شروع ہوگا اور ابتدائی جماعت میں داخل ہونے کے لئے طلباء کی درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں۔ (لاہور ۱۹ اگست)

ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر لاہور

یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء سے دیوانی اپیل ہائے دوم کی سماعت عدالت ہذا حسب ذیل طریق پر کریگی۔

ایک بنچ ان تمام مقدمات کی سماعت کریگی جو یکم جنوری ۱۹۳۴ء کے بعد دائر ہوئے ہیں۔ دیگر بنچ ہائے جلد پرانے مقدمات فیصل کریں گی۔ نئے مقدمات کو فوقیت دینے سے مدعا یہ ہے کہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ بعض اپیل ہائے محض تاخیر کی غرض سے دائر کئے گئے ہیں جبکہ یہ معلوم تھا کہ ان کی کئی سال تک سماعت نہ ہوگی۔ مزید براں جب کسی مقدمہ کی سماعت ہونے میں زیادہ عرصہ لگ جاتا ہے تو بہت سی درمیانی درخواستہائے دی جاتی ہیں جن سب کے فیصلہ کرنے میں وقت لگتا ہے جدید طریق سے امید ہے کہ تمام نئے اپیل ہائے دیوانی کا فیصلہ تاریخ ارجاع سے اندازاً چھ ماہ کے اندر اندر ہو جایا کریگا لیکن اس امر کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اہل مقدمہ تعاون کریں۔ امسلہ کی چھپائی ایک طویل سلسلہ ہے اور

ہم زمانہ ماضی میں یہ سلسلہ اور بھی زیادہ طویل اس وجہ سے ہوتا رہا ہے کہ اہل مقدمہ مزید فیس چھپائی و فہرست ہائے دستاویزات وغیرہ طلبی پر فی الفور داخل کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ جب مقدمہ کئی سال تک سماعت کے لئے پیش نہ ہوتا تھا تو اس وقت توسیع میعاد منظور کرنے میں بہت رعائت ہوتی تھی۔ آئندہ ماسوائے نہایت ہی خاص صورتوں کے توسیع

خطرہ! خطرہ!! خطرہ!!!

ہیضہ کے دنوں میں

اپنی خوراک یا اشیائے خوردنی اور صفائی کے متعلق احتیاطیں ضروری ہیں۔ مگر یہہ

احتیاطیں

بھی کئی مرتبہ ناکام ثابت ہو جاتی ہیں اور ایک معمولی سی بات ہیضہ کے اچانک حملہ کا موجب بن سکتی ہے۔ اور بہترین طبی امداد کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔ لہذا ہمیشہ

امرت دھارا

پاس رکھیں۔ اور بوقت ضرورت اس کو بطور حفظ ما تقدم اور صحت بخش دوا کے استعمال کریں!

معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

احتیاط | نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دینگی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا او شد ہالیہ یا امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اسلامیہ چاول ہاؤس ۱۹/۵

چاول ہر قسم۔ باسمتی۔ ذیرہ ددن۔ سالم۔ ادھواڑ۔ منگرو۔ تھوک و پرچون (ایک بوری) بمقابلہ دوسری دوکانوں کے اس دوکان سے خالص بر عائت مل سکتے ہیں۔ یوم سعید معراج مبارک کے لئے یکسالہ دو سالہ باسمتی حسب ضرورت مل سکتی ہے۔ مسلمانان علاقہ بمبئی، احاطہ حیدرآباد دکن ودیگر فرمائش دیکر مشکور فرمائیں۔

چوہدری سردار علی ولی محمد ملک منڈی نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرت سر۔ (پنجاب)

اکسیر راحت ۱۲/۴

مقوی باہ پرانے سے پرانے امراض جریان، رقت، سرعت، سوزاک اور پیشاب کی کل خطرناک بیماریوں کے لئے یہ جڑی بوٹیوں کا ایک کرشمہ ہے۔ ہفتہ بھر کے اندر اندر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ کچھ عرصہ تک ۱۵ خوراک کے لئے صرف ایک روپیہ قیمت ہوگی۔ ملنے کا پتہ،

مینجر دواخانہ نورالیقین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

مرد کو بنگ گھوڑے کو تنگ ۲/۴

صدیوں سے ہندوستان کے ہزارہا وید اور حکیم بنگ یعنی کشتہ قلعی کو مختلف ترکیبوں سے جریان، احتلام، رقت اور سرعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ کشتہ قلعی ٹھنڈا دھات پشٹ اور محافظ جوانی ہے۔ اب تو ڈاکٹر بھی مان گئے کہ جوانی کا بقا مادہ منی بنانے والی گلٹیوں کی صحت پر موقوف ہے۔ انہی گلٹیوں کی گرمی بڑھ جانے سے کچا مادہ پیدا ہو کر جریان، احتلام، سرعت اور رقت پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان گلٹیوں کی تیزی دور کرکے طاقت دینا اور گاڑھا ویرج بنا کر قدرتی طاقت پیدا کرنے کے لئے دنیا کی کوئی دوا کشتہ قلعی والی دواؤں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بندہ نے اپنے دیرینہ خاندانی تجربات کی بنا پر بہت سستی خوش ذائقہ دوائی سفوف جوانی ایجاد کی ہے۔ جس میں فی خوراک دو رتی کشتہ قلعی شامل ہے پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ

(۱) جریان، احتلام، رقت، سرعت دور ہو۔

(۲) بدن مضبوط ہو جوانی قائم رہے اور طبیعت میں مادہ منی جوش پیدا ہو کر طاقت زائل نہ ہونے پائے۔

(۳) ہندوستانی طب اور جدید سائنٹفک اصولوں کے مطابق تیار شدہ بے ضرر کشتہ قلعی استعمال ہو تو ہر سال چند ہفتے سفوف جوانی استعمال کریں۔

قیمت اٹھائیس خوراک سوا روپیہ علاوہ محصول۔

تنگ پوٹلی

حکیم اور ڈاکٹر متفق ہیں کہ عورت کی جوانی جلد ڈھلنے کا سبب آج کل نوے فیصدی جریان الرحم ہے۔ رطوبت بہنے سے اعضاء ڈھیلے ہو جاتے اور لذت نہیں رہتی۔ تنگ پوٹلی بغیر دوائی کھانے کے ہر قسم کی رطوبات کو بلا تکلیف بند کرکے مثل باکرہ تیرہ سالہ بنا دیتی ہے۔ قیمت اٹھائیس پوٹلی سوا روپیہ۔

حکیم نور احمد زبدۃ الحکماء
المعروف سرکاری حکیم ہوشیارپور

(۹۱۳)

مومیائی

مصدقہ علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہوں ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۵ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

(۹۱۴)

تازہ شہادات

جناب حکیم عبدالحنان صاحب روہ۔ "قبل ازیں کئی دفعہ آپ سے مومیائی منگوا چکا ہوں اور کئی مریضوں کو استعمال کرایا۔ الحمدللہ کہ نہایت مفید ثابت ہوئی اب دو مریضوں کے لئے دو چھٹانک بذریعہ وی پی بھیج دیں۔" (۱۳۔ اگست ۱۹۳۴ء)

جناب حکیم محمد امانت حسین صاحب پٹنہ "جناب کی تیار کردہ مومیائی اکثر دواخانہ میں رکھتا ہوں اور بارہا اپنے زیر علاج مریضوں کو استعمال کرائی اور بفضلہ تعالیٰ نہایت مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک ارسال فرماکر مشکور فرمائیں۔"

(۱۸ اگست ۱۹۳۴ء)　(مومیائی منگانے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بےمثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ

چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بیشمار ہیں۔ ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔

ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

تمام دنیا میں بےمثل

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اُردو میں ہے۔ اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین، شروح محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

پرنسپل صاحب طبیہ کالج کے

خاندانی اور مدت العمر کے تجربات

خاذیہ۔ سیلان الرحم۔ اٹھرا۔ ضعف باہ۔ جریان۔ آتشک وسوزاک۔ پھولا چشم۔ بواسیر۔ اولاد کا نہ ہونا

اسقاط حمل (رحم) قلت حیض ودرد (حیض) اور بہت دیگر پوشیدہ امراض کی ادویات ہمارے دواخانہ میں تیار رہتی ہیں۔ فائدہ نہ ہونے پر ہمراہ ادویہ مرسلہ جو طبیہ چھپے ہوئے کارڈ کے بھیجنے پر قیمت کا ½ حصہ واپس کردیا جاتا ہے۔ دریافت طلب امور کے لئے خط و کتابت کریں۔ خرچہ ڈاک بذمہ خریداران۔

شربت بادام جلیبی۔ ۲۰ قطروں میں شیریں۔ مفید۔ مسکن عطش۔ دافع امراض وبائی شربت بادام کا گلاس بنانا ہے۔ قیمت دو اونس ۱۲

منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ (پنجاب)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ عطا اللہ صاحب قریشی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی سب جج بہادر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

حیات محمد ولد مولاداد قوم جٹ سکنہ لوڑیکی۔ تحصیل ڈسکہ۔ مدعی بنام فضلدین وغیرہ مدعا علیہم۔

دعوے دخلیابی مکان

بنام (۱) امام الدین (۲) نظام دین (۳) سلطان علی، پسران کالا گوجر پیشہ شیرفروش ساکنان امرتسر کڑہ قلعہ بھنگیاں

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسمیان امام دین، نظام دین و سلطان علی مذکورہ بالا تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ بالا بتقرر ۸ الحجہ ۵۳ حاضر عدالت نہ آئینگے۔ تو ان کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔　تحریر ۱۶ شعبان ۵۳

دستخط حاکم　(مہر عدالت)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۶

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء

۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ مطابق، دسمبر ۱۹۳۴ء یوم جمعۃ المبارک

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	۱۰
رؤساء جاگیرداران سے	"	۱
عام خریداران سے	"	۵
"	"	ششماہی ۳
ملک غیر سے	سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ		۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۲) [illegible] جماعت اہلحدیث کی [illegible] خدمات کرنا۔

(۳) [illegible] مسلمانوں کے باہمی [illegible] کی نگہداشت کرنا۔

[illegible] ضوابط

(۱) [illegible] سال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) [illegible] کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ [illegible]

(۳) [illegible] مرسلہ بشرط پسند مفت [illegible] ہوں گے۔

(۴) [illegible] سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) [illegible] ٹکٹ [illegible] خطوط واپس ہونگے

فہرست مضامین

استقبال رمضان

(از منشی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

مہینہ صبر کا قریب آگیا ہے	بلندی پہ اپنا نصیب آگیا ہے
کرو مسلمانو تم اس کی تیاری	کہ مہماں تمہارا حبیب آگیا ہے
خبر جس کی قرآں میں دی ہے خدا نے	وہ رمضاں مبارک قریب آگیا ہے
یہ مژدہ مریضوں کو دیدو جہاں میں	کہ نزدیک کوئے طبیب آگیا ہے
نہ ہے خوش نصیبی ہماری یہ سمجھو	کہ رمضاں ہمارے نصیب آگیا ہے
ملے گا خدا سے جو مانگوگے اس میں	کہ وقت دعائے مجیب آگیا ہے

فضل کر خدایا تو عاصی پہ اپنے

کہ در پر ترے یہ غریب آگیا ہے

انتخاب الاخبار

—— حاجیوں کا جہاز جہانگیر ۲۶ نومبر کو بخیر و عافیت جدہ پہنچ گیا۔ اس میں ۴۵۰ آدمی سوار ہوئے تھے۔

—— امرتسر اسلامیہ کالج میں ۲ دسمبر کو شیخ خالد لطیف گابا نے "میں نے اسلام کیوں پسند کیا" پر تقریر کی۔

—— امرتسر ٹاؤن ہال میں ۳ نومبر کو انجمن اہلحدیث امرتسر کی طرف سے ایک اسلامی جلسہ زیر صدارت شیخ صادق حسن صاحب رئیس امرتسر منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے تعلیم اسلام پر ایک تقریر فرمائی۔

—— امرتسر کی مقامی پولیس نے ایک چور گرفتار کیا جس کے قبضہ سے ۲ ہزار روپیہ نقد برآمد ہوا۔

—— مشہور و معروف کانگرسی لیڈر ڈاکٹر ستیہ پال صاحب دہلی میں ایک تقریر کرنے کی بنا پر لاہور میں گرفتار کئے گئے۔ پھر ۲ ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔

—— کمرشل بنک لاہور کے منیجر کو دو ہندو نوجوان دھوکا دیکر ۹۲۶ روپے کی ہنڈیاں وصول کر گئے اور ظاہر کیا کہ یہ ہنڈیاں فلاں تاجروں کے نام ہیں ہم نے ان کو مال روانہ کیا ہے۔ جب ہنڈیاں ان تاجروں کو بھیجی گئیں تو مع پارسلوں کے واپس آگئیں۔ پارسل کھولے گئے تو ان میں اینٹ روڑے اور کوڑا کرکٹ بھرا ہوا تھا۔

—— جہلم شہر سے ایک اطلاع ملی ہے کہ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کا ایک پاؤ سونا دگنا کرنے کے بہانے لے کر چمپت ہو گیا۔

—— یکم دسمبر کو بمبئی سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ۹۵ ہزار ۹۰۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے۔

—— عبدالقیوم (جسے نتھورام آف کراچی کے قتل کے سلسلے میں سزائے موت کی سزا ہوئی تھی) کی اپیل مسترد کی گئی ہے۔

—— ہندو مسلم فساد آگرہ کے سلسلہ میں ایک ہندو ایڈووکیٹ کے مارے جانے پر دو مسلمانوں کو سزائے موت دی گئی ہے۔

—— گورنر بنگال پر مخالفانہ حملہ کرنے کے الزام میں جن ملزمین کو سزائے موت ہوئی تھی ان میں سے دو نے رحم کی درخواست کی ہے۔

—— پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے قرضہ بل پاس کر دیا ہے مگر ساہوکاروں کا ایک وفد اس کے خلاف آواز اٹھانے کیلئے گورنر پنجاب سے ملاقات کرنیوالا ہے۔

—— گاندھی جی نے وائسرائے سے صوبہ سرحد میں جانے کی اجازت طلب کی ہے۔

—— آگرہ جیل میں مقدمہ سازش کاکوری کے اسیر مسٹر جیٹرجی کو بھوک ہڑتال کئے ہوئے ۲ دسمبر تک ۱۶۳ دن گذر چکے ہیں۔

اہل حدیث کانفرنس کا وفد

پنجاب میں دورہ کر رہا ہے جہاں جہاں وہ پہنچے وہاں کے احباب ان کے کام میں امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ابوالوفاء)

انجمن اسلامیہ امرتسر کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ انجمن تحفظ ناموس رسول کراچی کی طرف سے عبدالقیوم خان کی سزائے موت کی تنسیخ کے متعلق شیخ صادق حسن صاحب پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ ایک آل انڈیا مسلم ڈیپوٹیشن تیار کریں جو کہ ہزایکسلینسی وائسرائے کو ملے۔ اس سلسلے میں جس قدر خرچ امرتسر میں پیش آئیگا وہ انجمن اسلامیہ ادا کریگی۔[۴] (میاں احمد ہیڈ محرر انجمن)

مدرسہ دار التکمیل مظفر پور کا نقشہ ہر سال سالانہ جلسہ میں پیش ہوتا رہتا ہے چنانچہ سنہ گذشتہ میں تین لڑکوں کی دستار بندی ہوئی۔ دار التکمیل کی یہ انتہائی خوش قسمتی ہے کہ اس کے صدر مدرس مولانا عبداللہ صاحب وہ مایہ ناز ہستی ہیں جن کا ہر علوم و فنون میں کامل د[ستگاہ] کہنہ مشق و محنتی و جفاکش ہونا سب کو تسلیم ہے۔ اس کے طلبہ جلسہ عام میں اپنی قابلیت کا جوہر دکھا کر عوام و خواص سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ مدرسہ خاموشی و سکون کے ساتھ کام کر رہا تھا لیکن اس سال زلزلہ کی وجہ سے اس کو سخت نقصان پہنچا لیکن جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب و حاجی عبدالرحمن صاحب بنارسی و کانفرنس اہل حدیث بالخصوص جناب حاجی احمد حسین صاحب دہلوی کی بروقت امداد سے مدرسہ کے تین مکانات چھوٹے چھوٹے مع سائبان بن گئے جن میں طلبائے مدرسہ قیام پذیر ہیں لیکن وہ کافی نہیں ہیں۔ اب التماس ہے کہ اس ضرورت اور مدرسہ کی بقا پر خیال رکھتے ہوئے ماہ رمضان کے موقع پر اپنے صدقات و زکوٰۃ و عشر و فطرہ سے اس کی امداد فرما کر اس کو قائم رکھیں۔ اس اہم ضرورت کے لئے خود صدر مدرس صاحب و دیگر متعلقین مدرسہ سفر کرنے والے ہیں۔ الملتمس ... ڈھاکہ مہتمم مدرسہ مذکور۔ (عدم اشاعت ...)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۸ عہ ... عبدالحمید ... دکن عہ میاں عبدالحق ساکن ... ضلع گوجرانوالہ ... بابو عبدالمجید ... سابقہ ۱۲ ... جملہ ... ذیل سائلین (۱) محمد علی مخدوم پور سے (۲) محمد حسین شور کوٹ کا (۳) سعید احمد دیوبند کا (۴) کریم بخش مظفر پور کا (۵) عبداللہ ... کے باجوریاں کا (۶) رحیم بخش ... کا (۷) شہادت علی ... کا (۸) محمود الحسن ... کا میزان ... جملہ سائلین کے نام اخبار اہلحدیث ایک ایک سال کیلئے بحساب غریب فنڈ جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ... امید ہے رمضان شریف میں احباب خیر صدقات جاری کرتے وقت اس فنڈ کا ضرور خیال رکھیں گے۔

یاد رفتگان | ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ... پنشنر سابق صدر انجمن اہلحدیث ... کر گئے۔ اناللہ ... (۲) میری ... انتقال کر گئی۔ مرحومہ ... نوازش علی خاں ... میری ...

[۴] گورنمنٹ/وائسرائے ہند نے اس وفد کو ملنے سے انکار کر دیا ہے اور اس کی بجائے ... میموریل پیش ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ

محدثین اور فقہا

رحمہم اللہ اجمعین

(۳)

گزشتہ پرچوں میں اس سلسلہ کے ۲ نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ہے۔

العدل کا نامہ نگار تاریخ اہل حدیث لکھتا ہے مگر اسے خبر نہیں یا صحبت کا اثر ہے کہ مذہبی جانبداری یا تعصب کو تاریخ میں داخل کرنا مؤرخ کے لئے کسی طرح جائز نہیں۔ اس اصول کو ملحوظ رکھ کر اپنے طریق پر نظر کر کے موصوف کو چاہئے تھا کہ اپنے مضمون کی سرخی تاریخ نہ لکھتا بلکہ کچھ اور رکھتا جس میں ذاتی رائے اور تعصب کی گنجائش ہو سکتی۔ خیر اس کی مرضی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

فاضل مضمون نگار پر قدرت کاملہ کا تصرف ایسا ہوا ہے کہ اس کو معلوم بھی نہیں ہو سکا۔ لیکن وہ تصرف اپنا کام کر گیا۔ ناظرین غور سے سنیں۔ آپ نے لکھا ہے:-

"با ایں ہمہ ہر قرن میں ممالک اسلام میں کسی نہ کسی کونے سے تقلید کے خلاف آواز بھی بلند ہوتی رہی ہے۔ خصوصاً ان بعض علماء نے جو قرآن و حدیث کے ظاہر الفاظ پر عمل کرنا لازم سمجھتے تھے۔ اور اجتہاد و قیاس سے ان کو خاص عناد تھا۔ تقلید کی مخالفت پر بڑا زور قلم صرف کیا ہے۔ ان لوگوں کو اصحاب ظواہر کہتے ہیں۔ اس فرقہ کا بانی داؤد ظاہری اصفہانی تھا۔ اور علامہ ابن حزم اس فرقہ میں ایک نہایت تند بیان اور درشت گو مصنف گذرے ہیں۔ جو تقلید کو حرام کہتے ہیں۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں اس کی تردید کی ہے"

(العدل ۷ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ)

اہلحدیث حدیث شریف میں آیا ہے لاتزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق۔ (ایک گروہ میری امت میں سے ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔) جو گروہ ممالک اسلامیہ میں تقلید کا مخالف چلا آیا ہے وہ طائفہ ظاہرہ ہے۔ جو بلند آواز سے پکارتا ہے

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ملے تو نقل کیا ہے
یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

آپ کو اختیار ہے کہ ان کو اصحاب ظواہر کہیں اور وہ آپ کو اصحاب الرائے کہیں۔ بہرحال وجود اس گروہ کا آپ نے تسلیم کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ بھی نکلا کہ تقلید پر اجماع ثابت نہ ہوا۔ کیونکہ اتنا بڑا گروہ جب ہر زمانہ میں تقلید کا منکر چلا آیا ہے تو اجماع کہاں ہوا؟ رہا یہ امر کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے ابن حزم کی تردید کی ہے۔ معاف فرمائیے۔ اس پر آپ نے غور نہیں کیا۔ شاہ صاحب نے تردید نہیں کی بلکہ اس قول کا محل بتایا ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب کے الفاظ یہ ہیں کہ ابن حزم کا قول کہ تقلید حرام ہے اس شخص کے حق میں صحیح ہے

انما یتم فیمن لهُ ضرب من الاجتهاد ولو فی مسئلة واحدة (حجة الله)	جس کو ملکہ اجتہاد حاصل ہو چاہے ایک ہی مسئلہ میں ہو

بتائیے اور انصاف سے بتائیے خدا کو حاضر و ناظر جان کر بتائیے کہ آپ کے علماء، فضلاء اس سے بھی گئے گذرے ہیں کہ ایک مسئلہ میں بھی ان کو ملکہ اجتہاد حاصل نہیں؟ میرا گمان ہے کہ ایسا کہنے والا ان علاموں کی سخت توہین کرتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ علمائے مقلدین خصوصاً اساتذہ مدارس عربیہ بوقت تعلیم و تدریس ایسی تقریریں کرتے ہیں کہ شائد خود مصنفین صحاح بھی اپنی زندگی میں ایسی جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول تقریریں نہ کرتے ہوں۔ باوجود اس کے مقلد کے مقلد ہی رہتے ہیں۔ حالانکہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کو ایک مسئلے میں بھی ملکہ استنباط ہو ابن حزم کا قول حرمت تقلید اس کے حق میں صحیح ہے۔ کیا یہ ابن حزم کے قول کی تردید کی ہے یا العدل کے دفتر میں علم کا نام رکھا گیا ہے۔

اعلان کوئی حنفی عالم ہمارے سامنے آئے۔ ہم ثابت کر دینگے کہ آپ کو ملکہ اجتہاد ہے۔ بلکہ آپ روزانہ اجتہاد کرتے ہیں۔ ساتھ ہی انکار بھی کئے جاتے ہیں۔ یہ مقولہ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے

منکرے بودن و ہم رنگ مستاں زیستن

اس کے بعد آپ نے حنبلی مذہب کا ذکر لکھا ہے۔

حنبلی مذہب اور وہابیہ نجدیہ مذاہب اربعہ میں سے چوتھا مذہب جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے حنبلی کہلاتا ہے اپنی ساری تعمیر حدیث پر رکھتا ہے خود امام احمد بن حنبل ایک بڑے پایہ کے محدث گزرے ہیں۔ اور ان کی کتاب مسند احادیث کا ایک گراں بہا ذخیرہ ہے۔ امام محمدوح کا عمل بڑی حد تک ظاہر حدیث پر تھا۔ رائے اور قیاس سے انہوں نے کام نہیں لیا اور یہی حال ان کے اتباع و مقلدین کا رہا۔ اس لئے مذہب حنبلی میں فقہا پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ اکثر حنابلہ ظاہر حدیث پر عمل کرنے میں اصحاب ظواہر کے قدم بقدم چلے ہیں۔ امام ابن تیمیہ اور علامہ ابن قیم اور متاخرین میں صنعا (یمن) کے قاضی شوکانی اس مذہب کے مشہور مصنف گزرے ہیں۔ جو اپنے مذہبی اصول کی بنا پر رائے قیاس اور فقہ کے سخت مخالف تھے۔ اور اسی مخالفت پر ان کا سارا زور تحریر صرف ہوا ہے۔ (العدل ۷ نومبر ۱۹۳۴ء ص۶)

اہلحدیث اللہ اللہ انسان کیسا بھولنے والا حیوان ہے۔ شروع شروع میں آپ نے بڑے زور سے یہ تقسیم کی ہے کہ محدثین صرف اقوال کے محافظ تھے اور فقہاء باریک باتوں کے راز داں تھے۔ بلکہ یہ بھی کہہ آئے ہیں کہ محدثین کی بدولت فقہاء اس محنت سے سبکدوش تھے۔ جس سے دو نتیجے مستنبط ہوتے ہیں۔ (۱) محدثین فقہاء نہیں۔ (۲) فقہا محدثین نہیں۔

پھر انہی فقہا کے چار مذاہب دنیا میں رائج بتائے تھے۔ جن میں امام احمد بن حنبل کو بھی ربع اسلامی دنیا کا فقیہ تسلیم کیا تھا جس کے یہ معنی ہیں کہ امام احمد (باصطلاح عدلی پارٹی) محدث نہ تھے۔ اب آپ اس فقرے میں پہلے سارے فقرات پر پانی پھیر کر کہتے ہیں۔

امام احمد کا عمل ظاہر حدیث پر تھا رائے اور قیاس سے انہوں نے کام نہیں لیا۔

ہمارے خیال میں یہ اختلاف اس قسم کا ہے کہ امام غزالی ہوتے تو اس پر رسالہ تہافت عدلیہ لکھتے

لطف پر لطف یہ کہ قاضی شوکانی کو حنبلی مذہب کا مصنف بتایا ہے۔ یہ تحقیق آپ کی بالکل اس شعر کی مصداق ہے؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

قاضی شوکانی کی تصنیفات جس نے نہ دیکھی ہوں وہ تو جو چاہے سو کہے لیکن جس نے دیکھی ہیں وہ تو یہی کہیگا کہ

ہماری عبادت کے لائق ایک ہی ذات اللہ ہے اطاعت کے لائق صرف نبی کی ذات ہے۔ (مقلہ شوکانی)

استفسار عدلی جماعت کے دونوں علاموں (علامہ عصری اور علامہ عدلی) اور دیگر ممبروں سے ایک سوال ہے کہ

جو طریق عمل آپ نے امام احمد کا لکھا ہے کہ اپنی ساری تعمیر حدیث پر رکھتے تھے اور قیاس سے کام نہیں لیتے تھے۔

آج بھی کوئی فرقہ مثلاً یہی آپ کا ممدوح عنایت فرقہ اہل حدیث بھی ایسا ہی کرے تو آپ کے نزدیک وہ راہ حق پر ہے یا نہیں؟؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(باقی)

قادیانی مشن

محمدی بیگم کے نکاح کی جدید تشریح

ایک جدید نبی کے قلم سے

ہوشیار پور (پنجاب) میں ایک شخص مرزا احمد بیگ مرزا صاحب قادیانی کی برادری میں سے تھا۔ اس کی لڑکی کا نام محمدی بیگم تھا۔ مرزا صاحب نے لڑکی کے والد سے نکاح کی درخواست کی تھی آپ پچاس سال سے متجاوز تھے اور وہ چھوکری تھی۔ لڑکی کے والد نے نہ مانا آپ نے بذریعہ الہام ان پر دباؤ ڈالا کہ اگر اور جگہ اس کا نکاح ہوا تو لڑکی کا والد اور خاوند ہر دو تین سال کے عرصہ میں مر جائیں گے۔ آخرکار وہ لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔×

اولیاء دلہن اس دھمکی میں بھی نہ آئے یہاں تک کہ مرزا جی دنیا سے رخصت ہو گئے اور آسمانی نکاح دنیا میں ظہور پذیر نہ ہوا۔ اس پیشگوئی نے قادیانی امت کو سخت پریشان کر رکھا تھا آخر بجکم جوئندہ یابندہ ان کو کامیابی ہو گئی۔

امت مرزا میں اس وقت دو گروہ مشہور ہیں۔ ایک قادیانی۔ دوسرا لاہوری۔ چونکہ اس پیشگوئی کی زد مرزا جی کی ذات پر پڑتی تھی۔ اس لئے یہ تکلیف دونوں میں برابر تقسیم ہوتی تھی اس کے جواب کی تلاش میں لاہوری پارٹی پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس پارٹی کے ایک اعلیٰ رکن ڈاکٹر بشارت احمد نے بڑی محنت سے جواب پا لیا تھا جس سے پبلک کو خاموش کر دیا تھا یہ تو ایک ڈاکٹر کا ذکر ہے جو نہ نبی ہے نہ الہامی۔ دوسرا جواب ایک نبی کا ہے۔ جس کی

× آئینہ کمالات

تفصیل یہ ہے کہ

قادیان میں آج کل ایک شخص احمد نور کابلی ہے جو بظاہر ذکر الہٰی میں مشغول رہتا ہے اس نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان ایک رسالہ کی صورت میں کیا ہے جس کا نام ہے حقیقۃ الرسالت اس پہ تاریخ اشاعت ۹ نومبر ۱۹۳۴ء لکھی ہے اس کے شروع میں اپنی رسالت کا اظہار یوں کیا ہے :-

اے پیغمبر احمد نور رسول اللہ تم قرآنی آدمی ہو تم کو قرآن دیا جاتا ہے۔ تم قرآن کے اتم مظہر ہو (ص۱)

اس جدید نبی نے بھی محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ ہم ان دونوں ڈاکٹر بشارت احمد اور نبی جدید (احمد نور) کے بیانوں کو بالمقابل نقل کرتے ہیں۔ بغرض تفہیم پہلے دونوں کا خلاصہ بتاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد عیسائی قوم ہے اور نکاح روحانی سے مراد مرزا صاحب کا ان پر غلبہ ہے جو بذریعہ دلائل ظاہرہ مرزا صاحب کو عیسائی قوم پر حاصل ہوا تھا۔ یہی نکاح ہے۔

جدید نبی کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد امت محمدیہ ہے۔ جتنا حصہ امت محمدیہ کا مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہے وہ مرزا صاحب کے نکاح میں آگیا ہے۔ اس نکاح سے دو لڑکے پیدا ہوئے ہیں نطفہ سے خلیفہ محمود روحانی اثر سے احمد نور جدید نبی۔ اب ہم ان دونوں بیانوں کو خود ان متکلمون کے الفاظ میں ہو بہو نقل کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں اور حظ اٹھائیں :-

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے بڑا زور جو اس آسمانی نکاح پر دیا ہے، تو ظاہر ہے کہ ہمارے ان پیش نظر الہامات کی بنا پر تو تھا نہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور دکھایا گیا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ وہ آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی۔ اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ نکاح روحانی ہوگا۔ اور کسی امت یا قوم سے ہوگا ایک معمولی عورت سے نہیں ہو سکتا۔ صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا تو نہ ہو۔ آج واقعات حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں۔ ایسی اعلیٰ شان کی محمدی بیگم کا تزوج جس خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا۔ (حالانکہ وہ مشروط بہ شرائط تھا) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے۔ اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا۔ ہمیں ایک گھوڑا ملیگا وہ تو نہ ملا۔ حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنے انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے، جو اس نام میں مضمر ہے۔ اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا۔ جس کا اشارہ قرآن کریم میں تھا۔ جس کی پیشگوئی حدیث میں تھی۔ اور جس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود (مرزا) فرماتے ہیں ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے یتزوج و یولد له کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے۔ یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہونگے۔ ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان انسان کو پیدا کریگا۔" الخ

(پیغام صلح۔ لاہور۔ ۲ جولائی ۱۹۳۴ء ص۳-۴)

احمد نور جدید نبی قادیان

"خدا کی گواہی بذریعہ مسیح موعود۔

محمدی بیگم کا نکاح آسمان میں پڑھا گیا۔

وہ پر خدا نے کس رنگ میں پورا کیا مگر آج خدا احمدی قوم کو بتلاتا ہے مشاہدہ کراتا ہے۔ غور کرو مسیح موعود کے وقت محمدی بیگم آنحضرت کی امت مراد تھی جو آنحضرت کی روحانی بیوی تھی جو حصہ محمدی بیگم کا ابن مریم کے نکاح میں آیا اس حصہ میں سے محمود مع رلا کا پیدا ہوا۔ آسمان میں نکاح ہوا اس لئے روحانی نطفہ قرآن سے پیدا کیا گیا۔ آسمان سے ہی نازل ہوا۔ ابن مریم کو دو لڑکوں کی بشارت تھی نام آپ کو محمود بتایا گیا۔ سو خدا نے دونوں پورے کئے۔ ایک ظاہری نطفہ سے اور ایک روحانی نطفہ سے۔ مگر قوم کے لئے مبارک وہ جو آسمان سے آیا ہے۔ جو تین کو چار کرنے والا ہے۔ تین موجود ہیں کہ چوتھا آگیا ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ تا محمدی قوم کے لئے بھی امام ہو کہ وہ امام مہدی ہے۔ عاجز آنحضرت کی قوم اور امت سے بھی ہے اور ان لوگوں سے ہے جو مومن منکوحہ ابن مریم کے ہو چکے تھے۔"

(رسالہ حقیقت الرسالت ص۱)

ﷺ یہ جدید نبی اپنے آپ کو محمد روحانی (ابن مرزا) لکھتا ہے اسی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

اہلحدیث: کیسی عمدہ تاویل ہے اور کیسی اچھی تفسیر ہے۔ غالباً اب تو کوئی مخالف سے مخالف بھی چون وچرا نہ کرے گا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہیگا کہ شیخ چلی اور ملّا دوپیازہ ابھی زندہ ہیں۔ سو یہ کوئی عیب نہیں۔ باکمال لوگ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں سے

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام شان

برکات رمضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! ماہ رمضان اپنی ہزار ہزار فیوض وبرکات کے ہمراہ آگیا ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان میں سے یہ بھی ایک رکن ہے۔ اس کے روزے ہر مسلمان پر فرض ہیں۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔ من شہد منکم الشہر فلیصمہ (جو کوئی تم سے اس مہینہ (رمضان) میں زندہ موجود ہے وہ روزے رکھے)

روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ صرف اسی امت پر ہی نہیں۔ جیسا کہ فرمایا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (تم پر روزہ ایسا ہی فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض تھا) گو اوقات مختلف تھے یعنی بنی اسرائیل تو عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے کہ اس دن فرعون غرق کیا گیا تھا۔ نصارےٰ نزول مائدہ کے دن کا روزہ رکھتے۔ علیٰ ہٰذا جس جس دن اللہ تعالےٰ کا کوئی انعام ان پر نازل ہوا تھا اسی دن کا روزہ ان پر فرض کیا گیا۔ اسی طرح جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رمضان کے روزے فرض ہوئے کیونکہ یہ وہ مبارک اور مقدس مہینہ ہے جس میں ایک نعمت بے بہا، خزینۂ حکمت وموعظت ونور ہدایت یعنی قرآن مجید، انس وجان کے لئے فلاح دارین کا سامان بن کر نازل ہوا۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے شہر رمضان الذی اُنزل فیہ القرآن ھُدًی للناس وبیّنٰتٍ من الھدیٰ والفرقان۔ (رمضان کا ہی مہینہ ہے جس میں نازل ہوا قرآن ہدایت واسطے لوگوں کے اور دلیلیں روشن راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی) کسی انعام کا شکریہ ادا نہ کرنا کفران نعمت ہے۔ برادران! ماہ رمضان آگیا ہے کمر ہمت باندھو خود بھی اسے نبا ہو اور اپنے بھائیوں کو ترغیب دو۔ لتکبروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون۔

روزہ کی ظاہری صورت تو یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانا پینا ترک کیا جاوے اور مرد وعورت آپس میں ملاپ نہ کرنے پاویں۔ لیکن علاوہ اس کے ایک اور چیز ہے۔ جو روزہ میں بمنزلہ روح کے ہے۔ اور جس کے بغیر بھوکا پیاسا رہنا بالکل بے فائدہ ہے۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ اَن یّدع طعامہ وشرابہ (جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالےٰ کو اس کے کھانا پینا ترک کرنے کی کوئی پرواہ نہیں)

نیز فرمایا۔ فلا یرفث ولا یصخب فان سابّہ احدٌ او قاتلہٗ فلیقل انی صائم (روزہ دار عورتوں سے میل جول کرے نہ شور وغل کرے اگر کوئی اُسے گالی بھی دے یا لڑائی کرے تو خود اس کے مقابلہ صرف اتنا کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں

اعلیٰ اخلاق بنتا ہے: علاوہ اخروی فوائد کے جب روزہ دار خواہشات نفسانی پر قابو پاکر تحمل اور ضبط نفس کا خوگر ہوجاتا ہے۔ فتنہ انگیزی وفساد شرارت سے باز رہتا ہے۔ اور اعلیٰ اخلاق نیک خو ہونے کی وجہ سے اس کی دنیوی زندگی بھی آرام سے گذرتی ہے۔

روزہ کی جزا: یہ ایک طویل مضمون ہے۔ قیام رمضان تلاوت اور روزہ کے اجر میں اس قدر احادیث ہیں کہ ساری لکھی جاویں تو طوالت کا خوف ہے ذیل میں صرف دو تین احادیث ہی درج کی جاتی ہیں۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانًا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (متفق علیہ)

(ترجمہ) ابوہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے روزہ رکھا درانحالیکہ اس کے دل میں ایمان ہو اور خدا سے اجر لینے کے لئے روزہ رکھا ہو اس کے پچھلے سب گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو رمضان میں راتوں میں عبادت کرے درانحالیکہ ایماندار ہو اور ثواب پانے کا ارادہ رکھے اس کے سارے پہلے گناہ بخشے جاوینگے۔ اور جس نے لیلۃ القدر (رمضان میں ایک رات ہے غالباً ستائیسویں) کی رات کو قیام کیا ایماندار ہوکر اور ثواب کی غرض سے اس کے بھی پہلے سارے گناہ معاف کئے جاوینگے۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن اٰدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف (قال اللہ) الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃٌ عند فطرہ فرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیبُ عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا

یصحب فان سابه اوقاتله احدٌ فلیقل انی صائم۔

(ترجمہ) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں سے بندہ کو ایک نیکی کا کئی گنا اجر ملتا ہے۔ یعنی دس سے سات سو تک۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا سوائے روزہ کا وہ میرا ہے۔ اور میں ہی اس کا اجر دوں گا (سبحان اللہ خدا دینے والا ہو اور بندہ مانگنے والا) بندہ اپنی خواہشات نفسانی اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک روزہ افطار کرتے وقت اور ایک اپنے رب کی ملاقات کرتے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ روزہ شیطان مردود کے وار رد کرنے کے لئے ڈھال ہے۔ جس دن کسی کو روزہ ہو تو عورتوں سے میل ملاپ نہ رکھے اور بے ہودہ شور و شغب نہ کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑائی کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

عن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه و یقول القرآن منعته النوم باللیل فشفعنی فیه فیشفعان (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(ترجمہ) عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ روزہ اور قرآن (قیامت کے دن) انسان کے لئے شفاعت کرینگے روزہ کہیگا اے رب میرے میں نے اسے تمام دن کھانے اور شہوات سے روکا تھا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے۔ اور قرآن کہیگا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا تھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمائیے۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جاوے گی۔

پس برادران عزیز و بزرگان محترم اس عالم مثال میں جبکہ اعمال روزہ، قرآن مجسم ہوکر روزہ دار کے حق میں حمایت ہمدردی کا حق ادا کریں گے۔ ہمیں چاہئے کہ اس عالم فانی میں ان کو خاطر خواہ نباہ کر ان کا حق ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

(رحیم بخش سکرٹری انجمن محمدیہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ)

حضرت علی اور سبط اکبر کا تضاد فی العمل

ائمہ اثنا عشریہ امامیہ کو من اللہ منصوص تسلیم کرتے ہوئے

(از قلم ملک عبد الغنی صاحب سوہدروی از علیگڑھ)

ولیکن معصومیت اور منصوصیت کے لئے لازم یہ ہے کہ ایسے اصحاب اپنے منصب سے کسی حال میں دستبردار نہ ہوں۔ جیسا کہ انبیاء و رسل میں سے کوئی ایک بھی اپنے منصب سے کنارہ کش نہ ہوا اور یہ حضرات (ائمہ اثنا عشریہ) تو نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ (علی نبینا و علیہم السلام) ہر ایک سے افضل و اولیٰ تر ہیں۔ اسی افضلیت کے مطابق ان کا منصب امامت بھی انبیاء و رسل کے مرتبہ نبوت و رسالت سے اعلیٰ و برتر ہونا چاہئے اور یہی کہا بھی جاتا ہے۔ ولیکن تعجب ہے کہ جب انبیاء و رسل میں سے کسی ایک نے کسی شان میں اپنے عہدہ نبوت یا رسالت سے دست برداری نہیں کی۔ حالانکہ ان کی قوموں نے ان کو بڑے بڑے لالچ دئیے۔ بڑی بڑی تکلیفیں پہنچائیں۔ مگر انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ ہم اللہ کی طرف سے رسول ہیں۔ اس نے احکام پہنچانے کے لئے مبعوث ہیں۔ جیسا کہ سورہ اعراف میں اکثر انبیاءؑ رسل کی دعوت تبلیغ منقول ہے۔

آئیے ذرا ان "دوازدہ معصومین" میں سے (فی الحال صرف) ابو الائمہ اور سبط اکبر جناب حسن کے منصب امامت پر نظر ڈالیں۔

جناب امیر کا ماجرا تو ظاہر ہے کہ صدیق اکبر کے انعقاد خلافت پر آپ نے کسی عنوان (جلی یا خفی) سے اپنے منصب امامت و خلافت کا اعلان کیا نہ کسی سے انفرادی طور پر کہا کہ مجھ اللہ کے بنائے ہوئے خلیفہ کے ہوتے ہوئے تم لوگ ابن ابی قحافہ کو خلیفہ بنانے والے کون ہو؟

ادھر عوام کی اس غفلت پر بھی تعجب ہے کہ خم غدیر کے واقعہ کو ابھی پورا ایک سال نہیں گذرا جہاں رسالتمآب نے جناب علیؓ کو لاکھوں مسلمانوں کے سامنے (بقول شیعہ) اپنا وصی اور نائب مقرر فرمایا۔ جس پر ابن الخطاب نے "بخ بخ لك یا ابا الحسن" کہنے سے تصدیق کی۔ اور آیت "الیوم اکملت لکم دینکم" (آج علی کے اعلان خلافت پر ہم نے دین کمل کردیا (شیعہ)) نے توثیق مزید کردی۔ اور اس سے ۲۳ برس پہلے سے حضرت علی کے محامد میں جو ۳۰۰ آیتیں یکے بعد دیگرے نازل ہوئیں۔ وہ بجائے خود موجود تھیں۔ مگر ان سب کے ہوتے ہوئے صرف ایک سقیفہ بنی ساعدہ کی مختصر سی سازش وصی رسول کے تمام حقوق پامال کردیتی ہے اور پبلک منصوص من اللہ والرسول خلیفہ کو کسی عنوان شمار تک میں نہیں لاتی۔

الغرض حضرت علی نے نہ کہا پر نہ کہا۔ کہ "خلیفہ تو میں ہوں" اور کسی سے نہ کہا (مگر ہم مقداد، سلمان، ابوذر، عمار یاسر کے ذمہ دار نہیں کہ ان سے کہہ بھی دیا ہو) اور ان منصوص من اللہ بزرگوار کے خبط کی داد دیجئے کہ ابن ابی قحافہ کی رحلت کے بعد جب ابن الخطاب کے ہاتھ پر بیعت

ہونے لگی تو آپ جب بھی صبر کئے رہے۔ ابن عفانؓ پر لوگ جمع ہوئے تب بھی نہ بولے۔ تاآنکہ پورے ۲۴ سال اس منصب خداداد کو ظاہر نہ ہونے دیا۔ بلکہ برعکس اس کے ان غاصبوں کی وزارت کرتے رہے۔ اور ایسی عمدگی اور دیانت سے کہ آج ان کے اتباع یہ فخر کرتے ہیں کہ خلفائے ثلاثہ کی وسیع مملکت جناب امیر ہی کے مشوروں کا صدقہ تھی۔ اگرچہ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ جو اتنے بھلے منتظم تھے انہوں نے خود اپنے دور خلافت میں کتنی دنیا مطیع اسلام کی۔ مگر ہم اس نوک جھونک میں پڑنا نہیں چاہتے۔

ہاں صاحب! خلفائے ثلاثہ تو غاصب تھے اور جو غاصب ہو خصوصاً وصی رسول کے حقوق کا وہ ظالم ہوتا ہے اور ظالم ملعون۔ تو پھر حضرت علی کو کیا ایسی مجبوریاں تھیں جو ۲۴ سال تک ان .... کی وزارتیں کرتے رہے۔ سابقہ مرسلین میں سے حضرت موسےٰ علیہ السلام ہی کا قصہ دہرائیے کہ انہوں نے فرعون کو صرف ظالم اور کافر ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ اور ہجرت کر گئے جناب ابراہیم کا واقعہ دیکھئے کہ آپ نے ظالم و کافر باپ اور قوم کو کس ڈنکے کی چوٹ چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے وھلم جرا۔ الغرض یہ تو ابوالائمہ کا طرز عمل تھا۔ ان کے بعد جناب حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔ جو "دوازدہ معصومین" میں سے دوسرے خلیفہ منصوص من اللہ والرسول تھے۔ جنہوں نے حضرت الامیر کے ارتحال پر ایک مجمع میں وعظ کیا۔ پھر خود کو خلافت کے لئے پیش کیا۔ جن کی بیعت ہزاروں نے کی اور یہ سب کچھ صحیح ہے۔ مگر یہ کیا طرفہ ہے کہ جو خلیفہ بلا فصل تھے۔ یعنی جناب الامیر انہوں نے تو خود کو پیش نہ کیا۔ مگر ان کے صاحبزادے صاحب نے وعظ کیا خود کو پیش کیا بیعت لی اور جہاد کے لئے نکلے۔ اس کا جواب اگر یہ ہو کہ رسالتمآب کی رحلت کے موقعہ پر مدینہ میں مخالفین امیر نے نرغہ کر رکھا تھا۔ اس لئے حضرت امیر خاموش رہتے آئے۔ تو عرض ہے کہ جناب امیر کی وفات پر بھی فتنوں کی کیا کمی تھی۔ جس کا ثبوت حسن کی یہ چار روزہ خلافت ہے۔ الحاصل اعتراض یہ ہے کہ دو متوالی خلفا جو منصوص من اللہ ہوں ان کے عمل میں یہ تضاد کہ

مگر حضرت حسن نے فوراً خود کو خلافت کے لئے پیش کر دیا۔ ضرور قابل ارتفاع ہے۔ جس کے لئے ہم شیعی حضرات سے استمداد کرتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ التماس بھی قابل غور ہے کہ جب تک اس تخالف عمل و تضاد کا ارتفاع نہ ہو۔ حدیث ثقلین کیونکر قابل تمسک ہو سکتی ہے اس طرح سے کہ ثقل اکبر و سلسلہ ائمہ کا نصب العین تو اس نصب کی سرانجام دہی تھا۔ جس کے لئے ذات الالہ نے آدم کو پیدا کیا (بقول امامیہ) تاکہ اُسے اپنی خلافت عطا فرمائے۔ جو دراصل ایک امانت تھی دوازدہ معصومین کے لئے۔ جسے آدم سے لے کر رسالتمآب تک یکے بعد دیگرے تمام انبیاء و رسل حضرت علی تک پہنچا گئے۔ اور جو بالآخر امام آخر الزماں (جو بارھویں امام ہونگے) تک پہنچے گی۔ اور جب وہ امام آخر کو مل جائیگی اسی وقت سے دنیا کا خاتمہ شروع ہو جائیگا۔ کیونکہ عالم کون و مکاں کا تمام زرخشہ صرف "دوازدہ معصومین" کے حق خلافت کی ادائیگی تک ہے۔ یعنی ؎

شمیم گل تیری ہستی بقائے بوستاں تک ہے۔

(جیسا کہ شیعی حضرات کا دعویٰ ہے)

جناب حسن کے طرز عمل پر دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جب منصب خلافت منصوص من اللہ والرسول ہے۔ تو پھر حضرت حسن نے معاویہ کو خلافت کیوں واپس کر دی۔ اور وہ بھی چند لاکھ درہم کے بالعوض۔ فغشروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ (الآیہ) کا مصداق حسن کا یہ خلع خلافت ہی تو نہیں جیسا کہ "وفدیناہ بذبح عظیم" کا مصداق شہادت حسین کو بتایا جاتا ہے۔ کیا نبوت رسالت امامت خلافت انبیا سابقین میں سے کسی نے بیع کی ہے؟ اگر ایسا نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا۔ تو پھر جناب حسن کے اس اقدام (بیع خلافت الٰہیہ) کو کیا کہئے گا؟

رمضان شریف کے فضائل

حضرات! اس مہینے کی عظمت و برکت سے آپ بے خبر نہیں ہیں۔ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ماہ صیام میں دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دئیے جاتے ہیں ہم گنہگاروں کی آنکھیں جہنم اور اس کے دروازوں کو بند حالت میں نہیں دیکھ سکتیں اور نہ جنت کے دروازے ہم کو کھلے نظر آتے ہیں۔ لیکن اتنا ضرور ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں انسان بھوک پیاس کھانے پینے، پان تمباکو، بیڑی سگرٹ، وغیرہ دیگر مفطرات سے محفوظ رہتے ہیں مساجد میں خصوصاً افطار کے وقت چہل پہل نظر آتی ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے ہونے لگتی ہے۔ ہزاروں مساجد میں قرآن مجید سنایا جاتا ہے کھانے پینے کی گڑبڑ جو سال کے گیارہ مہینوں میں ہوتی تھی بند ہو جاتی ہے۔ غرض ایک انقلاب عظیم نظر آتا ہے۔ پس اے حضرات! کیا ظاہر بین آنکھوں کے لئے یہ تغیر جو انسانی حالت میں پیدا ہو جاتا ہے یہ سمجھنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ پیٹ کی دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پس اگر جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہوں تو کونسا تعجب ہے۔ انسان کو پیاس لگتی ہے لیکن پانی اور دوسری قسم مشروبات نہیں استعمال کرتا۔ بھوک لگتی ہے سگرٹ پانی تمباکو ہر ایک کی طلب ہے لیکن سب سے محفوظ رہتا ہے عورت کی طرف بھی التفات نہیں کرتا۔ خدا کے لیے لاکھوں بندے ہیں جن میں عالم بالا اور عالم ملکوت کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو انسان کو حیوانیت

برہان التفاسیر

(۶۲)

گزشتہ پرچہ میں گیارھویں رکوع کے الفاظ قرآنیہ درج ہو چکے ہیں۔ لیکن ترجمہ کچھ رہ گیا تھا۔ اس کو ساتھ ملا کر پڑھئے۔

(اہل کتاب کو رنج اس بات کا ہے کہ ان کے سوا کتاب کسی دوسرے کو کیوں ملی) گویا اس بات پر ضد ہے کہ خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا فضل کیوں اتارتا ہے پس اس برے خیال کی وجہ سے یہ لوگ غضب الٰہی پر مزید غضب کے نیچے آ گئے اور ابھی ان کا انجام اور خراب ہے کیونکہ ایسے کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے اور سنو! جب ان کو کہا جاتا ہے کہ بھائیو! اللہ کی اتاری ہوئی کتاب قرآن پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو صرف اس کلام کو مانتے ہیں جو ہم پر اترا ہے اور اس کے سوا دوسری چیز سے انکار کر جاتے ہیں جن میں قرآن بھی داخل ہے حالانکہ وہ قرآن حق ہے بلکہ ان کے پاس والی کتاب تورات کے الہامی ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ تو اے رسول ان کو کہہ کہ اگر تم اپنی الہامی کتاب کے ایسے معتقد ہو کہ اس کے سوا کسی اور چیز کو نہیں مانتے پھر تم اللہ کے نبیوں کو پہلے زمانہ میں وقتاً فوقتاً کیوں قتل کرتے رہے۔ اگر سچے دل سے مومن ہو تو جواب دو۔ سنو! مجھ سے بہت پہلے موسیٰ تمہارے پاس کھلے معجزات لے کر آیا پھر بھی تم بنی اسرائیل نے اس کے بعد ایک مصنوعی بچھڑے کو معبود بنا لیا کچھ شک نہیں کہ تم اس وقت ظالم تھے۔ تم نے اس کی قدر نہ کی تو اب اس رسول کی کیا کرو گے۔ اور سنو! جب ہم نے تورات پر عمل کرنے کا تم سے پختہ وعدہ لیا اور طور پہاڑ کو تم پر بلند کیا حکم دیا کہ جو ہم نے تم کو تورات کی صورت میں دیا ہے اس کو قوت کے ساتھ پکڑ لو۔ یعنی دل و جان سے اس پر عمل کرو اور جو وقتاً فوقتاً حضرت موسیٰ تم کو حکم دیں اس کو سنا کرو۔ وہ یوسفے صاحب جو کچھ ارشاد ہوا ہم نے سنا اور بجائے فرمانبرداری کرنے کے ہم نے نافرمانی کی اور اس کا ثبوت یہ کہ ان کے کفر کی وجہ سے معمولی بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں گویا پلا دی گئی۔ تو اے رسول ان کو کہہ کہ تمہارا ایمان تم کو برا حکم دیتا ہے اگر تم ایماندار ہو یعنی اگر تم میرا انکار مذہبی نقطہ نظر سے کرتے ہو تو تمہارا مذہبی نقطہ نگاہ برا ہے اور اگر تم محض ضد سے ایسا کرتے ہو تو یہ اور بھی برا ہے۔ تو کہہ کہ سنو! اگر آخرت کا گھر یعنی نجات اللہ کے ہاں انسانوں میں سے صرف تمہارے ہی لئے ہے کسی اور کا حق نہیں کیونکہ تم بزعم خود انبیاء کرام کی اولاد اور محبوب ہو تو پھر دنیا کے جھمیلے میں کیوں پھنسے ہو اگر تم اس بات میں سچے ہو تو خدا سے موت مانگو اور ہم بتائے دیتے ہیں کہ اپنے اعمال کی وجہ سے یہ لوگ ہرگز ہرگز موت نہ چاہیں گے۔ کیونکہ اپنے اعمال قبیحہ پر نظر کر کے جانتے ہیں کہ ہم مرے اور جہنم میں پڑے مگر اس بات پر غور نہیں کرتے کہ درازیٔ حیات میں خدا کو بھول میں نہیں ڈال سکتے۔ بیشک اللہ بدکار ظالموں کو جانتا ہے۔ حیات دنیا کے ایسے خواہشمند ہیں کہ تو ان کو سب لوگوں سے زیادہ حتیٰ کہ مشرکوں سے بھی زیادہ دنیاوی زندگی کا خواہشمند پائے گا ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ اس کو ہزار سال کی عمر ملے حالانکہ لمبی عمر کا ملنا اس کو عذاب الٰہی سے نہیں چھڑا سکیگا۔ کیونکہ یہ جو کچھ کرتے ہیں وہ اعمال ناموں میں مرقوم ہے اور خدا تعالیٰ ان کے اعمال کو جو بھی یہ لوگ کرتے ہیں دیکھ رہا ہے۔

برہان: پادری سلطان محمد صاحب نے اس رکوع کے ترجمہ میں بہت غلطیاں کی ہیں۔ ان میں سے ایک دو غلطیاں ہم بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

(۱) بہت تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔ (سلطان ص ۲۰)

یہ ترجمہ قَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ کا کیا ہے یہ ترجمہ اُس صورت میں صحیح ہوتا کہ "قلیلٌ" مرفوع ہوتا۔ لیکن کلام اللہ میں مرفوع نہیں بلکہ منصوب ہے۔ لہٰذا یہ ترجمہ صحیح نہیں۔ پادری سلطان محمد خان صاحب غالباً پادری عماد الدین کا تتبع کرتے ہیں اس لئے غلطی کر جاتے ہیں۔ پادری عماد الدین نے بھی اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:۔

"پس تھوڑے ہیں جو ایمان لاتے ہیں"

(۲) دوسری غلطی قابل ذکر یہ ہے کہ

"صرف خدا اپنی رحمت سے جس بندے پر کہ اس کو منظور ہو نازل فرمائے"

یہ ترجمہ اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ کا کیا ہے پادری صاحب نے یہ خیال کیا کہ خدا پر لفظ "صرف" لانے سے فاعل میں حصر ہو جائیگا لیکن یہ حصر یہاں موہم شرک ہے مثلاً کوئی کہے "صرف پادری سلطان محمد نے تفسیر القرآن لکھی ہے" اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ پادری تو بہت ہیں مگر تفسیر لکھنے والا ایک ہی ہے۔ ہاں "صرف" کو بغیا کے ساتھ لگاتے تو صحیح ہوتا۔ یعنی محض سرکشی سے انکار کرنے پر۔

(۳) جس کو وہ خوب جانتے تھے۔ یہ ترجمہ مَا عَرَفُوْا کا غلط ہے۔ یہ ترجمہ کانوا یعرفون کا ہو سکتا ہے نہ کہ عَرَفُوْا کا۔ صحیح ترجمہ یہ ہے:۔

جب ان کے پاس وہ کتاب آئی جسے وہ پہچان چکے تھے۔

نوٹ: ہم پادری صاحب کی طرح زود رنج نہیں کہ کسی طالب علم کی ذرہ سی لغزش پر آپے سے باہر ہو جائیں اور کہہ دیں کہ ہمارے قابل خطاب نہیں (النجات ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء ص ۲) نہ ہم قادیانیوں کی طرح ہیں کہ پادری سلطان محمد صاحب کی غلطیوں پر ان کو مرتد، جاہل جیسے مکروہ الفاظ

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۸۲)

گذشتہ پرچہ میں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی فارسی عبارت کا اردو ترجمہ درج ہوا تھا کچھ ترجمہ رہ گیا تھا اس کے ساتھ ملا کر پڑھئے۔

"اور اصل کو ذبح پر محمول کرنا خلاف سنت اور عرف کے ہے ہرگز اہلال لغت عرب اور عرف اس ملک میں کسی شعراور کسی عبارت میں بمعنی ذبح کے نہیں آیا ہے بلکہ اہلال لغت عرب میں بمعنی آواز اور شہرت دینے کے ہے۔ تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ تمام علماء نے اجماع کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی جانور کو ذبح کرے اور ارادہ ذبح سے تقرب الی غیر اللہ رکھے تو وہ مرتد ہوگیا اور اس کا ذبیحہ بھی مرتد کا ہوگیا انتہی۔ اور کافر جاہلیت میں گھر سے نکلتے ہوئے راہ میں بتوں کا نام لیکر آواز کرتے تھے اور جب مکہ معظمہ میں پہنچتے خانہ کعبہ کا طواف کرتے یہ طواف ان کا ہرگز مقبول نہیں ہوتا تھا اسی واسطے حکم ہوا کہ بعد اس سال کے مسجد حرام کے نزدیک نہ آویں۔ پس اس جگہ جو آواز بلند کی اور شہرت دی کہ یہ جانور فلانے کا ہے اور اس کے نام کا ہے اور اسی کے لئے ہم کرتے ہیں اور وقت ذبح کے نام خدا کا لیا ہرگز وہ حلال نہیں ہوتا۔ انتہی۔"

علیٰ ہذا درمختار ص ۶۸۳ اور فتاویٰ عالمگیری جلد ۵ ص ۱۱ میں مذہب حنفیہ کی معتبر مستند کتابوں سے جن کو خود مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فیضان رحمت اور اپنی اسی کتاب میں معتبر تسلیم کیا ہے ص ۶۳ میں مرقوم ہوچکا ہے کہ ذبح کرنا جانور کا امیر رئیس وغیرہ بزرگوں کے آنے کے استقبال پر یا کسی کی ضیافت کی تعظیم کے لئے حرام ہے کیونکہ وہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے کے حکم میں داخل ہے اگرچہ اس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جاوے انتہی۔

ناظرین گذشتہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمالیں۔

پس اگر وقت ذبح محض تکبیر اللہ تعالےٰ کا نام لینا ہی حلال ہونے کے لئے کافی ہوتا تو بزرگوں کی تعظیم کے لئے نسبت کرنے سے جس طرح مولوی نعیم الدین نے بلا دلیل محض اپنے خیال سے تقویت الایمان کی ضد میں بحمایت گور پرستوں پیر پرستوں کے اس کے حرام اور شرک ہونے کو غلط اور باطل خلاف شرع قرار دے کر ایسے جانور کو جائز حلال طیب کہہ کر لوگوں کو شرک اور حرام میں بتلا کیا اگر جائز حلال طیب ہوتا تو درمختار اور فتاویٰ عالمگیری جیسی مستند کتب مسلمہ مذہب میں کیوں حرام اور نذر غیر اللہ میں داخل کیا جاتا۔ پھر مولوی نعیم الدین کا اپنے قیاس فاسدہ بلکہ باطل سے ذبح لغیر اللہ کے جواز پر وقت ذبح کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنا کہ یہ گائے زید کی ہے یا عقیقہ کی ہے یا فلانے کی دعوت کی ہے؛ معاذ اللہ کس درجہ نادانی ہے۔ حالانکہ عقیقہ خود تقرب الی اللہ دم شکر بجناب باری تعالےٰ کیا جاتا ہے جس کی دعا میں پڑھا جاتا ہے۔ اللھم تقبلھا منی وفداء لولدی من النار۔ یا اللہ قبول فرما مجھ سے اور اس کو میری اولاد کے لئے آگ دوزخ سے فدیہ بنادے۔ چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص ۴۲۹ میں فرماتے ہیں۔

"در شرع چند چیزہا برائے ادائے شکر چند نعمت مقرر فرمودہ اند شکر تولد ولد عقیقہ است و شکر ادائے حج قربانی عیداضحیٰ است"

"یعنی شرع شریف میں چند چیزیں ادائے شکر چند نعمتوں کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ فرزند کے تولد کا شکریہ عقیقہ ہے اور ادائے حج کا شکریہ قربانی عیداضحیٰ ہے"

دیکھئے اس قیاس فاسد مولوی نعیم الدین کو ائمہ فقہاء نے باطل فرما کر رد کر دیا۔ چنانچہ درمختار ص ۳۸۲ میں اہل لغیر اللہ سے پیوستہ مرقوم ہے۔

"ولو ذبح للضیف لا یحرم لانہ سنۃ خلیل واکرام لضیف اکرام اللہ تعالیٰ والفارق انہ ان قدمھا لیاکل منھا کان الذبح للہ والمنفعۃ للضیف او للولیمۃ او للربح وان لم یقدمھا لیاکل منھا بل یدفعھا لغیرہ کان لتعظیم غیر اللہ تعالیٰ فتحرم"

"یعنی اور اگر ذبح کیا مہمان کے لئے تو حرام نہ ہوگا کیونکہ وہ سنت خلیل علیہ السلام اور عزت مہمان اللہ تعالیٰ کی عزت کے لئے ہے اور فرق دونوں میں یہ ہے کہ اگر پیش کیا کھانے کے لئے اس کو تو ہوگا وہ ذبح اللہ کے لئے اور فائدہ کھانے کا مہمان کے لئے یا ولیمہ یا نفع تجارت کے لئے اور اگر نہیں پیش کیا کھانے کے لئے اس کو بلکہ اس کو غیر کی تعظیم کے لئے کیا تو حرام ہوگا واسطے تعظیم غیر اللہ تعالیٰ کے سبب"۔

اسی لئے فرمایا حق تعالےٰ نے قرآن پاک سورہ ذاریات میں حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں کے متعلق۔ فراغ الیٰ اھلہ فجاء بعجل سمین فقربہ الیھم قال الا تاکلون یعنی پھر دوڑا اپنے گھر کو تو لایا ایک بچھڑا گھی میں تلا ہوا پھر ان کے پاس رکھا کہا کیا تم کھاتے نہیں ہو۔

اور صحیح بخاری پارہ ۲۵ ص ۹۵ میں روایت ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ۔ یعنی تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لایا ہے پس وہ عزت واکرام کرے مہمان کا۔

پس یہ نسبت شرعی جواز ذبح اللہ تعالےٰ کے لئے ہے نہ کسی دوسرے کے تقرب کے لئے جس طرح نذر ونیاز منت غیر اللہ قبور اولیاء وغیرہم کے لئے اپنے نفع وضرر کی توقع پر جاہل مانتے اور جانور چڑھاتے ہیں کہ یہ حرام اور شرک میں داخل ہے۔

کی طرف سے ہٹا کر ملکوتیت کی طرف لے جاتی ہے یہ ایک تغیر ہوا۔ اب آپ خیال کیجئے کہ مساجد کی آبادی، شب کو تراویح کا ہونا، قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ کیا یہ سب چیزیں جو اس مہینے میں وقوع پذیر ہوتی ہیں ماہ صیام کو گیارہ مہینوں سے ممتاز نہیں کر دیتیں۔

احادیث میں آیا ہے کہ خدا کے فرشتے گشت کرتے رہتے ہیں اور جہاں وہ ایسی جماعتوں کو دیکھتے ہیں جو ذکر الہٰی میں مصروف رہتی ہیں۔ حمد و ثنا کے ترانوں سے فضائے ارضی کو معمور کر دیتی ہیں تو وہ اپنے رفقا کو آسمان سے بلاتے ہیں اور خود مع اپنے رفیق ملائکہ کے ایسی جماعتوں میں شریک ہوتے ہیں۔ تقریباً ہر جگہ کلام مجید ختم ہوتا ہے مسجدیں روشنی سے جگمگاتی ہیں اور کس کثرت سے صائمین ومصلی ان کو آباد اور ذکر الہٰی کی نغمتوں سے مساجد میں گونج پیدا کر دیتے ہیں تو کیا خدا کے فرشتے اور ملائکہ مقربین ہم لوگوں کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ہونگے ضرور ہوتے ہوں گے اگرچہ ہمارے احوال و اعمال ایسے نہیں اس لئے کہ ذکر الہٰی کا رفع اور ہماری حمد و ثنا کا بارگاہ صمدیت تک بلند ہونا اعمال صالحہ پر منحصر ہے۔ والعمل الصالح یرفعه۔ خدا کرے کہ اس ظاہری حمد و ثنا، ذکر الہٰی اور تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ہمارے باطنی احوال بھی درست اور اعمال صالحہ ہو جائیں۔ اور اگر یہ بھی صحیح ہے کہ بہت سے انسان مساجد کے سامنے سے گذر جاتے ہیں اور نعمت و برکت الہٰی سے جو بارگاہ ربانی سے تقسیم ہو رہی ہے متمتع نہیں ہوتے۔ لیکن ہمیں ان کو برا نہ کہنا چاہئے ان کی غیبت نہ کرنی چاہئے بلکہ ان کے واسطے دعا کرنی چاہئے کہ خدایا! ان کو بھی اس سعادت سے مستفید فرما۔ تاکہ ہماری جماعت بڑھے اور بارونق ہو۔ جس میں ہمارا خود فائدہ ہے۔ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن

اس آیت کے متعلق مفسرین نے فرمایا ہے کہ شب قدر میں کل کلام مجید آسمان دنیا میں اتارا گیا اور وہاں سے نجماً نجماً (۲۳) سال کے عرصہ میں اس دنیا میں ہماری صلاح و فلاح کے لئے بھیجا گیا۔ اور اب تک اس عالم کی فضا اس قرآن مجید کی برکت و فیض سے مستفید ہو رہی ہے۔ پس اس زمانہ میں جس قدر سعادت حاصل کی جائے۔ جتنی خیرات و صدقات ہو سکے، استغفار کیا جا سکے، توبہ کی جائے۔ مادی اور بہیمی قوتوں سے محترز ہو کر ملکوتی اور الہٰی قوتوں سے تعلق پیدا کیا جاوے۔ خدا کے بندوں کے حقوق ادا کئے جائیں لوگوں پر ظلم و زیادتی میں کمی کی جائے اسی قدر بہتر ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس سے برکت اندوز ہوتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مہینے کی سعادت اور اس قرآن کی برکت سے ہم کو زیادہ تر بہرہ اندوز فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں لوگوں کو علیحدہ علیحدہ تراویح پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جو منجملہ ان چار صحابیوں کے ہیں جن کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید سنانے کا حکم دیا تھا امام بنا کر جماعت تراویح قائم فرما دی یہ چار صحابی حضرت معاذ بن جبل حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب اور حضرت سالم بن مولی ابو حذیفہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت سے صلوۃ تراویح پڑھائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کیفیت سے مسرور ہو کر فرمایا نعم البدعة هذه ؟ یعنی اگرچہ موجودہ زمانے کے لحاظ سے نئی چیز ہے لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح تراویح پڑھنا ثابت ہے اس لئے نہایت اچھی ہے۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین روز جماعت سے نماز تراویح پڑھی بعدہ بخوف فرضیت امت کی آسانی کا خیال فرما کر ترک کر دی

تاآنکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں اس کا آغاز فرما دیا اور اس کے بعد اب تک اسی طرح جاری ہے اور لاکھوں مساجد میں ہندوستان ہی میں نہیں عرب میں، حجاز میں، شام میں، مصر میں، اور خدا کو صحیح طور پر معلوم ہے کہ کہاں کہاں۔ غرض ہر ایک اسلامی ملک میں قرآن مجید کی آواز گونج رہی ہے۔ ہم کو اس مبارک مہینہ میں توبہ و استغفار بکثرت کرنی چاہئے اور جہاں تک ہو سکے تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ ساتھ ہی ساتھ ہم کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اگرچہ ظاہر احکام شریعت کے لحاظ سے سحر سے لے کر غروب شمس تک کھانے پینے اور زفاف سے باز رہنے کو روزہ کہتے ہیں لیکن بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ظاہری روزہ ہے اگرچہ اس ظاہری روزہ میں بھی ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ جہاں افطار کیا تو اتنا کھا لیا کہ معدہ کو بھی تنگ کر لیا۔ دن بھر بھوکے رہنے ہی کی تلافی نہیں کی بلکہ ایک اور دن کی بھی فرصت حاصل کر لی۔ بدہضمی ہو گئی، ڈکاریں آنے لگیں۔ روزہ کا مقصد فوت ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ ایسے روزہ سے وہ فوائد کہاں حاصل ہو سکتے ہیں جو اس میں مضمر ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس نے جھوٹ کو نہیں چھوڑا غیبت سے پرہیز نہیں کیا اس کے روزے کی خداوند عالم کو حاجت نہیں۔ اس کا روزہ مکمل نہ ہو سکا۔ شیطان جب دیکھتا ہے کہ مسلمان نے روزہ رکھا بھوک پیاس کو اختیار کیا اور عورت کی طرف توجہ کرنے سے باز رہا تو ایک دوسرے راستے سے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ جھوٹ کہلواتا ہے۔ لوگوں کی غیبتیں کراتا ہے۔ بدگوئی اور خشونت پیدا کراتا ہے اکثر ایسے انسان بھی ان آنکھوں سے دیکھے گئے ہیں جو گو وہ روزہ رکھتے ہیں لیکن ان کی زبان ان کے قابو میں نہیں رہتی۔ بھوک پیاس کی جھنجھلاہٹ میں ان کے روزے کی وجہ سے سارے گھر پر ایک بلا نازل ہو جاتی ہے جو سامنے آیا اس کو برا بھلا کہہ دیا۔

کھڑے توڑ دیئے برتن پھوڑ دیئے ہانڈی جس میں سالن بھونا جا رہا تھا چولہے میں پھونک دی۔ غرض گیارہ مہینے تو انسان تھے رمضان میں معاذاللہ بھوت سر پر سوار ہو گیا۔ جن بن گئے۔ ایسے روزے سے خدا کی پناہ۔ ایسے لوگوں سے بچے الگ منہ چھپاتے ہیں۔ نوکر سہمے ہوئے ہیں۔ ملازم مٹی میں جان لئے ہوئے ہیں۔ بی بی الگ پریشان ہے اور سارا گھر شوال کے انتظار میں ہے کہ کسی طرح میاں کے روزے ختم ہوں اور جان چھوٹے۔ بس جس طرح آپ کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں پان تمباکو سے احتراز کرتے ہیں، صحبت سے پرہیز کرتے ہیں اسی طرح ہر برائی سے بچنا ضروری ہے۔ ہر عضو کا ایک روزہ ہے۔ زبان کا روزہ یہ ہے کہ کذب غیبت اور بدگوئی سے پرہیز کیا جائے۔ آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ غیر محرم پر نگاہ نہ ڈالی جائے۔ بے جا آنکھ نہ اٹھے۔ ہاتھ کا روزہ یہ ہے کہ غصب حقوق اور ظلم و زیادتی سے پرہیز کرے۔ پاؤں بدروشی سے محفوظ رہے حتیٰ کہ ہمارے دماغ میں کوئی برا خیال بھی نہ آنے پائے۔ اس وقت روزے کی پوری تکمیل ہوتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے اتلاف حقوق سے بھی محفوظ رہنا ضروری ہے۔ غریبوں کی دستگیری کرنا چاہیئے۔ اسی طرح نفس پر قابو رکھا جائے اور شرع کے آداب ملحوظ رہیں تو پھر نفس کی اصلاح اور روزے کی برکات سے استفادہ ہوتا ہے اگر اس مہینے میں ان اخلاق حسنہ کی عادت پڑ جائے تو پھر سال کے گیارہ مہینوں میں وہ فطرت ثانیہ بنکر ہمیشہ کے لئے خوش اخلاق بنا دیتے ہیں۔

حضرات! کیا معلوم ہے کہ اس رمضان کے بعد ہم زندہ رہیں گے کتنے ہمارے آشنا، احباب، اعزہ اور متعلقین تھے جو پار سال کے رمضان میں موجود تھے اور اب نہیں ہیں۔ اب کیا معلوم آیندہ سالوں کے رمضان نصیب ہونگے یا نہیں۔ اس لئے جتنا ہو سکے کوشش کرو۔ رحمت و برکت کے دروازے کھولے ہوئے ہیں اس کو حاصل کرو، لوٹو، غریبوں کی خبر لو۔ ایسا کون ہے جس کے گھر میں چار روٹیاں نہ پکتی ہوں ان میں سے ایک کسی غریب کو دو ہمسایہ کو دو، محتاج کو دو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ میں لکھا ہے کہ جب رمضان شریف آتا تو آپ اعمال حسنہ کے لئے کمربستہ ہو جاتے تمر فزینہ عن ساق جدہ خوب مستعد ہو جاتے اور یوں ہمیشہ گیارہ مہینوں میں فیاض تھے۔ مگر بعد ازاں عشرہ میں بہت بخشش و کرم فرماتے اجود ما کان حتی دوسرے زمانے میں جس قدر سخاوت فرماتے اس سے زیادہ آخر عشرہ رمضان میں سخی ہو جاتے۔ خلاصہ یہ کہ ماہ رمضان کا احترام کرو۔ اس کو بیکار نہ جانے دو۔ جہاں تک ہو سکے نیکی خوش خوئی اور سنت کی پیروی میں کوشش کرو اور اس سعادت کو جانے نہ دو اور اپنی روح اور قلب میں انقلاب پیدا کرو واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ابو النصر محمد شفیع مدرس مدرسہ فیض عام
مئو اعظم گڈھ

رمضان المبارک کے لئے استقبالیہ نظم

(از قلم جناب شاکر صدیقی صاحب گیاوی)

افق پر نگاہ مسلماں کا چاند　　　　ہویدا ہوا شہر ذیشاں کا چاند
فضیلت سے لبریز قرآں کا چاند　　　　خدا کی عنایات و غفراں کا چاند

نظر آگیا ماہ رمضان کا چاند

خوشی اور مسرت کا یہ چاند ہے　　　　عجب خیر و برکت کا یہ چاند ہے
خدا کی جو رحمت کا یہ چاند ہے　　　　ہماری بھی راحت کا یہ چاند ہے

نظر آگیا ماہ رمضان کا چاند

کھلے پھول کی طرح دل واہ وا　　　　بہت شاد و خوش بچہ بچہ ہوا
جو قسمت سے یہ چاند ہم کو ملا　　　　تو فوراً زباں سے یہ نکلی صدا

نظر آگیا ماہ رمضان کا چاند

نہ ابلیس کا تم پہ کچھ زور ہے　　　　نہ دل میں تمہارے کوئی چور ہے
اٹھو مومنو ہو رہی بھور ہے　　　　عنادل کا ہر سمت یہ شور ہے

نظر آگیا ماہ رمضان کا چاند

نہ رہ جاؤ غفلت میں تم پھر کہیں　　　　مہینہ یہ آنے کا فوراً نہیں
ہوا قید دوزخ میں شیطاں لعیں　　　　در رحمت رب کھلا بالیقیں

نظر آگیا ماہ رمضان کا چاند

جو کچھ ہو سکے تم سے نیکی کماؤ　　　　رکھو روزہ اور خوب کھاؤ کھلاؤ
خبردار بے جا نہ ساعت گنواؤ　　　　جو سوئے پڑے ہیں انہیں تم جگاؤ

نظر آگیا ماہ رمضان کا چاند

جو شاکر سے پوچھا کہ دیکھا ہلال　　　　تو کہنے لگے ہنس کے وہ خوش مقال
بھلا آپ کا بھی ہے کیسا سوال　　　　مسلماں نہ دیکھے تو پھر ہے کمال

نظر آگیا ماہ رمضان کا چاند

فتاویٰ

س ۲۵ } اہلحدیث ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء میں بجواب سوال نمبر ۱۲۱۱ فرمایا "مشکوک چھوڑ دو غیر مشکوک اختیار کرو۔ ذبیحہ غیر اللہ حرام ہے۔" سوال یہ ہے کہ طعام اہل کتاب تو جائز ہے ان کا ذبیحہ بوقت نزول قرآن کن الفاظ سے ہوتا تھا یا اب کونسے الفاظ ہونے چاہئیں جو کھا سکیں یا کہ مسلمان کے ہاتھ سے ذبح ہو ورنہ ناجائز۔ (شیخ قاسم علی اوورسیر پنشنر لدھیانوی)

ج ۲۵ } طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جائز کھانا یہود و نصاریٰ کا ہونے سے حرام نہیں ہو سکتا۔ مثلاً آٹا گوندھا ہوا مسلمان کے گھر میں پکے تو حلال ہو نصاریٰ کے گھر میں پکے تو حرام۔ اس قسم کی چھوت اسلام میں نہیں۔ طعام سے مخصوص گوشت مراد لینا الفاظ قرآنیہ کے خلاف ہے۔ مطلب بالکل صاف ہے کہ یہود و نصاریٰ کے گھر کا پکا ہوا جائز کھانا ویسا ہی حلال ہے جیسا مسلمان کے گھر کا۔

س ۲۶ } قرآنی آیات سجدہ پر اگر نماز اور تلاوت ہر دو کا سجدہ نہ کرے تو کیا گناہ۔ اگر سنت ہے تو ترک رفعیدین آمین سے نماز تو ہو جاتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۶ } سجدہ تلاوت محدثین کے نزدیک فرض، واجب یا سنت مؤکدہ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبے میں ایک دفعہ آیت سجدہ پڑھی۔ بغیر سجدہ کئے گذر گئے۔

س ۲۷ } حروف مقطعات کے معنی رسول اللہ صلعم نے بیان کیوں نہ کئے علماء کو کیا حق دخل دہی ذاتی رائے کا ہے۔ علماء کے معانی میں اختلاف ہے (سائل مذکور)

ج ۲۷ } غالباً حروف مقطعات کے معنے بتانے کی ضرورت نہ ہوئی ہوگی کیونکہ عرب کے لوگ ان کے معانی اسی طرح جانتے تھے جس طرح ہم ہندوستانی بی۔ اے، ایم۔ اے وغیرہ کے معنے جانتے ہیں۔

س ۲۸ } گراموفون کیا چیز ہے۔ کس چیز سے بجایا جاتا ہے اور اس کی آواز کہاں سے نکلتی ہے (سائل گیاوی از لال گنج بر دوان)

ج ۲۸ } سوئی توے پر لگنے سے آواز آتی ہے۔ نہ منہ سے نہ ہاتھ سے (ار داخل غریب فنڈ)

س ۲۹ } زید کہتا ہے جہر نماز میں سورہ فاتحہ سے پیشتر بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھنا چاہئے کیونکہ سبع مثانی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ملا کر سات آیت ہوتے ہیں۔ بکر کہتا ہے جہری نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ پڑھیں آہستہ پڑھنا افضل ہے۔ اس کا جواب بحوالہ حدیث آگاہ فرما دیں۔ (دیکھئے خریدار نمبر ۱۰۹۵۳)

ج ۲۹ } زید کا قول راجح اور صحیح ہے حدیث شریف سے بسم اللہ بالجہر پڑھنا ثابت ہے۔ (دار قطنی جلد اصفحہ ۱۱۴) (ا پائی داخل غرباء فنڈ)

س ۳۰ } زید پابند صوم صلوٰۃ ہے لیکن اللہ کے ساتھ شرک کرتا و بدعتی ہے۔ عمر صوم و صلوٰۃ کا پابند نہیں لیکن خالص خدا پرست، شرک و بدعت سے نہایت پرہیز رکھتا ہے۔ زید عمر کو پابند صوم و صلوٰۃ نہ ہونے کے باعث کافر کہتا ہے اور دلیل پیش کرتا ہے کہ حدیث میں آیا ہے جو مسلمان قصداً ایک وقت بھی بغیر کسی شرعی عذر کے نماز ترک کر دے وہ شخص کافر ہو گیا۔ عمر زید کو کافر کہتا ہے اور قرآن و حدیث دلیل پیش کرتا ہے کہ جو مسلمان کتنا ہی نماز روزہ کا پابند ہو کر عبادت گزار ہو مگر شرک و بدعات سے پرہیز نہیں کرتا اس شخص کی عبادت، نماز، روزہ کوئی فائدہ پہنچانے والا نہیں۔ بلکہ وہ شخص از روئے قرآن و حدیث کے کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص ذرہ برابر بھی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس شخص کو اللہ ہرگز ہرگز نہیں بخشتا۔ الغرض دونوں اپنی اپنی دلیل پیش کرتے ہیں لیکن کوئی بات تہ تک انتہا کو نہیں پہنچ سکی۔ اور دونوں ایک دوسرے کو کافر تصور کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زید و عمر کا ایک دوسرے کو کافر کہنا اور تصور کرنا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟ (شہادت علی سوداگر)

ج ۳۰ } دلیل دونوں کی صحیح ہے۔ مشرک کے لئے قرآن میں سخت وعید آئی ہے اور تارک نماز کے لئے حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے۔ اس لئے دونوں کا دعوےٰ صحیح ہے۔ (ان ربك يفصل بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون) خدا بروز قیامت ان میں فیصلہ کرے گا۔

س ۳۱ } زید صرف جمعہ کی نماز پڑھتا ہے بکر کہتا ہے، زید کو صرف جمعہ کی نماز پڑھنے سے کوئی ثواب یا فرض ادا نہ ہوگا۔ بکر کے کہنے سے زید نے جمعہ کی نماز بھی ترک کر دی۔ کیا بکر کو ایسا جائز ہے یا نہیں۔ اور زید کو صرف نماز جمعہ پڑھنے سے اللہ کے ہاں کوئی ثواب ہوگا؟ (سائل مذکور)

ج ۳۱ } زید کا فعل ترک صلوٰۃ بہت برا ہے لیکن جمعہ اس کا ضائع نہ ہوگا۔ من يعمل مثقال ذرة خيرا يره۔ لیکن بکر کے کہنے سے جو زید نے جمعہ بھی چھوڑ دیا یہ بہت برا کیا۔ کیونکہ بکر کا نماز کے لئے نصیحت کرنا ماتحت حکم خدا ہے۔ وأمر اهلك بالصلوة

س ۳۲ } ہماری بستی میں اکثر دکاندار شام کے وقت معمولاً اگر بتی جلاتے ہیں۔ کوئی ثواب سمجھ کر نہیں صرف یونہی دھواں کے خیال سے۔ کیا جلانا چاہئے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۲ } گو اس کی نیت صاف ہے مگر رسم کفار ہے۔ اس لئے قابل ترک ہے۔

س ۳۳ } زید نے اپنے گھر کا پانچ صد روپیہ اور ۲۰۰۰ قرض مہاجن سے لیکر کپڑے کی تجارت شروع کی بعد چند سال اپنے گھر کا پانچ صد روپیہ دوسرے کے پاس ادا ہو گیا اور زید کے پاس اس وقت دو ہزار کا کپڑا موجود ہے اور دو ہزار زید پر مہاجن کا قرض بھی ہے۔ اس حالت میں زید پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۳ } قرض کا اندازہ چھوڑ کر باقی پانصد روپے

متفرقات

شکریہ ذیل میں ان احباب کرام کے اسماء گرامی بصد تشکر شائع کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنی سعی بلیغ سے "اہلحدیث" کے لئے نئے نئے خریدار بنائے ہیں۔ امید واثق ہے کہ آئندہ بھی وہ اپنے اس اخلاقی فرض سے مستفیض فرماتے رہیں گے۔ ان کے علاوہ دیگر احباب بھی اخبار کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہیں گے۔

بابو نند محمد صاحب انور	۳ خریدار
ایم۔ آئی برادرز	۱ "
مولوی ابو سعید محمد شریف	۱ "
ڈاکٹر برکت علی صاحب ڈار	۱ "
رسول بھائی جمال بھائی	۱ "
مولوی شمس الحق	۱ "

باقی اصحاب بھی توجہ فرمائیں۔

وی پی بھیجے گئے ماہ نومبر میں جن کی قیمت اخبار ختم تھی اور اطلاع دیئے جانے کے باوجود وصول نہیں ہوئی تھی ان کے نام حسب دستور سابق اخبار اہلحدیث ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء وی پی بھیجے گئے ہیں اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔

حساب دوستاں اہلحدیث ۳۰ نومبر میں درج ہے۔ اسے ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بھی ۲۷ دسمبر تک اطلاع بھیج دیں۔ ورنہ ۲۸ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

مہلت یافتگان اپنا اپنا حساب جلد از جلد بیباق کر دیں۔ ورنہ ۱۵ دسمبر کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

مضامین آمدہ مولوی انیس الرحمٰن حکیم عبدالرحمٰن خلیق۔ مولوی محمد داؤد۔ محمد و محمد ابراہیم۔ محمد عابد رشید نواب ۲ عدد۔ محمد شفیع۔ بابو محمد الکریم۔ حافظ عبداللہ۔ سید عزیز۔ ڈاکٹر برکت علی۔ ابوالقاسم محمد یار

غیر مقبولہ آج کل فیشن میں بے رنظم۔ ایک غلط الزام کا جواب۔ بابت رمضان۔

چندہ اہلحدیث کانفرنس مستری عبدالرحیم صاحب کوٹلہ ضلع گجرات ۶۔ حافظ عبدالقادر قلعہ میہاں سنگھ عہ

چندہ مدرسہ دار القرآن والحدیث مدینہ منورہ سید عباس علی انجن ڈرائیور بی۔ بی۔ اینڈ سی۔ آئی۔ آر جے پور ۸عہ۔ مولوی عبدالحمید حیدرآباد دکن عہ

اشاعت فنڈ حکیم عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں ۸ر۔ مولوی عبدالنور صاحب مظفر پور عہ۔ سکرٹری صاحب مدرسہ احسانیہ محمد پور کواری ضلع دربھنگہ عہ۔ متفرق آمد از اشتہارات خاتم النبیین ۱۲؍ میزان ۸عہ لاگت اشتہار خاتم النبیین ۱۴؍ بقایا ہے سابقہ للعہ میزان ۶۶

دعائے صحت حاجی حافظ عبدالرحمٰن صاحب رئیس مدن پورہ بنارس عرصہ سے علیل ہیں۔ کل بغرض علاج مع اہل عیال دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ ناظرین سے التماس ہے کہ موصوف کے لئے دعائے صحت کریں۔ (قاری احمد سعید مدن پورہ بنارس)

ایضاً بندہ تقریباً ایک سال سے بعارضہ لقوہ بیمار ہے حتیٰ کہ جائے ضرور تک جانا دشوار ہے۔ احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔ نیز کوئی صاحب کوئی مجرب دوا یا نسخہ جانتے ہوں تو اطلاع دیں بندہ ہاشم علی ڈرائیور موضع سملی ڈاکخانہ بہپورہ ضلع پٹنہ

ایضاً چوہدری نور الدین صاحب لائل پوری عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرماویں۔ (مولوی محمد حسین چک ۳۲۸ گ۔ ب)

مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن فرید کوٹی وصونی ولی محمد صاحب سیکر کوٹ کپوری کا کسی صاحب کو علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ بندہ مولوی ابو محمد اسماعیل صابو دالوی مدرسہ ترغیب التوحید ملک پورہ ضلع بہاولنگر

مدرسہ احسانیہ محمد پور کواری کی طرف سے جناب حافظ عبداللطیف صاحب مدرس سوم مدرسہ مذکور حسب دستور سابق بطور سفیر بغرض چندہ کلکتہ و رنگون و دیگر مقامات کے دورہ کے لئے روانہ کئے گئے ہیں مخیر و علم دوست حضرات سے گذارش ہے کہ اپنی بیش بہا رقموں سے مدرسہ کی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہونگے۔ (محمد اکرام الحق مہتمم مدرسہ احسانیہ محمد پور کواری ضلع دربھنگہ) (عہ اشاعت خشوصاً)

ضرورت اخبار بندہ مفلس و غریب ہے۔ لیکن اخبار اہلحدیث دیکھنے کا دل میں از حد شوق ہے۔ اصحاب خیر سے التجا ہے کہ مہربانی فرما کر میرے نام اخبار گہربار جاری کرا دیں۔ اور اجر دارین حاصل کریں۔ راقم الحروف ولی محمد لوہار سکنہ مونگ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

حج بدل کے لئے کوئی صاحب بھیجنا چاہیں۔ تو خاکسار تیار ہے کیونکہ عرصہ سے زیارت بیت اللہ کا متمنی ہے مگر عدم استطاعت کی وجہ سے محروم ہے۔ راقم سید عبدالغفار معرفت مولوی سید احمد حسین صاحب مترجم چیفکورٹ صیغہ پریوی کونسل لکھنؤ۔

خلیفہ قادیان سے دردمندانہ اپیل مفتی محمد صادق صاحب نے احمدیہ ایشیاٹک کمپنی کے نام سے ایک کمپنی کھولی تھی۔ میں نے ہندوستانی اور مسلمان بھائی سمجھ کر مبلغ نو سو ساٹھ روپیہ کا مال بھیج دیا تھا۔ جس میں سے مجھ کو ایک پائی بھی وصول نہیں ہوئی۔ اس مطلب کے لئے آپ سے گفتگو کے لئے قادیان گیا مگر یار لوگوں نے رسائی نہ ہونے دی۔ پھر دار القضا میں فیصلہ کرانا چاہا مگر جواب ملا کہ تم غیر ہو ہم فیصلہ نہیں کر سکتے اب مجبوراً میں آپ کو بذریعہ اخبار اہلحدیث توجہ دلاتا ہوں کہ آپ میرے اس معاملہ کو سمجھ کر صحیح فیصلہ کر کے مشکور فرماویں۔
راقم انتظام علی بیانئے علی حسین اینڈ سنز جنرل مرچنٹس سہارنپور (یو۔ پی)

ضرورت بارش ناظرین اہلحدیث سے گذارش ہے کہ

کاوش علی القادیہ۔ مرزائیت کی تردید کے لئے لاجواب کتاب۔ حصہ اول عہ، حصہ دوم عہ (ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث)

ملکی مطلع

ہندوستان کا آیندہ نظام حکومت

آج ہندوستانی اخبارات اور ہندی پبلک میں سب سے بڑا چرچہ آیندہ نظام حکومت کے متعلق ہے جو گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہوا ہے عام طور پر اس نظام کے عجائبات پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ حکومت نے ہندوستان کو دیا کیا؟ اگر ایک ہاتھ سے کچھ دیا تو دوسرے ہاتھ سے واپس لے لینے کا ارادہ کر لیا۔ سیاسی امور میں ہم اپنی رائے دیتے ہوئے ہمیشہ جھجکتے رہتے ہیں کیونکہ سیاسی امور بڑے گہرے ہوتے ہیں تاہم جس قدر ظاہری طور پر سمجھا جاتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ

کوئی شخص کسی پر احسان کرکے رہائش کے لئے مکان دیدے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دے کہ تو اس کو اپنے مکان کی طرح استعمال کر مگر اس مکان میں میری ضرورت تیری ضرورت سے مقدم ہوگی؛

اس صورت میں اس مکان میں رہنے والے کو ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہے گا کہ خدا جانے کس وقت مالک کو ضرورت لاحق ہو اور مجھے سامان اٹھانا پڑے۔

ٹھیک اسی طرح گورنمنٹ نے جتنے اختیارات بھی آیندہ کونسلوں اور وزارتوں کو دئیے ہیں ان پر اپنا تصرف بالکلیہ رکھا ہے کہ صوبے کا گورنر جس تجویز کو حکومت کے حق میں مضر سمجھے مسترد کر سکتا ہے۔

یہ ہے ساری نزاع اور یہ ہے سارے اختلاف کی بنیاد۔ ایک تو یہ کہ دیا بہت کم۔ جو کچھ دیا اس پر بھی مالکانہ قبضہ بحال رکھا۔

خدا خدا کرکے اسمبلی کے انتخابات سے فرصت ہوئی ہے۔ اب یہی چرچہ ہے کہ آیندہ کو اسمبلی کا طریق کار کیا ہوگا۔ خدا کی شان لیل و نہار کا انقلاب ہے۔ ایک وقت تھا جبکہ کانگریس نے اسمبلی اور کونسلوں کو بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا تھا تو انتخاب کے ایام میں پولنگ اسٹیشن خالی رہتے تھے پھر یہ طریق اختیار کیا کہ حجام، قصاب اور خاکروب بطور ممبر منتخب کئے۔ لیکن اب یہ حال ہے کہ کانگریس نے ہر چند کوشش کی کہ میرے پیش کردہ ممبروں کو ووٹ ملیں مگر بہت کم کامیابی ہوئی۔ پنجاب اور بنگال نے تو بالکل کانگریس سے علیحدگی اختیار کر لی جو ان دونوں صوبوں کی شان کے خلاف ہے۔ تاہم کانگریسی لیڈر امید رکھتے ہیں کہ اسمبلی میں ہماری پارٹی غالب رہے گی۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

پنجاب کونسل میں قرضہ بل پاس ہوگیا

زمیندار طبقہ گذشتہ زمانہ میں بڑا خوشحال رہا ہے مگر باوجود خوشحالی کے سب طبقوں سے زیادہ قرضدار بھی یہی طبقہ رہا ہے۔ پنجاب کے زمینداروں پر اتنا قرضہ ہے کہ سارے ملک کے مالیہ کے برابر پہنچ سکتا ہے۔ اس کی وجہ اندر تو بہ کچھ ہوگی وہ بھی ہوگی مگر ہمیں جو معلوم ہے وہ پیش کرتے ہیں۔

ایک دفعہ میں پنجاب کے بڑے آباد علاقہ لائلپور کی طرف سے آرہا تھا۔ گاڑی میں ایک پٹھان صورت میرے ساتھ بیٹھے تھے۔ جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ مجھے پہچان کر گفتگو شروع کردی۔ بولے مولوی صاحب! ان زمینداروں کی آمدنی جو آپ دیکھتے اور سنتے ہیں ان کی ساری آمدنی آدھی پولیس کی جیب میں جاتی ہے آدھی وکیلوں کی جیب میں جاتی ہے۔ میں نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ دولت کے خمار میں آپس میں خون خرابے کرتے ہیں۔ پولیس کی دست اندازی ہوتی ہے کچھ وہاں خرچ کر دیتے ہیں اگر وہاں نجات نہ ہوئی چالان ہوگیا تو مقدمہ میں وکیل کرتے ہیں، پھر وکیلوں کی جیبیں پر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ خاک سیاہ ہو جاتے ہیں۔ میں اس بھید کو سن کر حیران ہوا مگر آیت قرآن مجھے فوراً یاد آئی اور میں نے کہا صدق اللہ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ۔ اگر خدا بندوں کو رزق فراخ دیتا ہے تو ملک میں بغاوت کرتے ہیں۔

اس فراخی میں بھی زمینداروں پر اپنی بدعملی کی وجہ سے تنگی آئے تو کچھ جائے تعجب نہیں۔ پس مجبور ہوکر مہاجنوں سے قرض لیتے ہیں۔ سود ادا نہیں ہوتا تو حسب قاعدہ مہاجنی سود در سود دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چارسو (۴۰۰) رقم کی ڈگری دو لاکھ سے ہوتی ہے۔ حکومت کو اس غریب طبقے پر جو درحقیقت ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے۔ رحم آیا تو اس نے کونسل پنجاب میں قرضہ بل پیش کرکے پاس کرادیا۔ جس کی وجہ سے بہت سے قرضوں میں تخفیف ہو جائے گی۔ اور بہت سے سود کم کئے جائیں گے۔ مہاجن طبقے میں چونکہ ہندو لوگ زیادہ ہیں اس لئے ہندو ممبروں اور ہندو اخباروں نے اس بل کی بڑی مخالفت کی ہے مگر حکومت نے بزور پاس کرا لیا۔ گورنمنٹ نے زمیندار طبقے پر پہلا احسان قانون انتقال اراضی کی صورت میں کیا تھا۔ دوسرا احسان قرضہ بل کی صورت میں کیا ہے۔ دیکھئے زمیندار لوگ اس احسان کے مقابلے میں اپنی اصلاح کے لئے خود بھی کچھ کوشش کریں گے یا اتنا ہی کہنے پر اکتفا کریں گے

کرد ہائے تو مارا کرد گستاخ

مسئلہ ارتداد اور فسخ نکاح

آج کل یہ مسئلہ اسلامی ہند کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ "اہلحدیث" میں بھی واقعات پیش کر۔۔۔

اظہار رائے کیا گیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ شروع شروع میں کتب فقہ کو اصل دین سمجھ کر ہائیکورٹوں میں فیصلے ہو چکے ہیں۔ اب ان کا منسوخ کروانا محض فتووں سے نہیں ہو سکتا۔ ہم حیران ہیں اور ہماری حیرانی کی حد نہیں رہتی جب ہم دیکھتے ہیں کہ آج آسان سے آسان احکام قرآنیہ سے بھی لوگ منہ پھیرتے ہیں وہ لوگ ایسے فتووں کو کس نظر سے دیکھیں گے کہ مرتدہ عورت کا نکاح تو ٹوٹ جاتا ہے مگر اس طرح نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح کر سکے۔ کیا اس فتوے سے ہائیکورٹوں کے مدلل بدلائل فقہیہ فیصلے ٹوٹ سکتے ہیں۔ نہیں معلوم ایسے فتوے پیش کرکے علماء اور ان کے مصاحب اپنے اوپر ہنسنے کا موقع کیوں دیتے ہیں۔

رسالہ "قانون" لاہور نے چند تجاویز لکھی ہیں اور انجمن حمایت اسلام لاہور نے علماء کا نفرنس مدعو کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ خدا انجام بخیر کرے۔ ہمارے خیال میں یہ کام کاغذی اور قلمی نہیں بلکہ عملی ہمت چاہتا ہے۔

رپورٹ ماہوار واعظین آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی

بابت ماہ رجب ۱۳۵۳ھ

(۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے امرتسر لاہور۔ دہلی۔ میرٹھ۔ مظفرنگر۔ سہارنپور۔ بڑارہ، راجپورہ کوٹ کپور، فیروزپور، مبوں والی ضلع لاہور، گوپالپور، برنالہ، بہنڈہ، علاقہ پٹیالہ کا تبلیغی دورہ کیا۔

(۲) مولوی گوہر دین صاحب واعظ گوردا سپوری نے علاقہ ماجھہ ضلع امرتسر۔ علاقہ قادیان۔ سیکھواں۔ رسول پورہ ٹھیکریوالہ۔ قادیان۔ فتحگڈھہ۔ علاقہ تلونڈی نیتا کوٹ۔ دھاریوال، کنگواں۔ ڈڈوال ضلع گورداسپور کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی بہرام صاحب واعظ پشاوری نے موضع نودیہہ بالا۔ ریزائی۔ کوٹلہ۔ سرالیا۔ ملا پشاور چھاؤنی پشاور وغیرہ کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی محمد یعقوب صاحب واعظ بھامبڑی گورداسپوری رخصت پر ہیں۔

(۵) مولوی عبدالہادی صاحب واعظ ہزاروی نے مقام بھن مار۔ بڑا کھیتر، بنیاں، باڈی، پانڈی میرز، گلی، بہاٹا، باغ۔ ہنگل، علی میرا، تھاتی، چونہ کاسی، وہٹری، مرین، سمہ کراگاہ، سیریاں، شاہ زادہ۔ سنگی میرا، ڈھوڈیال، دھوبی گھاٹ۔ ڈنہ لہویاں، تیلا ہوتری۔ ضلع ہزارہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی عبدالرزاق صاحب مظفرگڈھی نے مظفرگڈہ خدبل والہ۔ بستی والہ۔ بہاول پور۔ بہنی حافظ بہرام الدین۔ چنی کوٹ۔ خان پور۔ فیروزہ۔ چوہدری۔ احمد پور شرقی۔ ڈیرہ نواب۔ بستی خانگاہ۔ لودہراں بستی چک۔ بستی اللہ داد۔ خان پور قاضیاں۔ بستی مٹھو۔ بستی کدنے۔ جلال پور پیروالہ۔ شجاع آباد۔ ملتان۔ چاہ بوہڑوالہ۔ موضع بیٹ بستی چھچھڑے۔ بستی مانجھا ضلع ڈیرہ غازی خاں کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخ نگری نے کیکڑی ضلع اجمیر نصیر آباد۔ بہنائی سانڈلواڑہ بھیلو لڑا بیگٹ۔ مانڈل گڈھ۔ گوپال پور۔ امیر گڈھ سند نادلی۔ چترا ولی۔ ماپورہ۔ علاقہ اودے پور ٹینگی۔ نیا بڑہ۔ پادرہ۔ جے پور۔ سنگانیر، بانڈی کوئی۔ راجگڈھ۔ الور ریاست۔ تجارہ۔ فیروز پور ضلع گوڑگانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ مالدہی نے تعام پا سنڈی۔ مورگرام۔ اول۔ ہنگل دگھی۔ انہ ضلع بیر بھوم۔ غدا گاڑی۔ راجشاہی۔ کاکیل کاٹی۔ بادڑیہ ضلع راجشاہی۔ بلدی گاچھی۔ اشوردی۔ ماٹی۔ ماچھپاڑ ضلع پنبہ علاقہ بنگال کا دورہ کیا۔

(۹) مولوی نصیر الدین صاحب واعظ نے مقام ہاتیہ۔ مڈوہ۔ گوردہن۔ متہرا۔ دیگ۔ اودیا کار۔ ساداٹا نگری۔ نندیا۔ بلگ۔ ادہیا کا۔ لتواڑی۔ لاڈمکا علاقہ بھرت پور کا دورہ کیا۔

(۱۰) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے موضع مزگام۔ ٹھبو۔ ناگی پورہ۔ ریشی نگری۔ چک سلطان۔ کچھ ڈورہ۔ تہارن۔ ناقل۔ بازہ بوگ ہنڈو۔ کراگوم۔ باس کچن۔ لوپورہ۔ ہری پور۔ نک ڈانگر پورہ۔ شلوپیاں علاقہ کشمیر کا دورہ کیا۔ فقط۔ (حافظ) محمد امین عفی عنہ آفس سکریٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی)

پنجاب میں خشت سازی اور معماری کی تعلیم

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجابی خشت سازوں اور معماروں کی کاریگری میں اصلاح کی غرض سے گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ پنجاب رسول میں یکم فروری ۱۹۳۵ء سے ایک خاص تعلیمی نصاب جاری کیا جائے گا جس کی میعاد قریباً ۱½ سال ہوگی۔ نصاب کی تکمیل کے بعد جو طلبا خاص قابلیت کا ثبوت دینگے ان کو کاریگروں کی جماعت میں داخل کر لیا جائے گا۔ جس کی میعاد چھ ماہ ہوگی۔ ابتدائی کورس کے لئے امیدوار کی عمر ۱۶ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ اسے خشت سازی کا کم از کم دو سال کا تجربہ ہو اور کم از کم چوتھی جماعت پاس کر چکا ہو۔ ہر سال میں طالب علم داخل کئے جائینگے۔

جو طلبا اس جماعت میں داخل ہونگے ان کے لئے سکول کے احاطہ میں اقامت کا انتظام کیا جائیگا۔ انہیں دو روپیہ ماہوار فیس اور ۸ آنہ سامان اور کمرہ کا ماہوار کرایہ ادا کرنا ہوگا۔ تعطیلات کی فیس نہیں لی جائے گی لباس اور معمولی اوزاروں پر ۲۵ روپیہ کے قریب خرچ آئینگے۔ جو جماعت یکم فروری ۱۹۳۵ء کو شروع ہوگی اس میں داخلہ کی درخواستیں پرنسپل صاحب انجینئرنگ سکول رسول کی خدمت میں یکم جنوری ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔

لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۳۴ء

ایک عجیب چمتکار

میٹھا پھل (رجسٹرڈ) یعنی نعمتِ عظمیٰ

ایک گولی کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ لڑکی پیدا ہو تو دام واپس۔ قیمت مبلغ دس روپے (عہ)
کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کر دی جائیگی۔
ہزاروں بار تجربہ کی جا چکی ہے۔ آپ بھی نوٹ کر لیں۔ بوقت ضرورت طلب فرمادیں
یقیناً پرماتما چاند سا بیٹا عطا فرما دے گا۔

المشتہر خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا ۲۳ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

تمام دنیا میں بےمثل (ؐ)

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ

چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بے شمار ہیں۔
ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔
ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

تمام دنیا میں بےمثل

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اردو میں ہے اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شروح محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین $\frac{22}{25}$

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (مہتمم کتب خانہ)

اسلامیہ چاول ہاؤس $\frac{29}{41}$

چاول ہر قسم و باسمتی یکسالہ و دوسالہ ڈیرہ دون، ادھواڑ، منگرہ، تھوک و پرچون ایک بوری تک، مال کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ ماہ رمضان مبارک و عیدین کے لئے مسلم برادران دوکانداران فرمائش دے کر مشکور فرمادیں۔ (نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقدی روپیہ یا رسولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد نگر منڈی نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرتسر (پنجاب)

(۱۲۸)

(۱۱۹)

رمضان المبارک کے بابرکت تحفے

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ } مع کامل تفسیر بیہ ۵۳ خوبیوں والا

زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو کہ اغلاط و تغلیظ لفظی سے پاک ہے اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالے سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا حنا شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ ما تحفظ اور امام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ قیمت سے روپے

قرآن شریف مترجم } از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ مجلد پارچہ ۶ جلد چرمی ۶ روپے

قرآن شریف مترجم } از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تقطیع کلاں۔ خوشخط۔ حنا شدہ۔ جلی ٹائیٹل نہایت خوبصورت اور رنگین جلد چرمی سنہری۔ قیمت سے

قرآن شریف معرّیٰ } پندرہ سطر والا مجلد پارچہ خوشخط و صحیح محض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ عہ (ایک روپیہ)

حمائل شریف مترجم } ترجمہ بامحاورہ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اسکی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں حنا شدہ مجلد چرمی مشہور

حمائل شریف مترجم } ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ بر حاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب جلد عمدہ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے۔

معجز نما حمائل شریف } مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر متعدد مستند عربی تفاسیر کے خلاصے مطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ ٹائیٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی پختہ۔ ہدیہ عہ روپے

حمائل شریف معرّیٰ } یہ حمائل شریف نہایت خوشخط اور صحیح ہے اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ مشہور

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی)

مؤلفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ [illegible] شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص [illegible] اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی [illegible] القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت للعہ۔ پتہ:۔ **مینجر اہلحدیث امرتسر**

امرتسر میں بڑی احتیاط کے ساتھ طبع کی گئی ہے۔ مجلد پارچہ [illegible]

سفری حمائل شریف غزنوی } یہ وہ مبارک حمائل ہے جو صحیح اور صحیح ہونے اور صفائی کی عمدگی میں دنیا بھر کی حمائلوں سے سبقت لے گئی ہے اور ہزار ہا کی تعداد میں چھپ کر مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تمام تفاسیر [illegible] لب لباب اس میں درج کیا ہے۔ قیمت [illegible] مجلد [illegible]

حمائل شریف مترجم } از جناب [illegible] مہر تقی۔ اس کا ترجمہ [illegible] کے بالکل مطابق ہے۔ صفحات ۱۰۰۰ قابل دید ہے۔ ہدیہ للعہ

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف

اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزون ہے۔ جو سفر اور حضر میں کام [illegible] ہے۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور [illegible] زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب [illegible] کا لکھا گیا ہے۔ جو نہایت معتبر اور مستند ہے حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند [illegible] مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح [illegible] صحاح ستہ۔ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی منقش نہایت پختہ۔ ہدیہ للعہ

قرآن مجید تقطیع کلاں } مترجم [illegible] نہایت خوشخط۔ حروف جلی۔ طباعت کتابت [illegible] کاغذ بہت عمدہ۔ آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ عہ روپے

نجوم الفرقان۔ الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں [illegible] پارہ اور رکوع کے حوالے سے یکجا دکھائے گئے ہیں۔ ہدیہ [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر اہلحدیث امرتسر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۴

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ، ســے
عام خریداران سے ، ـــہ
، ، ، ششماہی ـــہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

[illegible] دین [illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] مسلمانوں کی [illegible] جماعت اہلحدیث [illegible] دینی خدمات کرنا۔

[illegible] مسلمانوں کے باہمی تعلقات [illegible] کرنا۔

[illegible] قواعد و ضوابط

[illegible] لی جاتی ہے۔

جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

[illegible] مضامین [illegible] بھیجنے [illegible] ہوں گے۔

جس سے [illegible] نوٹ لیا جائے گا وہ پرچہ واپس نہ ہوگا۔

[illegible] ٹکٹ اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۲۶ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ مطابق یکم فروری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

غزل در عشق محمدی

(از جناب شائق صاحب)

جو ہیر میکدہ سے ہم کبھی انعام لیتے ہیں
جو ہم مست نبیؐ ہاتھوں میں اپنے جام لیتے ہیں
صنم خانہ ہے ہم ہیں کلمۂ توحید ہے لب پر
دکھلا ہم کو خورشید قیامت گرمیاں اپنی
بہک اٹھتا ہے مستی میں جو دیوانہ محمدؐ کا
قدم جتنے نہیں ہیں رزم گاہ میں دشمن دیں کے
طریق سنت نبویؐ کے منزل کے تھکے ماندے
جمال مصطفےٰ کے تشنگان دید محشر میں
خدا کی راہ میں گردن کٹا کر سرخرو ہو کر
یکس کی یاد کرتی ہے انہیں بے چین رہ رہ کر

مئے عشق محمدؐ کا لبالب جام لیتے ہیں
خمار عشق احمدؐ کا مئے گلفام لیتے ہیں
بتوں کے روبرو اللہ کا ہم نام لیتے ہیں
لواء الحمد کے سائے میں ہم آرام لیتے ہیں
فرشتے لغزش پائے میں دامن تھام لیتے ہیں
سنبھل کر غازیان محمد جب صمصام لیتے ہیں
پہنچ کر جنت الفردوس میں آرام لیتے ہیں
پہنچ کر حوض کوثر پہ پیاپے جام لیتے ہیں
قصور و حور و غلمان حق سے ہم انعام لیتے ہیں
یکس کا نام شائق مرغ بے ہنگام لیتے ہیں

انتخاب الاخبار

عازمین حجاز کو اطلاع | مندرجہ ذیل جہاز بمبئی سے روانہ ہوکر کراچی سے ذیل کی تاریخوں کے لگ بھگ روانہ ہونگے (۱) ایس ایس اسلامی. کراچی سے ۱۵ فروری کو (۲) رحمانی کراچی سے ۱۹ فروری کو. (۳) رضوانی کراچی سے ۲۳ فروری کو (۴) اکبر کراچی سے ۲۶ فروری کو. (۵) علوی (آخری جہاز) کراچی سے ۲۸ فروری کو۔

——— امرتسر میں ۲۳ جنوری کو مطلع ابر آلود رہا معمولی سی بارش بھی ہوئی۔ ۲۴ و ۲۵ جنوری کی درمیانی شب کو اچھی بارش ہوئی۔ کسی قدر ژالہ باری بھی ہوئی۔ ۲۶ کو مطلع بالکل صاف رہا۔ ۲۷ کو بھی معمولی سا ابر رہا۔ ۲۸ کو بارش ہوئی۔ بارش کے نہ ہونے سے فصلوں کو جو نقصان ہو رہا تھا اس کی کسی حد تک تلافی ہو گئی ہے۔

——— سر عبدالرحیم آف بنگال کثرت آراء سے اسمبلی کے صدر منتخب ہو گئے ہیں آپ کا اور مسٹر شروانی کا مقابلہ تھا۔ صرف آٹھ ووٹوں کی کامیاب ہوئے۔

——— نواب صاحب ریاست بہاولپور امسال حج بیت اللہ کو تشریف لے جا رہے ہیں۔

——— مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری کے مقدمہ میں جو درخواست برائے انتقال مقدمہ دی گئی تھی وہ نامنظور ہوئی اب وہی درخواست عدالت ہائیکورٹ (پنجاب) لاہور میں دی گئی ہے۔ اس لئے عدالت موخر الذکر آپ کا مقدمہ ۹ فروری تک ملتوی کیا گیا ہے۔

——— سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ممبر اسمبلی نے اسمبلی میں ایک ہنگامی قانون جاری کرنے کی قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اسلام کے خلاف جن کتب میں بے بنیاد اور جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں اور جن اخبارات میں اسلام کی توہین کی جاتی ہے ان کی اشاعت حکماً بند کر دی جائے۔

——— شیخ خالد لطیف گابا بھی اسمبلی میں مندرجہ ذیل تجویز پیش کرینگے کہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے مابین ۹ جنوری کو جس معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں چونکہ وہ ہندوستان کے لئے مضر ہے اس لئے اسکو ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء تک منسوخ کر دیا جائے۔

——— مہاراجہ ریوا نے مالیہ زمین میں ۹ لاکھ روپے کی رعایت کر دی ہے۔

حساب دوستاں

جو "اہلحدیث" ۲۵ جنوری میں صفحہ پر درج کیا گیا ہے ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں

اور بعد ملاحظہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجیں یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۱۲ فروری سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ (منیجر)

حج کو جانے سے پہلے | کتب ذیل کا مطالعہ از حد ضروری ہے جو دفتر ہذا سے مل سکتی ہیں۔

مسائل حج - جسمیں حج کے متعلق تمام مسائل و مناسک وادعیہ اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۵/

سفرنامہ حجاز - از قاضی محمد سلیمان پٹیالوی جسمیں سفر کے متعلق تمام حالات و راستے درج ہیں۔ قیمت ۸/

عربی بول چال - حجاز میں ہندیوں کو عربی کی بہت کم سمجھ آتی ہے۔ اس لئے یہ کتاب ان کی کامل رہنمائی کریگی حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم ۱۲/ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

یاد رفتگان | میری چودہ سالہ دختر عزیزہ رقیہ بیگم طویل علالت کے بعد ۲۵ جنوری کو فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ابو ابراہیم محمد امین امرتسری از کلانور ضلع گورداسپور)

(۲) خاکسار کے والد گرامی منشی محمد دین صاحب مرحوم ۱۲ شوال کو اس دنیائے فانی سے دار البقا کو رحلت فرما گئے ہیں۔ خاکسار محمد شریف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائبانہ پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

تبلیغی اشتہارات | مندرجہ ذیل [illegible] اشاعت [illegible] کئے جاتے ہیں [illegible] تبلیغ و اشاعت [illegible] فاضل حسنات ہوں۔

(۱) مجموعہ دیہات میں پڑھنا جائز ہے [illegible] کیا گیا ہے کہ دیہات میں [illegible] سینکڑوں امداد اشاعت فنڈ۔ بعد محصول ڈاک۔

(۲) حضرت محمد سچے پیغمبر تھے: [illegible] جو گذشتہ سال حضور کی سیرت پر ہوئی۔ امداد اشاعت فنڈ۔ محصول ڈاک۔

(۳) قادیانی ملت کی حقیقت: یہ ایک مفصل رسالہ جو انجمن اہل حدیث سکندرآباد دکن نے شائع کیا ہے جس میں خلیفہ قادیان کا مقابلہ میں حلف [illegible] کا بیان ہے۔ صرف [illegible] محصول ڈاک۔

(۴) قادیانی نبی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا غیر [illegible] اس میں بھی مرزا صاحب کے کذب پر حلف [illegible] کا بیان ہے۔ [illegible] محصول ڈاک۔

(۵) مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ جسمیں آخری فیصلہ والے مضمون کو لکھ کر اسکی تصدیق میں خلیفہ قادیان اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کی فیصلہ کن تحریریں درج کی گئی ہیں کہ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ درحقیقت بددعا ہی تھی اس کا مباہلہ وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں۔

"میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں" یہ [illegible] انعامی اشتہار حاجی عبداللہ الدین صاحب سکندرآباد [illegible] اس اعلان سے حاجی صاحب موصوف ایسے مشہور ہو گئے ہیں کہ پھر حلف کا نام تک نہیں لیتے۔ یہ [illegible] مضامین ایک ہی اشتہار پر ہیں۔ فی سیکڑہ [illegible] امداد اشاعت فنڈ۔ بعد محصول ڈاک۔

نوٹ:- مذکورہ بالا اشتہارات طلب کرنے [illegible] ٹکٹ ارسال کریں۔ وی پی نہیں بھیجے جائیں گے

ثنائی برقی پریس امرتسر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ

بہائی دعویٰ

(۳)

گذشتہ دو پرچوں میں یہ سلسلہ چلا آرہا ہے اس سلسلہ سے ہماری غرض یہ ہے کہ ناظرین معلوم کرسکیں کہ غلط راہ چلنے والے اپنی غلطی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کتنی کوشش کرتے ہیں۔ حکماء نے یہ بات بالکل سچ کہی ہے کہ ایک جھوٹ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ آج کے مضمون کی قسط پہلی دو قسطوں سے بھی زیادہ لطیف ہے۔ اس میں شیخ بہاء اللہ کے ظہور کا وقت بتایا ہے۔ پس ناظرین بغور پڑھیں:۔

"**وقت ظہور کی کیفیت** | وقت ظہور موعود کی کیفیت کتب مقدسہ اور قرآن مجید میں جابجا بیان کی گئی ہے۔ مثلاً ایک جگہ فرماتا ہے۔

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ

(ترجمہ) جب داعی الٰہی ایک انوکھی چیز کی طرف بلائے گا لوگوں کی نظریں حیرت زدہ ہونگی۔ لوگ اپنی پستی کے گڑھوں سے نکل کر ٹڈی کی طرح پھیل جائیں گے وہ داعی الٰہی کی طرف جھکتے ہوں گے اہل حجاب منکر کہیں گے سخت دن ہیں" (بہائی میگزین ص۳ نومبر ۳۴ء)

اہلحدیث | ناظرین! اسلامی طریق پر آیت مرقومہ کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے،

(قیامت اس روز ہوگی) جس روز لوگ ایک غیر معروف چیز کی طرف بلائے جائینگے ان کی آنکھیں نیچے کی طرف جھکی ہونگی قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی دل (کی طرح) پھیلے ہونگے وہ بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جائینگے کافر اس روز کہیں گے یہ دن بہت سخت ہے؛

اس آیت کا سیاق سباق کہہ رہا ہے کہ اس میں قیامت کا ذکر ہے۔ مگر بہائی لوگ اس کو شیخ بہاء اللہ پر جس طرح چسپاں کرتے ہیں وہ سننے کے لائق ہے۔ ناظرین غور سے سنیں۔

"آج داعی الٰہی حضرت بہاء اللہ* جس چیز کی طرف بلا رہے ہیں وہ نئی اور عجیب ہے جسے قبول کرنے میں لوگوں کو اچنبا سا معلوم ہوتا ہے۔ پرانی شریعت کا دور ختم ہو جانا اور نئی شریعت کا آجانا لوگوں کی سمجھ میں مشکل سے آتا ہے۔ اس تبدیلی سے آسمان زمین بدل جاتے ہیں۔ اور حقیقتہً انسان ایک نئے عالم میں پہنچ جاتا ہے جبھی تو عقلیں حیران اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ ایک طرف تو یہ حال ہے دوسری طرف تمام اقوام عالم میں ہل چل ہے۔ ہزاروں سال کی مردہ قوموں کے قالب میں بھی حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ پست سے پست جماعت بھی اپنے ذلت و پستی کے قعر ہلاکت سے ابھر رہی ہے۔ تمدن کی رفتار زوروں پر ہے۔ تمام ممالک میں پرے باندھ باندھ کر مرد اور زندگی کی جدوجہد میں شامل ہونے والے نکل رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ظہور جلوۂ قدرت کے آثار و اشرات ہیں" (رسالہ مذکورہ ص۲۰ و ۲۱)

اہلحدیث | اس ساری تقریر کا جواب خود قرآن شریف کی دوسری آیت دے رہی ہے۔ جس میں ارشاد ہے

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ

(پ ۱۶۔ ع ۱۵) (ترجمہ) اس روز سب لوگ اُس داعی کی آواز کو قبول کرینگے اسمیں ذرہ کجی نہ ہوگی!

اگر داعی سے مراد شیخ بہاء اللہ ہیں تو بتائیے اسکی آواز کو سب لوگوں نے قبول کرلیا؟ کیا اس آواز کے قبول کرنے میں کسی کو غلطی نہیں لگی؟ کیا آج دنیا کے سب لوگ بہائی آواز کے پیچھے جارہے ہیں؟ اگر جارہے ہیں تو پھر اس مضمون نگاری کی ضرورت ہی کیا ہے؟ (آہ! کیسی جی خوش کرنے کی بات ہے)

اس کی مثال | مرزا صاحب قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ شیطان سب نبیوں کے زمانہ میں ادھر ادھر پھدکتا پھرتا رہا مگر میرے زمانے میں قتل ہوگیا۔

* یہ اجہاث کا ترجمہ ہے۔ فافہم۔ (اہلحدیث)

کیونکہ میرے زمانہ میں اس کا قتل ہونا مقدر تھا (مقولہ مرزا محمد رجہ اخبار الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ) کیا ہی اچھا شاعرانہ تخیل ہے۔ اس پر پوچھا گیا کہ پھر دنیا میں گمراہی کیوں ہے؟ جواب ہاں ہاں ذخش!

ہم نہیں سمجھتے کہ فاضل اڈیٹر نے یہ کیا لکھ دیا ہے کہ "تمدن کی رفتار روبہ زوال پر ہے"۔

آج کل کے تمدن کو بغور دیکھنے والا سمجھدار طبقہ مسلمان ہو یا ہندو، انگریز ہو یا فرنچ رو رہا ہے اور اس تمدن کو تباہی اور بربادی جانتا ہے۔ یہ کیا تمدن ہے کہ عورتیں اور مرد کیا منکوحہ اور کیا غیر منکوحہ سب یکجا پھریں، مہذب طبقہ کے مرد غیر منکوحہ عورتوں کے گلے میں ہاتھ ڈالکر منہ سے منہ ملا کر ناچ کریں، بے باکانہ ایک دوسرے سے ملیں، ہوٹلوں میں ہر قسم کے سامان عیش مہیا ہوں، اتنے کہ مسافروں کے سامنے جوان لڑکیاں برہنہ کھڑی کی جائیں جن کو وہ پسند کریں (آئینہ سکندری مصنفہ بابو آتما شنکر) ربڑ کی مکشوفات عام طور پر فروخت ہوں، مجردات کے لئے ربڑ کے آلات مہیا ہوں، غرض مولانا حالی مرحوم کی اس رباعی کا پورا مظاہرہ ہو۔

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہیگا کوئی انساں میں عیب
ہو جائینگے جہل جہلا کے سب عیب ہنر

کیا یہ تمدن باعث شرم ہے یا موجب مسرت؟ ہاں ایک مذہبی مبلغ ہونے کی حیثیت سے آپ کا فرض یہ تھا کہ آپ دنیا کی مذہبی اور اخلاقی ترقی دکھاتے نہ کہ یورپ کے مخرب اخلاق تمدن اور خلاف مذہب چال چلن کو بطور مثال پیش کرتے سچ تو یہ ہے۔ کہ موجودہ تمدن اگر شیخ بہاء اللہ کی صداقت کی دلیل ہے تو اُن کی تکذیب کے لئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں۔

فاضل اڈیٹر صاحب نے حسب عادت اپنے دعوے پر ایک حوالہ بائیبل سے بھی دیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

"تم اگلی چیزوں کو یاد نہ کرو اور قدیم باتوں کو سوچتے نہ رہو دیکھو میں ایک نئی چیز پیدا کروں گا اور اب وہ نمود ہوئی" (یسعیاہ باب ۴۳)

اہلحدیث! اس حوالے کا جواب خود اس مقام کی ساری عبارت ہے جو اس طرح مرقوم ہے:-

تم اگلی چیزوں کو یاد نہ کرو اور قدیم باتوں کو سوچتے نہ رہو۔ دیکھو میں ایک نئی چیز کروں گا اب وہ نمود ہوئی کیا تم اُس پر ملاحظہ نہ کرو گے ہاں میں بیابان میں ایک راہ اور صحرا میں ندیاں بناؤں گا۔ دشت کے حیوان گیدڑ اور شتر مرغ میری تعظیم کرینگے کہ میں بیابان میں پانی اور صحرا میں ندیاں موجود کرونگا کہ وے میرے لوگوں کو میرے برگزیدوں کو پینے کے لئے ہووے۔ میں نے ان لوگوں کو اپنے لئے بنایا وے میری ستایش کرینگے۔

(یسعیاہ باب ۴۳)

ناظرین! بغور دیکھئے کہ اس عبارت کو شیخ بہاء اللہ کی آمد سے کچھ دور کا تعلق بھی نہیں۔ بتائیے کہ شیخ بہاء اللہ کے آمد سے کس بیابان اور صحرا میں ندیاں جاری ہوئیں۔ وہ بیچارہ تو جہاں گیا قید و بند ہی میں گزارتا رہا۔ یہاں تک کہ قید ہی میں انتقال کر گیا۔

ہاں ہم بتاتے ہیں کہ یہ پیشگوئی صحرائے عرب میں بزمانہ خلیفہ ہارون رشید نہر زبیدہ وغیرہ بننے سے پوری ہوگئی۔ جس نہر سے سارا صحرائے عرب تر و تازہ ہوگیا ہے۔ اور آیندہ بھی ہوتا رہے گا والحمد!

(باقی)

قادیانی مشن

آخری فیصلہ پیشگوئی تھا

(ہے کوئی جو سامنے آئے)

"اہلحدیث" کا بہت پرانا دعوےٰ ہے کہ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ پیشگوئی تھا۔ پیشگوئی کیا چیز ہوتی ہے؟ یہی نا کہ "آیندہ زمانے میں فلاں کام ہوگا"۔ "اہلحدیث" ۲۔ نومبر ۱۹۳۴ء میں اس کا ذکر آیا تھا۔ جس پر قادیانی اخبار "فاروق" کے ایک نامہ نگار نے اعتراض کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

اخبار اہلحدیث ۲۔ نومبر ۱۹۳۴ء میرے سامنے ہے اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے:-

"مرزا صاحب قادیانی نے اپنی وفات سے پہلے میرے مرنے کی پیشگوئی کی تھی۔ مگر بحکم خدا آج ۲۶ سال ان کو انتقال کئے ہوئے ہوگئے اور خادم آج تک باذنہٖ تعالےٰ زندہ ہے"۔

(صفحہ ۳ کالم ۳)

کیا یہ صریح غلط بیانی اور جھوٹ نہیں۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب میں دم خم ہے۔ اور واقعی انہوں نے سچ بولا ہے۔ اور لوگوں کو دھوکہ نہیں دیا۔ تو وہ بتلائیں اور اپنی اخبار میں جلی حروف میں شائع کریں کہ وہ پیشگوئی کہاں ہے۔ اور کس کتاب یا کس اشتہار وغیرہ میں درج ہے۔ ورنہ وہ یاد رکھیں کہ قرآن مجید

میں ایک انعام ان کے لئے مقرر ہے جو
الا لعنة اللہ علی الکاذبین کے الفاظ
میں درج ہے۔ اور وہ یہ بھی یاد رکھیں کہ
اگر وہ اس (مزعومہ) پیشگوئی کو تلاش
تلاش کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی
یہ پیشگوئی ان کو کسی جگہ سے نہیں مل سکتی
ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ۔
(فاروق ۱۴ جنوری ۳۵ء صفحہ ۵)

اہلحدیث سب سے پہلے اعلان مرزا صاحب کو دیکھنا چاہئے۔ اس میں یہ فقرہ ہے کہ:

اگر میں کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (مولوی ثناء اللہ) اپنے ہر ایک پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ (اشتہار آخری فیصلہ)

بتائیے! یہ جملہ شرطیہ ہے یا نہیں؟ اور جملہ شرطیہ جملہ خبریہ کی قسم ہے یا نہیں؟

یقیناً ہے۔ یہ ہے میری ایک دلیل۔

دوسری دلیل میاں محمود خلیفہ قادیان خود لکھتے ہیں۔ اسے غور سے پڑھئے:۔

جب حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو یہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی۔
(منقول محمود در رسالہ تشحیذ الاذہان جون جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

یہ ہے میرے سلم میں دعوے کی دوسری دلیل کہ اشتہار آخری فیصلہ ایک پیشگوئی تھی جو بالکل سچی نکلی۔
ہمارے خیال میں یہی ایک پیشگوئی ہے جو حرف بحرف پوری ہوئی ورنہ دوسری پیشگوئیاں تو ایسی ہیں کہ ان پر مخالفوں کے اعتراضات کی ایسی بھرمار ہے کہ احمدیوں کو سر کھجلانے کی فرصت نہیں۔

کیا کوئی ہے! جو دلیل کے ساتھ ہمارے دو دلائل کا جواب دے؟

وصی نبی اور جناب حسین کا تضاد فی العمل

(بسلسلہ مضمون مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۷ دسمبر ۳۴ء)

اصلاح اہلحدیث ۲۰ دسمبر ۳۴ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ نیچے کی طرف سے سطر ۱ میں "تبعہ" کا لفظ غلط ہے۔ "ضبط" صحیح ہے۔

جیسا تضاد و تخالف آپ نے حضرت ابو الائمہ علی رضی اللہ عنہ بعد سبط اکبر جناب حسن کے حصول منصب امامت کے باب میں پایا ہے۔ (یعنی بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر بابت ۲ دسمبر ۳۴ء) اسی قسم کا تضاد اور کھلا ہوا جناب علی اور حضرت حسین کے طرز عمل میں ملے گا۔ علی رضی اللہ عنہ کا ادعاء خلافت تو ظاہر ہے کہ بمنزلہ نفی کے تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ جب ابن عفان کا واقعہ پیش آیا۔ جس کو بعض مروان کی کارگذاریوں کا صلہ بتاتے ہیں۔ بعض کی رائے ہے کہ حضرت عثمان کی بنی امیہ کی پرورش کا مآل تھا اور بعض کا خیال ہے کہ علی ابن ابی طالب کے اشارے سے یہ قتل ہوا۔ مگر ہمارے مضمون کو چونکہ اس تنقیح سے کوئی تعلق نہیں۔ کہ خلیفہ ثالث کی وجہ شہادت کیا ہے۔ اس لئے ہم اس جھگڑے میں پڑنے کے بغیر آگے بڑھتے ہیں۔ الغرض شہادت عثمان کے بعد بھی جناب امیر علیہ السلام (بہ اصطلاح شیعہ وصی رسول اللہ) نے خود کو پیش نہ کیا۔ بلکہ جب طلحہ اور زبیر آپ کی خدمت میں اس وصایت نبیؐ کی تکمیل کرانے کی غرض سے حاضر ہوئے تو آپ نے اس وقت بھی انکار ہی کر دیا۔ عبداللہ بن سبا کا خدا بھلا کرے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ جن کے سمجھانے (یا ڈرانے بقول بعض الناس) سے آپ نے اس منصب کو قبول فرما لیا۔ ورنہ اب بھی وہ وصایت پوری نہ ہوتی۔ جس کے اظہار کے لئے دنیا جہان کے قیام کا بکھیڑا کیا گیا۔ (جیسا کہ حیات القلوب علامہ باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ میں منقول ہے) تو حضرت علی نے اس طرح منصب خلافت وہ بھی بصورت وصایت نبیؐ کو قبول فرمایا۔ کہ شیعی حضرات بھی اس کے مقدمات سے نہی تو نتائج سے کسی عنوان سے انکار نہیں کر سکتے۔ یا وہ کہہ سکتے ہیں؟ کہ کسی نبیؐ نے کسی حال میں عطائے نبوت کے وقت خداوند کریم سے یہ کہا ہو کہ ابھی موقع نہیں ذرا اور توقف فرمایا جائے۔ اور اس کے بعد یہ کہا ہو کہ منصب نبوت کو چھپاتے پھرے ہوں۔

شیعی حضرات کہہ سکتے ہیں؟ کہ جناب علی نے رسول اکرم کی رحلت کے بعد اپنی وصایت کا اعلان فرمایا تھا۔ یہ غلط ہے ہے؟ کہ تینوں خلافتوں کے انعقاد و ختم پر بھی انہوں نے کبھی خود کو پیش نہ کیا۔ اس میں کلام ہے؟ کہ واقعہ عثمان کے بعد بھی وہ خود کو ظاہر نہ کرنا چاہتے تھے۔ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے تو نتائج میں کیا غلطی رہ گئی۔ جو آپ (شیعی حضرات) چیں بہ جبیں ہوتے ہیں؟

اب سبط اصغر جناب حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ صاحب حضرت حسن سے چھوٹے تھے۔ اور جناب علی کے صاحبزادہ گرامی تھے۔ آپ کا واقعہ ابن معاویہ کے ساتھ پیش آیا۔ جب یزید مسند خلافت پر قابض ہوا اس وقت حسین کا قیام مدینۃ النبی میں تھا۔ یزید کی طرف سے مروان نائب تھا۔ اہل مدینہ میں سے سب نے مروان کی بیعت کی۔ اور بیعت کا یہ تسلسل شام تک قائم رہا۔ مگر جناب حسین تشریف نہ لائے مروان نے کہلا بھیجا کہ اگر آپ دن میں تشریف نہیں لا سکتے تو مضائقہ نہیں۔ رات میں کسی وقت زحمت فرما کر ضابطہ بندی کر جائیے۔ مگر جناب حسین نے جواب دیا کہ نہیں میں رات میں کیوں بیعت کروں۔ کل دن میں علی رؤس الاشہاد کروں گا۔ وعدہ تو یہ کیا

ٓ یہ آیت اس قرآن میں ہوگی جس میں بقول مرزا صاحب "قادیان" کا نام مذکور ہے۔ (اہلحدیث)

گو رات ہی رات میں آپ اہل و اطفال اور چند دیگر جان نثاروں کو ہمراہ لے کر مدینہ سے بقصد کوفہ تشریف لے آئے۔ (اب یہاں تقیہ کی حد نمایاں ہوگئی بقول اہل تشیع) خیر صاحب! حضرت امام حسین مصروف بہ منزل براستہ مکہ معظمہ بالآخر کربلا پہنچے۔ یزید کی فوجوں سے اعلان جنگ کیا۔ لڑے اور راہ حق میں جان جیسی انمول چیز دیدی یعنی ؎

جاں دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اللہم اغفر لہ وارحمہ۔

ناظرین کرام! اس جنگ کی کیفیت کچھ بھی ہو۔ مگر جو اہمیت اس کو دی جارہی ہے اس کے سامنے خلیل اللہ کا استقلال گرد، ذبیح اللہ کی قربانی ہیچ، کلیم اللہ کا جہاد لاشئے، روح اللہ کا عزم بے کار، بدر کی لڑائی ناقابل التفات، جنگ جمل کی حقیقت بمنزلہ نفی، صفین کا سانحہ بمقدار صفر، بلکہ دنیا کی تمام مظلومیتیں اس کے سامنے کسی شمار کے لائق نہیں۔ ہم ان سب باتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ جناب حسین کے اس طرز عمل کو کیا سبقت ہے اپنے برادر بزرگ جناب حسن کے طریق کار سے۔ جنہوں نے اس قسم کے کشت و خون کے خوف سے حاصل کردہ خلافت بھی معاویہ کو سونپ دی۔ اور کیا نسبت ہے وصی رسول جناب علی کے اس اسوہ سے۔ جس کی وجہ سے ممدوح نے نہ تو خود کو خلافت کے لئے پیش کیا۔ نہ اپنے اور کسی کے کشت و خون کا سبب بنے۔ آخر وہ یہ نہ کر سکتے تھے کہ جس طرح ابن ابی قحافہ اپنی خلافت کے پہلے ہی روز تمام صحابہ بلکہ جناب علی کے کہنے کے باوجود بھی اکیلے زرہ بکتر پہن پانچ ہتھیار باندھ کر اونٹ پر سوار کر کے یکہ و تنہا مانعین زکوٰۃ سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اسی طرح حضرت علی بھی اپنے اس حق کو جو کہ استخلاف شوریٰ سے یا غلبہ و قہر سے نہیں بلکہ نص الہٰی کے مطابق ان کے لئے ازل سے ودیعت تھا۔ نہیں نہیں بلکہ اس عالم امکان کی تعمیر کا مقصد ہی جس کی تکمیل کا مقدمہ تھا۔ (اور وہ نتیجہ) اس کے حاصل کرنے کے لئے اپنی مشہور خاراشگاف ذوالفقار اور خیبر شکن بازوؤں کے ساتھ ابوبکر سے عمر سے اور ان کے تمام ہمراہیوں سے اعلان جہاد کرتے جس طرح جناب حسین کے ساتھ چند جان نثار تھے اسی طرح حضرت علی پر ایمان لانے والے عمار یاسر، سلمان، مقداد اور ابوذر موجود تھے۔ یہی ہوتا نہ کہ اس صورت میں سب کو شہید ہونا پڑتا۔ مگر حضرت علی نے ایسا نہ کیا بلکہ خاموشی سے یہ سب تماشے دیکھا کئے۔ پس جب ابوالائمہ جناب علی جو وصی رسول تھے حصول خلافت کے لئے نہیں لڑے۔ حالانکہ ان کی جماعت بھی ان کے صاحبزادہ عالی قدر امام حسین کی جماعت کی تعداد کے مطابق اپنے مخالفوں کی جماعت سے بہت کم بلکہ بمنزلہ نفی کے تھی۔ پس جناب حسین کا اپنے دور میں یزیدیوں کے ساتھ لڑنا جن کی تعداد حضرت امام کے ہمراہیوں سے بہت ہی زیادہ تھی۔ کیونکر اپنے والد (جو کہ وصی نبی بھی تھے) کی پیروی ہو سکتا ہے؟ آخر اس تخالف فی الاصل میں ایک ہی جہت تو حق بجانب ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں کونسی سمت کو راست کہا جائے گا اور کس کو غلط؟ اور اس لحاظ سے میرا یہ اعتراض بھی ہے کہ حدیث ثقلین میں جو ثقل اکبر (سلسلہ ائمہ دوازدہ معصومین) ہے اس کی پیروی کس طرح کی جا سکتی ہے۔ یعنی اگر ہم حضرت علی کا اتباع کریں تو حقوق الہٰی (جیسا کہ ان کا حق وصایت تھا) تک کی پامالی اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے مگر زبان سے اُف نہ کریں گے۔ اور اگر ہم ان کے خلف اصغر جناب حسین کا اتباع کرتے ہیں تو جس طرح وہ مدینہ سے سینکڑوں کوس منزل بہ منزل چلکر یزیدیوں سے مصروف پیکار ہوئے۔ ہمیں بھی اس اسوہ پر عمل کرتے ہوئے ہر خلاف شریعت امر پر اعلان جنگ کرنا پڑیگا۔ خواہ بدیہی طور پر ہماری جان جانے کا خطرہ کیوں نہ ہو۔

کاش! جس طرح میں نے نتائج مرتب کر کے اعتراض پیش کئے ہیں۔ اسی طرح شیعی حضرات ان کے جواب عطا فرمائیں۔ جیسا کہ ان کی اخوت اور کرم سے توقع ہے۔ فقط (ملک عبدالغنی سودہوی انعلیگڈھ)

"العدل" اور پیر جماعت علی شاہ

اخبار "العدل" مطبوعہ ۱۴ نومبر ۳۴ء میں ایک مضمون پیر صاحب کے متعلق شائع ہوا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں کہ:-

"پیر جماعت علی شاہ صاحب کی سرگرمیوں سے ہمیں کوئی تعرض نہیں ہوتا۔ لیکن جب وہ اپنے وعظ میں مرزائیوں اور آریوں کو چھوڑ کر حضرات اکابر علماء دیوبند کے خلاف ہی جہاد شروع کر دیتے ہیں۔ تو ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ یہ بزرگ اگر اپنی شخصی وجاہت کو مدنظر رکھ کر یہی وقت دین اسلام کی خدمت کے لئے صرف کرتے تو کس قدر خدمت اسلام ہوتی۔ لیکن جبکہ وہی زبان جس سے ہمیشہ نیک کلمات نکلنے چاہئیں خادمان اسلام کی توہین کے لئے وقف ہو جاتی ہے۔ تو مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ ابھی سرزمین ہند میں کفر اور قادیانیت کے خاتمہ کا وقت نہیں آیا۔ کیونکہ ایسے پیر ابھی اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ نہیں ہوئے"۔

بیشک جناب کا یہ لکھنا بجا اور درست ہے کہ تمام علماء اسلام اور مشائخ مل کر خدمت اسلام میں وقت صرف کریں۔ لیکن کیا کریں آپ اور آپکے نامہ نگار

بھی اس مرض میں مبتلا ہیں جس کا علاج پیر صاحب کو بتا رہے ہیں۔ ہم نے "العدل" کے جنم سے لے کر آج تک اس کے کارناموں کو غور سے دیکھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام تر کوشش اہلحدیث کی مذمت اور ان پر بے جا افترا اور ان کی توہین کرنے پر صرف ہو رہی ہے۔ ہمیں بھی آپکی سرگرمیوں سے کوئی تعرض نہیں ہوتا۔ لیکن جب آپ اپنے جلسوں اور اخبار وغیرہ میں مرزائیوں عیسائیوں اور آریوں کو چھوڑ کر اہل حدیث اور ان کے اکابر علماء کے خلاف ہی جہاد شروع کر دیتے ہیں۔ تو ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ اگر یہ بزرگ اپنی علمی قابلیت اور اصلی حنفیت کو مدنظر رکھ کر بجائے اہل حدیث کی تردید کے یہی وقت بدعت و شرک و مذہب باطلہ کی تردید اور دین اسلام کی خدمت کے لئے صرف کرتے تو کس قدر خدمت اسلام ہوتی۔ لیکن جبکہ وہی زبان اور قلم جس سے ہمیشہ قرآن و حدیث کی خدمت کرنی چاہیئے تھی۔ خادمان اسلام جماعت اہل حدیث کی توہین کے لئے وقف ہو جاتی ہے۔ اور بجائے غیر مذاہب کی تردید کے اخبار کے اکثر مضامین اہل حدیث کی تردید میں شائع ہوتے ہیں تو مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی سرزمین ہند میں شرک و بدعت اور قادیانیت کے خاتمہ کا وقت نہیں آیا۔ کیونکہ ایسے مولوی جو دیوبند کے فارغ التحصیل اور بزعم خود شرک و بدعت کے دشمن ہیں ابھی تک اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ نہیں ہوئے۔ بلکہ اہل بدعت سے مل رہے ہیں اور غیر مذاہب کی تردید کی بجائے اہل حدیث کی تردید کو ترجیح دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو تنبیہ کرنے کے لئے حضرت پیر صاحب آگاہ کرتے ہیں کہ اگر آپ لوگ اہل حدیث پر بے جا افترا کرینگے اور ان کے اکابر علماء کی توہین کرینگے تو ہم لوگ آپ کو انہی الفاظ میں یاد کرینگے جن سے تم اہل حدیث کو یاد کرتے ہو۔ جب آپ لوگ اہل حدیث کی تردید چھوڑ دینگے۔ تو ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر اہل حدیث کو ساتھ ملا کر غیر مذاہب کی تردید اور خدمت اسلام کے لئے وقت صرف کرینگے

(نامہ نگار)

اہلحدیث | نامہ نگار کو معلوم نہیں کہ "العدل" اہلحدیث کا ذکر اس لئے کرتا ہے کہ ناواقف حنفیوں سے بھرتی حاصل کرے۔ ورنہ اس بات کا بھی کوئی ثبوت اس کے پاس ہے جو اس نے لکھی ہے کہ

اہل حدیث جماعت کی اشاعتی اور تبلیغی
سرگرمیوں کا مقصود توہین ائمہ اربعہ ہے
(العدل ۹ جنوری ۱۹۳۵ء ص ۳ کالم علا)

کیسی غلط بیانی ہے حالانکہ اہل حدیث کسی امام کی توہین کرنا اپنا مقصود جانتے ہوں۔ ہاں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اہل حدیث کسی امام کی تقلید واجب نہیں جانتے جیسے العدلی پارٹی بھی کسی امام کی تقلید فرض یا واجب نہیں مانتی۔ ائمہ ثلاثہ (شافعی مالک، احمد حنبل) کی تقلید کا حال تو ظاہر ہے۔ ناظرین حیران ہونگے کہ یہ لوگ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو امام اعظم مان کر بھی ان کی تقلید ترک کر جاتے ہیں۔ کیا کسی واقف حال سے مخفی ہے کہ علماء حنفیہ عموماً اور عدلی علمائے خصوصاً (علماء عصری ہوں یا علماء عدلی) امامت، خطابت اور تعلیم و تدریس کی تنخواہ لیتے ہیں کیا ان کو یاد نہیں کہ امام اعظم صاحب کا فتوے اس میں عدم جواز کا ہے۔ پھر یہ ترک تقلید نہیں تو کیا ہے۔ پس اہل حدیث کی اصل کوشش میں العدلی پارٹی بلکہ جملہ احناف بھی شریک ہیں تو اہل حدیث کیوں نہ ان کو مخاطب کر کے کہیں ؎

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

ہم العدل کو اس سے نہیں روکتے کہ وہ اپنی خدمات جتایا کرے۔ خوب جتائیے مگر غریب بے زبان جماعت اہل حدیث پر ناحق تہمت نہ تراشا کرے کہ ان کا مقصود ائمہ اربعہ کی توہین کرنا ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے جو بریلوی اہل سنت کہا کرتے ہیں۔ دیوبندیوں کا مقصود یہ ہے کہ خدا کو جھوٹا اور رسول کو مثل دیگر انسانوں کے بے علم ثابت کیا جائے۔

العدلی ممبرو! دیکھا ؎

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

قصر تقلید پر خطرناک زلزلہ

(بقلم محمد تمیس صاحب تاجر آہن آرمور (دکن))

یارب یہ التجا ہے کرم تو اگر کرے
وہ بات دے زباں کو جو دل پر اثر کرے

معزز ناظرین! قصر تقلید کی تائید و ترویج میں موجودہ زمانہ کی ہی ایک جماعت کوشاں نہیں بلکہ یہ عمارت ایسی کہنہ و قدیم ہے کہ تحقیق و تدبر سے کام لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء کرام مبعوث ہوئے ہیں۔ ہر ایک کے زمانہ نبوت میں ضرور ایک جماعت اسی بوسیدہ ڈھانچہ کے استوار میں منہمک و سرگرداں رہی ہے۔ بہتیرے انبیاء کرام نے اپنے اپنے زمانہ رسالت میں ہر ممکن طور پر اپنی اپنی امت کو اس قصر وحشتناک سے نکالنا چاہا

لیکن وہ قوم جو چپ کو راست، ظلمت کو نور تصور کر چکی ہو اور اپنے آباؤ اجداد کو اس مرض میں دفن ہوتے ہوئے دیکھ چکی ہو وہ ان کی صاف و صریح تعلیم سے کیوں متاثر ہونے لگی۔

ہاں البتہ ہمارے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر تین سو سال تک دنیائے اسلام میں اس قصر ضعیف کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ خدا ناس کرے انقلاب زمانہ کا کہ چوتھی صدی کے مسلمانوں میں اس بربادکن تعمیر کا وقوع ہوا۔ اور تب سے مسلمانوں کو اس کی رہائش کا چسکا اور اس کی ترقی کے شوق نے یہاں تک مجبور کر دیا کہ وہ آج اپنے ساتھ کے بھائیوں سے برسر پیکار نظر آتے ہیں۔ اور

انبار و جریدہ میں ایک دوسرے پر لعنت و ملامت کی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ کہیں تقلید کے جواز و عدم جواز پر مناظرہ کا چیلنج دیا جاتا ہے۔ تو کسی جگہ تقلید کی فرضیت و عدم فرضیت پر مباحثہ کا اعلان کیا جاتا ہے غرض شدہ شدہ اب نوبت بایں جا رسید کہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا اور گوشت کا خواہاں نظر آتا ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح اپنے ساتھ کے بھائی کو ذلیل و خوار کرنا دین کی علامت ہو گیا ہے۔ شب و روز کے مشاہدے سے ثابت ہے کہ ان تمام عداوتوں و خصومتوں کا سرچشمہ بجز اس تقلیدی کھڑاگ کے کوئی دوسری چیز نہیں۔ اگر کوئی شخص تعصب کی عینک اتار کر اسلامی تعلیم پر ایک نظر غائر ڈال لے تو اس تقلیدی تار کی وقعت تار عنکبوت سے زیادہ نہ پاوے گا۔

اے برادران مقلدین! آج جو آپ حضرات اس قصر خستہ و شکستہ کو بڑی اہمیت دیتے ہوئے نہایت مستحکم اور بندگان دین کا مسلک فلاح و بہبودی کا ذریعہ کہہ کر عوام کو مغالطہ میں ڈال رہے ہیں اس کی نسبت ہم بلا خوف تردید ببانگ دہل یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ ہمیں اس کی تہ میں تخلخل اور دیواروں میں سینکڑوں شگاف نظر آتے ہیں۔ اور خطرہ ہے کہ خدا نخواستہ یہ عمارت اپنے رہنے والوں کے سمیت گر نہ پڑے۔ اس قصر خستہ پر ایسے زبردست سے زبردست بم برسائے گئے ہیں تاہم چند مشتے نمونہ بہ لحاظ اختصار ذیل میں ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ہم پیش کرتے ہیں۔ بغور ملاحظہ ہو:۔

(۱) فرمایا اللہ پاک نے پارہ ۱۰ رکوع ۱۰ میں۔
اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (ترجمہ) ٹھہراتے ہیں اپنے عالم اور درویشوں کو خدا اللہ کو چھوڑ کر) اس آیت شریفہ کے تحت میں امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر کبیر مطبوعہ استنبول جلد چہارم صفحہ ۴۲۳ میں فرماتے ہیں مرتبا "مفسرین کہتے ہیں عدیؓ بن حاتم تھا نصرانی پس آیا طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ حضرت پڑھ رہے تھے سورہ برأت پس جب پہنچے اس آیت تک کہا (عدی رضؓ نے) پس کہا میں نے (حضرتؐ کو) ہم ان کی پرستش نہیں کرتے۔ پس فرمایا حضرتؐ نے کیا نہیں حرام کرتے تم اُس چیز کو کہ حلال کیا ہے اسکو اللہ نے پس حرام جانتے ہو تم اُس کو اور حلال کرتے ہو اس چیز کو کہ حرام کیا ہے جس کو اللہ نے۔ کہا میں نے ہاں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ہی ہے پرستش ان کی۔"

(۲) مشکوٰۃ ربع اول مطبوعہ انصاری دہلی کے صفحہ ۲۲ میں ہے کہ:۔
"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس وقت کہ آئے ان کے پاس عمرؓ پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں باتیں یہودیوں کی تو اچھی لگتی ہیں وہ ہم کو کیا آپ کی رائے ہے کہ ہم اُن میں سے کچھ لکھا لیا کریں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حیران ہو تم جیسے کہ حیران ہوئے یہود و نصاریٰ۔ تحقیق لایا ہوں میں تمہارے پاس شریعت روشن صاف اگر ہوتے موسیٰ زندہ نہیں لائق تھی اُنکو مگر پیروی میری۔"

(۳) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۵۳ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔
"امام ابو حنیفہ رحؒ سے کسی نے پوچھا اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اس کے مخالف ہو۔ جواب دیا کہ میرا قول کتاب اللہ کے مقابلہ میں ترک کر دینا۔ اُس نے پھر پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر (حدیث) اس کے خلاف ہو تو جواب دیا کہ میرا قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ترک کر دینا۔ اس نے پھر پوچھا کہ اگر صحابہؓ کا قول اس کے خلاف ہو جواب دیا کہ میرا قول صحابہؓ کے مقابلہ میں ترک کر دینا۔" (تقلید کے دعویدارو اور امام صاحب کے محبو ذرہ گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو کہ تقلیدی دنیا اس فرمان ذیشان پر کہاں تک عمل پیرا ہے؟)

(۴) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور کے صفحہ ۸ میں ہے کہ
(ترجمہ) "امام مالکؒ نے فرمایا کہ جو ہے سو اپنے کلام سے ماخوذ ہو گا اور اُسی پر اس کا کلام رد کیا جاویگا سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے"

(۵) عقد الجید صفحہ ۵۴ میں ہے کہ:۔
"امام شافعی فرماتے ہیں جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے قول کے خلاف فرمایا ہو تو جو مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے وہی اَولیٰ ہے۔ پس میری تقلید مت کرو"

(۶) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ میں ہے کہ:۔
"امام احمدؒ فرماتے تھے کہ اپنا دین کسی ایک کی تقلید کر کے مت سپرد کر دو جو آنحضرت صلعم سے اور صحابہ رضؓ سے پہنچے اُس پر عمل کرنا۔ پھر تابعین میں انسان مختار ہے"

(۷) عقد الجید مطبوعہ صدیقی صفحہ ۵۳ میں ہے کہ:۔
"امام ابو یوسف رحؒ و زفر رحؒ و عاقبہ بن یزید رحؒ سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کسی کو حلال نہیں ہے کہ ہمارے قول پر فتوےٰ دیوے جب تک کہ یہ خبر نہ ہو کہ ہم نے کہاں سے لیا ہے"

(۸) فتاوےٰ الشیخ ابن تیمیہؒ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۸۳ میں ہے کہ:۔ "چاروں اماموں سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اپنی تقلید سے منع کیا ہے اور یہی حکم دیا ہے کہ جب کوئی بات ان کو کتاب و سنت سے معلوم ہو جائے ان کے قول سے قوی تر تو اُس بات کو لیں جو کتاب و سنت سے معلوم ہوئی اور ان کے قول کو چھوڑ دیں۔"

(۹) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۲۱۷ میں ہے کہ:۔
"عبدالرحمٰنؒ بن معتمر کہتے تھے کہ مقلد انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔"

(۱۰) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی صفحہ ۱۵۸ میں ہے کہ:۔ "تمام مجتہدین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ؔ بخوف طوالت عربی عبارت درج نہیں کی گئی۔

کے سوا کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔"

(۱۱) بوستان مطبوعہ نول کشور کے ص۱۱ میں شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔ ؎

عبادت بتقلید گمراہیست
خنک رہروے را کہ آگاہیست

(ترجمہ) تقلید کے ساتھ عبادت گمراہی ہے۔ وہی سالک اچھا ہے جس کو آگاہی ہے۔

اے میرے بزرگو! و عزیزو! خدارا یوم الحساب کو پیش نظر رکھتے ہوئے کنج مرقد کی تاریکی و میدان حشر کی دھوپ کا احساس کرتے ہوئے سچ کہو گے یہ مرقومہ چند اقوال بہ لحاظ اختصار آج جو آپ حضرات کے سامنے ہیں۔ کیا یہ تقلیدی کمزاک کا انہدام کرنے میں ہم سے کچھ کم وقعت رکھتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ تو بھلا بتائیے کہ کس دانا و بینا کے لئے شاہ راہ کو چھوڑ کر راہ پرخار پر گامزن ہو کر منزل مقصود کو پہنچنے کی امید رکھنا کہاں تک زیبا ہے۔

قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں کل کائنات کی جان ہے۔ کوئی دانشمند خدا اور رسول ؐ کا مشتاق، قرآن و حدیث کا شائق ایک لمحہ کے لئے بھی ایسے قصر پُرخطر میں بسیرا تو درکنار دم لینے کو بھی پسند نہ کریگا۔

استفتاء

مکرمی جناب مولوی ابوالقاسم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج مبارک۔ براہ مہربانی ذیل کے سوال کا جواب تحریر فرما کر ممنون و مشکور فرمادیں۔

مولوی صاحب عبدالحفیظ اور عبدالحمید میں ماہ جون سے گراموفون کے جائز و ناجائز کے متعلق روزانہ کسی نہ کسی وقت بحث ہو جاتی ہے۔ لیکن دونوں میں سے کسی کی معقول دلیل نہیں سمجھی جاتی اس لئے آپ کی خدمت مبارک میں تحریر ہے۔ کہ گراموفون باجہ ہے یا نہیں اور اس کا سننا جائز یا نہیں۔ اور اس کے اندر کیا بات ہے کہ بعض علماء جائز کہتے ہیں۔ جائز کہہ دینے کی وجہ سے اب گراموفون کا بجانا اور سننا اس قدر رواج ہو گیا ہے کہ شادیوں اور مجلسوں میں لے جا کر بجایا جاتا ہے اور یاروں کا قہقہہ مار کر ہنسنا ہوتا ہے۔ اگر گراموفون کا بجانا اور سننا جائز نہیں تو سننے اور بجانے والے گنہگار بھی ہیں۔ اگر گنہگار ہیں تو کس درجے کے۔ مع حوالہ اور عبارت و دلیل اور مثال کے ساتھ جواب تحریر فرما کر ممنون و مشکور فرمادیں۔ فقط

(سائل خادم اہل حدیث کیاوی از لال گنج)

الجواب } گراموفون یقیناً باجہ ہے۔ اور جس طرح اور باجے بجانا اور سننا دونوں حرام ہیں۔ اسی طرح گراموفون کا بجانا اور سننا دونوں حرام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اس نئے دنیا میں آیا ہوں کہ ہر قسم کے باجوں کو مٹا دوں (مشکوٰۃ) اور قیامت کی نشانیوں میں ایک، یہ نشانی بھی بیان ہوئی ہے کہ لوگ طرح طرح کے باجے بجاوینگے اور سنیں گے (مشکوٰۃ) واللہ اعلم۔ (کتبہ محمد ابوالقاسم المحمدی الحسنی السلفی السیدی البنارسی)

الجواب (۲) } مجھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا خط عرصے سے آیا ہوا ہے۔ لیکن میں عرصہ زائد از ایک ماہ سے بیمار ہوں۔ اس لئے خط نہ لکھ سکا۔ اب خدا تعالیٰ نے پرسوں سے شفا دی ہے۔ آپکے سوال کا جواب حسب ذیل ہے کہ

گراموفون باجا مثل دیگر ممنوع آلاتِ لہو و لعب کے ہے۔ جو حکم ان کا ہے وہی حکم اس کا ہے۔ (ابراہیم میر سیالکوٹی)

الجواب (۳) } گراموفون کا بجانا سننا محض حرام ہے گناہ کبیرہ ہے۔ ایسا کرنے والے دونوں پرلے درجے کے فاسق ہیں۔ اور غضب خدا میں گرفتار ہیں۔ مزید مفصل مضمون اور پورا فتویٰ وغیرہ میں نے اپنے اخبار محمدی میں لکھ دیا ہے وہ دیکھ لیجئے۔ واللہ اعلم۔ (محمد [illegible] خود از دفتر اخبار محمدی دہلی)

اسلام

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ کوہیر نظام آباد)

؎ پاک ہے گرد وطن سے سر داماں تیرا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا

اے میرے پیارے اسلام! سبحان اللہ تیرا نام ہی سراپا سلامتی کا منبع، ہدایت کا شمع، محاسن کا مخزن، مکارم کا فرس، نیکیوں کا سرچشمہ، خوبیوں کا گنجینہ، توحید کی کان، اخلاق کی جان ہے۔ تیری ضیاء افگن شعاعوں نے تاریک دماغوں کو روشن، ناکام عقلوں کو مزین کیا۔ تیری وجہ آدم خاکی ولی۔ ابدال کہلوانے کا مستحق ہوا۔

(۱) اے میرے اسرار خداوندی کے مفسر اظہار حقائق کے ماہر، خلائق کو رجز و رجس سے پاک کرنے والے طائر جب ہم تیری ایام آفرینش پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ تیری نشو و نما اُس خطرناک زمانہ و سنگلاخ زمین پر واقع ہوئی ہے کہ جہاں کے باشندے شراب خواری، زناکاری جوابازی لوٹ مار، غارت گری، جدال و قتال میں یکتائے زمانہ تھے، معصوم لڑکیوں کے نازک گلوں خنجروں کا پھیرنا اور معمولی شرط پر قبائل کا خون بہانا انکے شب و روز کا مشغلہ تھا۔ لات، منات، عزیٰ وغیرہ ان کے خدا تھے۔ ان درندانہ صفت انسانوں کا فوٹو خواجہ حالی صاحب اپنے لطیف انداز میں یوں کھینچتے ہیں

؎ چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
وہ تیرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا
جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا

(۲) خیر یہ ناگفتہ بہ حالت ایک خطۂ عرب ہی سے

ﻟﮯ سننے والے باتباع ہوائے نفس سنتے ہیں جواز و عدم جواز کی ان کو پرواہ نہیں۔ (اہلحدیث)

کمتّس نہ تھی بلکہ کم و بیش سارا جہاں ایک بد امنیوں و استشرار کا خاصہ دنگل بن چکا تھا۔ صحائف سابقہ نفس پرستوں کے دست تصرف سے عبث بن چکے تھے۔ ہر گروہ نفس کا پیرو تھا۔ چنانچہ عیسائی عیسےٰ علیہ السلام کو، یہود داؤد و عزیز علیہ السلام کو خدا کا بیٹا وغیرہ مانتے تھے۔ ہنود اوتاروں کی نسبت پرمیشور ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے غرض ہر فرقہ کا ایک جدا عقیدہ و نرالا رنگ تھا۔ قتنہ مین پر حقیقی خدا کا نام بھیا کہ اس کا حق ہے لینے والا کوئی نہ تھا جو تاریخ بین حضرات سے مخفی نہیں

(۴) لیکن تیرا پودا ایسے نازک موقع، اور تیرہ و تاریک دوران میں جبکہ بنی آدم کی بد افعالیاں و سرکشیاں حد سے گزر گئی ہوں۔ بردان چڑھنا خالی از صداقت نہیں۔

(۵) تاہم ہم جانتے ہیں کہ جب تو نے سطح زمین سے سر اٹھایا۔ ہزاروں باد سموم کے جھکو ے سینکڑوں جڑ سے پیڑوں کو اکھیڑ دینے والی آندھیاں بپا ہوئیں۔ لیکن نہ تیرا ایک پتہ پژمردہ ہوا نہ تیری ایک شاخ شکست ہونے پائی۔ بلکہ جوں جوں تیرے نیست و نابود کرنے کی تدابیر عمل میں لائی گئیں۔ توں توں تو پودے سے تناور نخل بارآور ہوتا گیا۔ جو عدو تیرے قطع و برید کا بیڑا اٹھائے تیشہ و تبر سے مسلح ہوئے آتا وہ تیشہ و تبر کو پھینک تیرے ثمر شیریں سے شکم سیر ہو کر تیرے سائے میں پناہ گزین ہوتا اور تیری آبیاری کو باعث افتخار و راہ نجات کا ذریعہ سمجھتا اور وہ اس کی اگلی جہالت شرارت، عداوت نسیا منسیا ہو جاتی۔

(۶) مضیٰ ما مضیٰ لیکن اب بھی ہزاروں نفوس، سینکڑوں اقوام الحمد للہ تیرے سائے میں پناہ گزین ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں تیرا ظل ظلیل ظل اللہ ہے۔ ؎

کشتیٔ حق کا زمانہ میں سہارا تو ہے
عصر تورات ہے دھندلا سا ستارہ تو ہے

(۷) اب بھی ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ آج دنیا میں اشد سے اشد ترین مخالف بھی خواہ وہ یہود ہو یا نصاریٰ، آریہ ہو یا سناتنی، سکھ ہو یا پارسی تیری رحمت و صداقت میں رطب اللسان ہیں۔ جہراً نہیں تو سراً سہی۔ لیکن تیرے رب العالمین کی جانب سے ہونے میں کسی کو ذرہ برابر شک نہیں۔ احیاناً اگر کوئی کر بیا طن طاغی تیرے خلاف میں طعنہ زنی کا سر بلند کرتا ہے تو وہ سر کے بل ایسا گرتا ہے کہ پھر اس کے لئے کوئی جاء پناہ نہیں رہتی۔

(۸) تیرا خیمہ جمیع کائنات کے مالک کی جانب سے بنی آدم کی فلاح و بہبودی اور امن و امان کے لئے استادہ کیا گیا ہے۔ بے شک تو دین صادق ہے۔ تیرا بھیجنے والا برحق۔ قانون تیرا اٹل، حکم تیرا اٹٹ۔ تجھ کو لانے والا امین۔ تیرا پیغام سنانے والا رحمۃ اللعالمین ہے۔

(۸) خدا کو یکتا و بے مثل ماننا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا۔ انبیائے سابقین پر اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لانا، ملائکہ اور زیست بعد المرگ حساب و کتاب، جزا و سزا، جنت و دوزخ کا تیقن تیری تعلیم کا اعلیٰ مقصد ہے۔

(۹) کائنات پر غور، صفت الٰہی پر تفکر، خصوصیات بحر و بر پر نظر اور تصرفات ارضی و سماوی پر تدبر، مصیبت پر صبر، فراغت میں شکر کرنا تیری کتاب کا ایک سبق ہے۔

(۱۰) تو وہ مصلح ہے کہ گڈریوں کو شہنشاہی اور بھیڑیوں کو گلہ بانی، رہزنوں کو محافظت، دشمنوں کو اخوت، وحشیوں کو انسانیت، ظالموں کو رحمیت، پستوں کو فوقیت، بزدلوں کو شجاعت، رذیلوں کو شرافت، غلاموں کو آزادیت کے تمغے عطا کئے۔

(۱۱) تیری بدولت سارے نزاعات کا انتزاع، جھگڑوں کا خاتمہ، مظالم کا انسداد، وحشیانہ قدمات کا اختتام، امن و سکون کا قیام ہو گیا۔

(۱۲) تو وہ محسن ہے کہ تیرے بار احسان سے سارے عالم میں سیاہ و سفید کی گردنیں خمدار ہیں۔ آج جو ممالک تہذیب و تمدن کے مدعی ہیں وہ بھی تیرے ہی خوان کرم کے نمک خوار ہیں۔ جو کفر و مکذب تجھ سے بیزار ہیں وہ بھی تیرے حسن سلوک سے شرمسار ہیں۔ گو آج تیرے ماننے والے نادار ہیں۔ لیکن ان میں بھی سینکڑوں احرار ہیں۔ جو نشۂ ایمان میں سرشار ہیں انہیں عارضی جاہ و حشمتیں سب بیکار ہیں ؎

حشر آنے کو ہے بخشش کا سہارا رہ جائے
فکر دنیا کی نہیں دین ہمارا رہ جائے

(۱۳) اے میرے بھٹکوں کے رہبر، ہمدم و غمخوار، یتیموں کے باپ، رانڈوں کے والی، اپاہجوں کے سہارے، مصیبت زدوں کے غمخوار، بے وسیلوں کے سردار، تیری تعلیم عین فطرت و قدرت کے موافق اور تیرا ہر حکم اپنی تہ میں ایک زبردست راز رکھتا ہے۔ آج زمانہ تیری ایک مذہبی حیثیت پر ہی قربان نہیں بلکہ تیری سیاست لا قانون دانی پر بھی نثار ہے۔ چونکہ آج دنیا میں سینکڑوں کمیٹیاں ہوتی ہیں اور ہزاروں مصنفین موجود ہیں اور آئے دن نئے نئے قانون ایجاد ہوتے ہیں۔ لیکن تب بھی امن عامہ میں ایک خاصی خامی نظر آتی ہے درآں حالیکہ وہی تیرا قانون جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر نافذ ہو چکا ہے۔ وہ عالم کے امن و امان میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قطع نظر زمانہ ماضیہ کے جس کی زندہ جاوید مثال آج ہم کو حکومت نجد سے ملتی ہے۔ جس سے پیرو جواں بخوبی واقف ہیں۔ اس پر بھی اگر کوئی تجھ کو صادق و عالمگیر نہیں جانتا اور بزور شمشیر ترقی یافتہ سمجھتا ہے تو وہ شقی ازلی ہے۔ جو سراسر دیدہ دانستہ انصاف کا خون کرتا ہے جس کو تحقیق و تدبر سے کوئی کام نہیں۔

پس دعا ہے تیرے بھیجنے والے کے حضور میں کہ ہمیں تا زیست تجھ ہی پر پا ایمان و ایقان قائم رکھے اور تجھ ہی پر ہمارا خاتمہ کرے آمین ثم آمین۔

؎ قافلہ ہو نہ سکیگا کبھی ویراں تیرا
غیر ایک بانگ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

اجلاء اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر اہلحدیث بھائی کو کوشش کرنی چاہئے۔ (مدیر)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۸۹)

پادری صاحب کی طرف سے مضمون تفسیر نہیں پہنچا۔ اس لئے سلا ورق اکمل البیان کو دیا گیا۔

گذشتہ ہفتے سے حیات النبی کی بحث شروع ہے۔ (مدیر)

ہکذا فی تصحیح المسائل ملا۱۳ شیخ بدایونی مسلم مولوی نعیم دین۔ ایضاً پارہ ۲۰ ص۲۶ میں مرقوم ہے :۔

"نعم حیات اخرویۃ لا تشبہ الحیاۃ الدنیا یعنی پھر یہ حیات اخرویہ ہے نہیں ہے مشابہ حیات دنیا کے"

اور شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت ج ۱ ص۵۹ میں فرماتے ہیں :۔

"و لازم نمے آید از بودن آں حقیقت حیات کہ باشند بر صفتے در دنیا بودند در احتیاج بطعام وشراب وغیر ذلک از صفات اجسام چنانکہ مشاہدہ میکنم در دنیا بلکہ آنہارا در برزخ دیگر باشد و احتیاج بطعام وشراب و امثال آں امرے عادی است و حال در آنجا بخلاف عادت باشد۔

یعنی اور یہ لازم نہیں کہ (حیات النبی ہونا) حقیقت دنیا کی طرح مانند احتیاج کھانے پینے وغیرہ صفات اجسام کے ہو جسطرح دنیا میں مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ برزخی طور پر ہوتی ہے اور احتیاج کھانے پینے وغیرہم کی امر عادی ہے اور عالم برزخ کا خلاف عادت کے ہوتا ہے"

پس اس سے نہ کسی قول تقویۃ الایمان کا بطلان ہوتا ہے نہ علماء دیوبند کا معاذ اللہ مشرک ہونا۔ کیونکہ محض امکان سے کس طرح ثابت ہوگا کہ فلاں کے لئے اذن حق تعالےٰ ہوا یا نہیں بلا ثبوت قطعی تیقن کرکے اس کے وقوع کا عقیدہ کرنا یا حاضر و ناظر جاننا متصرف فی الامور سمجھ کر ان سے نفع وضرر کی توقع رکھنا بیشک شرک ہوگا۔ اگرچہ باذن اللہ تعالیٰ ہونے کا مدعی ہو تا وقتیکہ اذن تصرف وقدرت ثابت نہ کیا جاویگا شرک سے بری نہ ہوگا۔

قولہ ص۱۸۸ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں :۔

"اس کے بعد مولوی مذکور (شاہ اسمٰعیل قدس سرہ) نے انبیاء واولیاء علیہم السلام کی شان عالی میں یہ گستاخانہ کلمہ لکھا ہے اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں، و جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۸) اولیاء و انبیاء کا ذکر اور ذلیل ترین مخلوق مقہور بارگاہ الٰہی شیطان اور بھوت کے ساتھ مسلمانوں کے تو اس بے ادبی سے دل لرزتے ہیں مگر وہابیہ ایسی بے ادبیوں اور گستاخیوں کے عادی ہو گئے ہیں اگر ان کی نسبت کہہ دیا جائے کہ مولوی اسمٰعیل اور شیطان و بھوت میں اس بات میں کچھ فرق نہیں[1] تو آپے سے باہر ہو جائیں لیکن انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی شان میں کچھ پرواہ نہیں یہ کیا دین ہے۔ وہابیہ تو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام کے فضائل و کمالات کا انکار کریں اور مسلمانوں کو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کی بنا پر مشرک بتائیں اور اس مقصد کے لئے قرآن و حدیث اور ان کے معانی میں تحریف و تبدیل کریں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ جو سب کا خالق و رازق مالک و مولیٰ ہے وہ جب مسیح پرست نصاریٰ کا رد فرمائے تو وہ مالک الملک ان کفار کے رد میں بھی کہیں کوئی ایسا کلمہ نہ فرمائے جو ذرا بھی شان انبیاء علیہم السلام کے لئے ہلکا ہو۔ اسی نے تو انہیں عزت دی جس سے بے دین جلتے ہیں۔ اسمٰعیل کا کیا مونہہ ہے کہ اس طرح بے ادبانہ زبان کھولتا ہے اور اس کے قلوب کیسے سیاہ ہو گئے جو یہ سب باتیں دیکھ کر اسکی حمایت کئے جاتے ہیں" ملخصاً بلفظہ۔

اقول ۔ مولوی نعیم الدین کا سرقہ اور خیانت قابل ملاحظہ ہے۔ تقویۃ الایمان کی اس عبارت کے ملحق یہ عبارت ہے یعنی "اس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہو جاویگا خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ پیر و شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جیسا بت پوجنے والوں پر غصہ کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر حالانکہ وہ اولیاء و انبیاء سے معاملہ کرتے تھے"

اور تقویۃ الایمان ص۹ میں فرمایا :۔

"اور کسی نبی اور ولی کی پیر و شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اسکو مصیبت کیوقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے"

پس مولوی نعیم الدین کو بوجہ اہل اللہ کے عناد سے اتنی تمیز نہیں کہ افعال شرکیہ ہونے میں خواہ سونے و جواہر کو پوجے خواہ پتھر اور گوبر کو کچھ فرق نہیں سب مشرک ہونے میں برابر ہیں۔ زر و جواہر کی عزت اور پتھر گوبر کی ذلت سے اس میں کیا تعلق۔ سونا جواہر اپنی جگہ پتھر گوبر اپنی جگہ۔ لیکن توحید باری تعالےٰ جل شانہ کے مقابلہ میں کیسے باشد لاشئے محض ہے۔ چنانچہ تقویۃ الایمان کے اس بیان کی تائید میں تصریحاً مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص۴۹ میں فرماتے ہیں :۔

"و ہر چہ غیر اوست محض نمود بے بود است و ایں معنی در گورستان مردۃ الجن مانند جگر ے فہمیدند۔ ایضاً ص۸۰ ۔ جنیان و شیاطین کہ عبارت از دیو و پری اند۔ ایضاً ص۸۱ ۔ نعمتہائے عامہ اند کہ غنی و فقیر و و ضیع و شریف و صحیح و مریض و عالم و جاہل و مومن و کافر و صالح و فاسق در آں یکساں برابر اند۔ ایضاً ص۸۲ ۔ قدرت و قوت محض

---

[1] سب مخلوق ہیں؟ ہم تو برابر نہ مانیں الا حیثیت توہین ہو تو بے شک۔ (اہلحدیث)

برائے خدا است و بر جمیع امور ہیچ چیز از مال و فرزند و یار و دوست و بادشاہ و امیر و پیغمبر و پیر و فرشتہ و پری بدون حکم او مددے تواند کرد۔" یعنی اور جو کچھ سوائے اس کے ہے محض نمود بے بود ہے اور یہ معنی کہ شان سرکش جن کے لئے مانند تیر جگر میں لگتا ہے۔ جنات اور شیاطین و دیو پری سے عبارت ہیں۔ بہت سی نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں غنی اور فقیر و شریف اور تندرست و مریض اور عالم و جاہل اور مومن و کافر اور صالح و فاسق یکساں اور برابر ہیں۔ قدرت و قوت محض خدائے تعالےٰ کے لئے ہے تمام امور میں کوئی چیز مال و اولاد اور یار و دوست اور بادشاہ و امیر اور پیغمبر علیہ السلام اور پیر و فرشتہ اور پری بدون حکم اس کے مدد نہیں کر سکتے۔

اور شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ج ۳ صـ۱۳۲ میں فرماتے ہیں :- "ہمہ بندگان در عبودیت برابر باشند۔" یعنی تمام بندگان عبودیت میں برابر ہوتے ہیں۔

اور خود مولوی نعیم الدین کی مستند اعلیٰ تصحیح المسائل بدایونی صـ۱۹۳ میں لکھا ہے :-

"افعال عباد ہمہ مخلوق خدا اند و دریں حکم احیاء و اموات آدم و ملک وغیرہم ہمہ یکساں۔" یعنی بندوں کے تمام افعال خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اور اس حکم میں زندہ و مردہ آدم و ملک وغیرہم سب یکساں ہیں۔

اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الموات صـ۱۸ میں لکھتے ہیں کہ

ایک نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو بات شرک ہے اس کے حکم میں احیاء و اموات و انس و جن و ملک وغیرہم تمام مخلوق الٰہی یکساں ہیں کہ غیر خدا کوئی ہو خدا کا شریک نہیں ہو سکتا۔"

علیٰ ہذا امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۸ صـ۱۹۹ میں فرماتے ہیں :-

"الطاغوت جنس من کان یعبد من دون اللہ سواء کان صنمًا او شیطانًا جنیًا او آدمیًا۔" یعنی طاغوت ہر وہ چیز ہے جو پوجی جائے سوا اللہ تعالےٰ کے بت ہو یا شیطان جنات میں سے یا آدمیوں میں سے۔"

اور ملا علی قاری مکی رحمہ اللہ الباری مرقات شرح مشکوۃ باب قدر میں فرماتے ہیں :-

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمٰن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء۔ رواہ مسلم۔ بقولہ کلھا یشتمل الانبیاء والاولیاء والفجرۃ والکفرۃ من الاشقیاء۔" "یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل بنی آدم کے سب درمیان دو انگلیوں کے رحمٰن کی انگلیوں میں سے ہیں ایک دل کی طرح پھیرتا ہے اس کو جس طرح چاہتا ہے۔ شامل ہے یہ انبیاء اور اولیاء اور فاجروں اور کافروں تمام اشقیا کو۔"

اور حضرت شیوخ الاولیاء شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ مکتوبات صد و چہل و سیوم صـ۲۴۰ میں فرماتے ہیں :- "لقد خلقنا الانسان فی کبد۔ اینجا اولیاء و انبیاء و خواص و عوام ہم برابر اند الدنیا دار محنۃ و دار بلاء بیان ایں مقام ہست۔" یعنی آیت کے اس مقام پر اولیاء اور انبیاء اور خواص و عوام سب برابر ہیں دنیا محنتوں کا گھر اور بلائیوں کا گھر ہونا بیان اس مقام کا ہے۔"

اور حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ الباری کے ملفوظات فتح الربانی مجلس ۲، صـ۱۴ صفات اولیاء میں مرقوم ہے :-

"یا کلون من بقول الصحاری ویشربون من غدر الانھار یصیرون کالوحوش۔" "یعنی جنگلوں کی گھاس پات کھاتے ہیں اور تالابوں کے پانی پیتے ہیں اور جنگلی جانوروں کے مثل بن جاتے ہیں۔"

اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنے کلمۃ العلیا صـ۲۰ میں مثنوی مولانا روم سے ایمان کی حقیقت میں نقل کیا ہے

ہشت جنت ہفت دوزخ پیش من
ہست پیدا ہمچو بت پیش من

یعنی آٹھوں جنتیں ساتوں دوزخیں میرے سامنے بت کی مانند ہیں۔"

اور صـ۲۱ میں حضرت پیران پیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے

"نظرت الی بلاد اللہ جمعًا
کخردلۃ علی حکم التصال

یعنی اولیاء اللہ کی نظر میں تمام اللہ کے شہر رائی کے دانے کی مانند معلوم ہوتے ہیں۔"

اور صـ۳ و صـ۱۲ میں خود یہ لکھا کہ

حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے علم کو علم الٰہی سے کوئی نسبت نہیں۔ اور حقیقت میں تمام مخلوقات کا علم خالق جلشانہٗ کے علم کے سامنے مثل لاشئے کے ہے۔"

ناظرین اہل انصاف پر مولوی نعیم الدین کی جہالت اور اہل اللہ کی عداوت کس طرح آشکارا ہوئی۔ اگر بقول خود یہی گستاخی اور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے فضائل و کمالات کا انکار ہے تو یہ تمام اکابر علماء دین اور اولیاء کاملین مسلمہ و مستندہ مولوی نعیم الدین زیادہ گستاخ اور زیادہ منکر فضائل و کمالات ٹھہر گئے معاذ اللہ منہ۔ یہی اعتراض لایعنی کسی مبتدع نے سید عبداللہ بغدادی کی خدمت میں اشتعال دلانے اور برہم کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ جس طرح مولوی نعیم الدین نے کیا۔ جس کا جواب خود مولینا شہید مرحوم نے عربی میں ان کے پاس بھیجا۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

(آئندہ اشاعت میں درج ہوگا)

فتاویٰ

س ع۱۶۹ } زید کی شادی زبیدہ سے ہوئی۔ دونوں نے دس برس تک ایک ساتھ زندگی بسر کی۔ زید کے غائبانہ میں زبیدہ انتقال کر گئی۔ زید اس کی زندگی میں دین مہر ادا نہ کر سکا۔ بعد انتقال زبیدہ کے ایک بھائی، ایک بہن اور اس کی بیوہ ماں موجود ہے۔ اب جواب طلب یہ ہے کہ دین مہر کس طرح ادا کیا جائے۔ کیا اس کی والدہ جو بیوہ ہے اس کے ساتھ دین مہر کے روپیہ سے ماہوار مقرر کر کے مدد کی جاوے یا نہیں۔ یا کوئی دوسری صورت ادائیگی دین مہر کی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو صاف صاف جواب عنایت فرمایا جاوے۔

(یکے از خریدار اہلحدیث)

ج ع۱۶۹ } زید خود بھی مرحومہ کے وارثوں میں سے ہے اور صورت اولاد نہ ہونے کے نصف ترکہ کا وارث ہے۔ دین مہر میں سے نصف تو اس کا ہے۔ باقی زیور کپڑے برتن وغیرہ جو کچھ بھی زبیدہ کا مال ہو اس میں بھی نصف زید کا ہے۔ اس تقسیم سے دین مہر اگر پورا ہو جائے تو فبہا ورنہ بعد تقسیم جو زید کے ذمہ رہے وہ مرحومہ کے ورثاء برحصہ رسدی تقسیم کر دیا جائے۔ (حق غریب فنڈ ندارد)

س ع۱۷۰ } کیا نماز تراویح میں تسبیح بالجہر پڑھنی جائز ہے یا نہ؟ (غلام محی الدین خان از کشمیر)

ج ع۱۷۰ } ہر چہار رکعت کے بعد جو تھوڑا سا وقفہ کر کے تسبیحات پڑھتے ہیں اس کو ترویحہ کہتے ہیں۔ جس کی جمع تراویح ہے۔ یہ فعل محدثین کے نزدیک سنت نہیں کیونکہ فعل نبوی سے ثابت نہیں۔

س ع۱۷۱ } کیا نماز کے بعد سوائے تسبیح و تکبیر و تحمید کے درود حضور صلے اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۷۱ } تسبیح پڑھے یا تہلیل کرے درود پڑھے یا دعا کرے اس میں کچھ فرق نہیں۔ اونچے پڑھے یا آہستہ پڑھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ لیکن اگر نمازیوں کو تکلیف ہو تو ضرور آہستہ پڑھے۔ نیز سوال میں جو درود مرقوم ہے وہ احادیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ نیت حاضر و ناظر شرک ہے۔

س ع۱۷۲ } کیا اگر امام نماز میں سبح اسم ربك الاعلىٰ پڑھیگا تو امام اور مقتدی اٹھے سبحان ربی الاعلیٰ بالجہر پڑھیں گے جائز ہے۔ اسی طرح سورۃ الغاشیہ کے بعد ثم ان علينا حسابهم کے بعد اللهم حاسبني حسابا يسيرا پڑھنا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۷۲ } حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ سورہ الرحمٰن پڑھی۔ جس میں فبای آلاء کے جواب میں جنوں نے (لا بشئ من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد) کہا۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کیا۔ علماء نے اس پر قیاس کر کے دوسرے مقامات میں جواب دینا بھی جائز بتایا ہے۔ انہی میں سبح اسم ربك اور سورہ غاشیہ وغیرہ بھی ہے۔

س ع۱۷۳ } نماز جمعہ قبل از زوال یعنی قبل از بارہ بجے جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۷۳ } جمعہ قبل زوال کے لئے ایک قول آیا ہے مگر حدیث مرفوع ایسی مجھے یاد نہیں جس میں صریح ذکر ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل زوال جمعہ پڑھا ہو۔ برخلاف اس کے قرآن مجید نماز ظہر کا وقت بعد زوال قرار دیتا ہے اقم الصلوة لدلوك الشمس اور نماز جمعہ قائم مقام ظہر کے ہے۔ پس جو وقت ظہر کا ہے وہی وقت جمعہ کا۔ اللہ اعلم۔ (حق غریب فنڈ ندارد)

س ع۱۷۴ } سؤر (خنزیر) کی حرمت صرف قرآن ہی میں ہے یا پہلی کتابوں میں بھی ہے اگر پہلی کتب میں نہیں ہے تو قرآن میں کیوں حرام ہوا؟ (محمد امیر الدین از زنجبار)

ج ع۱۷۴ } حرمت خنزیر تورات مروجہ میں بھی ہے۔ ملاحظہ ہو (کتاب احبار باب ۱۱ فقرہ ۷) بلکہ ہندوؤں کی دھرم شاستر منوسمرتی میں بھی حرمت خنزیر موجود ہے۔

س ع۱۷۵ } جو شخص غصہ کی حالت میں اپنی عورت سے یہ کہدے کہ بس تو مجھ پر حرام ہے۔ یہ کلمہ کہنے سے خاوند پر کوئی شرط عائد ہوگی، یا غصہ کی وجہ سے معافی ہے؟ (یکے خریدار اہلحدیث)

ج ع۱۷۵ } طلاق بائن ہو گئی۔ نکاح جدید رہ سکتے ہیں۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۷۶ } صحیح طریقۂ تیمم موافق حدیث صحیح تحریر فرمایا جائے۔ (محمد ابراہیم از بریلی)

ج ع۱۷۶ } صحیح مسنون طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی دفعہ مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ پر ملے پہلے دونوں کو آپس میں بھی مل لے۔ یہ محدثین (اہل حدیث) کا طریقہ ہے۔ حنفی مذہب میں دو ضرب ہیں۔ دوسری دفعہ مٹی پر ہاتھ مار کر کہنیوں تک بھی ملے۔

(حق غریب فنڈ ندارد)

س ع۱۷۷ } مسلمانوں میں جو اقوام مختلف ہیں پیشے بھی بہت ہیں۔ کیا سب میں باہمی رشتہ داری جائز ہے یا بعض بعض میں ہے؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۲۷)

ج ع۱۷۷ } مسلمان کلمہ گو کوئی ہو کسی قوم کا ہو کوئی جائز پیشہ کرتا ہو۔ بشرط صلاحیت سب میں رشتہ نکاح جائز ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ولعبد مومن خير من مشرك۔

(حق غریب فنڈ ندارد)

مستفتی صاحبان کو قواعد استفتا کی پابندی ضروری ہے۔ (نوٹ) فی سوال کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ برائے حق غریب فنڈ ضرور آنا چاہئے؛ کیونکہ اس فنڈ سے غریب سائلوں کے نام اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔

متفرقات

ہمدردان اہلحدیث | کی خدمت میں بارہا عرض کیا گیا ہے کہ عرصہ سے اخبار اہلحدیث بجائے ترقی کے روبہ تنزل ہے۔ ایک مہینہ میں جس قدر نئے خریدار پیدا ہوتے ہیں ان سے زیادہ کم ہو جاتے ہیں۔ اگر یہی رفتار رہی تو خطرہ ہے کہ خدا نخواستہ کوئی روز بد نہ دیکھنا پڑے اس لئے اس کے ہی خواہاں کا فرض اولین ہے کہ اگر وہ توحید و سنت کے اشاعت کرنے والے اسلام پر دیگر مذاہب کی طرف سے حملہ آور ہونے والوں کی تومندی سے مدافعت کرنے والے بہادر جرنیل کی بقا چاہتے ہیں تو اس کی توسیع اشاعت میں کما حقہ کوشش کر کے اس کے خریداروں کی تعداد میں اضافہ فرمائیں۔ کیونکہ اس کی بقا اور اس کی زندگی کا مقصد وحید یہی ہے کہ خدائے ذوالجلال کی توحید کا ڈنکہ دنیا میں بجایا جائے اور اس کے رسول علیہ السلام کی سنت کو عوام میں جاری و ساری کیا جائے۔

(نیاز مند منیجر اہلحدیث)

رسید مضامین آمدہ | پنڈت آتمانند صاحب۔ مولوی شجاع الدین خان صاحب۔ عبد الودود صاحب مولوی محمد فقیر اللہ صاحب محمد جانباز خان صاحب۔

نوٹ:۔ یہ رسید صرف مضامین کے حصول ہونے کی شائع کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تمام مضامین ایڈیٹر صاحب کے ملاحظہ ہو جانے کے بعد غیر مقبولہ علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں اور مضامین قابل اندراج مشن وار محفوظ کر لئے جاتے ہیں جو نمبر وار شائع ہوتے ہیں۔

غیر مقبولہ | مرزائیت کی تہذیب۔ مفہوم ختم نبوت کی تمثیل۔

مدرسہ عربیہ مدنیورہ بنارس | یہ عربی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ تقریباً چند فنون کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ تین مدرسین بھی ہیں۔ طلباء کے قیام و طعام کا کفیل بھی مدرسہ ہی ہے۔ مستعد و ہونہار طلباء جلد از جلد مدرسہ ہذا میں داخل ہو کر مشغول تعلیم ہوں۔ (مہتمم مذکور)

تلاش معاش | میرے ایک دوست جو مولوی عالم کے علاوہ مدرسہ رحمانیہ دہلی کے فارغ التحصیل ہیں۔ اردو اور عربی کی ہر قسم کی کتابیں پڑھا سکتے ہیں۔ تقریر اور تحریر کی بھی کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اگر کسی مدرسہ میں ان کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کی جائے

پتہ:۔ محمد عبید اللہ عبیدی۔ الیاس منزل۔ طبیہ کالج۔ قرول باغ۔ دہلی۔

آفتاب علم حدیث غروب ہو گیا

انا للہ!

آہ! مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارکپوری

ناظرین موصوف کے نام نامی سے واقف ہونگے آپ جماعت اہل حدیث کے ممتاز علماء میں سے تھے۔ گذشتہ پرچے میں آپکی صحت کے لئے دعا کی گئی تھی۔ آج آپ کی رحلت کی خبر دی جاتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ موصوف نے ترمذی شریف کی شرح موسومہ تحفۃ الاحوذی چار جلدوں میں تصنیف کی ہے۔ جن میں سے تین جلدیں طبع ہو چکی ہیں اور چوتھی جلد زیر طبع ہے۔

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور آپکے پسماندگان کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔

مولوی محمد امین برادر زادہ قائم مقام کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔

دعائے صحت | مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی کی والدہ اور ان کی اور ان کے چھوٹے بھائی کی بیوی حاجی عبد الرحمٰن صاحب بنارسی کی علالت کی اطلاع آئی ہے۔ ناظرین ان کے حق میں دعائے صحت کریں۔ اللھم اشفھم بشفائک۔

وی پی بھیجے گئے ہیں | ماہ جنوری میں جن کی قیمت اخبار ختم تھی اور باوجود اہلحدیث ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء میں اطلاع دیئے جانے کے ۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء تک قیمت اخبار موصول نہ ہوئی نہ ہی مہلت یا انکار کی اطلاع آئی تو حسب دستور سابق ان کے نام اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۵ جنوری بذریعہ وی پی بھیجے گئے ہیں امید ہے کہ سب حضرات ان کو وصول کر لیں گے۔ اگر غلطی سے کسی صاحب کا وی پی واپس آجائے تو جلد ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

دہلی میں افسوسناک جنگ | خدا جانے کس کی طرف سے تحریک ہوئی۔ بہرحال صورت موجودہ بہت مکروہ اور خطرناک ہو گئی ہے۔ یعنی پرانی جنگ (جو مابین مولوی عبد الوہاب صدری مرحوم اور دیگر علماء اہل حدیث دہلی میں جاری رہ کر دب گئی تھی) پھر نئے سرے سے جاری ہو کر شعلہ افگن ہو رہی ہے۔ (اطفأھا اللہ) مسائل کی بحث چنداں مضر نہیں بلکہ لب و لہجہ کی درشتی بری چیز ہے۔ فریقین ہماری گذارش قبول کر کے لب و لہجہ درست کر لیں تو ساری جماعت اہل حدیث پر احسان ہوگا۔

سید محمد حسین صاحب | ایک انگریزی داں فی مناظرہ سے واقف عالم دین کی تلاش کے سلسلہ میں جزیرہ ٹرینیڈاڈ قریب کنیڈا (امریکہ) سے چل کر ہندوستان میں وارد ہوئے اور دورہ کرتے ہوئے دفتر اہلحدیث میں بھی آئے اور اپنے جزیرہ کا حال اور اپنے سفر کا مقصد بتایا۔ ہم نے ان کو مولوی عبد اللہ صاحب قصوری کو لے جانے کا مشورہ دیا۔

انجمن اہل حدیث لائلپور (پنجاب) | نے حسب ضرورت ملیبی سکول جاری کیا ہے۔ مسلمان بچے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (عبد الخالق ڈیردی)

غریب فنڈ | میں از فتنی فنڈ ۱۲ سابقہ بذمہ فنڈ عہ۔ بقایا بذمہ فنڈ ۱۲

آج ۲۶ تک (۵) سائلین غریب فنڈ سے اخبار حاصل کرنے کے امیدوار ہیں۔ اصحاب خیر دست کرم دراز کریں تو بہت جلد ان کے نام اخبار جاری ہو سکتے ہیں۔ ؎ بر کریماں کارہا دشوار نیست

عیدآیہ فنڈ | از حکیم قائم الدین صاحب پاکپٹن عہ

اشاعت فنڈ | از اشتہارات ۸

ملکی مطلع

اسمبلی میں کانگرس کی فتح

اسمبلی کی صدارت کے لئے دو مسلمان اصحاب (سر عبدالرحیم آف کلکتہ اور مسٹر شروانی) بطور امیدوار کھڑے ہوئے۔ موخر الذکر کانگرس کی طرف سے اور اول الذکر غیر کانگرسی پارٹی کی جانب سے۔ دونوں میں سے سر عبدالرحیم ستر ووٹوں کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ اور شروانی صاحب اپنے حریف کے مقابلہ میں آٹھ ووٹوں سے ناکام رہے۔ باوجودیکہ ملک کے سب اخباروں میں کانگرس کی شکست لکھی گئی ہے۔ لیکن ہم سب کے خلاف کانگرس کی فتح جانتے ہیں۔ ہمارے دعوے کا ثبوت غور سے سننے کے لائق ہے۔

اسمبلی میں تین گروہ ہوتے ہیں ایک حکومت کا طرفدار۔ ایک رعیت کا حامی۔ رعیت کا گروہ پھر دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے۔ (۱) کانگرسی (۲) غیر کانگرسی۔ سرکاری گروہ سے ناممکن ہے کہ وہ کانگرس کے نمایندہ کو ووٹ دے۔ سر عبدالرحیم کو اگر سرکاری امداد نہ ہوتی تو کانگرسی امیدوار ضرور کامیاب ہو جاتا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پبلک میں مقبولیت کانگرس ہی کو حاصل ہے۔ حالانکہ اس کو "مردہ" کر دیا گیا تھا۔ مگر یہ مردہ ایسا سخت جان ہے کہ فارسی کا یہ شعر پڑھتا ہوا سامنے دندناتا ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

سر عبدالرحیم کی صدارت کی بابت ہمیں خطرہ تھا کہ ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے متعصب ہندو اخبار ناراض ہونگے۔ لیکن سر موصوف کی قابلیت اور لیاقت کی وجہ سے متعصب سے متعصب اخبار "پرتاپ" نے بھی اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"سر عبدالرحیم کی کامیابی پر مجھے رنج نہیں کیونکہ وہ قابل اور تجربہ کار شخص ہیں اور ان پر پوری طرح سے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا سابقہ اسمبلی کا ریکارڈ بھی برا نہیں۔ انہوں نے ہر وقت قومی مفاد کا ساتھ دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسمبلی کی کرسی پر بیٹھ کر بھی وہ کوئی ایسا کام نہ کریں گے جو انصاف اور قومی مفاد کے خلاف ہو"

(پرتاپ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

انجمن حمایت اسلام لاہور اور حاجی شمس الدین مرحوم

انجمن حمایت اسلام لاہور نے حاجی شمس الدین (سابق سکرٹری انجمن مذکور) کی قبر مع دیگر لوازمات کے پختہ تعمیر کروائی جس پر مبلغ سات سو روپیہ خرچ کیا۔ حاجی صاحب مرحوم پکے اہل توحید تبع سنت تھے۔ اس لئے "اہلحدیث" ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں انجمن سے چند سوال کئے گئے۔

(۱) انجمن نے یہ کام کس کے فتوے سے کیا؟ شرعی فتوے کے ماتحت یا مرحوم کی روح خوش کرنے کے لئے؟

(۲) لاگت کی رقم سات سو روپیہ کس مد سے وصول کی؟

بہت دنوں کے بعد انجمن حمایت اسلام کی طرف سے اس کا جواب آیا ہے جو درج ذیل ہے:-

"بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر السلام علیکم۔ حاجی شمس الدین صاحب مرحوم کے مرقد کے بارہ میں جو نوٹ جناب نے ۱۹ اکتوبر "اہلحدیث" میں شائع فرمایا ہے وہ جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء میں پیش ہوا چونکہ حاجی صاحب مرحوم کے مرقد کا محض چبوترہ سیل و بارش سے محفوظ رہنے کے لئے پختہ بنایا گیا ہے۔ قبر کا اصل تعویذ خام ہے۔ اس لئے کونسل آپ کی خدمت میں مودبانہ درخواست کرتی ہے کہ چونکہ چبوترہ بن چکا ہے اور بنی ہوئی چیز کو گرانا سنت نبوی کے خلاف ہے۔ اور پھر موجودہ زمانے میں تعدد فرقوں کی وجہ سے گرانے میں فتنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے بمقتضائے مصلحت اب اس مسئلے کو اگر زیر بحث نہ لایا جائے تو زیادہ مناسب ہے" (خاکسار عظیم اللہ آنریری سیکرٹری)

اہلحدیث | ہم اس جواب پر خاموش ہو جاتے۔ مگر جواب ایسا ہے کہ ایک غلطی کو درست ثابت کرنے کے لئے کئی غلطیوں کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

(۱) قبر خام ہے۔ حالانکہ دیکھنے والوں کی شہادت ہے کہ پختہ ہے۔ (۲) بنی ہوئی چیز کو گرانا سنت نبوی کے خلاف ہے۔ اس کا ثبوت بھی قرآن و حدیث میں نہیں ملتا۔ معلوم نہیں انجمن کو کس مفتی صاحب نے یہ فتوے دیا ہے۔ قرآن مجید میں تو سچے مومنوں کی علامت یہ بتائی گئی ہے۔

لَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

(اپنی غلط کاری پر اڑے نہیں رہتے)

موجودہ فرقوں کا لحاظ بعد پختہ بنانے کے کیا گیا لیکن بناتے وقت نہ فرقوں کا لحاظ کیا گیا نہ مرحوم کے مذہب اور عقیدہ کی پرواہ کی گئی۔ انا للہ!

اگر انجمن اپنی مصلحت کی پابند ہے تو اہلحدیث بھی اپنی مصلحت سوچتا ہے۔ لاہور جیسے قبر پرست شہر میں آیندہ کسی وقت یہ قبر بھی علم دین کی قبر کی طرح پوجی جانے کا خطرہ ہے۔ اس وقت یہ کہا جائیگا کہ یہ کام اگر ناجائز ہوتا تو اتنی بڑی اسلامی انجمن کیوں ایسا کرتی۔ اس وقت کسی کونے میں پڑا ہوا اہلحدیث کا احتجاج اور انجمن کا جواب کام آئے گا۔

نوٹ | انجمن نے لاگت کی رقم کا جواب نہیں دیا۔

اطلاع

جملہ اراکین آل انڈیا تنظیم کمیٹی کی خدمت میں التماس ہے کہ جمعیۃ کا جو ہزاروں روپیہ سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ امرتسر میں آٹھ سال سے بیکار پڑا ہوا ہے اس کو برآمد کرانے اور اس کو کسی جائز مصرف میں لگانے کے لئے اور جمعیۃ کی دیگر رقوم کے مصرف اور وصولی کے متعلق غور کرنے کے لئے آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا ملتوی شدہ اجلاس بتاریخ ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء بروز یکشنبہ بوقت ۲ بجے دوپہر میرے مکان واقع دامزنگ روڈ لاہور منعقد ہوگا۔ جسمیں حسابات جمعیۃ کا آخری تصفیہ کیاجائے گا۔ لہذا براہ مہربانی وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ چونکہ معاملہ نہایت ہی اہم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر رکن آل انڈیا تنظیم کمیٹی بذات خود اجلاس ہذا میں شریک ہو۔ اور دوسرے ارکان کو اجلاس میں شامل ہونے کی دعوت دے۔

سیف الدین کچلو سیکرٹری آل انڈیا تنظیم کمیٹی

(۲۲- جنوری ۱۹۳۵ء)

شہر گیا میں حنفیوں کا ظلم

یہاں (گیا) میں مظالم جو موحدین متبعین سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے جارہے ہیں۔ ناقابل برداشت ہیں۔ محترم مولوی فرخ حسین صاحب ناظم انجمن اہل حدیث کو عالت نماز میں آمین کہنے پر جو مارپیٹ کیا گیا تھا۔ اب بعد کی خبر یہ ہے کہ اسکے بعد برابر اور مزید مارپیٹ کی سختی سے دھمکیاں دی جانے لگیں۔ اور اہل حدیث جماعت خاموشی سے صبر کے ساتھ حسب دستور نماز پڑھتی رہی۔ ایک روز بعد مغرب اعلان کیا گیا جس کا مضمون یہ تھا کہ کوئی غیر مقلد آمین رفعیدین کرنے والا مسجد میں نماز نہ پڑھے اگر پڑھیگا تو بہت کو مجلس (مارپیٹ) کیا جائے گا، یہ لوگ (آمین رفعیدین کرنے والے) اچھوت قوم ہیں جیسے ہندوؤں میں ڈوم، چمار اور دوسادھ ہیں) حنفی خیال کے جتنے لوگ تھے سب نے اس اعلان کی تائید کی اور کسی نے اس کی مخالفت نہ کی اور روز بروز ان کی سختیاں بڑھتی گئیں، یہاں تک کہ اہل حدیث مسجد چھوڑ دینے پر مجبور کئے گئے چنانچہ اب اہل حدیث جمعہ، جماعت سب مدرسہ ہی میں پڑھتے ہیں۔ اور عدالت میں مقدمہ دائر کرلے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور اب بغیر مقدمہ بازی کے نہ کوئی چارہ ہے اور نہ کوئی سبیل ہے۔ لہذا برادران اہل حدیث سے التماس ہے کہ خدا کے لئے سچے دین توحید وسنت کی حتی المقدور امداد کیجئے۔ یہاں اہل حدیث نہایت قلیل وبے بضاعت قابل رحم واعانت ہیں۔ اور یہ کوئی ذاتی کام نہیں دینی ومذہبی کام ہے۔ اور یہ بھی گذارش ہے کہ جہاں جہاں اس قسم کے مقدمات مسجدوں کے ہوئے ہیں وہاں کے برادران ملت وتوحید براہ مہربانی کاغذات ضروری متعلقہ مقدمہ مسجد مثل عرضی دعویٰ وبیان تحریری وکاغذات ثبوت ونقل باضابطہ فیصلجات وغیرہ بنام جناب حکیم سید محمد ظہیر صاحب محلہ گھسیار ٹولہ گیا جلد از جلد ارسال کریں غایت مہربانی ہوگی موجب شکریہ[1] ہونگے۔ تاکہ ہم لوگوں کو ان کاغذات وفیصلجات سے کافی امداد پہنچے۔ اور کام انجام پانے کے بعد یہ امانت انشاء اللہ واپس کردی جائے گی۔

اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکُمۡ۔ (سورہ محمد پارہ ۲۶)

(سکرٹری انجمن اہل حدیث گیا)

ناظرین خط وکتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

---

[1] سب فیصلے کتاب کی صورت میں ہم نے طبع کروا کر نام "فتوحات اہل حدیث" رکھا ہوا ہے جو مفت آپ کو مرسل ہے۔ اور کسی فیصلے کی ضرورت نہیں پریوی کونسل لندن کا فیصلہ بھی درج ہے (اہلحدیث)

بکریوں کی پرورش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ کیٹل فارم حصار میں دیسی بکریوں کی افزائش نسل کا انتظام ۱۹۲۸ء سے چلا آتا ہے۔ وہاں بکریوں کا جو موجودہ گلہ ہے اس کی نشوونما ان چیدہ بکریوں سے ہوئی جنہیں اضلاع گورداسپور گجرات اور گوجرانوالہ سے خرید کیا گیا تھا۔ اس نسل کو مقامی طور پر جنیل یا حبشی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور چونکہ اس قسم کی نسل دریائے جمنا کے کنارے پر دیہات میں پائی جاتی ہے۔ لہذا اس کا دوسرا نام "جمنا پری" ہے۔ حصار فارم کے اس گلہ میں سے ایک بکری کو اس غرض سے منتخب کیا گیا ہے کہ اس کے دودھ کی مقدار اور اس دودھ میں روغنی مادہ وغیرہ کا تناسب معلوم کیا جاسکے۔ اس تجربہ کے نتائج بہت اطمینان بخش ثابت ہوئے۔ اس بکری نے پہلے دور میں ۲۷۱ دنوں تک دودھ دیا۔ جس کی مجموعی مقدار ۸۰،۴ پونڈ روزانہ تھی۔ دوسرے دور میں ۲۳۲ دن تک دودھ دیتی رہی اور اس کی مقدار ۵،۸ پونڈ تک پہنچ گئی۔ تیسرے دور میں اس کے دودھ کی مقدار ۱۰۹۳ پونڈ تھی۔ اور اس سے زیادہ دودھ کبھی تک کسی بکری نے نہیں دیا۔ دودھ میں روغن کی مقدار اوسطاً ۴،۵ فیصدی رہی۔

اس ریوڑ میں سے پلے ہوئے نر اور مادہ برائے فروخت موجود ہیں اور فارم مذکور سے ساڑھے سات روپیہ فی راس کی رعایتی قیمت پر پنجاب کے مصدقہ طور پر بکریاں چاہنے والوں کو مل سکتے ہیں۔ (لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر مرشاوٹ صاحب کی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ از ملک عبدالقیوم بیرسٹر۔ قیمت عہ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر

مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر جو مدت مدید سے کتاب و سنت وغیرہ علوم عربیہ کی اعلیٰ درجہ کی خدمت کر رہا ہے۔ ہزارہا بندگان خدا تعلیم پاکر خلق خدا کی اصلاح کر رہے ہیں۔ اور سلف صالحین کے طریق و روش پر عقائد شرع کی بھی درستی کر رہے ہیں۔ پنجاب بھر میں یہ واحد مدرسہ جاری کردہ خاندان غزنویہ کا ہے۔ جس خاندان کا تقویٰ علم و عمل اظہر من الشمس ہے۔ اسی مدرسہ میں کثیر التعداد طلباء اطراف و اکناف دور دراز کے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ بفضل خدا پانچ مدرس صرف علوم عربیہ کی تدریس کے لئے مقرر ہیں۔ بباعث کساد بازاری مدرسہ پر بہت قرضہ ہوگیا ہے جو روئداد مدرسہ سے معلوم ہوسکتا ہے اور امسال کا امتحان ماشاء اللہ بڑے انتظام سے ہوا۔ اکثر طلباء پاس ہوگئے جو روئداد مدرسہ سے معلوم فرمالیں۔ لہذا اہل اسلام عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً اس مدرسہ کی طرف توجہ مبذول فرماکر اپنے مال خداداد سے مدد و اعانت فرماویں۔ نیز اس مدرسہ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب جو کہ اس مدرسہ کے مدرس اول ہیں سفارت پر روانہ کئے جاتے ہیں دہلی، کلکتہ، رنگون وغیرہ کی طرف۔ اور مولوی و حکیم عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنے عزیز اوقات اس مدرسہ خاندانی کے لئے وقف کردیئے ہیں۔

مدارس وغیرہ مختلف اطراف میں سفر کو جاویں گے ان کی اعانت کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

ان کے پاس باقاعدہ رسید مدرسہ کی مطبوعہ موجود ہے، چندہ دیکر حاصل کریں۔ فقط۔

الراقم

(مولوی) عبدالغفور غزنوی مدرس اعلیٰ حدیث و مہتمم مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے تحائف علمی

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا } بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت و صداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر و محیط ہوا۔ مبلغین و واعظین و مقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے۔ مؤلفہ فخر الہند مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ کتابت و طباعت اعلیٰ۔ ضخامت ۳۰۶ صفحات۔ قیمت ستر روپے

تعلیمات اسلام } اسلامی تعلیم کی حقانیت، خصوصاً اسلام کے مسئلہ استشارہ کو عالمانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے وہ حضرت مصنف کا ہی حق ہے۔ از مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ کتابت، طباعت، کاغذ بہت عمدہ۔ قیمت صرف ۱۰/ (دس آنے)

انتصار الاسلام } پنڈت دیانند جی سرستی کے دس اعتراضات کا جواب جو کہ اس نے مقام رڑکی مجمع عام میں کئے تھے۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قیمت ۶/

جواب ترکی بترکی } آریہ سماج کے ان اعتراضات کا جواب ہے جو آریوں نے میرٹھ میں کئے تھے۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قیمت ۴/

حجۃ الاسلام } اثبات توحید و رسالت کے بےمثل مضامین۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قابلدید رسالہ ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ ضخامت ۴۸ صفحات۔ قیمت ۸/

قبلہ نما } انتصار الاسلام کا دوسرا حصہ۔ استقبال قبلہ اور بت پرستی کا باہمی فرق اور حقیقت استقبال کعبہ کی بیان فرماکر آریوں کے اعتراضات کو رد کیا ہے۔ قیمت ۸/

سیرت خاتم الانبیاء } یعنی اوجز السیر لخیر البشر۔ حضرت احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر و معتبر جامع سوانح کہ جس کو حضرات علماء نے نہایت پسند فرمایا۔ مؤلفہ مولانا محمد شفیع دیوبندی۔ قیمت ۱۰/

نشر الطیب } فی ذکر النبی الحبیب۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی جامع سوانح از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قابلدید کتاب ہے کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲/

کائنات روحانی } جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عالم جسمانی کے لئے جیسا کہ زمین باعث زندگی و نجات ہے اسی طرح کائنات روحانی کے قرآن حکیم کی تعلیم باعث زندگی و نجات ہے قیمت ۵/

سوانح ابوذر غفاری رضی } مؤلفہ مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ دکن۔ حضرت ابوذر غفاری کی نتیجہ خیز و سبق آموز سوانح حیات۔ مسئلہ کنز وغیرہ کی انوکھی تحقیق۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات۔ قیمت ۸/

حیات خضر ۔ از مولانا سید اصغر حسین صاحب۔ خضر علیہ السلام کی سوانح از قرآن و احادیث و تواریخ معتبر۔ قیمت ۴/

العقل والنقل } مولانا شبیر احمد صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی تعارض نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۰/۔ قابلدید کتاب ہے۔

جمال القرآن } علم تجوید کا نہایت سہل رسالہ۔ قیمت ۲/۔

(نوٹ) محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر۔ مہتمم کتب خانہ ثنائیہ کٹڑہ بھائی امرتسر

(۲۷۱)

اشتہار علیہ زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب میاں محمد اسلم صاحب سب جج درجہ اول زیرہ ضلع فیروزپور

پھالا ولد پنجاب سنگھ ذات کھتری ساکن مصریکے تحصیل زیرہ۔ مدعی

بنام نور محمد ولد غوث ذات جٹ مسلمان ساکن حال ... چک ... ڈاک خانہ قبولہ تحصیل پاک پٹن ضلع منٹگمری متصل چاہ شہ ... مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ ۳۰۰/-

مقدمہ بعنوان بالا میں عدالت کو یقین ہو گیا ہے کہ مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقے سے نہیں ہو سکتی لہٰذا اس کے خلاف اشتہار ہٰذا جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۸ ... حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو اس کے خلاف یکطرفہ کاروائی عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۳۵ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر

(مصنفہ جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی)

اس مکمل سٹ کے دس حصے ان مسائل پر مشتمل ہیں جو لڑکیوں اور عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ جن کو پڑھ کر طبقہ نسواں کو تمام ضروریات دین سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ گیارھویں حصہ بہشتی گوہر میں مردوں کے متعلق تمام ضروری مسائل بھی اختصاراً درج ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ روپے

حیات طیبہ (جدید اڈیشن) حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی رح کی مکمل سوانح عمری۔ جس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ اعلیٰ کاغذ پر عمدہ کتابت و طباعت سے بصحت مجلد چھپی ہے۔ قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ۔ [illegible] امرتسر

کتب عملیات وتعویذات

قرآن کے عملیات } قرآن پاک کی عدیم النظیر اور تیر بہدف عملیات کا یہ گلدستہ مجموعہ متقدمین کی بہت سی معتبر اور مستند عربی تصانیف کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ایک ایک امر کے متعلق کئی کئی مجرب اور آسان عملیات درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً حب ملال بغض تسخیر خلائق وجنات، ہلاکت اعداء، دولتمندی، فراخ رزق، آسیب، شناخت چور قضائے حاجات حصول اولاد، تسخیر حکام، نظر بد، حصول ملازمت، بدن کی کل بیماریاں، نورانیت قلب، زیادتی علم، قید سے نجات پانا، آئندہ حالات معلوم کرنا۔ غرض انسانی زندگی کی ہر ضرورت اور ہر مشکل کا روحانی اور رحمانی علاج اس کتاب میں مل سکتا ہے۔ قیمت ۸ر

رسول اللہ کے عملیات } اس کتاب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دئیے گئے ہیں۔ ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں [illegible] درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کر[illegible] درج ہیں۔ قابلقدر کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

عملیات مشائخ } اس میں مندرجہ ذیل [illegible] عملیات جمع کر دئیے گئے ہیں۔ (۱) حضرت محی الدین صاحب [illegible] (۲) حضرت امام غزالی (۳) حضرت خواجہ بہاؤ [illegible] حضرت مجدد صاحب سرہندی۔ (۶) حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔ (۷) حضرت علی ہجویری۔ (۸) حضرت بابا فرید گنج شکر۔ (۹) حضرت صاحب کلیری (۱۰) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ (۱۱) حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی۔ ہر عمل کے ساتھ اس کے ماخذ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ آجتک تمام ہندوستان میں عملیات وتعویذات کی ایسی مستند اور صحیح کتاب اردو زبان میں طبع نہیں ہوئی۔ قیمت صرف ۱۲ر

کتاب التعویذات } مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی۔ اسمیں وہ تمام اعمال قرآنی وحدیثی جمع کئے ہیں جن کو بزرگان دین مختلف مشکلات میں اپنا معمول بناتے تھے۔ قیمت صرف ۱۲ر

حکمت افلاطون } مصنفہ مولانا سید عبد الرحمٰن صاحب سکا نگاوی۔ (چاٹگام) اس میں جمیع اقسام کی ترکیب ادویہ اور تعویذات مجربہ نسخہ جات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۴ر

ملنے کا پتہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

رسائل مصنفہ بابو حبیب اللہ امرتسری

حج مرزا } اس میں [illegible] سے ثابت کیا گیا ہے کہ [illegible] حج کریگا۔ لیکن مرزا صاحب اس حدیثی پیشگوئی کے مصداق نہیں [illegible] جو ان کے کاذب ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت صرف ۳ر

سنت اللہ کے معنے } جمہور اہل اسلام کے بعض مسلمہ مسائل [illegible] محض اسلئے منکر ہو جاتے ہیں کہ [illegible] کے خلاف ہیں۔ اسمیں قانون قدرت کی تحقیق کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

[illegible]

معجزہ اور مسمریزم } حضرت عیسےٰ پر بحث کی گئی ہے۔ اور [illegible] تردید کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

مرزا مثیل مسیح نہیں } اسمیں ۴۲ دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ [illegible] بانی ہرگز مسیح ابن مریم کا مثیل نہیں [illegible] عیسےٰ کے نزول ثانی پر دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

رفع مسیح ابن مریم } اسمیں حضرت عیسےٰ کے رفع آسمانی اور آمد ثانی کے [illegible] امام ابن تیمیہ کی کتب سے استدلال کیا گیا ہے اور مرزا صاحب کی تکذیب کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

بشارت احمد } میں مبین دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ [illegible] احمد کے مصداق حقیقت میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ مرزائیوں نے اس مسئلہ پر جسقدر دلائل دئیے ہیں ان کی تردید کی گئی ہے۔ [illegible]

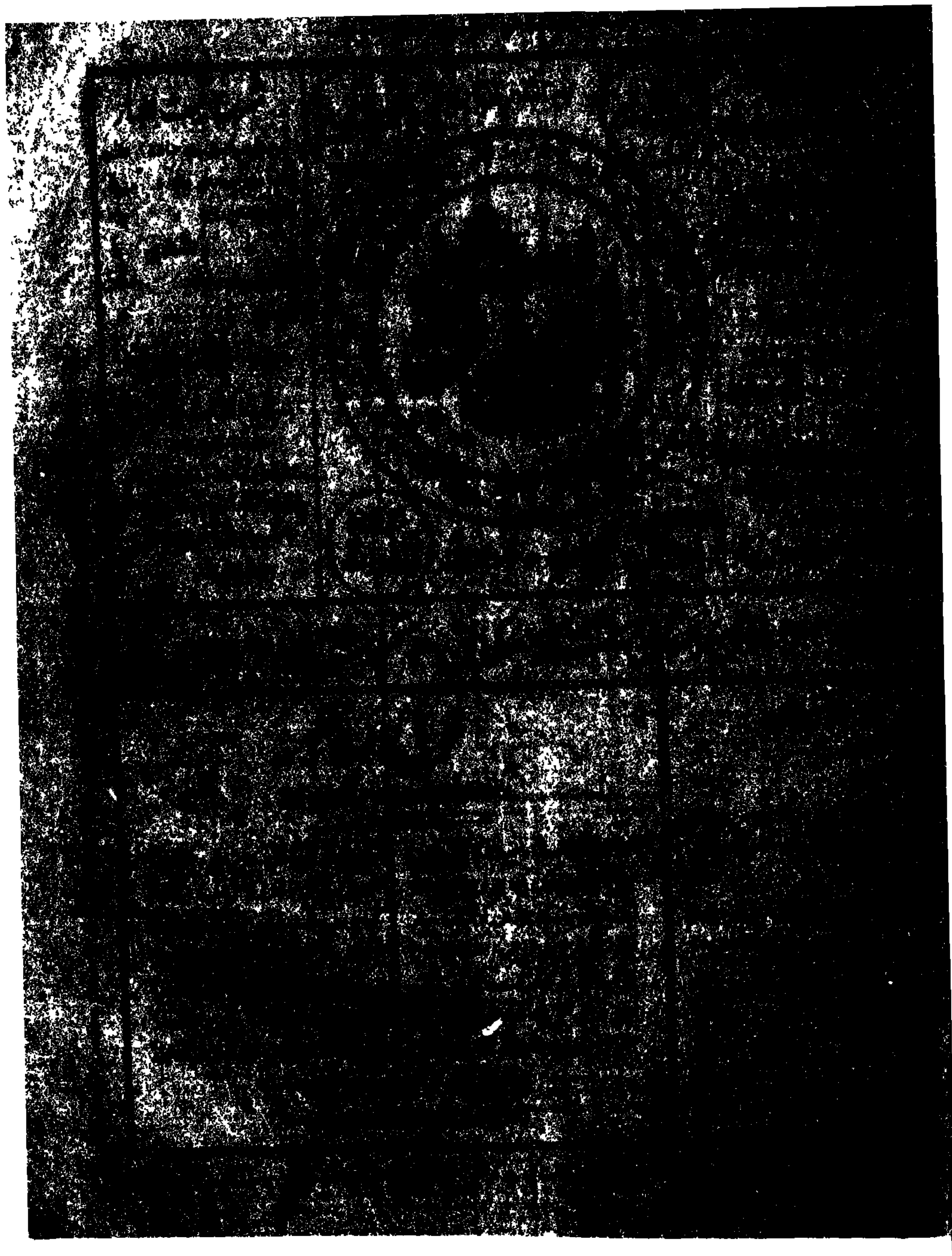
نزول مسیح } آیہ مبارکہ وانہ لعلم للساعۃ کی مفصل تفسیر میں احادیث و اقوال صحابہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے۔ قیمت ۳ر

مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی قرآن دانی } مرزا صاحب کی تصانیف میں سے [illegible] کی اکثر آیات بار بار غلط لکھی ہوئی [illegible] کی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر

عمر مرزا } مرزا صاحب [illegible] اور [illegible] الہام کے مطابق کر دیا تھا۔ قیمت ۱ر

حلیہ مسیح } اسمیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے [illegible] ابن مریم کے رفع اور نزول کا ثبوت دیا گیا [illegible] مریم کے حلیہ مبارک پر مفصل بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۱ر

ملنے کا پتہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر





"سلطان القلم" نے جس جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی ہے جس پر مخالفوں کی جملہ اصناف بھڑ رہی ہیں۔ اس کے تباہ کن مجموعہ سے ایک ہلکا سا اخلاق سوز، ایمان پاش اصول درج ذیل ہے۔ (تفصیل کے لئے رسالہ علم کلام مرزا مصنفہ مولانا فاتح قادیان ملاحظہ ہو) چونکہ مرزا جی قادیانی اپنے خود ساختہ مشن کے پھیلانے کے لئے دن رات کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں اس طرح صرف کرتے تھے کہ نماز کے اوقات مفروضہ کی بھی پروا نہ کرکے عموماً جمع کرکے نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے اعتراضات سے بچنے کے لئے یہ اصول وضع کیا کہ

"کوئی یہ نہ دل میں گمان کرے کہ یہ روز گھر میں جمع کرکے نماز پڑھا دیتے ہیں نبی کریم نے پیشگوئی کی تھی کہ آنے والا شخص نماز جمع کیا کریگا سو چھ مہینہ تک باہر جمع کرواتا رہا ہوں اب میں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پورا کر دینا چاہئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت کے قول کو پورا کرے کیونکہ وہ پورا نہ ہوا تو آنحضرت نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں ایک دفعہ نبی کریم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کڑے پہنائے جائینگے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا تو حضرت عمر نے اس کو سونے کے کڑے جو لوٹ میں آئے تھے پہنائے حالانکہ سونے کی چیز (پہننی) مردوں کے لئے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں (مثل خمر و خنزیر، سرقہ، زنا وغیرہ۔ معمار) لیکن چونکہ نبی کریم کے منہ سے یہ بات نکلی تھی اس لئے پوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دوسرے مسلمان کو بھی آنحضرت کے قول کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے" (رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۲ ۳۱ ۱۹۰۶ء)

تو اس تقریر پرتزویر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ صریح افترا ہے کہ آپ کے کسی فرمان کا یہ منشا ہے کہ قادیان کا مشک و عنبر و کستوری کھانے والا نیز (حسب فیصلہ سشن جج ضلع گورداسپور) شراب استعمال کرنے والا ملک (بقول میاں محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۳ء) "افیون" کھانے والا اور بقول خود فرشتگان کی گود میں پرورش پانیوالا (اشتہار الانصار اکتوبر ۱۸۹۹ء) اور فرشتوں کے ہاتھوں سے حلوائی کا "پڑا" منہ میں ڈلوا "طاقت ور" تندرست انسان ہوجانے والا (تریاق القلوب ص ۳۸ ط ۲)

"مسیح موعود" جس نے بڑھاپے میں "بستر علیش" کے ابہام گھڑ کر (البشریٰ جلد ۲ ص ۸۰) پہلی بیوی کو طلاق دی اور دوسری سے ضعف در تن اولاد پیدا کی اور تیسری کمسن کے ساتھ آسمان پر نکاح پڑھے جانے کا اعلان کردیا اور ساری عمر اس کے ملنے کی امید میں گنوائی۔ ہاں ہاں وہ مسیح موعود جس کی معمولی سی تکلیف پر صحت بخشنے والی ادویہ خود بخود حاضر خدمت ہو کر خاک پر دینٹ (البشریٰ جلد ۲ ص ۹۶) کی مضحکہ خیز صدائیں بلند کرتی ہوں وہ "مسیح موعود" بیماری کے عذر سے آرام و راحت کے دولت کدہ میں نمازیں جمع کیا کریگا۔

خدا کی قسم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا و دروغ بے فروغ، سیاہ نہیں سفید جھوٹ ہے۔ دوم مرزا جی کے اس اصول کی بنا پر دنیا جہان کی بدکاریاں، بدکرداریاں فرض و واجب قرار دی جاسکتی ہیں۔ دیکھئے بروائت مرزا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک یہ بھی پیشگوئی ہے کہ:-

"آخری زمانہ (جو بقول مرزا جی: مانہ ہے۔ معمار) کے اکثر مولوی یہودیوں کے مولویوں سے مشابہت پیدا کرلیں گے ۔۔ اس قدر مشابہت پیدا کرینگے کہ اگر کسی یہودی نے ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کریں گے" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۱۱)

ایمان سے بتلاؤ کہ اگر تمہاری جماعت کے اکابر "آنحضرت کی اس پیشگوئی کو خود پورا کرنے پر اتر آئیں کیونکہ مرزا صاحب کا حکم ہے کہ پیشگوئی خواہ حرام امور پر مشتمل ہو پوری کرنی ہر ایک کا فرض ہے، تو تم اپنے علماء کو اس فعل سے منع کروگے؟

یہی ہے تمہارے مجدد زماں، مسیح دوراں، سلطان المتکلمین کا علم کلام جس پر تم لوگ نازاں ہو۔

معراجی نبی کا ظہور

ناظرین سے کوئی مخفی نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں نبوت کا دعوے کرکے دروازہ نبوت کھول گئے۔ چنانچہ میں بھی ایک نبی کا حال سناتا ہوں۔

معراجی نبی کا اظہار ایک دن کا ذکر ہے کہ میں مدرسہ محمدیہ نعمت پور میں لڑکوں کو پڑھا رہا تھا۔ اتفاقاً ایک شخص نام رتیا ساکن نالی والا جو کہ ہمارے گاؤں سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے آگیا۔ قبل ازیں میرا اس سے کسی قسم کا تعارف نہ تھا۔ بعد سلام کے مجھ سے کہنے لگا کہ مجھ کو ایک مسئلہ دریافت طلب ہے قبل ازیں میں اس مسئلہ کو دو ایک جگہ دریافت کرچکا ہوں۔ لیکن تسکین نہیں ہوئی وہ مسئلہ یہ ہے کہ زید و بکر دونوں حقیقی بھائی ہیں دونوں کے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زید کی لڑکی کے آگے پھر لڑکا پیدا ہوا جو کہ زید کا نواسہ کہلاتا ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ آیا زید کے نواسے کا بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟

میں } میں نے کہا میرے خیال کے نزدیک اس نکاح کے ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ جن رشتوں کو قرآن شریف پارہ لن تنالو رکوع آخر میں حرمت علیکم امہتکم الخ میں حرام قرار دیا ہے یہ ان سے مستثنا ہے

معراجی نبی } کہنے لگا جب قرآن شریف کے بھیجنے والا اس رشتہ کو ناجائز قرار دیتا ہے تو دیگر کون ہوسکتا ہے کہ خداوندی مہر کو توڑ کر اپنا سکہ رائج کرے

میں } یہ بالکل ٹھیک ہے کہ خداوندی مہر کو کوئی نہیں توڑ سکتا بلکہ جن ناپاک لوگوں نے ایسا قصد کیا۔ د۔

ذات ابدی میں مبتلا ہیں۔ لیکن یہ تو خداوندی جبر کو توڑنا نہیں بلکہ خداوند قدوس کے مرسلہ آیت کریمہ پر عمل کر کے خداوندی جبر کو مستحکم بنانا ہے۔ ہاں اگر کہیں دیگر جگہ آیت مذکورہ کی ناسخ موجود ہے تو پیش کرے پر ہم کو سوائے سر خم کرنے کے کوئی عذر نہ ہوگا۔

معراجی نبی } آخر اس نے اپنی عبید کی قلعی کو کھولتے ہوئے اور مرزا صاحب کی نبوت کو منہدم کرتے اپنا راز ظاہر کر ہی دیا کہ میں آسمان میں اللہ تعالیٰ کے پاس گیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان چند مسئلوں سے آگاہ کیا جو قرآن شریف میں مشکوک ہیں (معاذ اللہ) جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو روبرو کھڑا کر کے اس رشتہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔

میں } توبہ کر ایسے کفریہ کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ معراج کے مستحق صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے نہ کہ دیگر نبی۔ تو پھر تو پلید اس درجہ کو کہاں حاصل کر سکتا ہے۔ اسی اثنا میں ولی محمد ٹھاری و عبدالرحمن و دیگر احباب نعمت پور کے آگئے۔ جو کہ میری اس مرقوم شدہ تحریر کو بروقت مشکوک ہونے کے تائید کرنے کو طیار ہیں۔ کیونکہ ان صاحبان نے یہ کلمات خود اس کی زبان سے سنے بلکہ ان صاحبان نے چند سوال بھی کئے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

ولی محمد ٹھاری و عبدالرحمن } بھلا یہ تو بتلا اگر تو خدا کے نزدیک پہنچا تو تجھے بہشت و دوزخ بھی دکھلائی گئی ہے یا نہیں؟ یہی بالصواب بیان کرنا تیری صداقت کی دلیل ہو سکتی ہے۔

معراجی نبی } ہاں بہشت و دوزخ کی سیر کرائی گئی۔ بہشت و دوزخ کو خوب گہری نظر سے دیکھا۔ بہشت کی درازی و چوڑائی مانند پٹیالہ شہر کے نظر آتی تھی اور دوزخ کو آگ سے دھکتی ہوئی پایا۔ اور دوزخ کے اوپر ایک پل دیکھا۔ جو کہ تلوار سے زیادہ تیز تھا اور بال سے زیادہ باریک اس کے نزدیک شیطان کو بیٹھا دیکھا کہ اس کے پاس ایک حقہ بھرا ہوا ہے۔ تمباکو کی بجائے رنگ والا بکی ڈالی ہوئی ہیں جو کہ نہایت خوشبودار ہیں اور حقہ والا پکار رہا ہے کہ آؤ حقہ تیار ہے جو کوئی اس کے ساتھ حقہ پی لیتا ہے تو وہ جہنم میں دو ٹکڑے ہو کر گر جاتا ہے اور جو کوئی انکار کر دیتا ہے وہ صحیح سلامت پل سے پار گزر جاتا ہے۔

ولی محمد ٹھاری و عبدالرحمن } اگر تو آسمان پر گیا تو وہاں کی نشانی دکھلا کیا لایا ہے؟ کیا کوئی کتاب وغیرہ آسمانی لایا ہے یا نہیں؟

معراجی نبی } آسمانی کتاب لاتی بھول آیا۔ اگر کتاب لے آتا تو تم کو بلا چون و چرا ایمان لانا پڑتا بمصداق تمک نوبت نہ پہنچتی۔

میں } اس وسوسہ شیطانی سے توبہ کر دے۔ ایسے کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

معراجی نبی } وسوسہ شیطانی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں صوم صلوٰۃ کا پابند ہوں۔ علاوہ ازیں نماز تہجد بھی پڑھتا ہوں اور کم سوتا ہوں۔ پھر شیطان سے کیا واسطہ؟

میں } عابد جاہل کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ معراج سوا نبی کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ خواہ عبادت میں کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو جاوے بلکہ ایسے بہت سے قصہ جات مشہور ہیں کہ جن کو معراجی وسوسہ میں آکر ذلت و خواری اٹھانی پڑے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

قصہ } ایک جنگل کے عابد کے پاس چند شریر لڑکے بوقت شب مصلحت کر کے آگئے کہ چل تجھ کو اللہ تعالیٰ نے ملنے کے لئے بلایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے دوست کو چشم زدن کے براق پر سوار کر کے لانا۔ سو آپ چلیں عابد نے خوشی میں آکر جھٹ بے سوچے سمجھے آنکھیں بند کروالیں اور گدھے پر سوار کر لیا گیا اور پہاڑ کی طرف چل دیئے۔ جب پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوئی تو عابد نے پوچھا یہ کیا ہے۔ لڑکوں نے کہا یہ پہلا آسمان ہے یہاں تک کہ ساتویں پہاڑ پر پہنچ کر اور اس کو ساتواں آسمان قرار دیکر منزل کو ختم کیا اور ایک لڑکے کو درخت پر چڑھا کر اس کو اللہ کے نام سے پکارنا شروع کیا اور کہا کہ اللہ تیرا بندہ ہم لے آئے ہیں اس کو اوپر کھینچ لے۔ اوپر والے نے ایک رسہ لٹکا دیا کہ میرے بندے کو رسے سے باندھ دیں میں اوپر کھینچ لونگا عابد بے چارے کے گلے میں رسہ ڈال کر اوپر کھینچ کر نیچے چھوڑ دیا۔ بے چارہ عابد زد سے گرنے کے سبب بیہوش ہو گیا۔ اس عابد کی بے وقوفی پر شریر لڑکوں نے خوب قہقہہ لگایا اور گدھے والے کو آگرا ملامت کی کہ تیرے گدھے کو ایک چور فلاں پہاڑ کی طرف لے جا رہا تھا گمار سن کر پہاڑ کی طرف گیا اور دیکھا کہ گدھے کے قریب پڑا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ شاید گدھے کو قریب باندھ کر سو گیا ہے۔ اس خیال سے عابد کی جوتوں سے خوب مرمت کی۔ اس خاطر داری سے عابد ہوش میں آیا اور اپنی نافہمی اور بے وقوفی پر نادم ہوتے ہوئے معراج غیر نبی کا عقیدہ اپنے دل سے نکال دیا۔ سو ایسے گندے عقائد کی یہی سزا ہے۔

میں } آپ کو شل عابد کے وسوسہ شیطانی ہے اس سے توبہ کر دے ورنہ ابھی بے عزتی کے ساتھ مار پیٹ کر مدرسہ سے نکال دیا جاتا ہے۔

معراجی نبی } اچھا تمہارے کہنے پر توبہ کرتا ہوں ورنہ میری گفتگو میں تو کوئی شک نہیں۔

میں } اس دن کے بعد نہ تو یہ ہمارے گاؤں میں آیا اور نہ ہی دیگر کسی قسم کی شیطانی گفتگو کی صدا ہمارے کانوں میں آئی۔

جدید نبی کے عقیدہ رکھنے والی جماعت کے لئے یہ نہایت بہترین خوشخبری ہے اور ان کا فرض ہے کہ پرانے نبی کو چھوڑ کر تازے نبی معراجی کی اقتدا کریں۔ کیونکہ حدیث (لا نبی بعدی) کی یہ جماعت بھی منکر ہے اور ان کا فرض اس کو صرف تسلیم کرنے تلک ہی محدود نہیں بلکہ ان کا فرض یہ بھی ہے کہ اس معراجی نبی کی ہر امر میں پیروی کرتے ہوئے اور اس کی نبوت کی تائید کرتے ہوئے اس کے حوصلہ کو دوبالا کریں۔ فقط

الراقم عبداللہ نعمت پوری مدرس مدرسہ محمدیہ
اہل حدیث نعمت پور (ریاست پٹیالہ)

اہلحدیث | کتب طب میں لکھا ہے کہ جنون کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ مجنون اپنے کو نبی جاننے لگ جاتا ہے ایسے لوگوں کی بات سن کر دعائے صحت کر دینی چاہئے شہرت دینے کی ضرورت نہیں۔

ادائگی میں کوتاہی اور سستی سے کام نہ لیں۔ اور یاد رکھیں کہ کل قیامت کے روز ان بے انتہا انعامات کا جو رب العزت نے ہم پر کئے ہیں ایک ایک کا حساب دینا ہوگا۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ یعنی البتہ ضرور ضرور پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے

پیارے محترم بھائیو! یہی وہ یاد مولا ہے جس کی ممارست کرکے ہم ہی انسانوں میں سے بڑے بڑے ولی، غوث، قطب اور مقرب درگاہ ایزدی بن گئے

پیارے بھائیو! ہمارے سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اور آیت اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ کے پورے پورے مصداق تھے وہ ایک لمحہ اور ایک سیکنڈ بھی اس مولا کی یاد کو دل سے محو نہیں کرتے تھے وہ اسی عبادت الٰہی کو اپنا ذریعہ نجات اور نصب العین سمجھتے تھے۔ خاصکر دونوں جہاں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے اسوہ حسنہ کو دیکھئے کہ آپ کی خدا کی عبادت میں اس قدر مصروف رہتے تھے کہ آپ کے پائے مبارک میں ورم آجایا کرتا تھا۔ عرض کیا گیا اے رسول اللہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب خداوند کریم نے معاف فرما دیئے پھر آپ اس قدر کیوں مشقت برداشت فرماتے ہیں۔ قربان جائیے اُس خدا کے برگزیدہ رسول کے۔ کیا اچھا جواب دیتے ہیں۔ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ یعنی جب اس مولا کے مجھ پر اس قدر انعامات ہیں تو پھر اس کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔ سچ فرمایا باری تعالےٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کو اپنی عبادت کا شوق ذوق اور اس میں اخلاص اور لذت نصیب فرمائے اور اپنے نبی پاک کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ابو الخیر محمد ... نصیرپوری از مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

خریدارانِ تفسیر کو اطلاع

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کوئی شک نہیں کہ آپ تفسیر (مؤلفہ فقیر) کے انتظار میں بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں مگر مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ اول میری وہ معذوریاں جو توقف کا باعث ہو رہی ہیں دوم آپ کے انتظار کا احساس، جو اصل تکلیف سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ اب تفسیر کس حالت میں ہے تو شاید آپ بھی بجائے رنجیدہ ہونے کے خوش ہو جائیں گے۔ تفسیر کی ابتدا میں میرا اندازہ تھا کہ تفسیر کا حجم قریباً ۸۰۰ صفحہ ہوگا اور اسی حساب سے ہدیہ فی نسخہ غیر مجلد ۸ اور مجلد ۹ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ مقرر کیا گیا تھا۔ ۸۰۰ صفحات تک مسئلہ آمین ختم ہوا ہے۔ اب نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کا مسئلہ اس مقدار سے اوپر جا رہا ہے۔ چنانچہ آج ۱۲ تک ۹۳۴ صفحات ہو چکے ہیں۔ اور مسئلہ قرأت فاتحہ ابھی قریباً نصف تک پہنچا ہے۔ میرے خیال میں اس کا اختتام پورے پانچ سو صفحات کے قریب جا کر ہوگا۔ غلط نامہ اور فہرست مضامین کی کاپیاں ان کے علاوہ ہوں گی۔ میں نہیں چاہتا کہ سورت فاتحہ کی قرأت جیسا معرکۃ الآراء مسئلہ تحریر میں تشنۂ تحقیق و ناقص رہ جائے۔ خدا کے فضل سے یہ عاجز اس کو اپنے خاص انداز میں نہایت وضاحت سے بیان کر رہا ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادتی علم اور باعث فرحت وبصیرت ثابت ہوگا

ظاہر ہے کہ جس قدر حجم ۸۰۰ صفحات سے زائد ہو رہا ہے اس کا خرچ یقیناً مجوزہ سے اوپر ہو رہا ہے۔ اگر یہ خرچ کوئی معمولی رقم ہوتی تو میں اس کی پرواہ نہ کرتا۔ لیکن مجموعی طور پر یہ خرچ ایک خطیر رقم تک جا پہنچا ہے کیونکہ کاغذ عمدہ لگایا جا رہا ہے جو سابق کی نسبت قدرے گراں ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کی ضرورت پڑی کہ سابق خریدار عام اس سے کہ وہ قیمتیں پیشگی بھیج چکے ہیں یا پیشگی قیمت تو نہیں بھیج سکے لیکن اپنے نام درج رجسٹر کرا چکے ہیں ان کی خدمت میں تو تفسیر انشاء اللہ اسی وعدہ سابقہ کے مطابق بھیجی جائے گی۔ ہاں محصول ڈاک بہرحال اس پر مزید ہوگا لیکن جو احباب اس اعلان کے بعد فرمائشیں بھیجیں گے ان سے غیر مجلد کے دس (آٹھ روپے) اور مجلد کے ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ اخراجات کے وصول کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ مہینے کے اندر اندر سب کام ختم ہو جائے گا۔ والسلام

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۲۵-۹-۱)

موت العالم موت العالم

آہ! سید رشید رضاء رحمہ اللہ۔ مولانا سید رشید رضاء اکابر علماء مصر سے تھے۔ آپ شیخ محمد عبدہ کے شاگرد رشید تھے اور وہ شیخ جمال الدین افغانی کے ارشد تلامذہ سے تھے رحمۃ اللہ علیہم۔ سید رشید رضاء نے اپنے اساتذہ کرام کے پورے سلفی تھے مفسر تھے محدث تھے عمر بھی غالباً ۷۰-۸۰ سال کے مابین ہوگی سعودیہ میں آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ بہت محبت اور انس سے یگانوں کی طرح ملتے تھے۔ میری عربی تفسیر کے دو نسخے منگائے تھے اور اپنے ماہوار رسالے المنار میں اس پر تقریظ لکھی اور اشتہار دیا تھا۔ خدا شاہد ہے ... مافات عالم تھے۔ آہ مسلمان قوم عموماً اور مصری قوم کو خصوصاً ہمیشہ کے لئے فراق کا داغ دے گئے۔ خدا تعالےٰ نے جوار رحمت میں ان کو جگہ دے۔ امرتسر جامعہ ثنائیہ میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔ دوسری جگہ کے احباب بھی پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔

اکمل البیان کا مضمون سابقہ ختم ہو گیا تھا۔ حافظ عزیز الدین صاحب کی علالت کے باعث بقیہ مضمون وقت پر نہ پہنچ سکا۔ اس لئے ۱۲ میں دیگر مضامین لکھے گئے آج ۵ ستمبر کو بقیہ مضمون وصول ہوا جو آئندہ ہفتہ سے درج ہونا شروع ہوگا۔ انشاء اللہ

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث کے نام سابقہ پرچہ میں جو اپیل کی گئی ہے امید کی جاتی ہے کہ حسب درخواست اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئے خرید ار بنا کر اس کی توسیع اشاعت میں مدد دیں گے۔

وی پی بھیجے جائینگے جن خریداروں کو ۳۰ اگست کے اہلحدیث میں قیمت ختم ہوجانے کی اطلاع دیگئی تھی ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ موصول نہیں ہوئی۔ ان میں سے بھی ۲۷ ستمبر تک جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ وصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۷ ستمبر کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائے گا۔

۴۴۵- ۲۰۵۳- ۲۴۸۰- ۳۷۰۹- ۳۹۰۴- ۴۶۷۳- ۵۴۲۳- ۶۱۲۷- ۶۸۴۴- ۷۱۱۴- ۷۱۲۰- ۷۱۴۸- ۷۱۵۲- ۷۱۶۱- ۸۰۷۳- ۸۰۷۵- ۸۵۳۰- ۸۶۷۵- ۹۳۴۲- ۹۴۵۷- ۹۶۱۱- ۹۶۱۲- ۹۶۱۵- ۹۶۳۱- ۱۰۰۱۸- ۱۰۰۲۲- ۱۱۱۴۴- ۱۰۱۹۹- ۱۰۳۷۹- ۱۰۳۸۶- ۱۰۶۲۶- ۱۰۶۳۲- ۱۰۷۳۹- ۱۰۹۹۷- ۱۱۰۱۷- ۱۱۱۸۲- ۱۱۲۲۹- ۱۱۲۳۴- ۱۱۲۴۰- ۱۱۲۴۱- ۱۱۲۴۸- ۱۱۲۵۲- ۱۱۲۹۱- ۱۱۳۴۳- ۱۱۳۶۸- ۱۱۳۸۹- ۱۱۴۴۰- ۱۱۴۹۳- ۱۱۴۶۷- ۱۱۴۶۹- ۱۱۴۷۴- ۱۱۴۸۲- ۱۱۶۰۳- ۱۱۶۱۰- ۱۱۶۲۹- ۱۱۷۳۳- ۱۱۷۳۴- ۱۱۷۳۵- ۱۱۷۵۶- ۱۱۸۴۱- ۱۱۸۴۹- ۱۰۶۸۲- ۱۱۱۴۲- ۱۱۶۷۳- ۱۱۶۸۹- ۱۱۶۹۰- ۱۱۶۹۱- ۱۱۶۹۸-

قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ختم ہو چکی ہے۔ انکو مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار ۲۰ ستمبر کو وصول نہ ہوگی تو اخبار بند کردیا جائیگا۔ ۸۵۳۱- ۱۰۴۱۴- ۱۰۶۵۹-

عاشق کا جنازہ جو مرزا صاحب کی تردید میں مختصر مگر جامع لکھا گیا ہے ار برائے محصول ڈاک بھیج کر مفت منگالیں۔ (مولوی عبد الخالق خطیب جامع مسجد اہل حدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور)

یادِ رفتگان بابو عبد الصمد صاحب جبل پوری بمرض سرطان وفات پاگئے۔ انا للہ۔ (نبی احمد از جبلپور) ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

تلاش دوست سلیمان معروف بسعید باشندہ وزیر آباد محلہ فرادیاں ضلع گوجرانوالہ میرے مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہیں ناظرین اہلحدیث میں سے اگر کسی کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مجھے اطلاع کردیں۔ میں عرصہ ایک سال سے بیمار ہوں۔ مجھے ان سے ملنے کی نہایت ہی اشد ضرورت ہے۔ میرا پتہ یہ ہے:۔ عبد الحفیظ بوساطت مولوی عبد القدوس صاحب دار الحدیث سعیدیہ پل بنگش دہلی

قبول اسلام ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو چک ۱۲ ضلع لاہور مسمات زینب بنت غلام محمد جو مرتد ہو گئی تھی دوبارہ مشرف باسلام ہوگئی (قاضی محمد رمضان ہیڈ قاضی اکاڑہ ضلع منٹگمری)

ضرورت کتاب مجھے ایک ایسی تاریخ کی کتاب کی ضرورت ہے جس میں سفیدوں (پنجاب) کے سادات کے حالات درج ہوں بالخصوص اس زمانہ کے جبکہ سکھوں کا قبضہ پنجاب پر ہوا اور ان کے مظالم سے تنگ آکر بہت سے سادات ترک وطن پر مجبور ہوئے پتہ ذیل پر مطلع کیاجائے یا اخبار اہلحدیث میں اس کتاب کا پتہ شائع کرادیا جائے ممنون ہونگا۔ احقر اللہ دیا ہیڈ ماسٹر ورنیکلر لوئر مڈل سکول منگلور ڈاک خانہ خاص ضلع سہارنپور (یو۔پی)

مولوی محمد الدین معلم القرآن شہر گجرات پنجاب کے نے مندرجہ ذیل رقوم دفتر ہذا میں وصول ہوئی تھیں جو موصوف کو بذریعہ منی آرڈر (بعد وضع کرنے فیس منی آرڈر) ارسال کردی گئی ہیں (۱) مسلمانان تابوا جزیرہ فجی معرفت مولوی نور علی صاحب لعہ (۲) میاں محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات بلوچستان عہ روپے۔

ایک دل آزار کتاب کی مکرر طباعت

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی کتاب "امہات الامۃ" جو دہلی میں ایک دفعہ جلائی گئی تھی اب اس کو ان کے پوتے نے خلاف منشا سب مسلمانوں کے مکرر چھاپ کر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں خود ذات رسالت اور اہلبیت کرام کی "رنگیلا رسول" سے بڑھ کر بازاری لہجے میں سخت توہین پائی جاتی ہے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ اس کتاب کو جلد از جلد ضبط کرکے مسلمانوں کو شکریہ کا موقع دے دوسری انجمنہائے اسلام سے خصوصاً صوبہ پنجاب کی بڑی انجمن اسلامیہ لاہور اور انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن اسلامیہ امرتسر سے استدعا کرتی ہے کہ وہ بھی بلند آواز سے احتجاج کریں اور دیگر انجمنہائے اہل حدیث وہ بھی اندریں بارہ توجہ کریں۔ (عبد الرحمن سیکرٹری انجمن اہل حدیث امرت سر)

ضرورت ہے رسالہ تحقیق تراویح مترجم اردو جو دفتر اہلحدیث میں فروخت ہوتا رہا ہے۔ ختم ہونے کے سبب مکرر طبع کرنا ہے۔ اس لئے کوئی صاحب ایک نسخہ بھیج کر مشکور فرمائیں۔ طبع ہوجانے پر ان کو جدید طبع شدہ نسخہ بھیجا جائیگا (منیجر اہلحدیث امرتسر)

رسالہ قیامت نامہ اردو میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے ایک ٹکٹ بغرض محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کریں۔ (مولوی عبد المجید خطیب و امام عیدگاہ دھونرہ ٹانڈہ ضلع بریلی۔ یو۔پی)

مضامین آمدہ حافظ عزیز الدین صاحب۔ ۴۴

مضامین غیر مقبولہ مسلمانان عالم پر ایک نظر۔ فاتحہ خلف الامام۔

غریب فنڈ از فتویٰ فنڈ سہہ۔ از مولوی عبد اللہ صاحب بہادروز یگاپٹم عہ۔ جملہ عہ۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ ار۔ بقایا فنڈ عہ

---

۴۴ محمد عبد اللہ بی۔اے۔ عبد اللہ معمار۔ مولوی ابوالقاسم۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا

مذاہب اربعہ و طرق اربعہ کی نسبت خواب میں سوال کرنا۔ اور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شاہ صاحب موصوف کو جواب دینا

مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری نے کتاب "سوانح احمدی" درحالات سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا مکمل خواب بیان کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

اس عرصہ میں حضرت سید صاحب نے ایک خط حضور پرنور جناب مرشد شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے نام مکہ معظمہ سے روانہ کیا۔ جن ایام میں یہ خط شاہ صاحب کو پہنچا تو ۲۷ رجب المرجب کو شاہ صاحب موصوف نے ایک عجیب غریب اور عبرت انگیز اور ہدایت آمیز خواب اس طرح پر دیکھا۔

خواب | ایک بڑا فراخ اور وسیع میدان ہے اس میں سفید فرش مثل برف نہایت عمدگی و تاب آب سے بچھا ہوا ہے۔ اس فرش پر بہت سے آدمی نورانی چہرہ اور عمدہ شکلوں والے لباس فاخرہ پہنے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ اسی فرش پر میں (شاہ عبدالعزیز) بیٹھ گیا۔ ناگاہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ جانب قبلہ سے نمایاں ہوکر رونق افروز اس مجلس میں ہوئے اور میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) آپ کے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھا اور اس موقع کو غنیمت جان کر چند حسب ذیل سوال عرض کئے۔

اول سوال کیا کہ یہ چاروں فقہاء[1] کے مذہب میں سے کونسا مذہب آپ کو پسند و مختار ہے؟

جواب } حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان چاروں مذہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کوئی مذہب بھی مجھ کو پسندیدہ نہیں ہے اور ان میں سے کوئی مذہب میرے طور و طریقے پر نہیں ہے ان سب میں افراط و تفریط ہوگئی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے:-

پھر میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) نے یہ عرض کیا کہ ان مشہور طرق[2] اربعہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) میں سے کونسا طریقہ حضور کے طور پر ہے؟

جواب } حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان میں سے بھی کوئی طریقہ میرے طور پر نہیں ہے۔ ہر طریقے میں کچھ نہ کچھ چیزیں نامرضی و خلاف طور میرے لوگوں نے ایجاد کرلی ہیں۔ اس وجہ سے سب کے سب (یعنی چاروں مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی و چاروں طریقے) ہمارے طور و طریقے سے دور جا پڑے ہیں۔ کیونکہ ہمارے عہد میں صرف تین طور کے شغل حصول تقرب الہٰی کے لئے یعنی ذکر اللہ و تلاوت قرآن مجید و نماز تھے۔ اب ان لوگوں نے ذکر کو شغل مقرر کرلیا ہے اور تلاوت قرآن اور نماز کا جو اصل اشغال حصول تقرب الہٰی کے تھے ترک کردیا ہے"

شاہ صاحب موصوف نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس جواب کو شائع کردیا۔ مولانا جعفر صاحب لکھتے ہیں کہ پھر حضرت شاہ صاحب موصوف نے (تبلیغ حق کی بنا پر اسی دن یا دوسرے دن) اس خواب کو تحریر کراکر اس کی نقلیں جابجا ارسال کردیں تاکہ امور مستفسرہ میں خلائق خدا غور کرکے راہ اعتدال کی اختیار کرے اور افراط و تفریط سے باز آئے (سوانح احمدی صفحہ ۴۲ تا آخر صفحہ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب)

اب سوال یہ ہے | اگر کسی صاحب کو شاہ صاحب موصوف کی اس تحریر مذکورہ نقل کا علم ہو یا خود انکے اپنے پاس ہو یا کسی دوسرے صاحب کے پاس تو مہربانی فرماکر بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

علماء احناف اور خصوصاً دیوبندی علماء سے التماس

یہ ایک ظاہر امر ہے کہ جب شاہ صاحب موصوف نے اس خواب کو تحریر کراکر جابجا شائع کرادیا تھا۔ جس سے آپ کا مقصد ترک مذاہب اربعہ و ترک طرق اربعہ تھا تو لازمی طور پر شاہ صاحب موصوف نے خود بھی اس پر عمل کیا ہوگا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شاہ صاحب موصوف ان مذاہب اربعہ و طرق اربعہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے اور حنفی، شافعی، مالکی اور قادری چشتی وغیرہ کو حق پر نہیں جانتے تھے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواب میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ یہ حق پر نہیں ہیں۔ تو اب وہ لوگ جن کو شاہ صاحب موصوف سے عقیدت ہے اس پر غور کریں اور اس مذہبیت و طریقیت کو ترک کرکے شاہ صاحب موصوف کی طرح غیر مقلد یا بلفظ دیگر اہلحدیث ہوجائیں ورنہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی موصوف کی طرف ان لوگوں کا اپنے کو نسبت کرنا غلط ثابت ہوگا

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

الداعی الی الحق العبد العاجز القوی الشیخ احمد الدہلوی خادم السنت المطہرۃ فی المسجد النبوی مدینہ شریف حجاز عرب شریف)

معیار حق

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرایہ میں حل فرمایا ہے بفضلہ تعالیٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قیمت ۸؁ (منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

[1] یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ ۱۲

[2] طریقہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ۔ ۱۲

(۹۱۵)

نماز میں پیروں کا ملانا

پرچہ اہلحدیث ۳۲ نمبر ۱۴ جون ۱۹۳۵ء سے ازالۃ الغدین کا مضمون مولوی محمد صاحب الٹر کی جناب سے کمینا تین پرچوں میں شائع ہوا۔ متبع سنت کے لئے تو اس پر کسی کے اقوال کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے محترم مقابل بقول امام محمد ... آیات قرآنیہ واحادیث اصح الکتب کی بھی پروا نہ کریں گے حتیٰ کہ ان کے معتقد و مستند سے نہ پہنچے

اور یہ امر بدیہی ہے کہ آدمیوں کا صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ میرے علم میں کسی ایک آدھ حنفی متقدم سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں بلکہ سب کے سب اس امر میں متفق ہیں۔

یہ کتب متداولہ فقہ و مشروحات فقہ شب و روز مزاولت کی جاتی ہیں کسی ایک میں اس کے برعکس دکھانے کی کس کو جرأت ہے یہ مرض ایسا مرگ سم کی طرح پھیلا ہوا ہے کہ جس میں جاہل تو ایک طرف رہے علماء بھی مبتلا ہیں جیسے انسان اچھوتوں سے اپنے جسم کو محفوظ رکھتا ہے اور علیحدہ سرک جاتا ہے جہاں کسی انسان نے پیر لگایا جھٹ اچھل کر ہاتھ بھر دور جا بیٹھے۔ حضرت انس بن مالک خادم نبوی فرماتے ہیں ہم صحابہ آپس میں ایک دوسرے کے شانہ اور قدم سے اپنے شانہ اور قدم ملا ملا کر کھڑے ہوتے تھے آپ کے زمانہ میں جیسا کہ بخاری باب الزاق المنکب میں ہے مستخرج اسمٰعیلی میں اس حدیث میں اتنے الفاظ اور وارد ہیں تتمہ کی طور سے سا نچہ فتح الباری صلا۱۷ ج ۲ میں ہے۔

لو فعلت ذلک باحدھم الیوم لنفر لا نہ بغل شموس۔ اگر میں آج یہ فعل ان کے ہمراہ کرتا ہوں تو اس طرح بھاگتے ہیں جیسے سرکش خچر۔ شد اپنے گریبان میں ہر کس مونہہ ڈال کر غور کرکے بتا سکتا ہے کہ یہ فعل کس درجہ کا مذموم ہوگا۔ حالانکہ امام محمد کتاب الآثار صلا۲۱ باب اقامۃ الصفوف میں لکھتے ہیں:۔

عن ابراھیم انہ کان یقول سووا صفوفکم وسووا مناکبکم تراصوا ولیتخللنکم الشیطان لا و لاد الحذف قال محمد وبہ ناخذ لا ینبغی ان یترک الصف وفیہ الخلل حتی یسووا ہو قول ابی حنیفۃ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں صفیں اور شانے برابر کرو اور گھچ کر رہو ایسا نہ ہو کہ شیطان بکری کے بچہ کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جائے امام محمد کہتے ہیں ہم بھی اسکو لیتے ہیں صف میں خلل چھوڑ دینا لائق نہیں حتیٰ کہ ان کو درست نہ کر لیا جاوے اور یہی ابوحنیفہ کا مذہب ہے۔

فتاوے غرائب باب ۲ فی فضل الصفوف عن الفتاوی سمرقندی ینبغی ان یتراصوا فی الصفوف لقولہ علیہ السلام تراصوا فی الصفوف لئلا یتخلل الشیطان۔ شمنی کراس نے شرح نقایہ میں نیز بحر الرائق ورق صلا۲۹۳ عالمگیریہ مطبوعہ کلکتہ صلا۱۲۲ درمختار مع الشامی صلا۵۹۳ ہے۔ ینبغی للماموین ان یتراصوا وان یسدوا الخلل فی الصفوف وان یسووا مناکبھم وینبغی للامام ان یامرھم بذلک وان یقف وسطھم وفی الفتاوی التاتار خانیہ و اذا قاموا فی الصفوف تراصوا وسووا بین مناکبھم۔ یعنی مقتدیوں کو چاہئے کہ چونہ گچ کریں اور درزوں کو صفوں میں بند کر دیں اور شانوں کو ہموار رکھیں بلکہ امام کو لائق ہے کہ انہیں اس امر کا حکم کرے پھر بیچ میں کھڑا ہو فتاوی تاتار خانیہ میں ہے کہ جب صفوں میں کھڑے ہوں تو گچ کریں اور کندھے ہموار کریں شامی صلا۵۵۵ ج ۱ میں ہے کہ اگر آدمی دوسری صف میں ہے اور پہلی میں ایک آدمی کی جگہ ہے تو چل کر پہلی صف میں اس خالی جگہ کو پر کر دے تو نماز میں کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ لانہ مامور بالمراصۃ قال علیہ السلام تراصوا الصفوف ذکرہ عن ابن خیرۃ شامی خلل کا ترجمہ فرماتے ہیں ھو الفرجۃ بین الشیئین

یعنی دو چیزوں میں جو فاصلہ اور شگاف ہو اسے کہتے ہیں منتہی الارب صلا ج ا میں ہے خلل محرکۃ کشادگی میان دو چیز ۔۔ صلا۹۵ ج ا میں ہے۔ رص الشئ بالشئ مرھم چسپانید یکے را با دیگرے واستوار کردن او تراص برہم پیوستن۔ برکیدیگر چسپیدن مردم در صف بخال تراصوا فی الصف اذا تلاصقوا ونحوا فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوعہ نولکشور صلا۵ ج ا میں ہے والحق ھذہ من سنن الصف تکمیلا من سنۃ التراص فیہ والمقاربۃ بین الصف والاستواء فیہ۔ (باقی)

شیعہ کا تعصب

بجواب

"حضرت عمر کی فضیلت"

اس عنوان سے شیعہ اخبار الواعظ (لکھنؤ) بابت ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے مضمون ہے تو بہت تلخ اور تعصب سے لبریز۔ مگر ہم مضمون کا لب لباب نقل کر کے شیعہ راقم مضمون کا تعصب نفسانی کی حقیقت واشگاف کرتے ہیں (بجولہ وقوتہ) راقم مضمون نے بخاری شریف سے ایک حدیث نقل کر کے حسب ذیل ترجمہ کیا ہے

"محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے جناب رسول خدا سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اس وقت حضرت کے پاس چند قریشی عورتیں تھیں جو حضرت سے چیخ چیخ کر دیر سے باتیں کر رہی تھیں جب حضرت عمر ابن خطاب نے آنے کی اجازت چاہی تو وہ جلدی سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں جناب رسول خدا نے حضرت عمر کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت عمر جب اندر آئے تو جناب رسول خدا ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر بولے خدا آپکو ہنسائے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس تھیں۔ جب تمہاری

آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں ہو رہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے وہ ڈریں۔ اس کے بعد حضرت عمر نے اُن عورتوں سے کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے تو ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہیں ڈرتی۔ اس پر اُن عورتوں نے (نہایت بے پروائی سے کہا) ہاں تم رسول خدا سے زیادہ تند خو اور سخت ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا اے ابن خطاب اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس راستہ پر شیطان تم کو چلتا ہوا مل جاتا ہے۔ اس راستہ کو چھوڑ کے دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے۔"

ناظرین کرام! یہ حدیث حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب (والد داماد علی مرتضیٰ) رضی اللہ عنہما کی فضیلت و منقبت پر دال ہے مگر بقول ؎

گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

شیعہ راقم مضمون کی نظر میں اس سے حضرت عمر کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے زعم باطل میں پیغمبر خدا کی توہین ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ توہین رسول کا ثبوت اس نے الفاظ ذیل میں دیا ہے:۔

"یہ بات اس میں دیکھنے کے قابل ہے کہ یہ فضیلت ہے بھی یا نہیں؟ اگر حضرت عمر کے اس واقعہ میں کوئی فضیلت نکال بھی جائے تو پیغمبر خدا کی اس میں سخت توہین ہوتی ہے اس لئے کہ حضرت سے قریش کی عورتیں ذرا بھی نہ ڈریں اور حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے۔"

چونکہ شیعہ راقم مضمون نے پیغمبر خدا کی توہین ثابت کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے اس لئے اسے بکف چراغ داشتہ رسول پاک پر یہ الزام لگایا کہ "حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے۔" (معاذ اللہ من ہذہ الجرأت الشنیعہ) حالانکہ حدیث مذکور میں نہ ایسے الفاظ موجود ہیں نہ اس سے یہ مفہوم ثابت ہوتا ہے۔ پھر شیعہ راقم مضمون نے لکھا ہے:

"حضرت عمر جب واقعہ معلوم کر کے ان عورتوں پر خفا ہوئے تو اُن عورتوں نے کہا کہ ہم تم کو رسول خدا سے زیادہ بدخو اور سخت دل سمجھتے ہیں یعنی معاذ اللہ رسول کو صحابیات بدخو اور سنگدل سمجھتی تھیں اور حضرت عمر کو ان سے زیادہ سنگدل اور بدخو سمجھتی تھیں۔ قرآن مجید تو اعلان کر رہا ہے کہ لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک (پ ۴ ع ۸) اے رسول اگر آپ بدخو اور سنگدل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس نہ بیٹھتے اور صحیح بخاری قرآن مجید کے خلاف حدیث پیش کر رہی ہے کہ رسول اللہ معاذ اللہ بدخو اور سنگدل تھے۔"

سچ ہے ؎ بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے زمت جائے ولولہ دل کا

ناظرین: قاضی محمود دھرمپال نے آریہ ہونے کے زمانہ میں آیت واللہ اشد بأسا و اشد تنکیلا پر اسی قسم کا اعتراض کیا تھا چنانچہ رسالہ "ترک اسلام" میں لکھا ہے:

"قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ خدا بڑا لڑاکا ہے بھلا جب خدا ہی لڑاکا ہو گیا تو پھر زمین پر صلح اور امن کیونکر قائم کر سکتا ہے۔"

شیعہ راقم مضمون نے بقول ؎

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

بابو دھرمپال کے تتبع میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب بغور ملاحظہ کیجئے۔ حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) تحریر فرماتے ہیں:۔

والجواب ان الذی فی الایۃ یقتضی نفی وجود ذلک لہ صفۃ لازمۃ فلا یستلزم ما فی الحدیث ذلک بل مجرد وجود الصفۃ لہ فی بعض الاحوال وھو عند الانکار و المنکر واللہ اعلم (الی قولہ) وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یواجہ احدا بما یکرہ الا فی حق من حقوق اللہ وکان عمر یبالغ فی الزجر عن المکروھات مطلقا و طلب المندوبات[1] فلھذا قال النسوۃ لہ ذلک انتہی۔

اب ذرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سخت خوئی کی ایک مثال شیعہ مذہب کی کتاب سے بھی ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر

[1] وہ ازواج رسول تھیں۔ دیکھو فتح الباری وغیرہ ۱۲ منہ

مجمع البیان جلد ۲ زیر آیت و یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا (احزاب ۲۱) یہ روایت مرقوم ہے:۔

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ جالسا مع حفصۃ فتشاجرا بینھما فقال ھل لک ان اجعل بینی و بینک رجلا قالت نعم فارسل الی عمر فلما ان دخل علیھما قال لھا تکلمی فقالت یا رسول اللہ تکلم ولا تقل الا حقا فرفع عمر یدہ فوجأ وجھھا ثم رفع یدہ فوجأ وجھھا فقال لہ النبی کف یا عمر فقال عمر یا عدوۃ اللہ النبی لا یقول الا حقا والذی بعثہ بالحق لولا مجلسہ ما رفعت یدی حتی تموتی۔

یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حفصہ کے پاس بیٹھے تھے یکایک آپ میں (اور بیوی) حفصہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا تو آپ نے حفصہ سے فرمایا کیا میں اپنے اور تمہارے درمیان ایک منصف مقرر کروں؟ حفصہ نے کہا ہاں مقرر کیجئے۔ پس آپ نے حضرت عمر کے پاس پیغام بھیجا جب حضرت عمر آئے تو آپ نے حفصہ سے کہا بیان کرو۔ حفصہ نے جواب دیا کہ آپ ہی کہئے مگر سچ سچ کہئے گا اس پر حضرت عمر نے (اپنی بیٹی) حفصہ کو دو طمانچہ رسید کئے۔ پس آپ نے حضرت عمر سے کہا بس بس۔ حضرت عمر نے کہا اے حفصہ دشمن خدا نبی حق بات ہی کہا کرتے ہیں خدا نے ان کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اگر رسول کی مجلس نہ ہوتی تو تجھے میں اتنا مارتا کہ تو مر جاتی۔"

دشمنان صحابہؓ دل سے بغض نکال کر اس روایت پر غور کریں اور تبرا بازی سے باز آئیں ؎

صحابہؓ سے جسے کچھ بغض و عار ہوگا
وہ عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہوگا

(راقم محمد عبداللہ الاعظمی کان اللہ لہ اذ ملو)

ویددرشن

(۴)

ویدوں کے مصنفین یا ملہمین کے نام جن کو رشی کہتے ہیں اب تک محفوظ ہیں چنانچہ ہر سوکت یا منتر کے شروع میں یہ نام اکثر خفی قلم سے لکھا رہتا ہے بعض دفعہ خود منتروں میں رشی اپنا نام ظاہر کرتا ہے جیسا غزل میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے رشی کے ساتھ خفی قلم سے اس دیوتا کا نام بھی لکھا رہتا ہے جس کی تعریف میں وہ منتر یا سوکت ہے نیز جس بحر میں کوئی منتر ہوتا ہے اس کا نام بھی شروع میں لکھ دیتے ہیں سنسکرت میں عروض یا بحر کو چھند کہتے ہیں۔

ویدوں کی سب سے قدیم تفسیریں وہ کتابیں ہیں جو برہمن کہلاتی ہیں۔ لفظ برہمن کے معنے اس مقام پر تفسیر ہی کے سمجھنے چاہئیں۔ یہ تفسیریں اتنی قدیم ہیں کہ عام ہندو ان کو بھی الہامی اور ویدوں ہی کا ایک جزو مانتے ہیں۔ وید کے متن وہ ان تفسیروں میں فرق کرنے کے لئے متن کو سنگھتا یعنی منتروں یا دعاؤں کا مجموعہ کہتے ہیں۔ رگ وید سنگھتا کے متعلق ایتریہ برہمن ہے۔ سام وید سنگھتا کے متعلق تانڈیہ پنچ وس برہمن ہے۔ شکل (سفید) یجروید سنگھتا جس کو واجسنئی سنگھتا بھی کہتے ہیں اس کے متعلق شت پتھ برہمن ہے جو تمام برہمنوں میں مشہور ترین برہمن ہے کرشن (سیاہ) یجروید سنگھتا کے متعلق (جسکو تیتریا سنگھتا بھی کہتے ہیں) جو برہمن ہے وہ تیتریا برہمن کہلاتا ہے۔ اتھروید سنگھتا کے متعلق گوپتھ برہمن ہے۔ خاص برہمن یہی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی برہمن سنگھتاؤں کے متعلق ہیں۔

ایک عرصہ دراز تک یہ تفسیریں درس و تدریس میں رہیں یہاں تک کہ گوتم بدھ نے ویدک دھرم اور خصوصًا اس کی قربانیوں پر ایسی ضرب کاری لگائی کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا یک قلم موقوف ہوگیا۔ زاں بعد جب شنکر آچاریہ وغیرہ کی کوششوں سے ویدک دھرم از سر نو زندہ ہوا تو اب سے کوئی پانچسو برس پہلے سائین آچاریہ نے وہ مشہور و معروف تفسیر لکھی جس سے ویدوں کا کوئی طالب علم مستغنی نہیں ہوسکتا اور حق تو یہ ہے کہ آج جو بھی ویدوں کے عالم اور ماہر دنیا میں موجود ہیں ان سب کا استاذ الاساتذہ سائین آچاریہ ہی ہے۔ سائن نے تمام ویدک لٹریچر کی بسوط شرحیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ اوٹ اور ہی دھر وغیرہ آچاریوں نے قریب قریب اسی زمانہ میں یجروید کی تفسیریں لکھیں۔

یہ سب تفاسیر سنسکرت زبان میں ہیں کسی غیر زبان میں اب تک ویدوں کی کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی بجز غالبًا اتھروید یا اس کے کسی حصہ کے فارسی ترجمہ کے جس کو ملا عبدالقادر بدایونی نے کیا تھا۔ البتہ جب سے انگریزوں کے قدم ہندوستان میں آئے اس وقت سے یورپین فاضل خاصکر جرمن اور فرانسیسی عالم برابر ویدوں کے مطالعہ میں مشغول ہیں اور ان کی کوششوں اور محنتوں کی بدولت ہر شخص جو کسی بھی مشہور یورپین زبان کو جانتا ہے بآسانی ویدوں تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ چونکہ انگریزی زبان اس ملک میں بہت مروج ہوچکی ہے اس لئے ذیل میں ان تراجم کا ذکر کرتا ہوں جو اس زبان میں چاروں ویدوں یا کسی ایک پورے وید کے موجود ہیں تاکہ جو صاحب اس فن میں زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان کی طرف رجوع کرسکیں۔

انگریزی کا سب سے زیادہ سہل الحصول ترجمہ مسٹر آر۔ ٹی۔ ایچ گرفتھ کا ہے۔ یہ صاحب گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس کے پرنسپل تھے اور گو ہندو نہ تھے مگر سنسکرت لٹریچر اور ہندو مذہب کے عاشق و دلدادہ تھے۔ انہوں نے چاروں ویدوں کا ترجمہ کیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نام وید	تعداد جلد	تعداد صفحات	قیمت
رگ وید	دو جلد	۱۲۶۴	چودہ روپیہ
سام وید	ایک جلد	۳۳۸	چار روپیہ
یجروید (سفید)	ایک جلد	۳۴۲	چار روپیہ
اتھروید	۲ جلد	۹۳۲	بارہ روپیہ

کیفیت: تقطیع ۸ بر ۵ ٹائپ واضح۔ ملنے کا پتہ۔ ای۔ جے۔ لازس کمپنی۔ میڈیکل ہال پریس بنارس۔

پروفیسر ولسن صاحب بھی سنسکرت کے بڑے زبردست عالموں میں سے تھے۔ یہ مسٹر گرفتھ اور پروفیسر میکس مولر کے استاد تھے۔ انہوں نے رگ وید کا نہایت عمدہ ترجمہ کیا ہے جو چھ جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ چار جلدیں خود ولسن صاحب کی ترجمہ کی ہوئی ہیں۔ باقی دو جلدوں کو ان کے بعد مسٹر کوول اور مسٹر و بسٹر نے لکھ کر پورا کیا۔ بڑی خوبی اس ترجمہ کی یہ ہے کہ مترجمین نے وید کا وہی مفہوم لکھا ہے جو سائن آچاریہ کی تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی قیاس آرائی کو مترجمین نے بالکل دخل نہیں دیا۔

اتھروید کا ایسی کا نڈوں تک ترجمہ پروفیسر وھٹنی اور ان کے جانشین پروفیسر لین مین نے کیا ہے اور امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی نے بہت بڑی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں شائع کیا ہے۔

سام وید کا ایک انگریزی ترجمہ بہت عرصہ ہوا پادری اسٹیفنس صاحب نے کیا تھا۔

سیاہ یجروید کا ترجمہ حال میں پروفیسر اے۔ بی کیتھ نے کیا ہے اس کو بھی ہارورڈ یونیورسٹی نے شائع کردیا ہے۔ اسٹیفنس اور ولسن صاحبان کے ترجمے اب کمیاب ہوگئے ہیں۔ وھٹنی اور کیتھ صاحبان کے ترجمے کافی قیمتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی صاحب ان سب کتابوں کو دیکھنا چاہیں تو کلکتہ کی امپیریل لائبریری سے صرف آمدورفت کا محصول ادا کرنے پر بلا کسی فیس وغیرہ کے یہ کتابیں دیکھنے کو مل سکتی ہیں۔ (باقی)

حافظ ابن حزمؒ

اکمل البیان کا مسودہ جو دفتر ہذا میں موجود تھا وہ سب ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے مصنف کی علالت کی وجہ سے نیا مسودہ ابھی تک نہیں آیا۔ مگر ان کی چٹھی سے جو دفتر میں آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب ارسال کر دیں گے۔ (مدیر)

اسلام نے جس قدر حصول علم کی تاکید کی اور اس کی خوبیوں کو بہترین انداز میں پیش کیا، اس کا دسواں حصہ بھی کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

اسلام صحیح معنی میں حامی علم اور علماء ہے قرآن مجید کی بے شمار آیات اور احادیث نبویہ کی ان گنت روایات اس امر پر صاف شاہد ہیں کہ اسلام صرف اسلام ہی کو علم اور علماء کے حامی اور مربی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ تاریخ کے اوراق صاف طور پر گواہ ہیں کہ جن جن ممالک پر اسلام کا پرچم لہرایا وہاں علم کے چشمے اپنی پوری روانی کے ساتھ جاری ہو گئے عرب کے بدو وحشی جو علوم و فنون سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کی آغوش میں آکر تمام دنیا کے استاد قرار کر دئے گئے۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ جیسے صاحب فضل و کمال پیدا ہوتے گئے۔ بخارا کی سرزمین نے امام بخاری جیسا مایہ ناز محدث پیدا کیا۔ اسی اسلام ہی کی بدولت تیونس میں ابن خلدون جیسا مورخ، ماشا میں ابوالزجر جیسا نامی عالم اور موصل میں برہان الدین جیسا تاریخ دان ظاہر ہوا

سرزمین اندلس پر جب نیر اسلام کی مبارک شعاعیں ضیا پاش ہوئیں تو تاریکی روشنی سے بدل گئی جہالت کا قلع قمع ہو گیا اور آسمان علم و فضل پر ہزاروں علماء آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آج اندلس کے ایک مایہ ناز مشہور عالم کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں

نام و نسب | نام علی کنیت ابو محمد والد کا نام احمد بن سعید ہے۔ نسل کے لحاظ سے فارسی ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد میں سب سے پہلے یزید مشرف بہ اسلام ہوئے

ولادت | حافظ موصوف کی پیدائش اندلس کے مشہور شہر قرطبہ میں رمضان المبارک ۳۸۴ھ میں ہوئی۔

تحصیل علوم | شروع ہی سے حصول علم کے لئے دل میں بہت شوق تھا۔ علماء کثیر جماعت سے علم حاصل کیا۔ اور دور دراز مقامات اسی شوق کی پیاس کو بجھانے کے لئے گئے

علمی کارنامے | حافظ موصوف ہی کی وہ ہستی ہے جس نے فن حدیث اور علم کلام کو ایک درجہ میں جمع کر دیا ورنہ آپ سے پہلے محدثین و فقہاء علم کلام سے سخت نفور تھے۔ سلطان منصور محمد بن ابی عامر نے جب آپ کی علمی شہرت سنی تو آپ کو وزارت کے عہدہ پر فائز کیا اور اس کے بعد سلطان عبدالرحمن بن ہشام نے بھی اسی عہدہ پر آپ کا تقرر کیا۔ لیکن چند دنوں کے بعد حافظ موصوف نے اس عہدہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور علوم اسلامی کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے

علامہ الیسع ابن حزم الغافقی نے حافظ موصوف کی شان علمی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"حافظ ابن حزم کی معلومات لیا ہیں۔ بس ایک تلاطم خیز سمندر ہے جس کا پانی ... ان کا سمندر دانائی اور حکمت کے موتی اچھالتا رہتا ہے"

علامہ ابن الفتوح الحمیدی لکھتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس میں ذہانت فطانت شرافت اور دینداری کے اوصاف پوری طرح جلوہ گر ہوں یہ خصوصیت صرف علامہ ابن حزم ہی کو حاصل تھی۔

علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کو امام فن تسلیم کیا ہے۔ علوم اسلامی میں خاص مہارت حاصل تھی خصوصاً فن حدیث، کلام، بلاغت، تاریخ، منطق، فلسفہ اور عروض میں یکتائے روزگار تھے۔ فن ادب سے بہت دلچسپی تھی۔ برجستہ اشعار کہنے میں خوب کمال تھا۔ وفیات الاعیان میں بہت سے اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ جنکو بخوف طوالت نظر انداز کرتا ہوں۔

تصانیف | حافظ موصوف جس طرح تقریر و خطابت میں زبردست مہارت رکھتے تھے اس سے کہیں زیادہ تحریر و تصنیف پر قادر تھے۔

حافظ موصوف کے فرزند ابو رافع بیان کرتے ہیں "میرے پاس والد محترم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چار سو کتب موجود ہیں جن کے اوراق کی تعداد اسی ہزار تک پہنچتی ہے۔ چند مفید ترین تصانیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ایک کتاب "الایصال الی فہم الخصال" تصنیف کی جو چوبیس جلدوں میں ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ تمام مسائل دینیہ کو اس طرز پر بیان کیا ہے کہ ہر مسئلہ کے ساتھ قرآن و حدیث کے علاوہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ عظام کے اقوال بھی نقل کر دئے ہیں۔ پھر ہر ایک مخالف و موافق دلیل کو پوری تحقیق سے پیش کرنے کے بعد محاکمہ کیا ہے۔ اسی انداز پر "محلی" لکھی جس کی شرح محلی آٹھ جلدوں میں ہے۔ علامہ عز الدین لکھتے ہیں کہ علمی تحقیق کے اعتبار سے میں نے کوئی کتاب محلی کے پاسنگ نہیں دیکھی۔

علم کلام میں ان کی دو تصنیفیں ہیں الفصل فی الملل والاھواء والنحل اس کتاب میں دہریہ مجوس یہود اور نصاریٰ کے عقائد بیان کرنے کے بعد محققانہ انداز میں ان کی تردید کی گئی ہے۔ نیز عام اسلامی فرقوں کے مسائل کو مع دلائل بیان کرکے ان پر مجتہدانہ انداز میں سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ دوسری کتاب میں توریت و انجیل کی تحریف تبدیل کو ثابت کیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ موجودہ بائبل ایسے تناقضات سے پر ہے جس میں تاویل و توجیہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔

فن منطق میں ایک کتاب "تقریب" تصنیف کی جس کی

ۓ تذکرۃ الحفاظ جلد ۳۔ وفیات الاعیان لابن خلکان ج ۱ و تذکرۃ الحفاظ ج ۳ -

ۓ تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۴۲

خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام منطقی مسائل کو فقہی شالوں سے سمجھایا گیا ہے۔

حافظ موصوف کو طب میں بھی کافی مہارت حاصل تھی۔ اس فن میں بھی انہوں نے کئی رسالے تصنیف کئے ہیں۔ فن ادب تو گویا ان کے خمیر میں تھا۔ اس فن میں ان کا رسالہ "تحفۃ العروس" ہے جو نوادر و حکم سے پُر ہے۔ سیرت نبوی اور اسماء باری تعالیٰ کی تشریح و توضیح میں ان کے معلومات سے پُر از معلومات رسالے ہیں۔

حافظ صاحب موصوف کسی کے مقلد نہ تھے فقہاء اور ائمہ مجتہدین پر نہایت دلیری و جرأت سے نکتہ چینی کیا کرتے تھے۔

علامہ ابن العریف لکھتے ہیں کہ ابن حزم کی زبان اور حجاج کی تلوار دونوں حقیقی بہنیں تھیں۔" جس طرح حجاج کی تلوار بے نیام تھی اسی طرح ابن حزم کی زبان بے لگام تھی۔ لیکن حجاج کی تلوار جور و استبداد کی حمایت میں اٹھتی تھی اور ابن حزم کی زبان حق کی اشاعت کے لئے حرکت میں آتی تھی یہی وجہ تھی جس کی بنا پر تمام فقہاء دشمن ہو گئے۔ حکام وقت کو ان کے خلاف برانگیختہ کیا۔ اسی نکتہ چینی اور اشاعت حق کی پاداش میں مقام "ابلہ" کی طرف جلاوطن کر دیئے گئے۔

دنیائے علم و فضل کا یہ چمکتا ہوا آفتاب نہایت غربت کی حالت میں سرزمین "ابلہ" میں غروب ہو گیا۔ یہ علوم و فنون کا خزانہ اگرچہ عرصہ ہوا ہزاروں من مٹی کے نیچے دفن ہو چکا ہے لیکن اس کے قلم کی جنبش لے کاغذ کے صفحات پر جو گلکاریاں کی ہیں اس کی بہار انشاء اللہ سدا قائم رہے گی۔ کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

یلوح الخط فی القرطاس دھرا ۔ وکاتبہ رمیم فی التراب

انسان کا نقش قلم کاغذ پر قیامت تک چمکتا رہیگا حالانکہ اسکی ہڈیاں مٹی میں بوسیدہ ہو چکی ہیں۔

(راقم عبد الغفار حسن نبیرہ مولانا مولوی عبد الجبار صاحب محدث عمرپوری)

مدیر ؎ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

تخلیق انسانی کا اصل مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ارشاد خداوندی ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر تاکہ میری عبادت کریں۔

برادران اسلام! مگر آج ہم نے سمجھ رکھا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَاْكُلُوْنَ یعنی ہم کو خداوند دو عالم نے دنیا میں صرف کھانے پینے اور عیش و آرام کرنے ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور بس۔ نہیں نہیں میرے بزرگو! ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن برائے خوردن است

یہ انسان ضعیف البنیان پُر از معاصی و النسیان جس کو خالق اکبر نے نہایت عمدہ ترکیب کے ساتھ مرکب فرما کر جامۂ انسانیت بخشا جیسا کہ ارشاد ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔ یعنی ہم نے اس انسان کو نہایت عمدہ ترکیب میں پیدا کیا ہے اور پھر وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ کے معزز خطاب سے سرفراز فرما کر اس کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا اور پھر اپنی مہربانی سے ان گنت نعمتوں سے اس کو نوازا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ یعنی اے انسانو اگر تم اس محسن حقیقی کی نعمتوں کو گننے لگو تو گن نہ سکو گے۔ آج وہی ناشکر انسان اپنے معبود حقیقی کی یاد سے ایسا غافل اور روگردان ہے کہ گویا اس کے دنیا میں آنے کا کوئی مقصد نہیں بلکہ وہ عبث اور بیکار پیدا کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔ اے لوگو! کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار اور عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

پیارے بھائیو! ہر شے اور ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علت اور غائت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً مکان رہنے کے لئے، کپڑا پہننے کے لئے، برتن کھانے پینے کے لئے، چارپائی سونے کے لئے، بستر بچھانے کے لئے۔ علیٰ ہذا القیاس دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے بنانے یا پیدا کئے جانے کا کوئی مقصد نہ ہو۔ جب یہ بدیہیات سے ہے تو پھر یہ بات قابل غور ہے کہ انسان جیسی اشرف اور بلند مرتبہ ہستی جس کی آسائش اور آرام کے لئے تمام دنیا کی اشیاء پیدا کی گئی ہوں وہ بیکار اور عبث پیدا کی جائے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ مالک دو جہاں نے اس کو محض اپنی عبادت اور پرستش ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ آیہ مذکورہ بالا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سے ظاہر ہے۔ دنیا کی کوئی شے خواہ وہ حیوانات یا جمادات یا نباتات کسی جنس سے ہو ہر ایک اس خدائے قدوس کو پاک پاک کہتی ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ۔ یعنی کوئی بھی شے نہیں مگر اس کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتی ہے لیکن اے انسانو تم ان کا تسبیح اور تقدیس بیان کرنا نہیں سمجھ سکتے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

پیارے بزرگو! ہم کو چاہیئے کہ ہم عیش و عشرت اور لہو و لعب کے چاہ عمیق سے نکل کر اپنے دنیا میں پیدا کئے جانے کا اصل مقصد سمجھیں اور پھر اسکی انجام دہی میں ہر تن معروف ہو جائیں۔ یعنی اس معبود و مسجود حقیقی کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور جو اعمال کہ عبادت الہیہ میں شامل ہیں ان کو اپنے اوپر فرض اور ضروری سمجھتے ہوئے حتی المقدور ان کی

ملکی مطلع

گورنمنٹ کی توجہ کے قابل

آج کل پنجاب میں نظربندوں کی فہرست ترقی کر رہی ہے۔ خصوصاً جب (۳۰۔ اگست) سے راولپنڈی میں زیر صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری مسجد شہید گنج لاہور کے متعلق مسلم کانفرنس ہوئی ہے فہرست نظربندوں کی بڑی سرعت سے ترقی کر گئی ہے۔ حکومت جن لوگوں کو اپنے قبضے میں کرتی ہے وہ تین قسمیں ہیں (۱) خونی یا چور وغیرہ بصورت ملزم ناقابل ضمانت۔ (۲) دوسری قسم مجرم جن پر عدالت مجاز سزا کا حکم لگا دے۔ (۳) تیسرے وہ جن کو حکومت نظربند کر دے یعنی بغیر اس کے کہ کسی عدالت میں ان پر باضابطہ مقدمہ چلا کر ان کو صفائی کا موقع دیا جائے۔ محض ان کی کسی تحریر یا تقریر کو اہم جرم سمجھ کر حکومت باختیار خود اس کے متعلقین سے اس کے کاروبار سے جدا کر کے کسی دوسری جگہ محصور کر دیتی ہے۔ جیسے لاہور کیس میں کئی ایک مسلمانوں کو کیا گیا۔ آج کے اس نوٹ میں ہم کسی خاص شخص کی طرف سے دفعیہ نہیں کرتے کہ اس سے ایسا کیوں کیا گیا یا فلاں سے ایسا کرنا نہ چاہئے تھا۔ بلکہ ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ پہلی دو قسم کے لوگوں (ملزمین اور مجرمین) سے جو سلوک کیا جاتا ہے کیا یہ لوگ ان سے بھی برے ہیں کیا ایک شریف آدمی جس نے محض مذہبی یا قومی جوش میں تقریر کی روانی میں کوئی فقرہ خلاف منشا حکومت کہہ دیا ہے اس چور اور ڈاکو سے بھی بدتر ہے جو حکومت کی رعایا کو بے چین کرتا ہے، لوٹتا اور تکلیف دیتا ہے۔ جواب یہی ہوگا کہ نہیں ہرگز نہیں پھر کیا یہ نظربندان سیاسی قیدیوں سے بھی برے ہیں جن پر مقدمہ چلا کر باضابطہ ان کو سزا ملتی ہے۔ کسی کو اے کلاس، کسی کو بی، کسی کو سی یعنی اول، دوم، سوم درجے میں رکھے جاتے ہیں مگر ان نظربندوں کی رہائش اور کھانے پینے، پرسش وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ آج (۱۵ ستمبر) تک نظربندوں کی بابت سننے میں نہیں آیا۔ حالانکہ نظربندوں کا سلسلہ بہت عرصہ سے ہے۔ حالات پیش آمدہ پر نظر کر کے کیا حکومت پر یہ امر ضروری نہیں ہے کہ نظربندوں کے ساتھ بھی ان کی حیثیت کے موافق ان کی رہائش، ان کے طعام، ان کے لباس وغیرہ کے لئے بھی کوئی قانون مقرر کرے۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ایک معزز شخص کو جو گھر میں حسب حیثیت آرام سے رہ رہا ہو ایک دم پکڑ کر بغیر زاد راہ یا سامان آرام ساتھ لئے دوسری اجنبی جگہ بھیج دیا جائے اور اس کے گزارہ کا کوئی انتظام نہ کیا جائے۔ ہمارے خیال میں حکومت کے قابل توجہ یہ ہے کہ نظربندوں کے مناسب حال قانون بنا دے بلکہ بقول شیخ سعدی مرحوم ان کے پسماندگان کے گزارے کا بھی انتظام کرے۔ کیونکہ سعدی فرماتے ہیں ؎

گناہ بود مرد ستمگارہ را
چہ تاوان زن و طفل بیچارہ را

پنجاب کی دو جماعتوں میں اصلاح کی کوشش

پنجاب کی جن دو جماعتوں میں تصادم ہونے کا خطرہ ہم نے گذشتہ ہفتے ظاہر کیا تھا مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ان کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ خطبہ پڑھا جو درج ذیل ہے۔

۶ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے پنجاب میں مسلمانوں کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ انداز میں نہایت مؤثر تقریر کی اور صورت حالات پر نظر رکھتے ہوئے حاضرین کے جم غفیر کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ راولپنڈی میں جو کانفرنس بزرگان قوم نے مسجد شہید گنج کی واپسی کے متعلق کی ہے جب اس میں جماعت احرار لاہور شامل نہیں ہوئی۔ یا انہیں شامل نہیں کیا گیا تو اس کے عواقب و نتائج پر نظر کرنے سے مجھے سخت اندیشہ ہے کہ شاید مسلمان دو پارٹیوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کی مزاحمت پر تل جائیں اور مسجد کی واپسی کے متعلق جو عملی تجویز سوچی گئی ہے۔ وہ محض ذہنوں میں ہی دھری رہے۔ اور یہ امت مرحومہ آپس میں کٹ مرے۔ اس لئے اگر میں ہر دو جماعتوں کے امراء یعنی سید عطاء اللہ شاہ صاحب امیر جماعت احرار اور سید جماعت علی شاہ صاحب امیر تحریک حال کی خدمت میں بادب التماس کروں کہ خدا کے لئے آپ ہر دو صاحبان اپنے نانا پاک صلعم کی امت پر ترس کرتے ہوئے جو کچھ بھی عملی اقدام کرنا چاہیں وہ بالاتفاق کریں۔ تاکہ عوام جو کہ آپ کی پیروی کا دم بھرنے والے ہیں۔ آپس کے تصادم سے بچے رہیں۔ اگر میں ہر دو حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں تو کیا آپ صاحبان (حاضرین خطبہ جمعہ) میری اس تجویز میں میری تائید کریں گے۔ تمام حاضرین نے بیک وقت جواب دیا ضرور ضرور۔ (۲) اس کے بعد مولانا صاحب ممدوح نے فرمایا کہ اس گذارش کے بعد میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ مجلس مصالحت کے لئے سب سے بہتر مقام تو لاہور ہے۔ لیکن میں وہاں کا انتظام اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا۔ اگر کوئی مقامی صاحب اس کا بوجھ اٹھا سکتے ہوں تو وہ مجھے جلد اطلاع دیں۔ اور اگر لاہور میں نہ ہو سکے تو امرتسر یا سیالکوٹ میں انتظام کا ذمہ یہ عاجز اپنے ناتوان کندھوں پر اٹھانے کے لئے حاضر ہے۔ اس کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے ۳۰ ستمبر سے اتنا قبل مجھے اطلاع کر دی جائے کہ میں آسانی سے انتظام کر سکوں۔ حاضرین نے اس تجویز پر بھی منظوری ظاہر کی۔ (۳) اس کے بعد مولانا صاحب نے فرمایا کہ ان تجاویز کو مسلم اخبارات

؎ آپ کے خدام لاہور میں بھی موجود ہیں۔ (اہلحدیث)

میں اشاعت کے لئے بھیج دیا جائے اور ہر دو امراء جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب اور جناب سید جماعت علی شاہ صاحب جلد از جلد اس عاجز کو اپنی رضامندی سے سرفراز کریں۔ حاضرین نے اس پر اپنی منظوری ظاہر کی۔ (مسلم گزٹ کلکتہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث | جس وقت موصوف نے یہ خطبہ پڑھا تھا اس وقت فضا کچھ اور تھی۔ اس کے بعد کانگرس کانفرنس راولپنڈی کی گرفتاریوں کی وجہ سے فضا تبدیل ہو گئی ہے۔ آیندہ دیدہ باید کیا ہوتا ہے

ستبدی لک الایام ما کنت جاھلا
ویاتیک بالاخبار من لم تزود

سلطان ابن سعود کی ہم مخالفت کیوں نہیں کرتے؟

(ماخوذ از "ہند" کلکتہ)

ایک محترم دوست اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

" یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ جیسا صاف اور کھری بات کہنے والا ابن سعود کی اس حرکت کا بھی مداح ہے کہ اس نے اجنبی قوم کو حجاز کا ٹھیکہ دیدیا۔ کیا اس خطرہ کو آپ نہیں جانتے؟"

یہ سوال اگرچہ نجی خط میں کیا گیا ہے مگر چونکہ اہم ہے اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخبار میں اس پر تبصرہ کیا جائے۔

شاہ ابن سعود نے کانیں کھودنے کا ٹھیکہ ایک انگریز کمپنی کو دیا ہے مگر صرف حجاز ہی کی کانوں کا نہیں بلکہ اپنی پوری سلطنت کا۔ یعنی نجد کا بھی اگر شاہ نے صرف حجاز ہی کا ٹھیکہ دیا ہوتا تو شاید شبہ کیا جا سکتا کہ انہیں حجاز کی آزادی کی پروا نہیں۔ لیکن چونکہ اس ٹھیکہ میں نجد بھی شامل ہے، اس لئے شاہ کو الزام نہیں دیا جا سکتا کہ انہوں نے حجاز کے معاملہ میں بے پروائی کی ہے۔

رہ گیا یہ اصل سوال کہ انہوں نے انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا۔ حالانکہ انگریزوں کی تاریخ بتا رہی ہے کہ تجارت ہی کے بہانے سے انہوں نے کئی ملک فتح کر لئے۔ ہندوستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں وہ سوداگر بن کر آئے تھے مگر بادشاہ بن بیٹھے۔

ہم اس معاملہ کی سنجیدگی اور اہمیت تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ نجد و حجاز کے بارے میں اس قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔ یہ خیال کسی حسن ظن کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ صورت حال کے گہرے مطالعہ پر مبنی ہے۔

صرف انگریز ہی نہیں بلکہ ہر فاتح قوم کمزور قوموں کو غلام بنانے کے لئے مستعد ہے۔ ایران میں تیل نکالنے کا ٹھیکہ بھی ایک انگریز کمپنی کے ہاتھ میں ہے ایران جب تک کمزور رہا انگریز اسے دباتے رہے، لیکن جونہی ایران میں قوت آئی اس نے اپنے آپ کو انگریزوں کے دباؤ سے آزاد کر لیا۔ اسی قدر نہیں بلکہ ٹھیکہ بھی منسوخ کر دیا۔ مجبوراً انگریزوں کو نئی شرطوں پر دوسرا ٹھیکہ قبول کرنا پڑا۔

اسی طرح اگر شاہ ابن سعود کمزور پڑ جائیں گے تو بے شک اس ٹھیکہ کے بہانے سے انگریز ان پر زیادتیاں کر سکیں گے اور حجاز و نجد ان کے دباؤ میں آجائیں گے۔ لیکن جب تک شاہ میں مدافعت کی قوت باقی ہے انگریز ان کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ چاہے کتنے ٹھیکے انگریزی کمپنیاں حاصل کر لیں اگر ہندوستان میں قوت ہوتی تو انگریز ہرگز سوداگری چھوڑ کر اس کی حکومت کے طالب نہ ہوتے۔

قوت کے مقابلے میں نہ بہانے کام آسکتے ہیں نہ دھاندلی چل سکتی ہے کمزور ملک پر تجارت ہی نہیں بلکہ دوسرے بہانوں سے بھی قبضہ کر لیا جا سکتا ہے۔ اس وقت حبش میں اٹلی کا کوئی ٹھیکہ بھی نہیں ہے۔ مگر اٹلی حبش سے دست بگریبان ہونے پر آمادہ ہے جب ٹرکی کمزور تھا تو تجارت نہیں بلکہ مسیحی باشندوں کی حمایت کے بہانے دول یورپ مداخلت کیا کرتی تھیں مگر آج کسی کی مجال نہیں کہ ٹرکی کی طرف آنکھ بھی اٹھا سکے۔ ہمیں معلوم ہے کہ شاہ ابن سعود میں مدافعت کی پوری قوت موجود ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اب تک برطانیہ انہیں اس طرح چھوڑے نہ رکھتا

اپنی خود مختاری بچانے کا ابن سعود کو اس قدر اہتمام ہے کہ آج تک انہوں نے انگریزوں کو اجازت نہیں دی کہ ان کی قلمرو سے اپنے ہوائی جہازوں کا راستہ بنائیں۔ انگریز مدت سے کوشاں ہیں کہ ابن سعود ان سے قرض لیں مگر ابن سعود نے آج تک ان کی یہ خواہش منظور نہیں کی۔ کیونکہ قرض کی شرط انگریزوں نے یہ رکھی ہے کہ اپنی وزارت مال میں شاہ ایک انگریز مشیر کو مقرر کریں۔

ہمیں امید ہے یہ مختصر اشارے ہمارے محترم دوست کے شبہ کو دور کر دیں گے۔ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ عرب میں خوشحالی اور ترقی کا دور دورہ ہو۔ عرب کی زمین کانوں سے بھری پڑی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ شاہ نے انہیں نکالنے کا بندوبست کیا ہے۔ آمدنی کے یہ نئے ذرائع ان کی قوت کو اور بڑھا دینگے اور وہ انشاء اللہ اپنی خود مختاری برقرار رکھ سکیں گے۔"

کماد کے پودے بطور چارہ استعمال نہ کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

موسم سرما میں سبز چارہ کی کمی کی وجہ سے زمیندار کماد کے مکمل پودے یا کم از کم آگ بطور چارہ استعمال کرتے ہیں۔ کماد کے آگ کو تو بطور چارہ استعمال کرنا ہی چاہئے کیونکہ وہ اسی کام کے لئے مفید ہے مگر تمام کماد کو چارہ کے واسطے استعمال کرنا سودمند نہیں ہے کماد سے گڑ، کھانڈ اور شکر بنانا ہی مفید ہے علاوہ ازیں امسال رقبہ زیر کاشت کماد بمقابلہ دوسرے سالوں کے کم ہے کیونکہ اعلیٰ بیج کماد کا نایاب و گراں تھا اس لئے زمیندار ابھی سے موسم سرما میں چارے کی کمی کے خطرہ کو محسوس کر رہے ہیں اب رہا یہ سوال کہ سبز چارہ کی کمی کا کیا بندوبست کیا جائے اسکے واسطے زمینداروں کو چاہئے کہ وہ ماہ اسوج یعنی نصف ستمبر میں برسیم کی کاشت کریں۔ اسکی فصل ماہ جیٹھ تک رہتی ہے۔ طریق کاشت سینجی کی طرح ہے۔ مگر اس کو ماہ اسوج میں کاشت کر کے آخیر ماہ بساکھ سے لیکر نصف جیٹھ تک سات عدد کٹائیاں لی جا سکتی ہیں۔ ہر ایک کٹائی کا وزن فی ایکڑ اوسط وزن سینجی فی ایکڑ کے تقریباً برابر ہوتا ہے۔ اس کا بیج ۱/۲ سیری کنال کے حساب سے بویا جاتا ہے۔ زمینداروں کو چاہئے کہ وہ مزید شدہ بیج کے لئے اپنے علاقہ کے انسپکٹر زراعت سے ملاقات کرکے فیصلہ کریں اور بیج کو یقینی طور پر حاصل [illegible]

دھوکے سے بچیں!

کوئی نو ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ "امرت دھارا"

(ہمارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دی ہیں اور کئیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی شیشیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دھارا کا نسخہ بنانے کا ... اور کوئی بھی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے اس لئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) نصف ایک روپہ چار آنے (۱/۴) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸)

خط و کتابت کا پتہ: **امرت دھارا (۲۳) لاہور**

التماس

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مومیائی

ایک روپیہ ۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ بیہوشی۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت، بچے، بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۶ مع محصول ڈاک۔ ... غیرہ محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ

"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب کوہ نور

مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں" (۱۴۔ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج

"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست موہن ہری ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۶۔ اگست ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۸۳۵)

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کریں۔ (مہتمم کتب خانہ)

اکسیر ہاضمہ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبیہ ۸ محصول ۴

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اس کا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸ محصول ۴

پتہ:۔ **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

۵۶/۴ تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۱۰/۱۲

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج ہو کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۸/۳)

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

۵۶/۲ فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۶

آپ کا کل سرمایہ۔ کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے

آنکھ اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچانے دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، دھند (گردولس) ڈھاک، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۵۰ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں حکیموں، ویدوں، روسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا قیمت منگوا کر آزمایئے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا قیمت فی پیکٹ صرف ۸/ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

خورشید صداقت

اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ اور رسالت محمدیہ کو عقل و حکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ عبارت عام فہم اور سلیس۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:-

دفتر اہلحدیث امرتسر

شان قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید وجدی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پُر زور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں اس کا اُردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اُردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت ۵/

اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت صرف چار آنے (۴/)

ویدارتھ پرکاش نمبر ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آنانند صاحب بانی ست دھرم۔ موصوف کے نام اور زوردار مضامین سے ناظرین بخوبی واقف ہیں جن کے مضامین کو پڑھ پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے حیران ہو چکے ہیں۔ اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعوےٰ ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپیہ خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کرسکتا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ درجہ۔ قیمت صرف ۱/۴ (ایک روپیہ چار آنہ)

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:-

دفتر اہلحدیث امرتسر

[illegible] کے عربی رسائل کے اُردو تراجم

[illegible] ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت [illegible]
[illegible] کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید } مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا

اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو [illegible] کر کے دیا ہے کہ
شرک [illegible] [illegible]
[illegible] رسول اللہ وغیرہ [illegible]
[illegible] کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲/

اسوۂ حسنہ } زاد المعاد [illegible] الرسول [illegible]

[illegible]

الآثار النقیہ جواب الاعلام المرفوعہ

اس کتاب میں احادیث صحیحہ سے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے
ایک ہونے کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے دلائل رکیکہ
[illegible] کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں اور [illegible] کی گئی ہے۔
قیمت [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کی تفسیر [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔ قیمت [illegible]

تفسیر سورۂ فلق والناس } [illegible]

[illegible]

[illegible] } [illegible] کے اخلاق کی [illegible]
[illegible] قیمت [illegible] ۱۲/

[illegible]

[illegible] کی [illegible] ترجمہ رسالہ [illegible] الاسلام امام ابن تیمیہ کے [illegible] [illegible] اس میں [illegible] کی نہایت جامع اور مبسوط تفسیر [illegible] ہے۔ قیمت [illegible] روپے

اصحاب صفہ } امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ [illegible] تھے۔ کہ مسجد نبوی میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی، وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت [illegible]

العروۃ الوثقی } ترجمہ الواسطہ بین الحق والخلق۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان [illegible] [illegible] کی ضرورت اور کتاب و سنت کی بحث [illegible] [illegible] کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت صرف [illegible]

العقیدۃ الواسطیہ } (ترجمہ اردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تشریح یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے اس کی پوری پوری تشریح ہے ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواء علی العرش وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر [illegible] [illegible] درج [illegible]

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم [illegible] محمد [illegible] موضوع تقلید و اجتہاد پر ایک بے مثل اور [illegible] کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ [illegible] اور ان [illegible] میں درج ہے اور اہل [illegible] اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ علمی طور پر کیا گیا ہے اور [illegible] [illegible] کے حقائق و حکمت [illegible] دئیے گئے ہیں۔ [illegible] کا رنامے اور ان کی [illegible] [illegible] مشرح طور پر بیان کی ہیں [illegible] کاغذ عمدہ [illegible] قیمت [illegible] [illegible] اہلحدیث امرتسر

[illegible] [illegible] اس میں قرآن و حدیث کے [illegible] کیا ہے [illegible] طریق کیا ہے جو [illegible] کو پکارتے، ان سے [illegible] طرح کی حاجات طلب کرتے [illegible] کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں، ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ گویا اہل بدعت کی تردید میں ہے۔ قیمت [illegible]

[illegible] } [illegible]

[illegible] کہ [illegible] [illegible] ہے اور [illegible] [illegible] کے دروازے کھٹکھٹا [illegible]

تفسیر سورۃ الکوثر } اردو ترجمہ از مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی۔ [illegible] نایاب کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

مناظرہ ابن [illegible] [illegible]

درجات [illegible] [illegible]

سیرت امام [illegible] [illegible]

اسلامی [illegible] [illegible]

[illegible] اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۵۰

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی — قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول ملاییر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

امرتسر ۱۲۔ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک (۹۶۷)

[illegible] ومقاصد

[illegible] سنت نبوی علیہ السلام [illegible] کرنا۔

[illegible] جماعت اہلحدیث [illegible] مذہبی اصلاحات کرنا۔

[illegible] مسلمانوں کے باہمی تعلقات [illegible] کرنا۔

[illegible] ضوابط

[illegible] پیشگی آنی چاہئے۔

[illegible] کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ [illegible] چاہئے۔

[illegible] سنت [illegible] واپس [illegible]

[illegible] ٹکٹ [illegible] خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰ـہ

رؤسا و جاگیرداران سے ״ ـ۶ـہ

عام خریداران سے ״ ـ۴ـہ

״ ״ ششماہی ـ۲ـہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

فہرست مضامین

خوبی اسلام

(۲۱۔ ستمبر کے بعد سے)

خس و خاشاک عصیاں سے معنی ہے مطہر ہے — نظر آتا ہے پاک اللہ کا گھر دیکھتے جاؤ

اگر ہو قدرداں اسلام کے تو ہو فدا اس پر — ملیگا اسکے بدلے حوض کوثر دیکھتے جاؤ

تمنا ہے تمہیں جس گل کی رنگ غنچہ و گل کی — اسے اسلام کے گلشن میں آکر دیکھتے جاؤ

ہوا کچھ اور سے کچھ اور عالم بخت مسلم کا — یہ کیا سے ہو گیا کیا بن سنور کر دیکھتے جاؤ

سعادت اسکو کہتے ہیں عبادت اسکو کہتے ہیں — خدا کے گھر کو تم نظریں اٹھا کر دیکھتے جاؤ

تمنا ہے تمہیں جس لطف و راحت کی زمانے میں — وہ اس عالم سے اس عالم میں چلکر دیکھتے جاؤ

ذرہ سوچو، ذرا سمجھو، کرو کچھ غور بھی اس پر — تمہارا ہو گیا کیا حال ابتر دیکھتے جاؤ

ملی اسلام سے کیا کیا مدد اسکی نہ موقع پر — کریں مسلم نہ کیونکر دل نچھاور دیکھتے جاؤ

محمد مصطفےٰ کا رات دن وہ نام لیوا ہے
نہ کیونکر برق کا چمکے مقدر دیکھتے جاؤ

انتخاب الاخبار

—— امرتسر کے صیغہ پیدائش، اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۹ ستمبر سے ۳۔ اکتوبر تک ۱۰۱ بچے (جنہیں مسلمان ۰۰۰) پیدا ہوئے اور ۰۰۶ (جنہیں ۵۳ مسلمان تھے) اموات واقع ہوئیں۔ ہیضہ کا اب بالکل آرام ہے۔

—— ۳۔ اکتوبر کو شوکت علی، سید مرتضیٰ بہادر اور شیخ خالد لطیف صاحبان امرتسر میں مسجد شہید گنج کے بارہ میں سکھوں سے تبادلہ خیالات کرنے آئے۔ سکھ معززین نے اپنے مہمانوں کا بہت اچھی طرح خیر مقدم کیا، مگر اصل گفتگو میں کوئی مفید مطلب بات طے نہیں کی۔

—— امرتسر میں دسہرہ کے ایام بخیریت گذر گئے۔

—— کوئٹہ میں کھدائی کا کام جاری ہے تقریباً تیرہ لاکھ روپیہ کی مالیتی جائدادوں کی کھدائی ہو چکی ہے۔

—— ۵۔ اکتوبر تک ختم ہونیوالے ہفتہ کے دوران میں ہندوستان سے ۳۴ لاکھ ۴۴ ہزار ۹۱۶ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بمبئی کے راستہ سے بھیجا گیا ہے۔

—— پیر جماعت علیشاہ کا داخلہ ریاست بہاولپور میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ دہلی میں موصوف گئے اور وہاں ایک دو جگہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہا، پبلک نے کسی جگہ تقریر نہ کرنے دی۔

—— یکم اکتوبر کو دہلی میں زلزلہ کے خفیف سے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

—— پشاور کی اطلاع ہے کہ ضلع ہزارہ میں کئی مقامات پر زلزلہ آیا۔ ایک گاؤں میں ایک عورت اور ایک لڑکا اور متعدد مویشی ہلاک ہوگئے اور کئی ایک مجروح ہوئے۔

—— سر ظفر علی، نواب شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ اور میاں احمد دتہ سوداگر چرم کی جانب سے ایک بیان شائع ہوا ہے کہ مسجد شہید گنج کی واپسی کے لئے ایک مسجد لیگ ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی ہے جس کی انتظامیہ کمیٹی کے پانچ ممبر ہوں گے اور دو کوئی اور ہوں گے۔ مسجد کی واپسی کے لئے قانونی چارہ جوئی کیا جاویگا جس کی پیروی ڈاکٹر محمد عالم کریں گے۔

—— شملہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ۲۹ ستمبر کو مہمندوں سے سرکاری افواج لگے ۲ سپاہی ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

—— کوئٹہ میں ۴۔ اکتوبر کو خفیف سا زلزلہ آیا جس سے توپ خانہ کی دیوار گر گئی۔ ۱۰ آدمی نیچے دب گئے ۸ مر گئے اور ۲ مجروح ہوئے۔

حاجیوں کے جہاز

کراچی اور بمبئی سے حسب ذیل تاریخوں کو روانہ ہوں گے

نام جہاز	بمبئی	کراچی
اسلامی	۳۱۔ اکتوبر	۳۔ نومبر
علوی	۱۲۔ نومبر	۱۵۔ نومبر
جہانگیر	۳۔ دسمبر	۷۔ دسمبر

عازم حجاز ہونے سے پہلے

رہبر حجاج

کا مطالعہ ازحد ضروری ہے جو دفتر ہذا سے مع ڈاک خرچ ۔/۔ بغرض حصول ڈاک آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے (دیکھیں)

ناظرین نوٹ کرلیں

کہ یکم نومبر کا اہلحدیث

ان اصحاب کے نام وی پی کیا جائیگا جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، جبلت یا انکار کی اطلاع ۳۱۔ اکتوبر تک دفتر ہذا میں وصول نہ ہوگی۔ خاکسار منیجر

—— معلوم ہوا ہے کہ بنگالی رنگروٹوں کو جن کی عمر پچیس سال سے کم ہوگی نومبر کے وسط میں ترقی ٹریننگ کے لئے کلب میں داخل کر لیا جائیگا۔

—— شیخو پورہ میں ریلوے کے ایک گودام میں آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگیا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی افواج کو برطانیہ کے کسی حصہ میں جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فہرست [illegible]

[illegible] جماعت قریب ہے [illegible] سخت ضرورت ہے [illegible] فرما دیں [illegible]

ڈاک خانہ [illegible]

[illegible] جناب [illegible]

(الف) [illegible] ہیں سکھوں کے [illegible] دیکھتا ہے [illegible] کرتا ہے۔ (ب) یہ اجلاس [illegible] کہ ابھی تک تمام اسلامی [illegible] یہ اعلان کیا جائے کہ آئینی [illegible] حصول کی کوشش کی جائے گی [illegible] اسیر بلا کر [illegible] شہدا کے پسماندگان کو [illegible] (ج) یہ اجلاس [illegible] کے پیرو کاروں کو خارج [illegible] سے مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں [illegible] اقلیت قرار دے اور مسلمانوں سے [illegible] مرزائیوں سے اشتراک عمل ترک کریں۔

—— یونان میں ایک [illegible] کو بہا کر لے گیا جس سے [illegible] اتنی بڑا سے زندہ انسان [illegible]

—— الفضل قادیان سے معلوم [illegible] لے لیے ناصر [illegible] اسماعیل کی [illegible] صاحبہ [illegible] ہے کہ خلیفہ صاحب کی [illegible] اور پانچ [illegible] کے قریب ہے۔

—— [illegible] بیرونی [illegible]

—— [illegible]

کی مساہمت کے ترجمہ کی قوس میں چٹکی لیتے ہوئے اپنے تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ (وہ وہ سابق یا رشاطر بمنز بلکہ بار خاطر تھا) کیا سچ ہے ؎
گل است سعدی و در چشم دشمناں خار ست۔ (باقی)

صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ وارضاہ

مرقومہ مضمون کی تصویری سطح "انجم" میں آئی ہے جو بسرت وارادہ قلبی درج ذیل ہے۔
جزی اللہ الناظم والہ شروالنا قل اللھم آمین۔

آفتاب فلک صدق وصفا ہیں صدیق   مظہر نور اتم شمع صدی ہیں صدیق
عقل انساں کی کیا سمجھے کہ کیا ہیں صدیق   یہی کیا کم ہے کہ ممدوح خدا ہیں صدیق

جس نے پایا شرف لا متناہی ہیں یہی
کہ اولوا لفضل سے مقصود الٰہی ہیں یہی

سارے عالم میں ہے مشہور صداقت انکی   اہل ایماں پہ ہوئی فرض اطاعت ان کی
نور اخلاص سے مملو تھی عبادت ان کی   وجہ تسکین پیمبر تھی رفاقت ان کی

ہے یہ ملت کی بقا کامرت انکے اب تک
زندہ ہے نام وفا نام سے انکے اب تک

ملنی ممکن نہیں دنیا میں مثال صدیق   نقص ایمان ہے انکار کمال صدیق
کیوں نہ ہو مومن دیندار بلال صدیق   پرتو روئے محمدؐ ہے جمال صدیق

ایسے پاکیزہ خصائل کی ثنا کیا لکھئے
بحر مواج فضائل کی ثنا کیا لکھئے

اپنا سب مال رہ حق میں لٹایا جس نے   قصر فردوس میں گھر اپنا بنایا جس نے
ساتھ احمدؐ کا دیا صورت سایہ جس نے   اپنے محبوب کو کندھے پہ چڑھایا جس نے

شہسوار رہ تسلیم و رضا ایسا ہو
لائق مسند محبوب خدا ایسا ہو

نعت ایسا کوئی اتقی ہوا کب زیر فلک   جسکی باتوں میں ہو تنویر الٰہی کی جھلک
کسی مسلم کو نہیں انکی بزرگی میں شک   انکے پرتو سے بڑھی ملت بیضا کی چمک

جلوۂ مہر جہانتاب سے رخشندہ ہے
دل اسلام اسی نور سے تابندہ ہے

عبدالحق ہے یا عبدالباطل؟

(از منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ خاکسار راقم الحروف نے "اہلحدیث" ۱۳۔ستمبر میں ایک نوٹ لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے "پیغام صلح" ۲۷ اگست میں حضرت مولانا فاتح قادیان کے متعلق یہ صریح افترا باندھا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق فاجر بتائے ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنے سے متقی ہوتے ہیں۔"

اس مرزائی غلط بیانی کو نقل کر کے میں نے لکھا تھا کہ یہ دونوں فقرے جھوٹ ہیں۔ میں اسکو افترا کو ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار ہوں بلکہ اس امر کے تصفیہ کے لئے ڈاکٹر بشارت احمد اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو منصف ماننے کو بھی آمادہ ہوں۔ اس کے جواب میں آج تک ادھر سے ہاں یا نہ نہیں ہوئی۔ اس لئے میں بطور یاد دہانی مولوی عبدالحق مرزائی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ باطل کو چھوڑ کر عبدالباطل سے عبدالحق بن جائیں۔ ورنہ یہ تو ہم مدت سے جان چکے ہیں کہ مرزائی مذہب سراپا دروغ ہے۔

؎ رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

نوٹ | یہ مضمون کتابت ہو چکا تھا کہ "پیغام صلح" مورخہ ۳۔اکتوبر دیکھنے میں آیا جسے دیکھکر یقین ہو گیا عبدالباطل اپنے نبی کی طرح باطل چھوڑنا نہیں چاہتا اگر وہ واقعی عبدالحق ہے تو میرے مطالبے کے موافق اپنے دعوے کا ثبوت پیش کر کے مسلم منصف سے فیصلہ کرائے ورنہ وہ یاد رکھے میں معمار ہوں ٹیڑھی اینٹ کو تراش تراش کر سیدھا کرنا میرا ذاتی ہنر ہے۔ پیغام ۳ اکتوبر کا جواب پھر دونگا۔

قادیانی مشن

قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے

علم اصول کا مسئلہ ہے کہ اگر حقیقت ممکن ہو سکے تو مجاز مراد نہیں ہو سکتا۔ مجاز کا موقع ہے استحالۂ حقیقت اور قرینہ۔ یہ ایک اصولی مسئلہ ہے جس کی تائید حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان بھی کر چکے ہیں۔ جہاں لکھتے ہیں:۔

"ظاہر معانی سے علاوہ معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات نقد کا ہونا ضروری ہے" (خط بنام بانی ازالہ اوہام)

اس بنا پر کسی معترض نے اعتراض کیا کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بعض علامات مجھ میں نہیں پائی جاتیں، پھر وہ مسیح موعود کیونکر ہوئے۔ اس کا جواب الفضل قادیان میں دیا گیا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔

نوٹ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ ہمارے قادیانی دوست ہر مضمون متعلق مشن قادیان لکھتے وقت یہ یقین ضرور کر لیا کریں کہ اہلحدیث کی نظر سے بھی گزریگا۔ مبادا اس پر مواخذہ ہو جائے۔ مگر قادیانی اہل قلم ہمارے اس اعلان کو بھی اعلان کرتے ہوئے جان کر ٹال دیتے ہیں جس کا خمیازہ ان کو بھگتنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آج بھی بھگتیں گے۔

تشریح مسیح موعود کے معنے ہیں وہ مسیح جس کے آنے کی خبر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے مثیل مسیح موعود کے معنے ہیں عادات و صدق میں مسیح موعود جیسا۔ ان دو مفہوموں میں بڑا فرق ہے حدیث شریف میں آیا ہے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) جیسا ہے عمر (رضی اللہ عنہ) تو حضرت نوح (علیہ السلام) جیسا ہے۔ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انبیاء کرام کے مثیل ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مثیل ابراہیم خود ابراہیم (علیہ السلام) نہیں مثیل نوح خود نوح (علیہ السلام) نہیں۔ علی ہذا القیاس مثیل مسیح موعود خود مسیح موعود نہیں۔ یہ فیصلہ بالکل صاف ہے اسے یاد رکھئے اور آگے چلئے۔ الفضل لکھتا ہے:۔

"گذشتہ ایک غیر احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتاب ازالہ اوہام کی بعض عبارات پیش کر کے لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذکر فرمودہ بعض علامات کا آپ اپنے اوپر پورا نہ ہونے کا اقبال کرتے اور ان علامات کے مصداق موعود کا کسی آئندہ زمانہ میں آنا تسلیم کرتے ہیں تو کوئی شخص آپکی صداقت کا کس طرح قائل ہو سکتا ہے۔ مثلاً آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

ا "میرا یہ دعویٰ نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہ ہوگا۔ ممکن ہے کسی آئندہ زمانہ میں خاصکر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے"

۲- "بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا"

ان حوالجات سے جو استنباط کیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ان سے اگر کوئی بات ثابت ہو سکتی ہے تو یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے نزدیک آپ کے بعد بھی مثیل مسیح آسکتے ہیں مگر اس سے یہ کس طرح لازم آگیا کہ آپ خود مسیح موعود نہیں۔ یا نعوذ باللہ آپ کو اپنے دعوے میں شبہ ہے"

(الفضل ۲- اکتوبر ۳۵ء صہ)

اہلحدیث ہم تو قادیانی پریس پر اعتماد نہیں رکھتے ہمارا یقین تو یہ ہے حضرت (مرزا صاحب متوفی) پر ہیں وہ اس بارے میں جو کچھ فرما گئے دیکھنے سننے کے قابل ہے موصوف صاف فرما گئے ہیں کہ میں مسیح موعود نہیں ہاں مثیل مسیح ہوں بلکہ جو شخص ان کو مسیح موعود جانے اور کہے وہ ان کے نزدیک کم عقل ہے پس ارشاد مرزا صاحب سنئے:۔

"اس عاجز (مرزا) نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں" (ازالہ طبع اول صہ ۱۹۰)

احمدی دوستو! ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے بمقدمہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مرزا صاحب اور تمہارے خلیفہ کے حق میں جو برے الفاظ لکھے ہیں وہ چونکہ جماعتی صورت میں ہتک ہیں اس لئے تمہارے خلیفہ نے ہائی کورٹ پنجاب میں درخواست دی ہے کہ ان الفاظ کو فیصلہ سے نکال دیا جائے۔ ہم بھی تمہاری غیرت کو معقول جانتے ہیں مگر اس کا کیا علاج کہ بزبان مرزا صاحب ان کو مسیح موعود ماننے والے کم عقل (بے وقوف) ہیں۔ اس فیصلے سے تم کیوں نہیں گھبراتے اور مرزا صاحب کو مسیح موعود کہتے جاتے ہو۔ دیکھو اسی مضمون میں اڈیٹر الفضل نے کتنی دفعہ مسیح موعود لکھا ہے۔ پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ بحیثیت احمدی جماعت کے مرزا غلام صاحب قادیانی کی تعلیم کی پابندی میں ان کو "مسیح موعود" نہ کہو اور نہ لکھو ورنہ ہمیں اجازت دو کہ ہم "مسیح موعود" کہنے والوں کو کم عقل کہا کریں۔ خواہ اس کا قائل تمہارا خلیفہ ہو یا امیر۔

الفضل آگے لکھتا ہے:۔

"پھر (مرزا صاحب) ازالہ اوہام میں ہی اس قسم کے مثیلوں کا دنیا میں آنا خدا تعالیٰ کا ایک عام قانون بتلاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آئے۔ کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص

ملکی مطلع

مسلم سکھ کانفرنس امرتسر میں

کامیاب کون ہوا؟

ممالک یورپ میں جنگ تو سالہا سال بعد ہوتی ہے مگر ایک دوسرے کے خلاف چالیں ہر وقت چلی جاتی ہیں۔ ان چالوں کا سمجھنا دراصل سیاست دانی ہے۔ دگر بیچ ہندوستانی اقوام بھی ان باتوں میں یورپ کی شاگرد ہیں۔ اس لئے یہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ چالیں چلتی ہیں۔ جو کوئی مخالف کی چال سمجھ جاتا ہے وہ بچ جاتا ہے جو نہ سمجھے اس کے ظاہری نقط پر بھروسہ کرتا ہے وہ دھوکہ کھا جاتا ہے

شوکت علی صاحب مع سید مرتضٰے اور مسٹر گابا ممبران اسمبلی کسی کے بھیجے یا خود پنجاب میں آئے۔ غرض یہ بتائی کہ مسجد شہید گنج لاہور کی بابت سکھوں سے گفتگو کر کے کسی سمجھوتے پر پہنچیں آخر ادھر ادھر پھرتے پھراتے امرتسر میں سکھ لیڈروں کے ساتھ خان بہادر خواجہ غلام صادق صاحب اگزکٹو افسر کی کوٹھی پر ان کی مجلس مشاورت ہوئی۔ بہت سی قیل وقال کے بعد اخبارات کے نام مندرجہ ذیل پیغام مرتب ہوا:-

"مسئلہ نہایت ہی پیچیدہ اور مشکل ہے لیکن ہمیں یہ محسوس کر کے خوشی ہوئی کہ اکالی رہنما بھی ہماری ہی طرح ہر دو پارٹیوں کے با عزت حل کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو کا ہم پر یہ اثر پڑا ہے کہ اگر حالات پر سکون پیدا کئے جائیں تو متنازعہ جگہ کا قبضہ چھوڑنے کے بغیر اطمینان بخش حل کے نکل آنے کا امکان ہے۔ سکھ رہنماؤں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ گفتگو اسی صورت میں جاری رہ سکتی ہے۔ جب حالات پر سکون ہو جائیں۔ اس پر ہم نے واضح کیا کہ مسلمان اس کے لئے اسی صورت میں تیار ہو سکتے ہیں۔ جب انکے جذبات کو برانگیختہ کرنے والی کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ گفت و شنید کا دروازہ بند نہیں ہوا اور متفقہ فیصلہ ہوا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے گفتگو پر سکون حالات میں پھر شروع کی جائے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ باہمی خلوص کی فضا میں کوئی باعزت حل نکل سکتا ہے۔ چنانچہ ہم تمام متعلقہ اصحاب کو اور مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پرسکون حالات پیدا کرنے میں ہماری مدد کریں۔"

(پرتاپ۔ لاہور ۶۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث: ہم کسی کی نسبت بدگمانی کیوں کریں جبکہ معاملہ بالکل واضح ہو گیا۔ اس بیان کو بنظر غور دیکھیں تو ہم دیانت سے صاف کہتے ہیں کہ مسلم ممبر اس کی تہہ کو نہیں سمجھے ہرگز نہیں سمجھے۔ اصل بات یہ ہے کہ اکالی مسلم لیڈر کہتے ہیں۔ اگر ہم شریک مجلس ہوتے تو یہ بیان اخباروں کے لئے مرتب ہونے نہ دیتے بلکہ کہتے کہ کوئی بیان مرتب نہ کرو۔ ہر ایک جو چاہے اپنے فہم سے نتیجہ اخذ کر لے اس بیان میں جو فضا پرسکون بنانے کا ذکر ہے ہم سکون کی قدر کرتے ہیں مگر مسجد کا مالک اس فضا میں اگر سو میل دور ہے تو سکون کی صورت میں ایک ہزار میل دور ہو جائے گا کیونکہ فضا پرسکون ہونے کے بعد پھر گفتگو کو چھیڑنا سوئے ہوئے فتنے کو جگانا ہے جس کے لئے نہ کوئی تیار ہو سکتا ہے نہ کوئی تیار ہو سکتا ہے نہ کوئی اس کی مدد کر سکتا ہے بلکہ چاروں طرف سے یہی آواز آئے گی جس کے عربی الفاظ یہ ہوں گے

الفتنة نائمة لعن الله من ایقظها

(اب فتنہ سو گیا ہے اسے جگانے والے پر پھٹکار ہو)

جنگ اٹلی اور ایبی سینیا

جس جنگ کا خطرہ عرصے سے تھا آخر وہ ۳۔ اکتوبر کو چھڑ گئی۔ حملہ اٹلی کی طرف سے ہوا۔ پہلا گولا اٹلی کا ریڈ کراس پر پڑا۔ ریڈ کراس یورپ میں ایک جماعت ہے جو بغیر کسی جانبداری کے بغرض انسانی ہمدردی میدان جنگ میں مجروح مریضوں کی خدمت کرتی ہے۔ اس پر گولا پڑنا قانون دول کے بالکل خلاف ہے۔ گولہ انداز کا اس میں کچھ فائدہ بھی نہیں اس لئے گمان ہوتا ہے کہ اٹلی والوں سے سہواً یہ فعل ہوا ہے اسکے بعد روزانہ جنگ کی خبریں آنی شروع ہو گئیں۔ اس جنگ کا نتیجہ جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا ہندوستان کی شرکت کی آثار بھی نمایاں ہونے لگے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوستانی فوج کو روانگی کے لئے تیار رہنے کا حکم ہو گیا ہے سامان خوراک خریدنے کے آرڈر جاری ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اس جنگ کا خاتمہ ہمارے حق میں بہتر کرے۔

آلۂ قیامت کی ایجاد

لندن سے اخبار پیپل کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے مشہور سائنسدانوں نے ایک ایسی شعاع تیار کی ہے جو آیندہ تمام جنگ وجدل کو روک دیگی۔ اس نے اس شعاع کے متعلق تمام راز برٹش نوی کیبنٹ کو بتادیا ہے اس کا بیان ہے کہ آیندہ دنیا سے جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ یہ شعاع جس کا نام ہم نے "ڈیتھ رے" رکھا ہے نہایت خوفناک ہے۔ اس کی تباہ کرنے کی طاقت اس قدر زبردست ہے کہ اس کے پورے استعمال سے یک لخت تمام بنی نوع انسان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس شعاع سے تمام کرہ ہوائی میں ہائیڈروسیانک ایسڈ گیس جیسی ہلاک گیس پھیل جائے گی اور کوئی جاندار چیز زندہ نہ رہ سکے گی۔ جس شہر پر اس شعاع کا اثر ڈالا جائے گا وہاں کے تمام لوگ دم گھٹ کر مر جائیں گے۔ تمام ہوائی جہاز فوراً نیچے گر پڑیں گے اور موٹروں کے انجن کام کرنے سے رہ جائیں گے۔ وسیع رقبہ جات پر مہلک امراض کے خطرناک جراثیم پھیل جائیں گے۔ ملک بھر کی تمام فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ فوج کی خوراک کے تمام سٹور وغیرہ زہر آلود ہو جائیں گے"

(پرتاپ۔ لاہور ۶۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

حقیقت میں اس گیس کا نام اسلامی اصطلاح میں

آلۂ قیامت اور ہندوا صطلاح میں "آلہ پرلے" کہنا چاہئے۔ بات بھی یہی ہے کہ جب تک اس قسم کے گیس ایجاد نہ ہونگے۔ یورپ کے یاجوج ماجوج ختم یا کم ہونے میں نہ آئیں گے

آلہ گم شدنی

ایک دوسری قسم کا آلہ ایجاد ہوا ہے جس کے پاس وہ ہوگا وہ دیکھتے دیکھتے گم ہو جائے گا اس خبر کے الفاظ ہی حیرت افزا ہیں جو یہ ہیں:-

"بوڈاپسٹ کے یک آدمی نے ایک حیرت انگیز شعاع ایجاد کی ہے۔ جس کی مدد سے انسان سامنے کھڑا ہونے کے باوجود نظروں سے اوجھل ہوجاتا ہے۔ ماہرین سائنس موجد کے اس دعوے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ موجد ایم۔ وول گیس اپنے ۱۰ اسسٹنٹوں کے ساتھ ایک ہوٹل میں ٹھہرے ان کے پاس نئی ایجاد کا حیرت انگیز آلہ تھا۔ انہوں نے وی آنا کے اخبارات میں اشتہار دیا کہ ہوٹل میں دو سے ۶ بجے تک نئی ایجاد کا مظاہرہ کر کے دکھایا جائے گا۔ جو لوگ دیکھنا چاہتے ہوں ہوٹل میں آسکتے ہیں۔

چنانچہ ہوٹل کے باہر لوگوں کی بھاری تعداد جمع ہوگئی۔ ان میں سے چند کو کمرے کے اندر داخل کیا گیا۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ آلہ سے کمرے میں شعاعیں ڈالنے پر تمام چیزیں یہاں تک کہ انسان بھی نظروں سے غائب ہو گئے۔ آلہ کو بند کرنے پر تمام چیزیں نظر آنی شروع ہوگئیں۔

بوڈاپسٹ پولیس نے انجینئر مذکور کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دئیے ہیں۔ پولیس کا بیان ہے کہ دراصل اس آلہ کا موجد ایک اور ہنگرین انجینئر ہے اور اس شخص نے اس کے آلہ کی نقل کرلی ہے" (پرتاپ ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

فریضۂ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہؤا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں مخالفین اسلام انتہائی کوشش کر رہے ہیں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں ان کے مقابلے کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں۔ میں آپ کا تمام زر زکوٰۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا آپ زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ جو تبلیغ کو دیں گے وہ انشاء اللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا۔ رشید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے ایڈووکیٹ ہائیکورٹ معتمد عمومی جمعیت مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ

مسلم نوجوانوں کو اطلاع

ڈاک خانہ اور تار کے محکمہ میں انجنیئرنگ

سپروائزر اور وائرلیس اپریٹروں کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء کو تمام ہندوستان کے منتخب شدہ مقام پر مقابلہ کا امتحان ہوگا یہ آسامیاں آل انڈیا سروس ہونے کے علاوہ معقول فائدہ مند ہیں داخلہ کے پراسپکٹس و درخواستوں کے فارم و گذشتہ انتخابات کے پرچے حلقہ جات کے پوسٹ ماسٹر جنرل سے ۴ پر کو مل سکتے ہوں۔ قابلیت کا معیار یہ ہو:۔ (۱) عمر سترہ اور چوبیس سال کے درمیان ہو (۲) کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ ایف۔ ایس۔ سی۔ ایف۔ اے مع فزکس (۳) ڈپلوما آف الیکٹریکل انجنیئرنگ آف وکٹوریہ جبلی، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، بمبئی ٹیکنیکل کالج دیالباغ آگرہ انجنیئرنگ کالج پونا۔ این۔ ای۔ ڈی سول انجنیئرنگ کالج کراچی یل۔ ای۔ ای ڈپلوما آف گورنمنٹ سکول آف ٹیکنولوجی آف مدراس اینڈ اوورسیر ڈپلوما آف احسن اللہ سکول آف انجنیئرنگ ڈھاکا۔

رفوٹ، درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ہے

(محمد منظور الٰہی خان صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور)

سرکاری اعلان

نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے کونسل آف سٹیٹ کے لئے پنجاب کے حصہ میں ۱۶ نشستیں آئی ہیں جن میں سے ایک نشست اس صورت کو دی جائیگی جسے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی منتخب کرے باقی پندرہ نشستیں باعتبار فرقہ جات مقرر ہوئی ہیں اور قانون مذکور کی رو سے ان کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔

۸ مسلم۔ ۴ سکھ۔ ۳ عام۔

حکومت پنجاب نے ان نشستوں کے لئے مندرجہ ذیل حلقہ جات بہ لحاظ رقبہ عارضی طور پر مقرر کرنے کی تجویز کی ہے۔ ذیل میں ہر حلقہ کے بالمقابل رائے دہندوں کی تعداد کا تخمینہ درج کیا جاتا ہے۔

مسلم (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر۔ ۷۸۳
۲۔ قسمت لاہور، جس میں ضلع لاہور شامل نہیں ۸۵۲
۳۔ اضلاع لاہور و منٹگمری۔ ۷۳۱
۴۔ ضلع لائلپور۔ ۸۸۵۔ (۵) ضلع شاہپور ۹۸۷
(۶) ضلع ملتان۔ ۶۶۳ (۷) اضلاع جہلم راولپنڈی۔ اٹک و گجرات ۷۶۵۔ (۸) اضلاع جھنگ، میانوالی مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازی خان۔ ۶۱۵

سکھ (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر جس میں ضلع فیروزپور شامل نہیں ۷۵۵ (۲) قسمت لاہور (جس میں اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ شامل نہیں) و ضلع فیروزپور ۹۳۳۔ (۳) ضلع لائلپور ۸۰۴ (۴) اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ قسمت راولپنڈی و قسمت ملتان جس میں ضلع لائلپور شامل نہیں۔ ۷۳۷

عام (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر جس میں ضلع فیروزپور شامل نہیں ۲۰۲۱ (۲) قسمت لاہور (جس میں اضلاع سیالکوٹ، گوجرانوالہ و شیخوپورہ شامل نہیں) و ضلع فیروزپور ۲۱۵۰۔ (۳) قسمت ہائے راولپنڈی و ملتان و اضلاع، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ ۲۲۵۵۔ (۴) اگر کوئی مجلس یا شخص مجوزہ حد بندی کے متعلق حکومت پنجاب کی خدمت میں عرضداشت پیش کرنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ وہ اپنی درخواست

مومیائی

حضرات علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث کے علاوہ انہیں روزانہ تازہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔

ابتدائی سِل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ سریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ... کے استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ سے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

(۹۰۸)

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ

آپ کے ہاں سے کئی بار مومیائی منگوائی۔ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں۔ یکم اگست ۱۹۳۶ء

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب قولاپو

مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں۔ ۴۔ اگست ۱۹۳۶ء

جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج

دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست موہن ہری ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں۔ ۱۰۔ اگست ۱۹۳۶ء

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل
سفری شمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی
اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع
پانچسو روپیہ کا نقد انعام
طلا نو ایجاد رجسٹرڈ ۱۲/

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور عمدہ تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ

آپکا کل سرمایہ بہ کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد، عزیز و دوست کو فائدہ پہنچائیے دونوں جہان نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، بھٹے کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، دھلکا، نزلہ، ناخونہ، دھندلی وغیرہ وغیرہ کی عام شکایتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کیواسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر و شافی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلاصرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ تجارتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:- منیجر اورینٹ فارمیسی ہردوئی

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

اگر آپ فرانس اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوائیوں کو خود بنا کر ان کے مقابلتاً کم قیمت پر فروخت کر کے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو اس کتاب کو منگوا کر ضرور پڑھیں۔ ہندوستان کی مقبول عام ادویات کے نسخے بھی ہیں۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ۔

پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

التماس ضروری

اس کارخانہ کی شہرت ہر کس و ناکس جانتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال فوراً روانہ کیا جاتا ہے۔ عطر فہرست مرسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات و لبہا کو و قوام وغیرہ موجود ہے۔

عطر [illegible] خس سوختہ۔ مخلوط آصفی، شمامۃ العنبر فی تولہ [illegible]۔ روح گلاب [illegible]۔ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک [illegible] سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سوندھی فی تولہ [illegible]۔ [illegible] ۱۲۔ عطر چنبیلی۔ کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہنانہ۔ برگ حنا۔ روح باغ۔ زعفران۔ خس [illegible]۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن بان فی تولہ [illegible]۔ ۱۲۔ عطر اگر فی تولہ [illegible]۔ قوام برائے [illegible] فی تولہ [illegible]۔ [illegible] فی سیر [illegible]

المشتہر

شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

رسالہ معراج النبی

[illegible]

اخبار انجم لکھنؤ

انجم کا

خاتون نمبر

سالگرہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۵۳ھ یوم جمعہ ہدیہ ناظرین کیا جانے والا ہے۔ جس میں عورتوں کے حقوق وسیر پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے نہایت سیر حاصل روشنی ڈالی جائے گی۔

مستقل خریداروں سے رعایت جو اصحاب کا زر خریداری خاتون نمبر کی اشاعت سے پہلے پہلے دفتر میں پہنچ جائیگا اُن کو [illegible] صفحات کا نہایت خوبصورت اور محنی آفرین خاتون نمبر مفت ہدیہ ہوگا۔

جنرل منیجر اخبار "انجم" لکھنؤ

نہائت مجرب

اور

نایاب تحفے

اکسیر جریان۔ اس کے کھانے سے پرانا جریان، کثرت احتلام، سرعت وغیرہ کل امراض کا چند دنوں میں قلع قمع ہو جاتا ہے۔ جملہ شکایات دور ہو کر حالت اعتدال پر آجاتی ہے۔ قیمت خوراک ایک ماہ [illegible]

اکسیر [illegible] علاوہ ان فوائد کے جو اس میں موجود ہیں یہ سوزاک کے لئے بھی اکسیر ہے۔ قیمت دو خوراک [illegible]

طلاء [illegible]۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ سب شکایات دور کر دیتا ہے۔ قیمت [illegible]

مرض کا مفصل حال لکھنا ضروری ہے۔ اس کے مطابق [illegible]

مہتمم دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

[illegible] ان کے کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ مورخہ [illegible] دستخط حاکم [illegible]

[illegible] رمضان تک مفت

[illegible] منگوائیے۔ فی دوچند ایک آنہ سے اہلحدیث اخبار کی امداد ہوگی [illegible] کارخانہ اہلحدیث کا ہے۔ پتہ نوٹ کر لیجئے۔ مختصر فہرست ملاحظہ ہو۔ عطر گلاب [illegible] چنبیلی۔ شہنانہ فی تولہ [illegible]۔ عطر اگر خالص [illegible] فی سیر [illegible]۔ شاہی عطر کا بکس جس میں چھ قسم کا [illegible] کے ہمراہ دو شیشی عطر مفت روانہ ہوگا۔ فہرست [illegible] عطر [illegible] قنوج۔ یو۔پی (انڈیا)

[illegible]

تصنیفات قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری

رحمۃ للعالمین یہی وہ کتاب ہے جسے ہندوستان اور بیرون ہند وہ قبولیت حاصل ہے جو اور کسی کتاب کو نہیں [illegible]
یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی ہے [illegible]
پسند کرتے ہیں اور احناف بھی جن کی شیعہ بھی تعریف کرتے [illegible]
یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا [illegible]
[illegible]
اور فضلا میں، وکلاء، [illegible]
بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں [illegible]
اعلیٰ۔ قیمت جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible]

تاریخ المشاہیر [illegible]
عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں [illegible]
چٹکلوں کے دلچسپ حالات [illegible]
چاہتے ہیں تو آج ہی [illegible]
یہ تاریخ کی بہترین کتاب ہے جس سے آپ
بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے
ہیں اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں [illegible]
ہیں [illegible] زندگی کی سوانح عمریاں [illegible]
اس لئے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اکیلی کتاب چار سو کتابوں کا کام دیتی ہے
ہر اردو خواں کا فرض ہے کہ وہ اسے منگا کر خود پڑھیں اور دوسروں کو سنائیں تاکہ
سب کی اصلاح ہو جائے۔ مجلد [illegible] بے جلد [illegible]

مقدس [illegible]
[illegible]

شرح اسماء الحسنیٰ اسماء الٰہی کی تفصیل و تشریح عام فہم انداز میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

سفرنامہ حجاز [illegible]
حج کا دلچسپ بیان [illegible]
[illegible]

کیا اسلام جبر و شمشیر سے پھیلایا گیا؟ قاضی محمد سلیمان صاحب کا [illegible]
[illegible]

سیرت ابن ہشام [illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۱۱

اہلحدیث

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا [illegible] کتاب اللہ و سنتی [illegible] پس حدیث مصطفےٰ [illegible]

ابوالوفاء ثناء اللہ — مسئول مدیر

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

[illegible] شوال المکرم سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق [illegible] جنوری سنہ ۱۹۳۶ء یوم جمعۃ المبارک

شرح قیمت اخبار

[illegible] سالانہ [illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ [illegible]

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر

ہونی چاہئے

عرض حال

(از قلم جناب [illegible] صاحب ایم۔ اے [illegible])

یا [illegible] ساز [illegible]
[illegible] است
ماجہاں [illegible] بود
ماجہاں [illegible] شاداب بود
ماجہاں [illegible] ساقی

یا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
از [illegible]

[illegible] کامروز [illegible]
ہر نفس در [illegible]

[illegible]

[illegible] الاخبار

— [illegible] ۲۴ دسمبر کو شوال المکرم کا چاند نظر [illegible] جس نے تیس روزے پورے کر کے ۲۶ دسمبر کو عید الفطر [illegible] گئی۔

— امسال کرسمس کی تعطیلات میں کرکٹ کے میچ ہوتے رہے آسٹریلیا کی ٹیم بھی میچ کھیلنے آئی۔

— معاصر ام القریٰ ۱۳ دسمبر لکھتا ہے کہ اطراف عالم سے ۵ ہزار ۷۱۸ ناظرین بیت الحرام کے مقدس پہنچ چکے ہیں۔

— قادیان سے دفعہ ۱۴۴ کی پابندی ہٹالی گئی ہے۔ اب احرار کے نمائندوں کو وہاں پہنچنے کی کوئی ممانعت نہیں۔ چنانچہ ۳ جنوری کا جمعہ بھی احراریوں نے قادیان پڑھا۔

— لاہور میں پیر جماعت علی شاہ نے [illegible] جنوری کو شہید گنج مسجد کے متعلق ایک کانفرنس بلائی تھی چونکہ لاہور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس کانفرنس کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

— کلکتہ میں عید کے روز ہندو مسلم فساد ہو گیا وجہ فساد یہ تھی کہ اسی روز کانگرس کی جوبلی منانے کے لئے تمام غیر مذاہب کے لوگ عیدگاہ کے متصل جمع تھے اور عین عید کی نماز کے وقت انہوں نے باجا وغیرہ بجانا شروع کر دیا۔

— [illegible] میں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ہر قسم کے ہتھیار (کرپان وغیرہ) بھی لیکر چلنا منع ہے مگر سکھ صاحبان اس پابندی کو مذہبی مداخلت سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے کرپان کی پابندی کے خلاف [illegible] جنوری [illegible] سے مورچہ بندی شروع کر دی ہے۔ [illegible] ایک ہزار سکھ گرفتار کئے جا چکے ہیں [illegible] سزا بھی دی گئی۔ امرتسر اور دیگر مقامات [illegible]

— [illegible]

ناظرین کو اطلاع

مہربانی فرماکر

حساب دوستاں

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴ شوال المکرم ۱۳۵۴ھ

بہائی اور مرزائی

؎ خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے فرزانے دو

مصرعہ زیب عنوان میں ہم نے تصرف کر کے بجائے "دیوانے دو" کے "فرزانے دو" رکھا ہے۔ تاکہ ان دونوں حضرات کے اتباع ناراض نہ ہوں۔

ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء اللہ ایرانی کے متبع تھے۔ جس کا ثبوت ہم رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں دے چکے ہیں۔ آج ہم اسکی ایک جدید مثال پیش کرتے ہیں۔ "بہائی میگزین" میں ایک مضمون نکلا ہے جو بظاہر بڑا خوشنما اور دلفریب ہے مگر حقیقت میں محض سراب۔ پروفیسر پریتم سنگھ جی (بہائی) نے بہائی اعتقاد اور اس کے ظہور کا زمانہ بتایا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"اہل بہا کا یہ اعتقاد ہے کہ وہ وقت دور نہیں بلکہ جنگ بالکل مسدود ہو جائے گی اور روئے زمین پر صلح عمومی قائم ہوگی اور خدا کی بادشاہت آجائے گی۔ قومیں ایک دوسرے پر حملے کرنا چھوڑ دینگی رنگ، نسل اور زبان کے تعصبات اور تفرقات مٹ جائینگے۔ اور سب قومیں اور نسلیں متحد ہو کر ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائینگی۔ نفرت اور دشمنی کا خاتمہ ہو جائیگا اور انسان آپس میں بھائیوں کی طرح محبت کرینگے۔ اس قسم کا پیغام عکہ کے قید خانے سے اب سے اسی سال پہلے دیا گیا تھا جب حضرت بہاء اللہ اور انکے بیٹے حضرت عبدالبہا قید کئے گئے تھے۔ مقدم الذکر ۲۴ سال اور موخر الذکر ۴۰ سال تک قید رہے۔ لیکن قید ان کو احکام الہٰی کی بجا آوری سے باز نہ رکھ سکی چنانچہ امر مبارک کا بیشتر کام اسی قید خانہ سے کیا گیا۔ بہت سی کتب مقدسہ جن میں بہائی احکام ہیں یہیں نازل ہوئیں۔ ان میں سے ایک کتاب وہ ہے جو کتاب الاقدس کے نام سے موسوم ہے یہ عربی میں ہے۔ اس کتاب میں شریعت اور مکمل قانون ثبت کیا گیا ہے جو اس وقت نافذ ہوگا جبکہ بیت العدل قائم ہو جائے گا۔

(بہائی میگزین دہلی۔ دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۳۰)

اہلحدیث کیا اچھا دلفریب اور دل خوش کن تخیل ہے مگر جناب اتنا تو فرمائیے کہ ایک خریدار سے ہم کو قیمت نقد ملے اور دوسرا خریدار غیر محدود زمانہ تک ادھار کرے ہم کس سے سودا کریں۔ غالباً آپ بھی پہلے خریدار سے کرنے کی اجازت دینگے۔ شیخ بہاء اللہ کو پیدا ہوئے آج ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) سال ہوئے اور آپ کو وفات پائے ۴۳ سال گزر گئے۔ مگر ان مواعید کے ظہور کیلئے ہنوز روز ازل ہے۔ وحدت قومی ہوئی نہ امن امان ہوا ابھی معلوم نہیں کہ آیندہ کس زمانے میں یہ وعدہ پورا ہو۔ برخلاف اسکے نبوت عربیہ نے دنیا میں جو منادی کرائی تھی:-

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

جب اس کے نتیجے کو سب خرد و کلاں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو سب کے منہ سے بیساختہ یہ شعر نکلا ؎

وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا

استاد سے شاگرد اچھا رہا شیخ بہاء اللہ اور ان کے مبلغ نے وحدت اقوام اور دنیا میں امن و امان کا زمانہ غیر محدود وقت تک ممتد کر کے دنیا کو انتظار میں رکھا۔ مگر ان کے متبع مرزا صاحب قادیانی نے ہم کو انتظار میں نہیں رکھا۔ بلکہ صاف صاف وقت بتا دیا نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ ہم قادیانی بزرگ کی بابت صحیح رائے قائم کرنے کے لائق ہو گئے۔ مرزا صاحب نے دنیا کی کل اقوام میں وحدت پیدا ہو جانے کا زمانہ اپنا زمانہ بتایا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں آپکے الفاظ یہ ہیں:-

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اسلئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۸۳-۸۲)

ناظرین کرام! کیسا اچھا دلفریب نظارہ ہے اور کیسا اچھا معشوقانہ وعدہ ہے جو اسی طرح پورا ہوا جس طرح عرب کا مشہور شاعر متنبی کہتا ہے ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

احمدی دوستو! اسلامی دنیا کے مخصوص بقول مرزا صاحب یاجوج ماجوج (انگریز اور روس) تو ... اسلامی جھنڈے کے نیچے آگئے ہونگے. اور ... تو بتاؤ تو تمہارے مقام مقدس قادیان کے ... سکھ عیسائی. اور چوہڑے چمار وغیرہ تمہارے اسلامی جھنڈے کے نیچے آگئے؟ ... آگئے ہونگے! مگر ہمارے سننے میں آیا ہے کہ ... دنوں ... نے ... گرا دیا تھا ... گریا ہوگا.

ناظرین کرام! ہم نے جو کچھ لکھا ہے دراصل دونوں (دجالیوں اور قادیانیوں) کی تصویر کا ایک ہی رخ ہے. مناسب ہے کہ ہم دوسرا رخ بھی دکھائیں پس آپ ... !

فن شاعری میں اعلیٰ کمال یہ ہے کہ تخیل اور تصور کو ... دکھایا جائے ... شاعر اپنی محبوبہ کی خیالی ملاقات کو کس خوبی سے بیان کرتا ہوا کہتا ہے ؎

عجبت لمسراها وانى تخلصت
الي وباب السجن دوني مغلق

(میں حیران ہوں کہ میں جیل میں قید ہوں اور دروازہ جیل کا بند ہے تو محبوبہ میرے پاس کیسے آجاتی ہے.)

بیشک اسی شاعرانہ تخیل پر مرزا صاحب نے ایک بات کہہ دی تھی اب اس کو واقعات میں تلاش کرنا بےکار ہے. مضمون شعری کو شعری حیثیت سے جانچنا چاہئے. دیکھئے خود مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام میں ایک شعر یوں لکھتے ہیں. ؎

ہم مرگئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم! تیرے ایسے پیار پر

فن شاعری کی حیثیت میں یہ شعر موزوں اور صحیح ہے لیکن واقعہ کی حیثیت سے غلط ہے. کیونکہ مرزا صاحب مرنے کے بعد نہ بولے تھے نہ بول سکتے تھے. پس اسی طرح ان بزرگوں کے کلام کو جانچنا چاہئے. ؎

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ف محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو وہ دراصل وعدہ پورا کرتی ہے. کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہوتا ہے کہ وعدہ پورا نہ کریگی.

٭ حاشیہ ازالہ اوہام مصنفہ مرزا صاحب منہ

مسیح پھر زمین پر

(۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء کے بعد سے آگے)

اس سے قبل مضمون کا ایک حصہ تین قسطوں میں اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۱ مئی، ۱۴ جون اور ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء میں طبع ہو چکا ہے. اب دوسرا حصہ شروع کیا جاتا ہے جس میں سب سے پہلے احادیث کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے. پھر جس حصے کی تشریح ضروری ہے حسب استطاعت عرض کی جائیگی واللہ الموفق والمعین.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ رومی اعماق اور دابق میں نہ اتریں. اُس وقت ان کے مقابلہ میں زمین کے سب سے نیک لوگ مدینہ منورہ سے لشکر بن کر نکلیں گے پس جب وہ آمنے سامنے ہونگے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اور اُن لوگوں (جنہوں نے کہ ہمارے آدمیوں کو قید کرلیا ہے) کے درمیان میں سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم ان سے جنگ کریں. اس پر مسلمان کہیں گے نہیں خدا کی قسم ہم آپ کے اور اپنے بھائیوں کے درمیان میں سے نہیں ہٹیں گے. پس وہ آپس میں لڑ پڑیں گے. ایک تہائی لشکر تو بھاگ جائیگا جن کی اللہ تعالیٰ کبھی بھی توبہ قبول نہیں کریگا. اور ایک تہائی قتل ہوکر شہید ہوجائینگے جو کہ اللہ کے نزدیک افضل شہید شمار ہونگے اور ایک تہائی فتح پالیں گے. اور انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی. پھر وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے. اس دوران میں کہ وہ غنیمت کا مال بانٹ رہے ہونگے اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت سے لٹکا رکھی ہونگی کہ شیطان چلا کر پکاریگا کہ (مسیح الدجال) دجال تمہارے گھروں میں گھس پڑا ہے پس وہ نکل کھڑے ہونگے. لیکن یہ بات جھوٹ نکلیگی. ہاں. جب ملک شام میں پہنچیں گے تو دجال نکل پڑیگا. اس دوران میں جبکہ وہ لڑائی کے لئے تیاری کر رہے ہونگے. صفیں درست کر رہے ہونگے اور نماز کے لئے تکبیر ہو رہی ہوگی تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے اور انہیں امام بن کر نماز پڑھائیں گے جب خدا کا دشمن (دجال) حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دیکھیگا تو یوں گھلنے لگیگا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے. اگر وہ اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو ضرور سارے کا سارا ہی گھل جائے. لیکن اللہ تعالیٰ اُسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہی قتل کروائیگا اور عیسےٰ علیہ السلام لوگوں کو اُس (دجال) کا خون اپنے نیزے میں دکھائینگے.

(صحیح مسلم - باب الملاحم)

حضرت نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اگر وہ نکل پڑا اور میں موجود ہوا تو آپ کی طرف سے میں اُس سے جھگڑونگا اور اُس کے خروج کے وقت اگر میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی خود ہی جھگڑا نپٹا لیگا میرا اللہ ہر مسلمان کا رکھوالا ہے. وہ دجال ایسا جوان ہے کہ اُس کے بال گھنگریالے ہیں. اور اس کی آنکھ اصل جگہ سے بہت بلند ہے گویا کہ عبدالعزیٰ بن قطن سے ملتا جلتا ہے. پس جس مسلمان شخص کو ملے اسے اُس کے خلاف سورہ کہف کی شروع آیتیں پڑھنی چاہئیں کیونکہ ان آیتوں سے تم اُس (دجال) کے فتنہ سے بچے رہوگے. دجال ملک شام اور ملک عراق کے درمیان علاقہ

سے خروج کریگا اور دائیں اور بائیں فساد پھیلاتا جائیگا اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا (صحابہ) ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چالیس دن۔ پہلا دن سال کے برابر، دوسرا دن مہینہ کے برابر تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی (۳۷) دن تمہارے دنوں کے برابر ہونگے۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اُس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہمارے لئے کافی ہوگی۔ فرمایا۔ نہیں۔ وقت کا اندازہ کر کے پڑھ لینا۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا زمین میں چلنا پھرنا کیسے ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس بادل کی طرح ہوگا جس کو ہوا اُڑائے پھرتی ہے ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دیگا وہ اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پھر آسمان کو حکم دیگا بارش ہوگی زمین پر سبزیاں اُگیں گی۔ اُن کے مویشیوں کے بڑے بڑے کوہان ہونگے بہت دودھ ہوگا اور سب مویشی موٹے تازے ہونگے۔ پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے۔ اس پر اُن سے ناراض ہوکر چلا جائے گا۔ وہ لوگ کنگال ہوجائیں گے اور اُن کے پاس کچھ نہیں رہے گا۔ پھر ایک ویرانے پر سے گزریگا اور اُسے خزانے نکالنے کا حکم دیگا خزانے اُس کے پیچھے ایسا ہی ہولیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنی رانی کے پیچھے روانہ ہو پڑتی ہیں۔ پھر ایک جوان آدمی کو بلائے گا اور اُسے تلوار سے دو ٹکڑے کرکے دور پھینک دیگا، پھر اُسے آواز دیگا تو وہ جواب دیگا۔ اور خوشی کے مارے مسکرا رہا ہوگا اس دوران میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو بھیجیگا پس وہ دو رنگدار چادروں میں لپٹے ہوئے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں نازل ہونگے کہ آپ کے سر مبارک سے موتیوں کی طرح قطرے

ٹپک رہے ہونگے۔ جس کافر کو آپ کے سانس کی ذرا بھر بھی ہوا پہنچیگی وہ مرجائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا وہاں تک پہنچیگی کہ جہاں تک آپ کی نگاہ کام کریگی۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کی تلاش میں نکل پڑیں گے حتی کہ اسے باب لد میں جالیں گے اور اسے قتل کردیں گے اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اس قوم کے پاس [illegible] جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا ہوگا [illegible] جنت میں [illegible] کی خوشخبری دیں گے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کریگا کہ میرے بندوں کو [illegible] [illegible] قوم نکلنے [illegible] کا مقابلہ [illegible] [illegible] تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالیگا اور وہ ٹڈیوں کی طرح بلند جگہوں سے میدان میں اتر پڑیں گے [illegible] پانی پر سے گذریں گے [illegible] سارا پانی چٹ کرجائیگی اور جب دوسری [illegible] آئے گی تو کہیں گے کہ اس میں تو شاید کبھی ہی پانی ہوا ہوگا تب وہ بیت المقدس کے پہاڑ خمر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو مارڈالا ہے اب ہمیں آسمان والوں کو قتل کرنا چاہئے سو وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور اللہ تعالیٰ اُن تیروں کو خون آلودہ [illegible] زمین پر گرادیگا۔ اب اللہ کا نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھی گھرے رہیں گے حتی کہ اس وقت ایک بیل کا سر سو ڈالر سے بھی زیادہ گراں ملیگا۔ اس سے تنگ آکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ کا نبی اور اُس کے ساتھی یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے لئے دعا مانگیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں پر ایک کیڑا بھیج کر انہیں ایک ہی دفعہ ہلاک کردیگا۔ پھر اللہ کا نبی اور اُس کے ساتھی کوہ طور سے نیچے اتر آئیں گے مگر زمین پر ایک بالشت بھر بھی ایسی جگہ نہ ہوگی کہ جو یاجوج ماجوج کے مردوں کی بدبو سے خالی ہو۔ پس اللہ کا نبی عیسیٰ علیہ السلام بن مریم اور اُس کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی لمبی گردنوں والے

غالباً سیمرغ بھیجے گا جو کہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو کہیں کا کہیں پھینک دیں گے۔

اور ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو وہ نہبل میں پھینک دیں گے۔ مسلمان لوگ یاجوج ماجوج کے تیروں، ترکشوں اور کمانوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے زور کا مینہ برسائیگا کہ جس سے اینٹوں کے بنے ہوئے مکانات اور خیمے وغیرہ بہ جائیں گے اور زمین ندی نالوں کی طرح پانی سے دھل جائے گی۔ پھر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد زمین کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے پھل اُگائے اور ویسے ہی پہلے کی طرح خیر و برکت سے بھر جائے بلکہ اُس وقت یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو بہت سے لوگ (جماعت) کھا سکیں گے اور اُس کے چھلکے کے سایہ میں آرام کرسکیں گے اور دودھ میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی کے دودھ سے ایک بڑا گروہ سیر ہوسکیگا۔ اور ایک دودھ دینے والی گائے کے دودھ سے ایک بڑا کنبہ سیر ہوسکیگا۔ اور ایک دودھ دینے والی بکری کے دودھ سے ایک گھر کے سارے افراد سیر ہوسکینگے۔ پھر اس دوران میں ہی ہونگے کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ اور خوشگوار ہوا چلائیں گے جس سے کہ مومنوں کی بغلوں میں کچھ نکل آئے گا اور ہر مومن کی جان قبض کرلی جائے گی اور صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو کہ گدھوں کی طرح دولتیاں جھاڑتے پھرینگے۔ پس یہی لوگ ہیں کہ جن پر قیامت قائم ہوگی۔

اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے مگر دوسری روایت تطرحھم بالنھبل سے سبع سنین تک کو ترمذی نے روایت کیا ہے

ترجمہ | حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ قیامت تک اللہ کی راہ میں حق کی خاطر جہاد کرتا رہے گا اور غالب رہے گا حتی کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے اور مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیگا کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام)

میں نماز پڑھا دیں، تو عیسیٰ علیہ السلام جواب میں کہیں گے نہیں بعض تمہارے اوپر بعض کے امیر ہے اللہ نے اسی امت کو یہ شرف بخشا ہے اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر اتریں گے۔ پھر شادی کریں گے اولاد ہوگی اور پینتالیس سال تک ٹھہریں گے پھر فوت ہونگے اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کئے جائیں گے۔ پس قیامت کے دن میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی مقبرہ سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے درمیان سے اٹھ کھڑے ہونگے اسے ابن جوزی نے کتاب الوفا میں نقل کیا ہے۔

راقم مولوی محمد شفیع از قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ

چیلنج بنام خلیفہ صاحب قادیانی

میں اپنے ایمان کو قائم رکھ کر کہتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کو دعویٰ مسیح موعود میں غیر صادق جانتا ہوں

بخدمت جناب میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی۔ میں نے آپ کو بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء چیلنج دیا تھا سو میں آج تک آپ کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔ جس کے باعث اب میں دوبارہ آپ کو بذریعہ چیلنج دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے تحریر کردہ چیلنج کا جواب دیویں جو یہ ہے

تسلیم! آپ کا اخبار مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء الفضل میری نظر سے گذرا۔ جس کے صفحہ ۳ کالم ۱ سطر ۲ میں آپ کے مرید مفتی محمد صادق نے یوں ارقام فرمایا ہے

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی۔ اس کی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی مگر دوسرا مسیح شادی کریگا۔ اس کے اولاد ہوگی اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا"

میں اس عبارت کو مدنظر رکھتا ہوا آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ میری تسلی فرمائیں گے۔

(۱) کہ وہ کونسی مقدس عبرانی کتابیں ہیں (۲) ان کا کیا نام ہے (۳) اور کس سن میں وہ مقدس کتابیں تصنیف ہوئیں (۴) اور کون ان کے مصنف تھے (۵) کس اور کونسے صفحہ پر ہے؟ اگر آپ اور آپ کا مرید حوالہ نہ دکھا سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے والد مرحوم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعویٰ مسیح موعود میں کاذب تھے اور حضور مسیح ناصری کی آمد دوبارہ ضروری ہے۔

راقم، مسیح ناصری کا ادنےٰ خادم
ایم طفیل مسیح۔ مسیحی امرتسری
(تحریر ۲۵/۱۲/۱۴)

× آپ کے جواب پر آپکے والد مرحوم کے مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری پر پورا مکمل مضمون انشاء اللہ لکھونگا۔

تنقید جیراجپوری اور حدیث

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

منکرین حدیث نے آج تک جس قدر بحث کی ہے وہ کسی اصول پر نہیں کی بلکہ انکار کی وجوہات میں چند حدیثیں ملا دیتے ہیں جن کو منکرین خود قابل اعتراض سمجھتے ہیں۔ خدا بھلا کرے حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری کا جنہوں نے اس کو اصولی شکل میں پیش کرکے یہ اعلان کردیا کہ اگر کسی حدیث کے متعلق ثابت ہوجائے کہ وہ قطعی قول رسول ہے تو پھر کوئی بحث ہی نہیں رہ جاتی۔ مگر ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ حدیثوں کا قول رسول ہونا غیر یقینی اور ظنی ہے (حوالہ مذکور)

چاہئے تو یہ تھا کہ اول وہ اصول لکھتے جن سے کسی قول کا قول رسول ہونا ثابت ہوسکتا پھر اس دعوے (حدیثیں ظنی غیر یقینی ہیں) کا ثبوت اصولاً پیش کرتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ چند دعاوی بلا دلیل ذکر کردیئے ہیں اور بس دعویٰ بلا دلیل توجہ کے قابل نہیں ہوتا مگر چونکہ ہماری غرض اس بحث کو اصولی طور پر حل کرنا ہے۔ شاید قلوب سلیم صحیح طریق کی طرف مائل ہوجائیں اس واسطے جواب لکھا جاتا ہے۔ بہرحال آپکے دعاوی یہ ہیں۔

(۱) حدیثیں تمام تر ظنی ہیں (۲) خبر واحد یقین کا فائدہ نہیں دیتی (۳) صحاح ستہ کی کل حدیثیں جو اہلسنت میں مقبول ہیں خبر واحد ہیں اور تمام تر مظنون (۴) اکثر ائمہ حدیث نے کہا ہے کہ ایسی کوئی حدیث موجود نہیں جس پر متواتر کی تعریف صادق آتی ہو (۵) بالعموم ائمہ حدیث ایک حدیث کے بھی لفظاً متواتر ہونے کے قائل نہیں (حوالہ مذکور)

ہم پہلے ان دعاوی کا جواب مختصراً دیکر پھر اصولی بحث کی طرف متوجہ ہونگے۔ پس نمبر (۱) جواب سنئے!

(۱) بالکل غلط دعویٰ بلا دلیل ہے اس لئے قابل التفات نہیں۔

(۲) خبر واحد کا یہ حکم نہیں۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔ وقد یقع فیھا ای فی اخبار الاحاد ما یفید العلم النظری بالقرائن علی المختار خلافا لمن ابی ذالک (شرح نخبہ صفحہ ۷) یعنی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خبر احاد میں قرینہ قائم ہوجائے تو وہ بھی علم استدلالی کا فائدہ دیتی ہے بعض لوگ اس کے خلاف ہیں لیکن مختار (صحیح) مذہب یہی ہے۔

(۳) آپ اپنے علم کی بنا پر جو چاہیں کہہ دیں محدثین کی تصریحات اس کے خلاف ہیں صرف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ازھار المتناثرہ ہی ملاحظہ کرلیتے تو ایسا نہ کہتے۔ رسالہ مذکور میں صحاح کے علاوہ دیگر کتب کی اکثر احادیث کو متواتر لکھا ہے۔

(۴) اس دعوے کے مطابق جب آپ ائمہ حدیث کے اقوال پیش کرینگے تو جواب دیا جاویگا ورنہ ہم کہیں گے

سے اصلاح لاہور ۷ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ

بیاض القرآن اردو صفحہ ... ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب (۱۹۰) بیاض القرآن اردو کے چوتھے صفحہ ... (مفہوم)

سبحانك هذا بهتان عظیم۔
مٹ جواب بضمن عکہ ہو چکا۔

امام غزالی کی کتاب المستصفیٰ سے جو آپ نے خبر واحد لا یفید العلم عبارت نقل کی ہے اور صہ کا حوالہ دیا ہے۔ ہمیں یہ حوالہ نہیں ملا۔ حتی الوسع دوسرے متعلقہ صفحات پر بھی نظر ڈالی گئی مگر نہیں ملا۔ بلکہ اس کے خلاف یہ ملا۔

وکلام من ینکر خبر الواحد ولا یجعله حجة فی غایة الضعف۔ صہ ج ۱

آپ اپنا حوالہ صحیح پیش کریں گے تو اس پر غور کیا جاوے گا۔

اس کے بعد آپ نے صحیح مسلم کے مقدمہ کی ایک روایت سے ثابت کرنا چاہا ہے کہ صحابہ نے روایت حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

صحیح مسلم میں مروی ہے کہ بشیر بن کعب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے حدیث بیان کرنی شروع کی انہوں نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا بشیر نے کہا کہ کیا بات ہے جو آپ میری حدیث نہیں سنتے فرمایا کہ کبھی وہ زمانہ تھا کہ جب کوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہم دوڑ کر جھپٹتے اور کان لگا کر سنتے مگر جب سے لوگوں نے ہر قسم کی رطب و یابس روایتیں شروع کیں اس وقت سے ہم نے حدیث کو ترک کر دیا۔ (الاصلاح لاہور۔ ۱۷ مئی ۳۵ء)

مگر حافظ صاحب نے نقل روایت میں دیانت سے کام نہیں لیا۔ سنئے اصل الفاظ حدیث یوں ہیں:۔

جاء بشیر ابن کعب العدوی الی ابن عباس فجعل یحدث ویقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعل ابن عباس لا یاذن لحدیثه ولا ینظر الیه فقال یا ابن عباس مالی لا اراك تسمع لحدیثی احدثك عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تسمع فقال ابن عباس انا كنا مرة اذا سمعنا رجلا يقول قال رسول اللہ ابتدرته ابصارنا واصغينا اليه باذاننا فلما ركب الناس الصعبة والذلول لم ناخذ من الناس الا ما نعرف۔ (مقدمہ مسلم صہ)

بشیر ابن کعب عدوی حضرت ابن عباس کے پاس آئے اور انہوں نے ابن عباس سے حدیث بیان کرنی شروع کی اور انہوں نے کان نہ لگایا بلکہ نظر بھی نہ کی بشیر کے سوال پر فرمایا ایک وقت تھا کہ ہم حدیث بیان کرنے والے کی طرف آنکھ اور کان جھکا دیتے تھے مگر جب لوگ صحیح و سقیم کو بیان کرنے لگے تو اب ہم لوگوں سے وہی لیتے ہیں جس کو ہم جانتے ہوں کہ وہ صحیح ہے۔

بتائیے اس روایت میں وہ الفاظ کہاں ہیں جن کا ترجمہ آپ نے ہم نے حدیث کو ترک کر دیا کیا ہے

تعجب ہے حافظ صاحب پر ہمیں حضرات منکرین حدیث پر تعجب آتا ہے کہ جب کبھی کوئی روایت ان کے منشیہ مطلب ملتی ہے خواہ وہ سند کی حیثیت سے وہ بے وضع ہی کیوں نہ ہو بلا دھڑک بیان کر دیتے ہیں اور جو حدیث ان کے خیالات کے خلاف ہو خواہ دنیا کے تمام اصولوں کے مطابق صحیح ہو اس کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں

یہاں بھی آپ نے یہ واقعہ سے تو انکار کرتے ہیں مگر تذکرۃ الحفاظ کی دو روایتیں استدلالاً پیش کرتے ہیں جن کو خود مصنف تذکرہ بھی صحیح نہیں مانتے۔ چنانچہ وہ روایت جس میں حضرت ابوبکر کے حدیثیں جلا دینے کا ذکر ہے اس کے متعلق خود مصنف لکھتا ہے "فهذا لا یصح" یہ روایت صحیح نہیں (صہ آخری جلد)

باقی روایات جو خلفائے راشدین کے متعلق آپ نے نقل کی ہیں ان سب کا ایک ہی جواب ہے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا اسی غرض سے کیا کہ حدیث نبوی کو خوب جانچ پڑتال سے نقل کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی راوی حدیث سے ثبوت مانگا تو ثبوت ملنے پر ارشاد فرمایا:۔

اما انی لم اتهمك ولكنی احببت ان اتثبت

یعنی میں نے تجھے متہم نہیں کیا لیکن یہ پسند کرتا ہوں کہ (روایت حدیث میں) خوب تحقیقات کروں

اسی لئے حضرت عمر کے زمانہ خلافت کی روایات کے متعلق حضرت امیر معاویہ فرمایا کرتے تھے:۔

علیکم من الحدیث بما کان فی عهد عمر فانه کان قد اخاف الناس عن الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی تم عمر فاروق کے زمانہ کی روایات کو بے دھڑک بیان کر دیا کرو کیونکہ وہ لوگوں کو رسول اللہ سے روایت کرنے میں بہت ڈرایا کرتے تھے (تذکرہ)

امام ذہبی (صاحب تذکرہ) حضرت عمر کے متعلق لکھتے ہیں:۔

هو الذی سن للمحدثین التثبت فی النقل

(سب سے پہلا) وہی شخص ہے جس نے محدثین کی رہنمائی تحقیقی نقل میں کی (صہ ج ۱)

اس قسم کی شہادتیں بکثرت موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حدیث کے مطابق فیصلہ کیا کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی روایت پیش کرتا مزید تحقیقات کے بعد اس کو تسلیم کرتے اور اسی پر فیصلہ کرتے۔ چنانچہ خلافت کا فیصلہ حدیث کے مطابق ہوا وراثت کا تصفیہ حدیث کے موافق طے ہوا

آیندہ ہم مختصراً وہ اصول پیش کریں گے جن کی رو سے محدثین رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے احادیث کی جانچ پڑتال کی ہے اگر حافظ صاحب یا ان کے ہمنواؤں کے نزدیک وہ صحیح نہ ہوں تو وہ ان کی غلطی بتاتے ہوئے وہ اصول تحریر فرما دیں جن کے مطابق کسی خبر کو صحیح یا غلط قرار دیا جا سکے۔

(باقی)

پیام اسلام امت مرحومہ کے نام

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب ناظم شعبۂ اشاعت مدرسہ دار العلوم عربیہ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

اے امت مرحومہ! ... غور کے کانوں سے سن!!! دیکھ آج تیری حالت کیسی ... ہو رہی ہے زمین باوجود فراخ اور وسیع ہونے کے تجھ پر تنگ آرہی ہے۔ تیری عظمت و رفعت ... پانی ہو چکی ہے تو آج ... ذلیل و خوار ہے۔ دنیا تیرے سایہ سے نفرت کرتی ہے، دنیا والے تیرے ذکر سے اجتناب کرنے میں ... تیرے ... جا رہا ہے جو ... آتا ہے تیرے لئے بدتر ثابت ہوتا ہے جو گھڑی آتی ہے تیرے لئے مصائب و آلام کے نئے سامان لاتی ہے

اے امت مرحومہ! کبھی غور بھی کیا آخر یہ بات کیا ہے اور تیری تنزلی اس قدر ترقی پذیر کیوں ہے؟ کیا باری تعالےٰ کے وہ وعدے جو تیری حمایت و نصرت کے لئے اس نے تجھ سے کئے تھے پورے نہیں ہوئے؟ کیا اللہ پاک نے تجھ کو دنیا و آخرت کی ساری نعمتوں کا مالک نہیں بنایا؟ کیا یہ غلط ہے کہ تو ایک ہزار سال تک زمین پر تخت و تاج کی مالک رہ چکی ہے۔ تو دیکھتی نہیں تیری عظمت گذشتہ کے آثار ابھی تک دنیا میں تیری رفعت شان کی گواہی دے رہے ہیں وہ کونسی ترقی ہے جو تجھ کو نہیں ملی؟ علم و دولت حکومت و ریاست یہ سب چیزیں تیری غلامی میں رہ چکی ہیں دنیا کی بڑی بڑی قومیں تیری بہادری کو تسلیم کر چکی ہیں۔ قوی و مستحکم حکومتیں تجھ کو خراج غلامی ادا کر چکی ہیں۔ تیرا پرچم شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک لہرا چکا ہے۔

اے امت مرحومہ! یاد کر ایک زمانہ تو وہ تھا جبکہ غیر مسلم تیرے لئے راستہ چھوڑ دیا کرتا تھا اور تیرے افراد جدھر جاتے تھے اغیار کی انگلیاں اودھر اٹھتی تھیں کہ وہ مسلم محمدی جا رہے ہیں۔ تیری ہیبت کا یہ عالم تھا کہ دوسرے لوگ تیرے سامنے دم مارنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ ایک زمانہ یہ ہے کہ ہر طرف تیرا ماتم کیا جا رہا ہے۔ تیری تنزلی ضرب المثل بن چکی ہے، تو روٹیوں کی محتاج ہے کپڑوں کی محتاج ہے تیرے بے شمار گھرانے ایسے ہیں جن میں مہینوں فاقے گذر جاتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کو زمانہ آج انسانوں کی جماعت میں بھی شمار کرنے کے لئے تیار نہیں جو ظلم و جور سہتے سہتے کے عادی ہو چکے ہیں، غلامی پر قانع ہو چکے ہیں، جن کی ذہنیتوں سے ترقی کا خیال محو ہو چکا ہے جن کے تخیلات بلندی سے پستی کی انتہا پر پہنچ چکے ہیں، جو کہ اغیار کی محکومی کو اپنے لئے سرمایہ حیات سمجھتے ہیں۔

اے ملت اسلام! کیا تیرا دین برحق اب دنیا سے معدوم ہو چکا؟ کیا تیرے اللہ کی طاقتیں اب سلب ہو چکیں؟ نہیں ہرگز نہیں، وہ اللہ جس نے تجھے ازمنہ ماضیہ میں اقوام عالم پر سرفرازی بخشی اب بھی زندہ موجود ہے اور اس کی طاقتوں میں کوئی زوال نہیں آیا وہ حی قیوم ہے وہ بدیع السموات والارض ہے۔ مگر سچ جان لے! تو نے اس معبود حقیقی سے رشتہ محبت کاٹ دیا اس کے میثاق محبت کو نذر نسیان کر دیا اس کے سچے صادق المصدوق پیام رساں سے تعلق غلامی و اطاعت توڑ دیا اور حقیقی ملت بیضا جس کی شان میں لیلہا کنہارہا کہا گیا تھا کو تو نے جواب دیدیا۔ تیرا رواجی ورسمی اسلام اب بجائے وحدت پرستی کے کثرت پرستی کی تعلیم دیتا ہے تو نے غیر اللہ کی محکومی، حجر و شجر کی عبادت، قبر پرستی و جھنڈا پرستی و استبداد و سرمایہ پرستی کو اسلام سمجھ لیا ہے معبود حقیقی کی لذت بخش عبادت کو چھوڑ کر تو نے رواج پرستی کی لعنت کا طوق اپنے گلے کا ہار بنا لیا ہے۔ سید الانبیاء علیہ التحیہ والثنا سے تعلق کاٹ کر اپنے مصنوعی ائمہ و بزرگان مشائخ و اساتذہ کو تخت نبوت کا وارث قرار دے لیا ہے۔ قرآن شریف تیرے نزدیک عمل کے لئے نہیں صرف تبرکاً تلاوت کرنے اور جز و دانوں میں بند کر کے لٹکا دینے کے لئے ہے۔ تیری نمازیں ریا کاری کا مظاہرہ ہیں، تیرا روزہ ایک ادائیگی رسم کا نام ہے تیری زکوٰۃ نام و نمود کے لئے ہے۔ یہ سب حقائق ہیں جن کا انکار کرنا حقیقت کا خون کرنا ہے۔ پس اگر تو قعر ذلت سے نکلکر پھر دوبارہ بام ترقی پر جلوہ گر ہونا پسند کرتی ہے تو آ جا باری تعالی کی رحمتوں کے دروازے تیرے لئے ہر وقت کھلے ہوئے ہیں۔ آ میں کامیابی کا وہ راستہ تجھ کو دکھلاؤں جس پر چل کر تو منزل مقصود کو پہنچ سکتی ہے اور لیلائے مراد کے وصال سے لطف اندوز ہو سکتی ہے اور دنیا و عقبیٰ کی جملہ خوبیوں کا استحقاق حاصل کر سکتی ہے۔ لفاظی و عبارات آرائی یہاں مقصود نہیں۔ غرض سیدھا و صاف راستہ بتلانا ہے اس لئے ادھر ادھر کے سارے پریشان تخیلات کو اپنے ذہن سے نکال کر اس صدائے حق کو غور سے سن!

(۱) اسلامی توحید کو اسلام نے اپنے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے مختصر الفاظ میں بیان کر دیا ہے یہ توحید اپنے اندر ایسی عظمت و رفعت رکھتی ہے کہ جو قوم اسکو اختیار کرلے وہ ضرور ہی عظمت و رفعت کے مقام اعلےٰ پر فائز المرام ہو جاتی ہے۔ اس توحید کی کشش و جاذبیت کا یہ حال ہے کہ جس دل میں یہ جگہ پکڑ لے وہ دنیا و اہل دنیا و اسباب دنیا الغرض ساری چیزوں کو ٹھکرا کر محض ایک شاہنشاہ حقیقی کا پرستار بن جاتا ہے اور کسی غیر اللہ کے لئے اس دل میں جگہ باقی رہتی ہی نہیں اسے کسی ظالم و جابر انسان کا تغلب کسی فرعون صفت بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت اس کے پائے ثبات میں لغزش پیدا کر سکتی ہے۔ ساری مادی طاقتیں اس کی آنکھوں میں نقش بر آب کی مانند ہو جاتی ہیں مگر صد افسوس کہ امت اسلامیہ نے آج اس توحید حقیقی کو فراموش کر کے اسلام کو ذلیل کر دیا ہے۔ آج مسلمان قوم کی اکثریت ایسی ہے جو ہر کہ و مہ کے سامنے سر جھکانے کو اپنے لئے باعث عزت سمجھتی ہے۔ اپنے جیسے کمزور

انسانوں کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو نے کو اپنی عزت
ورزق کا سبب قرار دیتی ہے۔ چونکہ ان سے توحید حقیقی
کا جلوہ محو ہو چکا ہے اس لئے [illegible] ہزار
ہر قبر ہر جھنڈے کی پرستش کے لئے [illegible]
ہزاروں ایسے مکار لوگ ہیں جو [illegible]
پیری وفقیری و درویشی کے [illegible]
میں پھانس لینے میں کامیاب ہو جاتے [illegible]
ایسی قبریں ہیں جو ان کا واقف [illegible]
عبادت و حمد الله کے فضل [illegible]
میں جہاں تحسین [illegible]
کی جاتی ہیں [illegible]
جاتا ہے ان کے نام [illegible]
لئے ہزاروں روپیہ پانی کی [illegible]
جس قوم میں عبادت [illegible]
جو قوم قبروں مزاروں [illegible]
وہ قوم دنیا پر کیونکر غیر الله [illegible]
سکتی ہے۔ ایسی قوم پر جس قدر [illegible]
ایسی قوم پر جس قدر آلام و آفات [illegible]
ہو تھوڑا ہے۔

اے امت مرحومہ [illegible]
کہ تو مسجد میں اللہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر [illegible]
وایاک نستعین کہہ [illegible]
ہے اور دوسری طرف تو [illegible]
و مختار تصور کرتی ہے [illegible]
حق پوشی کرتی ہے۔ قبروں اور مزاروں [illegible] کے
سامنے ہاتھ باندھ کر اپنی حاجات [illegible]
سے امداد کی طالب ہوتی ہے۔ [illegible]
بتلا تو سہی کیا اسلامی توحید کا [illegible] کیا ایک
اکیلے وحدہ لا شریک رب العالمین کے پرستار
ایسے ہی ہوا کرتے ہیں؟ کیا قرآن پاک کی یہی [illegible] ہے۔
تو نے بجائے ایک معبود کے ہزاروں معبود بنا رکھے
ہیں، بجائے ایک قبلہ کے تیرے سینکڑوں قبلے [illegible]
موجود ہیں۔ تو نے مکابر و مآثر بزرگان کو مساجد کی طرح
مزین کر رکھا ہے ان میں چراغ، روشنی، جھاڑ و [illegible]

کو تو نے اسلام کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الله کی پرستش کرنا [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible] ذرا بھی [illegible] اور
[illegible] رسالت ہے۔ آج امت [illegible] سینکڑوں [illegible]
اور [illegible] میں [illegible]
[illegible] کوئی مستقل [illegible]
[illegible] اقوال و تاویلوں میں [illegible]
[illegible] کئے ہیں
اور ہر فرقہ [illegible]
ہے۔ دوسرے فرقہ کو [illegible] مقابلہ [illegible] سے محروم
قرار دیتا ہے۔ اس افتراق نے امت کی کمر توڑ ڈالی

ہے [illegible] اسلام کی قوت و طاقت کو ٹکڑوں [illegible]
[illegible] کر دیا۔ [illegible] دیکھو کہ طوفان [illegible]
[illegible] لڑائی سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہ امت [illegible]
[illegible] طور پر گروہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] اختلافات کا [illegible] دوبارہ اتحاد
[illegible]
[illegible] کر دیا تھا
اے امت [illegible] کہ حقیقی
[illegible] کو [illegible]
اور اسلام [illegible] ان خود ساختہ صنموں سے [illegible]
اس نے اپنے [illegible] والے [illegible] اور صرف علم
[illegible] تو [illegible] ان کو ترک نہیں کرتی [illegible]
آن [illegible] پرستی [illegible] کر دے اس
[illegible] خود ساختہ [illegible] آزاد
ہے [illegible] امت کو بھی [illegible] سے
آزاد [illegible] ہے وہ تقلید
آبائی [illegible] کا دماغ ہر وقت
آزاد [illegible]
[illegible] مسلم کی ناک میں [illegible] اور وہ
اطاعت محمد کی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
انما مومن کالجمل الانف حیثما قید انقاد۔
[illegible] الوہیت و رسالت کے حقوق و مراتب کو
خوب سمجھ لینے کے بعد شادی و غمی کی فضول رسموں کو خیرباد

کرو۔ اپنے ہر کام میں اسوۂ محمدیہ کو مدنظر رکھ اسراف و تبذیر سے بچ اب فضول خرچی کا زمانہ نہیں رہا جو قوم اس لعنت سے باز نہ آئے گی تباہ و برباد ہو جائے گی لطافت شعاری نفیس رکھنا زندہ قوموں کی نشانی ہے نماز و روزہ صحیح طور پر ادا کر ظاہر و باطن کو درست کر۔ اور سنت حسنہ و عادت حسنہ اختیار کر کہ یہ چیزیں اسلام کے زیور ہیں۔ مکاری دغابازی چوری زناکاری شراب خوری جوئے بازی اور اس قسم کی جملہ بازیاں شتر کو پامستر افشاں کر کہ ذمہ تما ہیں۔ دھکیل رہی ہیں۔ آج امت جزو دل ترلیف گھرانے ان رکوت کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

تحیشمر و سینما بین سب کرمت ہے نہ اپنی اولاد کو جانے دے۔ یہ اس صدی کی بہت بڑی لعنت ہے جس میں امت گرفتار ہوتی جا رہی ہے۔ اگر یہی رفتار رہی تو خطرہ ہے کہ ہر جگہ کوٹھہ کا نقشہ نظر آئے۔

(۴) تجارت و زراعت سے دلچسپی پیدا کر اور وہ زمانہ یاد کر کہ جبکہ تجارت و زراعت تیرے گھر کی لونڈیاں تھیں آج تو ان سے اس قدر بیگانہ ہے کہ نام سے بھی آشنا نہیں۔ تجارت تیرے پیغمبر کی سنت ہے۔ پس تیرے لئے تجارت کرنے سے دونوں جہان میں کامیابی ہے ہر کام میں صداقت و دیانت محنت و امانت کو مدنظر رکھ کہ کامیابی کا یہی راستہ ہے ؎

اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

والحمد للہ اولاً و آخراً والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

مسلمان کی نجات کس چیز میں ہے

(از مولوی محمد علی سیکرٹری انجمن خدام اہل حدیث دینا نگر گورداسپور)

اللہ عزوجل اپنے کلام مجید میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

ترجمہ۔ بیشک ہم نے امانت سونپنے کو کہا آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر ان سب نے ٹھانا اور ڈرے اس کے اٹھانے سے اور کہا کہ ہم میں قدرت نہیں اس امانت کی رکھوالی کا اور اٹھایا اس امانت کو آدم علیہ السلام نے جو سب آدمیوں کا باپ تھا۔ بیشک آدمی ستم کرنے والا ہے اپنے اوپر جو ایسی امانت کے اٹھانے کا ذمہ لیا جسے آسمان اور پہاڑ نہ اٹھا سکے اور ڈرے۔ انجان ہے جو نہ سمجھا کہ آخر کو کیونکر تھام سکیگا اور امانت بے خیانت کیونکر درست پہنچائیگا

وہ امانت کیا تھی؟ مفسرین و ائمہ مجتہدین کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ امانت اطاعت ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا انسان ضعیف البنیان نے اپنے اس عہد کو کس طرح نباہا ہے۔ نباہا تو کیا وہ اپنے عہد کو سرے سے فراموش ہی کر بیٹھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہی نہیں۔ موجودہ مسلمانوں کو دیکھ لو وہ امانت کے ایک جز میں بھی پورے نہیں اتریں گے۔ اگر ان نام نہاد مسلمانوں کو مذہب سے کچھ دلچسپی ہوتی تو وہ منہ پھٹ یہ الفاظ نہ کہہ دیتے بلکہ انہیں یہ حدیث یاد ہوتی۔

مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا

ترجمہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کی تلقین کرو۔

اس امانت کے چاروں اجزا کو اگر بیان کیا جائے تو اس کے لئے ایک بڑی لمبی چوڑی تفصیل کی ضرورت ہے۔ سردست میں نماز ہی کو لیتا ہوں اور اسکی ضرورت کی اہمیت کو بیان کرتا ہوں۔ نماز وہ چیز ہے جو ایک مسلمان اور کافر کے درمیان حد فاصل ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔ اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ الصَّلٰوةُ (ترجمہ۔ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے) ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ (ترجمہ۔ جس شخص نے دیدہ دانستہ نماز ترک کر دی وہ کافر ہو گیا۔) یہاں کافر سے مراد اعتقادی کافر نہیں بلکہ عملی کافر مراد ہے۔ یعنی نماز کا وقت آگیا ہے اور مسلمان اذان سن کر بیٹھا رہا اس نے نماز نہیں پڑھی اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ اللہ کے حکم پر اپنے نفس امارہ کے حکم کو ترجیح دیتا ہے جبھی تو وہ بیٹھا رہا اگر اسے حکم خداوندی کا ذرا بھی پاس ہوتا تو فوراً اٹھ کھڑا ہوتا۔ اس کا بیٹھے رہنا ہی کفر ہے۔ اور خدا کی بجائے اس نے اپنے نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔

قرآن کریم مومنوں کی نجات کا ذریعہ اس نماز کو قرار دیتا ہے جس کے متعلق یوں ارشاد ہوتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ (ترجمہ۔ تحقیق فلاح پائی ان مومنوں نے جو اپنی نمازوں میں خشوع اور خضوع کرتے ہیں)

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ سب سے پہلے مسلمان کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اس کے بعد اپنی نماز میں خشیۃ اللہ پیدا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے تب جا کر وہ نماز کا مستحق ہو سکتا ہے۔ مگر جس میں پہلی چیز ہی موجود نہیں اس کا تو پھر خدا ہی حافظ ہے۔

حیف ہے مسلمانو ہماری زندگی پر۔ تمہیں معلوم نہیں کہ خدا نے ہمیں کس لئے پیدا کیا تھا۔ انسان کے پیدا کئے جانے کی علت غائی یہ تھی۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (ترجمہ۔ اور نہیں پیدا کیا ہم نے جنوں کو اور انسانوں کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں)

آہ! چودھویں صدی کے مسلمانو! تمہارے دماغوں کو کیا ہو گیا۔ آخر خدا سے منہ پھیر کر کدھر جاؤ گے؟ خدا ہم کو توفیق بخشے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(اقبال)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

گذشتہ ہفتے سے یہ بحث شروع ہے کہ کسی
مخلوق کو مالک الملک، شہنشاہ وغیرہ کہنا جائز
ہے یا نہیں۔ مولوی نعیم الدین نے تقویۃ الایمان
سے حدیث ابوالحکم نقل کر کے اس کا فائدہ
چھوڑ دیا تھا۔ آج اسی حدیث سے مضمون
شروع ہوتا ہے۔ ناظرین ماقبل سے ملا کر
پڑھیں۔ (مدیر)

ف یعنی یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور ہر جھگڑا مٹا دے
یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ آخرت میں ظہور کریگا ۔
پہلے پچھلے دین و دنیا کے جھگڑے سب صاف
ہو جاویں گے اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت
نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ
ہی کی شان کے لائق ہے اور اس میں وہ پایا
جاتا ہے اور کسی کو نہ کہے جیسے بادشاہوں کا
بادشاہ مالک سارے جہان کا خداوند خدا یگان
کر ڈالے معبود بڑا داتا بے پرواہ علی ہذا القیاس
پس اس حدیث کے فائدہ سے ناظرین پر واضح ہو
کہ بادشاہوں کا بادشاہ مالک سارے جہان کا
سوائے حق تعالیٰ کسی کے لئے کہنے کو منع فرمایا ہے ۔
مولوی نعیم الدین کا اپنی بدلگامی سے یہ کہنا کہ تقویۃ
الایمان والا کہتا ہے کہ حکم ماننا شرک ۔
لعنت اللہ علی الکاذبین

اب اہل انصاف قدرے تفصیل بتائید تقویۃ الایمان
ملاحظہ فرماویں تاکہ تصدیق کلام مولانا شہید مرحوم
اور تکذیب بہتانات مولوی نعیم الدین مانند آفتاب
و ماہتاب کے روشن ہو جاوے ۔

صحیح بخاری پارہ ۲۵ صفحہ ۹۱۶ میں حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اخنی الاسماء یوم القیامۃ عند اللہ
رجل تسمی ملک الاملاک. قال سفیان یقول
غیرہ تفسیرہ شاہان شاہ ۔
یعنی بدترین نام کا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
کے نزدیک وہ آدمی ہے کہ نام رکھا جاوے
شہنشاہ بادشاہوں کا بادشاہ
اور صحیح مسلم ج ۲ صفحہ ۲۰۸ میں یہ حدیث مذکور ہے ۔
اغیظ رجل علی اللہ یوم القیامۃ واخبثہ
واغیظہ علیہ رجل کان یسمی ملک الاملاک
لا ملک الا اللہ ۔
یعنی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
قیامت کے دن غصہ کے لائق اور خبیث وہ
آدمی ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ بادشاہوں
کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ سوائے اللہ تعالیٰ
کے کوئی ۔
فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے ۔
ویلتحق به ما فی معناہ مثل خالق الخلق و
احکم الحاکمین وسلطان السلاطین وامیر الامراء
وایضا قال و فی الحدیث مشروعیۃ الادب
فی کل شیء لان الزجر عن ملک الاملاک والوعید
علیه یقتضی المنع منه مطلقا
یعنی اور اسی طرح ملحق ہیں اس کے ہم معنی الفاظ جو
مثل پیدا کرنے والا خلق کا اور حاکموں کا حاکم اور
بادشاہ بادشاہوں کا اور امیر امیروں کا۔ کہنا
اور اس حدیث میں مشروع ہونا ادب کا ہر شے
میں ہے کیونکہ زجر اور وعید اس کے اوپر مطلقاً
منع ہونے کا مقتضی ہے ۔
اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات
شرح مشکوٰۃ جلد رابع صفحہ ۲۰ میں فرماتے ہیں :-
یعنی خوار تر و زشت ترین نامہا رجل یعنی
نام مردی ست کہ نام کردہ شود یعنی نام
کردہ خود را ملک الاملاک بادشاہ بادشاہان

و بفارسی شاہنشاہ ۔ زیرا کہ لا ملک الا اللہ نیست
بادشاہ بحقیقت مگر خدا عز اسمہ چہ جائے بادشاہ
بادشاہان کہ اصلا توہم شرکت در آن راہ ندارد ۔
یعنی سب سے زیادہ خوار و بری وہ نام رکھنا
آدمی کا ہے کہ نام رکھا جاوے اپنا بادشاہوں
کا بادشاہ اور فارسی میں شہنشاہ۔ کیونکہ
کوئی بادشاہ حقیقی نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ
کے چہ جائیکہ بادشاہ بادشاہوں کا کہ اصلا
وہم شرکت کا بھی اس راہ میں نہیں رکھتا ہے
اور اسی کا حاصل مرقات شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری
رحمہ اللہ صفحہ ۶ میں ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :۔
الا ملک ... والسلطان الا اللہ فمن سمی
بھذا الاسم نازع اللہ برداء کبریائه وقد قال
تعالیٰ فی الحدیث القدسی الکبریاء ردائی والعظمۃ
ازاری فمن نازعنی فیھما قصمته وربما استنکف
ان یسمی عبد اللہ جعل له الجزیۃ علی رؤس الاشھاد
نیز کہ حدیث صحیح مسلم میں فرمایا گیا ولا یقل العبد
ربی یعنی نہ کہے غلام اپنے آقا کو اپنا رب ۔
مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات
ج ۴ صفحہ ۷ میں فرماتے ہیں :۔
"و نگوید مملوک مالک خود را ربی زیرا کہ
اگر چہ رب بمعنی مربی و تربیت کنندہ است و
لیکن ربوبیت علی الاطلاق خاص حضرت پروردگار
تعالیٰ ست پس اطلاق آن بر آدمی موہم اشراک ست ۔
یعنی اور نہ کہوے مملوک اپنے مالک کو ربی میرا
رب کیونکہ اگرچہ رب بمعنی مربی و تربیت کرنے
والے کے ہے مگر ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص
حضرت پروردگار تعالیٰ کی ہے پس اطلاق اس
لفظ کا آدمی پر موہم شرک ہے !
اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ حجۃ اللہ
البالغۃ مصری جزء اول صفحہ ۶۳ میں فرماتے ہیں :۔
ان یعتقد التوحید والتعظیم علی وجھما
ولکن ترک الامتثال لما امر به فی حکمته البر
والاثم۔ یعنی دانواع کفر کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ

حق تعالیٰ کی توحید [illegible] کے مطابق اتفاق
تو ہو مگر تعمیل [illegible] موجب [illegible]

[illegible]

[illegible]
غیر اور اسی کی طرف راجع اور منتہی ہے حکم سوائے
اس کے غیر کی طرف [illegible] کنیت [illegible]
ہے تیرے ساتھ ابوالحکم کی اور کیوں تو راضی ہے
اوس کنیت سے کیونکہ حکم اس حاکم کو کہتے ہیں جو
حکم کرے رد نہ کیا جاوے اس کا حکم اور یہ صفت
خاصۂ جناب عزت تعالیٰ شانہ کے لئے ہے اور
لائق نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے
اسی طرح فرمایا امام طیبی رحمہ اللہ نے
اور اسی طرح مرقات شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری جلد
مصری صفحہ ۵۶ میں مرقوم ہے۔
(بابی الحکم) وال ھذا توصف مختص به
لا یجاوز الی غیرہ۔ (والیہ الحکم) ای منه

[illegible] والیہ [illegible] حکم والیه
ترجعون [illegible] لا یخرج منه من الحکمة
[illegible] غیرہ [illegible] الاشتراك

[illegible]

یعنی [illegible]
[illegible] واسطے اللہ تعالیٰ کے [illegible]
[illegible] شاہ [illegible] محدث دہلوی رحمہ اللہ
[illegible] فرماتے ہیں
[illegible] آوردن حکم کے امت [illegible] ایمان [illegible]
امت ولیکن حکمرانی در حقیقت خاص [illegible]
یعنی [illegible] حکم [illegible]
ہے اور لیاقت حکمرانی کی سوائے اللہ تعالیٰ
کے کسی غیر میں نہیں ہوتی۔
پس احادیث اور اکابر امت کے کلام سے ثابت ہے کہ
خود مولوی نعیم الدین نے مستند جانا ہے اظہر ہوا کہ
ہوگیا کہ سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو شہنشاہ اور مالک
جہاں کہنا اور ابوالحکم نام رکھنا ممنوع و موجب شرک
و باعث غضب حق تعالیٰ کا ہے۔ کیونکہ یہ صفت
خاصۂ جناب باری تعالیٰ عز اسمہ کا ہے۔ پھر مرقی کی
ایک ہی ٹانگ لئے جانا کہ نہ شہنشاہ کہنے کو شرک
فرمایا نہ ابوالحکم نام رکھنے کو شرک فرمایا نہ مخالفت
فرمائی۔ معاذ اللہ منہ۔ آفتاب پر خاک اڑانے سے
کم نہیں کیونکہ خود آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے
خود مولوی نعیم الدین نے لکھا حضور نے غایت ادب
کی تعلیم فرمائی کہ حکم اللہ ہے تم ابو الحکم کنیت کیوں
رکھتے ہو؟

تو جب حکم دراصل اللہ ہی ہے تو پھر ابو الحکم
یعنی حکم کا ہی باپ کہلانے کا مستحق کون ہو سکتا ہے

یہ تو مخالفت میں بھی اشد و ابلغ باعث شرک ہوا۔
اور برخلاف اس کے بقول خود کسی کا نام ابوالحکم
رکھنے کے جواز کا صراحۃً آیت سے استدلال صحیح و
بجا ایمان ہے تو اس کے ترک میں پھر فائدہ ادب
کی تعلیم کے چہ معنی دارد۔ ملحظ ان اللہ ھو الحکم
کے حکم کو نام بدل دینا بلکہ حدیث زبان نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم سے واضح ہوچکا ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حالانکہ آیت قرآن پاک میں نبی معصوم صلے اللہ علیہ
وسلم کو امت کے لئے حکم تو یہ فرمایا خود حق تعالیٰ
کا حکم تو ایمان ہے۔ نہ کہ کسی دوسرے کو اپنا امام
بنی کا متبر رکھنا چنانچہ یہ امر خود تقویۃ الایمان کے
باب دوم صفحہ ۶۲ میں مفصل مرقوم ہے۔
"قال اللہ تعالیٰ فلا وربك لا یؤمنون حتی
یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم
حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔
(ترجمہ) فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ نساء میں
کہ سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا
جب تک تجھی کو منصف نہ بنائیں جو جھگڑا کہ بیچ
آپس میں ٹھہرے پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلہ
سے اور قبول رکھیں مان کر۔
ف۔ یعنی جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملے یا رسم و
عادت کی بابت لوگوں کے آپس میں جھگڑا پڑے ایک کہتا
ہو یوں کہنا چاہئے دوسرا کہتا ہو یوں نہیں یوں کہنا چاہئے
ایک دعویٰ کرے میرا ہے دوسرا کہے میرا ہے کوئی
کہے یہ کام یا رسم یا عادت بد ہے کوئی کہے نیک ہے
تو ایسے وقت میں چاہئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو منصف بناویں اور حاکم ٹھہراویں پھر جو حکم
حضرت فرماویں یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو
اس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف
جان و دل سے خوش ہو کر قبول کریں اور مان لیں تب
مسلمانی کا دعویٰ سچا معلوم ہو اور جو شخص پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو منصف اور حاکم نہ مانے یا

فتاویٰ

س ۶۹۹}

سلطان
جیات
زوجہ جیات — زوجہ جیات
بی بو — نوراں
نامدار — وریام — بھاگاں
مہروان — بخشاں

مہروان ولد وریام پوتا مسماۃ بی بی جیات مذکورہ بالا نے مسماۃ نوراں زوجہ جیات یعنی سوتیلی دادی کا دودھ پیا اب مہروان کا نکاح ہمراہ مسماۃ بخشاں دختر بھاگاں سے ہو سکتا ہے یا نہ۔ جواب بدلیل قرآن و حدیث تحریر فرمایا جائے۔ (محمد شریف خریدار اہلحدیث)

ج ۶۹۹} مہروان بوجہ دودھ نوراں کے بحکم انما اللبن من الفحل جیات کا بیٹا ہو گیا تھا بھاگاں اس کی بہن اور بخشاں بھانجی لہٰذا مہروان کا نکاح بخشاں سے جائز نہیں۔ (اہلحدیث) (۲ روا خل غریب فنڈ)

س ۷۰۰} زکوٰۃ کے روپیہ سے تعمیر مسجد یا فرش چٹائی وغیرہ میں رقم لگائی جا سکتی ہے یا نہیں؟ (حاجی محمد بشیر خان۔ ضلع گونڈہ)

ج ۷۰۰} زکوٰۃ کے مصارف میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے۔ اس مصرف کی تفسیر میں بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہر نیک کام میں زکوٰۃ خرچ ہو سکتی ہے۔ اس قول کے مطابق زکوٰۃ مسجد میں لگ سکتی ہے۔

س ۷۰۱} یہاں جماعت اہلحدیث میں قنوت صلوٰۃ فجر پر سخت اختلاف ہے۔ بکر دوام قنوت صلوٰۃ فجر کو مسنون اور ضروری نیز تارک کو منکر سنت جانتا ہے بخلاف بکر کے زید عدم دوام کا قائل اور مداومت کو بدعت البتہ اوقات ضروری میں جائز جانتا ہے۔ دونوں کے دلائل درج ذیل ہیں۔ امید ہے جواب باصواب بذریعہ اخبار صادر فرمایا جاوے تاکہ عوام کو آگاہی ہو۔ الراقم عبد الحلیم خان خلیل خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۲۳۶

(دلائل بکر) عن انس انہ سئل ھل قنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ الصبح فقال نعم۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہ نیز بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نے چند قبائل عرب پر بددعا فرماتے ہوئے تمام ماہ برابر قنوت پڑھا۔ اس کے بعد ترک فرمایا اور قنوت صلوٰۃ صبح میں نہیں ترک فرمایا۔

(دلائل زید) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یدعو علی احد او یدعو لاحد قنت بعد الرکوع ... اللھم العن فلانا وفلانا لاحیاء من العرب۔ حتی انزل اللہ لیس لک من الامر شیء او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون۔ متفق علیہ مشکوٰۃ۔ (۲) عن ابن عباس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا متتابعا فی الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ... رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ باب القنوت (۳) عن ابی مالک الاشجعی قال قلت لابی یا ابت انک قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی ھھنا بالکوفۃ نحوا من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث۔ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ مشکوٰۃ باب القنوت

ج ۷۰۱} نماز فجر میں قنوت پڑھنے والے کو برا کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ آنحضرت سے فعل ثابت ہے۔ جو فریقین کو مسلم ہے۔ نہی کا ثبوت نہیں، ترک سے نسخ یا نہی لازم نہیں آتی اس لئے اگر کوئی ہمیشہ بھی پڑھے تو بدعت نہیں۔ انما محدث راوی کے عدم علم پر مبنی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا ہے۔ المثبت مقدم علی النافی۔ واللہ اعلم

نوٹ} یہ فتویٰ قلمی جواب کے لئے آیا تھا پتہ مرقوم نہیں اس لئے اخبار میں درج کیا گیا۔

تنبیہ} اسی لئے قلمی جواب کے لئے لفافہ مکتوبہ طلب کیا جاتا ہے۔

(۲ روا خل غریب فنڈ)

س ۷۰۲} ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ اس کے والدین نے نابالغی میں کر دیا جس کو آج پانچ سات سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ ہندہ کبھی اپنے سسرال نہیں گئی اب بالغ ہو کر زید کے ہاں جانا پسند نہیں کرتی کیا اس صورت میں ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ یا کیا حکم ہے؟ (ایک از خریداران اہلحدیث)

ج ۷۰۲} جس لڑکی کے ماں باپ یا کوئی اور ولی نابالغی میں نکاح کر دیں۔ لڑکی کو اختیار ہے کہ بعد بلوغ اگر ناپسند کرے تو نکاح فسخ کرا دے حدیث میں آیا ہے ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ابوداؤد) (فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صفحہ ...)

اہل علم توجہ کریں

۲۴ جولائی ۱۹۳۸ء کے اہلحدیث میں ایک مذاکرہ علمیہ درج ہوا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ الیمین علیٰ من انکر کس کس صورت کو شامل ہے

مثلاً ایک شخص قطعی انکار کرتا ہے دوسرا بے خبری کا اظہار کرتا ہے کیونکہ اس کے شریک نے یا باپ نے قرض لیا ہے حدیث مذکور اگر دونوں کو شامل ہے تو دونوں کا طریق حلف ایک ہی ہے یا مختلف۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث ۲۰ جولائی۔ اس کے بعد ۱۵ نومبر کے اہلحدیث میں ایک مذاکرہ علمیہ متعلقہ فرائض لکھا تھا جس کا مضمون تھا کہ علمائے فرائض نے دو حدیثیں نقل کی ہیں (۱) ما ابقتہ الفرائض فلاولی رجل ذکر (۲) دوسری حدیث ہے اجعلوا الاخوات مع البنات عصبۃ اب ہمارے سامنے یہ صورت آئی ہے:۔

ایک لڑکی۔ ایک بہن۔ ایک چچا زاد بھائی

اس صورت میں تقسیم کس طرح ہو؟ ان دونوں مذاکروں پر کسی صاحب نے توجہ نہیں فرمائی۔ جن مذاکرہ خواں کو گرانی پر سب ٹوٹ پڑے۔ شائد آسان سمجھ کر۔

اہل علم سے درخواست ہے کہ مذکورہ بالا دونو مذاکروں

فتاویٰ ... (۲۰۵)

متفرقات

بہی خواہ توجہ فرمائیں | اہلحدیث کی اشاعت بجائے ترقی کے روبہ تنزل ہے۔ بارہا اس کی بابت ناظرین کے گوش گذار کیا گیا مگر نتیجہ چنداں مفید ثابت نہیں ہوا اس لئے اب تمام ناظرین کی خدمت میں عموماً اور بہی خواہوں کی خدمت میں خصوصاً پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اگر آپ اس کی بقا چاہتے ہیں تو ایک ایک نیا خریدار بنائیں۔ ورنہ موجودہ صورت حالات سے آئندہ پرچے کا تاریخ پر آنا ہونے کا خطرہ ہے

سنہ ۱۳۵۴ھ ختم ہوگیا | اس لئے مندرجہ ذیل نمبروں کی طرف جو جو بقایا قیمت اخبار واجب الادا ہے وہ ازراہ مہربانی جلد ارسال کردیں اب زیادہ مہلت کی گنجائش نہیں ورنہ بعد انتظار دو ہفتہ اخبار بھی روک لیا جائے گا۔

۴۳۵ - ۹۸۲ - ۱۵۵۲ - ۲۴۹۸ - ۴۹۳۳ -
۹۱۲۰ - ۷۰۳۴ - ۷۱۱۴ - ۷۵۳۶ - ۸۳۷۲ -
۸۸۶۲ - ۹۲۳۵ - ۹۲۳۶ - ۹۲۴۲ - ۹۰۳۹
۹۴۴۶ - ۹۴۵۷ - ۹۶۴۰ - ۱۰۰۳۲ - ۱۰۰۶۵
۱۰۰۸۰ - ۱۰۱۹۹ ۱۰۲۴۳ - ۱۰۳۸۵ - ۱۰۴۰۹ -
۱۰۷۳۲ - ۱۰۹۹۷ - ۱۱۰۲۵ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۲۵۷ -
۱۱۲۶۰ - ۱۱۲۶۷ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۳ - ۱۱۴۹۷ -
۱۱۵۰۸ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۳۱ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۶۳۸ -
۱۱۶۷۳ - ۱۱۷۲۷ - ۱۱۷۳۲ - ۱۱۷۳۴ ۱۱۷۳۹ -
۱۱۷۴۹ - ۱۱۷۵۴ - ۱۱۷۶۲ - ۱۱۸۵۸ -

وی پی کیوں واپس آتے ہیں | تمام خریداروں کو معلوم ہے کہ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ایک ماہ قبل دی جاتی ہے۔ دو تین دفعہ یاد دہانی کرانے کے بعد اخبار وی پی بھیجا جاتا ہے۔

مگر مقام افسوس ہے | کہ بہت سے اصحاب وی پی واپس کردیتے ہیں جس سے دفتر کو بہت سا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ہر ماہ ایسا ہی واقعہ پیش آتا ہے۔ اس لئے اب صرف ایک صورت ہے کہ وی پی نہ بھیجا جائے۔ تمام حضرات اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجا کریں بصورت مہلت یا انکار اطلاع بھیجا کریں۔

رسید زر | حاجی عبدالرحمن صاحب انبالوی نے مبلغ عہ روپیہ ارسال کئے تھے۔ ان میں سے پانچ روپیہ غریب فنڈ میں اور بقیہ کے عوض حاجی عبدالکریم صاحب لاہوری کے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کردیا۔

محترمہ بیوہ حافظ عبدالحمید صاحب اٹاوی نے عہ ارسال کئے تھے ان میں سے عہ غریب فنڈ اور عہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے فنڈ میں جمع کئے گئے۔

عید آنہ فنڈ | چوہدری محمد اسحاق ٹانگ کانگ ۔ - جماعت اہل حدیث دینا نگر معرفت حکیم محمد علی صاحب ہلہ ۔ سیکرٹری انجمن خدام اہل حدیث دینا نگر للعہ۔ مولوی عبدالغنی کمیوڑہ سے۔ مولوی قادربخش ڈیرہ دین پناہ عہ۔ حکیم الہ بخش بریاں سے ۱۱؍ محمد ہاشم صاحب گھریالواں سے۔ حکیم محمد ظریف پشاور للعہ۔ محمد عبدالحق چنیوٹ ۶؍۔ مولوی عبدالعزیز کوٹلی لوہاراں سے۔ فرزند علی بھاگا ڈابر یہ۔

مدرسہ مدینہ شریف | محمد صدیق محمد سلیمان داناپور عہ۔ مولوی محمد اسماعیل چک ۹۹ ضلع ملتان عہ۔ مستری مہرالدین لوہار چک مذکور معرفت مولوی اسمٰعیل صاحب مذکور سے۔ حکیم اللہ بخش صاحب پیرسیاں ضلع جالندھر سے۔

اشاعت فنڈ | مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھول پور ۱۲؍ - از رسالہ تحقیق تراویح ۶؍۔ کل میزان لعہ ۳ - ۱۲؍ - ۹ روپئے

غریب فنڈ | ۔ از میاں کرم الدین صاحب وزیرآباد سے۔ حاجی عبدالرحمن انبالوی عہ۔ بیوہ حافظ عبدالحمید اٹاوی عہ۔ جملہ سعہ۔

از سائلین عبدالرؤف بھوجیاں ضلع لائلپور سے۔ مولوی شہادت اللہ بھگیا سے۔ حاجی ابوداؤد بھوجیاں ضلع امرتسر سے۔ عبدالصمد آگرہ ۶؍۔ مطیع الرحمن کلکتہ ۶؍۔ عبدالرحمن بھروکے ۶؍۔ عبداللہ نعمت پور ۶؍۔ میزان للعہ ۳

جملہ سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کردیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۵؍۔ نمبر سائلین ۱۹

مقدمات میں کامیابی | جماعت اہل حدیث کینڈراپارا ضلع کٹک پر برادران احناف کی طرف سے جو مقدمہ دائر تھا اس میں بفضلہ تعالیٰ تینوں عدالتوں میں جماعت اہل حدیث کو فتح ہوئی حتیٰ کہ ہائیکورٹ میں جو اپیل احناف کی طرف سے دائر کی گئی وہ بھی نامنظور ہوئی۔

(محمد عبدالواحد خریدار اہلحدیث ۱۱۲۰)

تلاش عزیز | حافظ عبدالشکور ولد علی محمد شاہ مرحوم ساکنہ باڑہ ضلع گیا بیس سالہ نوجوان میانہ قد رنگ سانولا یتیم خانہ اسلامیہ معینیہ اجمیر میں داخل تھا کچھ عرصہ سے مفرور ہے۔ کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔

راقم: عبدالنعیم عرف بدل شاہ موضع سونی ڈاک خانہ سمہری ضلع گیا۔

یاد رفتگان | میرے والد کرم فوت ہوگئے اناللہ مرحوم پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ راقم ابوسعید عبدالعزیز امام مسجد میاں عبدالحی صاحب ایڈوکیٹ لدھیانہ (۲) میری والدہ محترمہ ۲۲ دسمبر کو انتقال کرگئیں۔ اناللہ۔ ابھی والد صاحب کو دنیا سے رخصت ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ والدہ صاحبہ کا سایہ عاطفت بھی سر سے اٹھ گیا۔

راقم محمد یوسف خلف حاجی محمد وارث آگرہ

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

ضروری گذارش | بندہ نے عرصہ دو سال ہوئے کہ انٹرنس پاس کیا ہے۔ اور بیکار ہے۔ سوائے خدا کے کوئی مددگار نظر نہیں آتا۔ اگر کوئی اللہ کا بندہ میری گذر اوقات کے متعلق کہیں کوئی معاش دلادے تو تادم حیات یاد کروں گا۔ (محمد عثمان امرتسر معرفت دفتر اہلحدیث)

ملکی مطلع

حکومت حجاز اور احرار

مجلس احرار پنجاب اور اس کے آرگن اخبار مجاہد نے جو آواز اٹھائی ہے کہ حکومت حجاز نے جو کان کنی کا ٹھیکہ یورپین کمپنی کو دیدیا ہے بہت برا کیا۔ گو اس آواز کی موافقت میں مسلم پریس خاموش ہے بلکہ سوائے مجاہد کے سب اس آواز کے مخالف ہیں۔ مگر اہلحدیث اس آواز کی بھی قدر کرتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

احرار یہ کہتے ہیں کہ شرائط میں تو خرابی نہیں مگر شرائط کی بین السطور میں خرابی کا اندیشہ ہے یعنی حکومت حجاز اگر کبھی غافل ہوگئی تو ہندوستان میں جس طرح ہندوستان کی مسلم حکومت انگریزی کمپنی سے غافل ہوگئی تھی جس کا برا انجام سب نے دیکھ لیا اور اب تک دیکھ رہے ہیں اسی طرح حکومت حجاز کا انجام ہوگا۔ ہم اس آواز کی اس لئے قدر کرتے ہیں کہ یہ آواز حکومت حجاز کو بیدار کرنے اور بیدار رکھنے میں الارم (تنبیہ) کا کام دیگی۔ امید ہے کہ حکومت حجاز اس الارم کی وجہ سے غفلت کی نیند نہ سوئے گی۔ خدا انجام بخیر کرے۔

حج کو چلو! حکومت حجاز نے حاجیوں کے اخراجات میں ایک چوتھائی کی تخفیف کر دی ہے۔ اور حاجیوں کے آرام اور آسائش کا بہت خیال رکھتی ہے۔ موسم بھی خوشگوار ہے پس صاحب توفیق مسلمانوں کو حج کرنے میں سستی نہ کرنی چاہئے۔ خدا جانے موت کب آجائے۔

معلومات حج اس نام کا ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں اخراجات حج وغیرہ کے متعلق معلومات جمع کئے گئے ہیں۔ (مفت ہے) پتہ۔ مولوی اسمٰعیل غزنوی۔ کٹڑہ میاں سنگھ امرتسر

احرار اور قادیان قادیان میں جلسہ مرزائیاں دسمبر کے آخری ہفتے ایام تعطیلات میں ہوا کرتا ہے۔ اس دفعہ چونکہ احرار بھی وہاں آنے جانے تھے گورنمنٹ نے احرار کا قادیان میں جانا (ہمارے خیال میں) اس لئے بند کیا تھا کہ جلسہ مرزائیاں میں دونوں جماعتوں کا تصادم ہوکر فساد نہ ہوجائے۔ ہمارے خیال میں ایسا کرنا حکومت کا فرض تھا۔ اس لئے جونہی جلسہ مرزائیہ ختم ہوگیا حکومت نے احرار پر سے پابندی اٹھالی۔ لیکن اگر ہمارا خیال صحیح ہے یعنی دو دل جب خونریز تصادم کے خوف سے احرار کو روکا گیا تھا تو اس کی وجہ نہیں کہ احرار کو قادیان میں جلسہ کرنے کی عام اجازت نہ دی جائے۔ اصول مساوات یہی متقاضی ہے۔ یہ بھی ہمارا خیال ہے کہ حکومت اپنے فرض سے زیادہ محسوس کرتی ہے۔ حکومت کے حق میں یہ بات بہت ہی ناموزوں ہے کہ اسے مرزائی نواز کہا جائے اور وہ واقعہ میں بھی کسی فریق کے حق میں خصوصی نوازش کرتی ہو۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے اعلان کیا ہے کہ اس کا سالانہ جلسہ ماہ اپریل ۱۹۳۶ء میں ایسٹر کی تعطیلات میں ہوگا۔

قابل توجہ حکام حکومت کشمیر وجملہ مسلمانان

گورنمنٹ عالیہ اور سرکار والئے کشمیر کے درخشاں اقبال کے زمانہ میں تمام رعایائے باشندگان ریاست کو کامل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ساتھ ہی ایک فرقہ کسی دوسرے فرقہ یا مذہب والے کو خواہ مخواہ ستانا بھی جائز نہیں رکھتا ہے۔ غالباً دیگر فرقہ یا مذہب والوں کو ستانا اور دل آزاری کرنے کے ہی غرض سے سر بازار و سڑکوں پر ان کے بزرگان دین کی علانیہ توہین اور تبرا کرنے کی ہرگز اجازت نہ ہوئی اور ممانعت ضرور ہوگی۔ لیکن اس کے خلاف جب فرقہ اہلسنت کے لوگ مسافرت یا بحالت مجبوری بلتستان کے خوفناک پہاڑی دشوار گذار راستوں کو طے کرتے ہوئے کسی بستی میں جہاں شیعوں کی آبادی ہو پہنچتے ہیں تو ساکنان وہ ان غریب مسافروں کو ستانے کی غرض سے تبرا وغیرہ توہین مذہب کرکے سخت دل آزاری کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے حق میں ایک جگہ سے دوسری جگہ ضلع ہذا میں سفر کرنا بھی سخت مشکل اور دو بھر ہوتا ہے۔ چنانچہ موضعات گول وغیرہ منگو اور تراق وغیرہ سے جو شاہراہ پر واقع ہیں یہی بیچارے کے نیچے مظلوم اہلسنت مسافروں پر کرتے ہی رہتے ہیں بسا اوقات زدوکوب کی بھی نوبت پہنچتی ہے۔ اور جان و مال کا بھی نقصان ہوا ہے اور آئندہ کے لئے بھی خوف و اندیشہ دامنگیر ہے۔

ضلع لداخ کی کثرت تعداد باشندگان مذہب شیعہ کی پیرو ہیں۔ اور اس ضلع کی تحصیل اسکردو کے علاقوں میں سے علاقہ خپلو ایک گنجان آباد علاقہ زیر (جاگیر) راجہ ناصر علی خاں جاگیردار صاحب دریائے شیوق کے دونو کناروں پر واقع ہے یہاں کے باشندگان اکثر مذہب نوربختی کے باقی ماندہ اہل سنت والجماعت اور شیعہ مذہب کے پیرو ہیں جیسا کہ ملحقہ ... کے تمام جاگیرداران شیعہ مذہب کے معتقد ہیں۔ ایسا ہی یہاں کا جاگیردار صاحب شیعہ مذہب کا پیرو ہے۔ اس وقت اس ملک کے شیعہ مذہب والے اپنی پشتبانی کے زور اور بھروسہ پر دیگر فرقہ والوں خاصکر قلیل التعداد مظلوم فرقہ اہلسنت والجماعت کے پیروں پر گوناگوں سختیاں اور ظلم و تعدی جائز رکھتے ہیں منجملہ دیگر مظالم و زیادتی کے ایک ناقابل برداشت ظلم و ستم جو پہلے نہیں تھا اب عرصہ ایک دو سال سے یہ ہورہا ہے جو ذیل میں درج ہے۔ بتاریخ ایام وفات حضرات خلفائے راشدین حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے نام مبارک پر تین مؤنث کے

وغیرہ کے اور دو شکلیں ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت بی بی ... رضی اللہ عنہما کی تیار کرتے اور بطور سوانگ بنا کر سر بازار کھلے سڑک پر ان پاک ہستیوں کا نام لے کر نعوذ باللہ گالی گلوچ اور فحش ناشائستہ حرکات کرتے ہیں۔ ... ڈھول دھماکے بجاتے ... مرد عورت سب مل کر ناچتے گاتے اور تماشہ کرتے ہوئے پھرتے ہیں۔ چنانچہ اس سال ... پارٹی چھوہالہ والے ... لوگ ... کی جو ... وقت ... کے لئے ... سوانگ وغیرہ تیار کرتے ... جاگیردار ... سے ... راستہ پر سڑک ... لے کر موضع ... والے ... کے پاس پہنچی اور دوسری پارٹی ... والے کا جو محمد علی خان سربراہ نمبردار کے گھر ... سے نکلی۔ اور دونوں پارٹیاں بڑے ... شور سے ایک جگہ جمع ہو کر سخت ... جنگ پاشی ... کرنے ... مذہبی ... کرنے کے بعد ان مصنوعی شکلوں کو ... کر دئیے گئے اور سنگسار کرنے اور نہایت ... بے حد توہین کر کے ان کے پرزے اڑا دئیے گئے۔ اس فعل شنیع کا غرض و غایت ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ فرقہ اہلسنت کے دل آزاری ہو۔ اور ... مذہب والے ان کے دلوں میں سے اصحاب کبار ... زائل ہو کر ان سے نفرت ہو جائے۔

اس واقعہ کو افسران حکومت کے نوٹس میں لانے سے ہمارا غرض و مدعا یہ ہے کہ آیندہ اس فعل شنیع کا انسداد ہو جائے۔ امید ہے کہ حکام حکومت کشمیر بالخصوص حکام متعلقہ ... جناب تحصیلدار صاحب اسکردو اس شر انگیز فتنہ کے سرچشمہ افعال شنیعہ کے انسداد کے لئے جلد سے جلد کامل توجہ مبذول فرما کر ہم نہایت مظلوم فرقہ کی جان و مال کی حفاظت کے لئے مناسب انتظام فرما کر دادرسی فرمائیں گے۔

ہم مظلوم فرقہ کے لوگ بھی جو حضور مہاراجہ صاحب بہادر کے ہی رعایا ہیں۔ نہایت صبر و شکیب کرتے رہے ہیں۔ اگر آیندہ کے لئے اس فعل قبیح اور حرکات خبیثہ کا کوئی روک تھام کا انتظام نہ ہوگا تو سخت فتنہ و فساد اور خون ریزی ہونے کا احتمال ہے۔ بصورت دیگر اس فرقہ مظلومہ کو وطن مالوف کو خیرباد کہہ کر ہجرت اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑیگا۔

امید قوی ہے کہ حکام روشن ضمیر و رحمدل اس امر میں جو کہ ایک کثیر التعداد جماعت رعایا سرکار کے دل سخت مجروح ہو رہے ہیں۔ ضرور غور فرما کر مناسب انتظام فرمانے سے ہمیں دعاگوئی کا موقع بخشیں گے۔

بالاتفاق تمام علماء و عام مسلمانان فرقہ اہلسنت و الجماعت

العبد مولوی محمد کتہ خپلو پائن بقلم خود۔ العبد مولوی محمد ابراہیم خپلو تھوکھور بقلم خود۔ العبد مولوی ابراہیم خپلو بالا بقلم خود۔ العبد عبدالرحمن زمیندار خپلو پائن۔ العبد حسین ولد حسن خپلو بالا۔ العبد تاج مراد خپلو بالا بقلم خود العبد فاچو بقدول خپلو بالا العبد علی ولد کریم خپلو بالا۔ العبد مولوی محمد ابراہیم غوالی۔ العبد مولوی سید ابوالحسن صاحب کریس۔ العبد مولوی محمد خلیل بلغار۔

اہلحدیث: یہ پرچہ سری حضور مہاراجہ اور تحصیلدار صاحب اسکردو کی خدمت میں بھیجا گیا۔

لدھیانہ میں اولمپک کھیلوں کی تقریب

کمشنر محکمہ اصلاح دیہات کی تقریر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

لدھیانہ میں سالانہ اولمپک کھیلوں کی تقریب پر مسٹر ایف ایل۔ برین کمشنر محکمہ اصلاح دیہات پنجاب نے صدر کی حیثیت سے ایک تقریر فرمائی۔ اور کہا۔

ہماری زندگی کے معیار کا اندازہ بہت حد تک اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہم اپنی فرصت کے اوقات کو کس طریقہ سے گزارتے ہیں۔ ہم وقت کا استعمال دو عمدہ طریقوں سے کرسکتے ہیں۔ اول یہ کہ پہلے گھروں گاؤں اور کھیتوں کو بہتر بنائیں۔ دوسرے کھیلوں کے ذریعہ اپنی صحت، ضبط نفس اور جذبہ رفاقت کو ترقی دیں۔ کھیلیں دراصل تہذیب کا نمایاں نشان ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہیں اصلاح دیہات کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ موجودہ حالت میں پنجابی گاؤں کی سب سے معروف ہستی شیطان ہے اگر ہم دیہات کے لوگوں کو فرصت کا وقت گھر، کھیت اور گاؤں کو بہتر بنانے اور صحت بخش کھیل کھیلنے کی غرض سے بسر کرنا سکھا دیں تو شیطان کے لئے کوئی کام نہ رہے گا۔ ہمارے جیل خانے بتدریج خالی ہوتے جائیں گے اور کھیل کود کے میدانوں میں چہل پہل نظر آئے گی ان وجوہ کی بنا پر مجھے اولمپک کھیلوں کے آٹھویں سالانہ اجلاس میں شامل ہوتے ہوئے انتہائی مسرت ہے اور میں اس تقریب کی کامیابی پر جملہ منتظم اور معاون اصحاب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ چونکہ آپ نے اسے ایک سالانہ تقریب کی حیثیت دیدی ہے لہذا آپ کی کھیلوں کا معیار بڑھ رہا ہے اور آپ سال بہ سال اپنے گزشتہ ریکارڈ کو مات دے رہے ہیں اور لاہور میں بھی شہرت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ محض اصلاحی تقریب نہیں بلکہ تحصیلوں میں لگاتار تیاری اور مقابلوں کا نتیجہ ہے۔ جس میں ہر شخص دیہاتی شہری طالب علم سرکاری ملازم کو مقابلہ کرنے اور انعام حاصل کرنے کا مساوی موقع حاصل ہے۔

مجھے ایک چھوٹی سی شکایت ہے اور وہ یہ ہے کہ حکومت سے بہت کچھ توقع کی جاتی ہے۔ حکومت سے صرف یہی توقع نہیں کی جاتی کہ وہ دیہاتی اصلاح کا انتظام کرے اور اس پر خرچ کرے بلکہ اس سے کھیلوں کے مصارف برداشت کرنے کی بھی توقع کی جاتی ہے اگر آپ کو اس بات کی خواہش ہے کہ عمدہ کھیلیں ہوں بڑے بڑے انعام ملیں، تیز مقابلہ کرنے والے ہوں، اعلیٰ انتظامات ہوں، کھیلوں کے لئے ایک خاص جگہ وقف ہو، تو آپ جس طرح مقدمہ بازی، رسومات اور کم ضروری اور کم نفع آور سرگرمیوں پر روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کو کھیلوں پر روپیہ صرف کرنا چاہئے۔ جن اصحاب نے امسال مصارف کو پورا کرنے کے لئے بھاری رقوم دے کر دوسروں کے لئے ایک مثال قائم کی ہے میں انہیں خصوصیت سے مبارکباد دیتا ہوں۔ (باقی ...)

بواسیر کے مایوس مریضو

سکھ داتا استعمال کیجئے۔ یہ بینظیر مرہم نہ صرف شدید سے شدید درد جلن اور خارش کو بہت جلد دور کر کے تسکین بخشتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ مسوں کا بلاتکلیف قلع قمع کر کے اس موذی مرض سے نجات دلا دیتا ہے اور اگر مسوں سے خون آتا ہو تو اندرونی استعمال کیلئے **خونی سول** استعمال کیجئے۔ اس کی ایک ایک خوراک اپنا اثر دکھائے گی اور چند ہی روز میں خون کتنا ہی آتا ہو بند ہو جائے گا اور لطف یہ کہ یہ دوائی بالکل بے ضرر ہے۔

قیمت دونوں دواؤں کی ایک ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدظن ہوں تو نمونہ بالکل مفت طلب کر کے اپنی تسلی کر لیں۔ (منگوانے کا پتہ)

ہمالیہ میڈیسنز شملہ

سونا دو روپیہ تولہ

جرمنی کی ایجاد

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچ سو روپے کی چوڑیاں بنواکر ان کے سامنے رکھ دو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار ساہوکار بھی یکایک یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر وہ نور برستا ہے کہ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک، رنگ روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپیہ۔ تین سٹ پر ایک سٹ انعام۔ محصول ڈاک ۸ فرمائش کیساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

پتہ:- **محمد شفیق اینڈ کو رڑکی (یو۔پی)**

التماس ضروری

اس کارخانہ کی شہرت ہر کس و ناکس جانتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات و تمباکو و قوام دخولی موجود ہے۔ عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط آصفی۔ شمامۃ العنبر فی تولہ ۔ روغن گلاب ۔ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس سورنگی فی تولہ ۔ للعہ ۔ ۔ ۔ ۱۲ ۔ عطر چنبیلی۔ کیوڑہ۔ نفتہ۔ مولسری۔ فردوس شبنما۔ برگ حنا۔ روح پانڑی۔ زعفران۔ خس للعہ ۔ ۔ ۱۲ ۔ عطر نیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ ۔ للعہ ۔ ۔ ۔ ۱۲ ۔ عطر اگر فی تولہ ۔ قوام۔ بتی شاہنازہ۔ فی تولہ ۔ نزدہ فی سیر ۔ للعہ ۔ ۔ ۔ (منگوانے کا پتہ)

شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

بعدالت جناب صاحب سب جج بہادر درجہ اول قصور

خیراتی رام ولد ملکھراج قوم سود ساکن بھنگالہ تحصیل قصور مدعی۔ **بنام** جمال الدین ولد بھولا قوم کمہار ساکن تلونڈی سوبھا سنگھ تحصیل قصور۔ مدعا علیہ

دعوےٰ - /۴۴

نمبر مقدمہ ۳۳۳۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ پر ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام جمال الدین مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر جمال الدین مدعا علیہ بتاریخ ۲۰ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اس کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

تحریر ۲۱

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کا بےمثل ایجاد کردہ

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

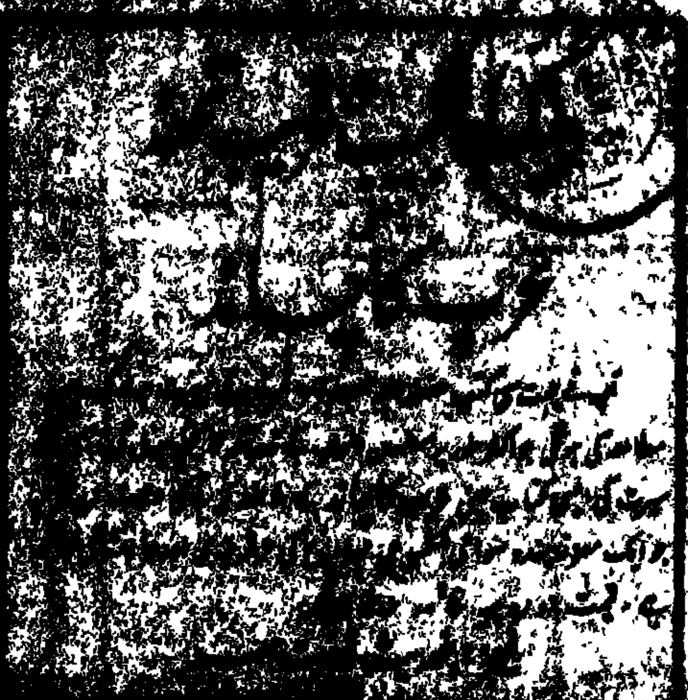
سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۷۵۷

مصدقہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر، حضرت مولانا محمد خان صاحب مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی و نیز دیگر حضرات علماء کرام و رؤساء عظام و مشہور ڈاکٹروں، نامی حکیموں، بڑے بڑے سرکاری عہدہ داروں و معزز اڈیٹر صاحبان کی صدہا سندات کے علاوہ بہترین سند یہ پیش ہے کہ ۲ سال سے ہر ایک صاحب کی طلبی پر بلاقیمت و بلا صرفہ ڈاک نمونہ سرمہ کا ارسال کیا جاتا ہے۔ جسکے استعمال سے سرمہ کی تمام خوبیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ممکن نہیں بعد استعمال نمونہ آپ قیمتاً نہ طلب فرمائیں تمام امراض چشم میں اکسیر و لاثانی دوا ہے۔ تندرست آنکھ کا محافظ اور بینائی کا بیمہ ہے۔ مفصل قواعد ترکیب استعمال سرمہ کے ساتھ ہونگے۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ سیاہ یا سفید۔ بہترین قسم اعلیٰ سرمہ جسمیں بیش قیمت موتی اور بیش قیمت ادویات شامل ہیں۔ دس روپیہ تولہ۔ علاوہ صرفہ ڈاک۔ ایک دفعہ ضرور آزما کر دیکھئے۔ پتہ یہ ہے:-

ڈاکٹر دسلطی برادرس اودھ فارمیسی ہردوئی

خوشخبری۔ ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ اگر ذرہ بھر بھی بدپرہیزی ہو جائے یا یہ کہ کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً بدہضمی، دردشکم، نفخ ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی بہنا۔ ہیضہ۔ اسہال۔ پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اسلئے آپ کو چاہئے کہ آپ ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپکو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ قیمت صرف ۸ فی ڈبیہ۔ محصول ۵

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر





بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۲

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء یوم جمعۃ المبارک

خطاب بہ جماعت اہلحدیث

از نظم مولوی ضیاء الدین ضیا مدرسہ رحمانیہ دہلی

کیوں کہا جاتا ہے تو غافل بہت اہلحدیث
تو نے ہی توڑا ہے کفر و شرک کی زنجیر کو
تیرے مٹانے کیلئے کس فرد نے کوشش نہ کی
قرن ماضی کا تو ہی سیل رواں تھا دہر میں
حسن نیت دل میں کر کے مستعد ہو کر کے اٹھ
سنت خیر الوریٰ کی کر اشاعت جلد تر

دیکھ اپنے کارناموں کو ذرا اہل حدیث
اٹھ ذرا ہشیار ہو غافل نہ ہو اہل حدیث
لیکن رہا ثابت قدم حق پر تو ہی اہل حدیث
رک گئی تیری وہ طغیانی بہت اہل حدیث
انکشاف حق ہے تو ہرگز نہ سو اہل حدیث
تاکہ چمکے تیرے بخت ... اہل حدیث

گر تیری خواہش ہے شہرت حق تیرا اے ضیا
کہہ تو اپنے شعر کو بیدار ہوں اہل حدیث

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں [illegible] رات کے ۹ بجے چاند کو گرہن لگا۔

—— امرتسر میں خشک سردی بہت پڑ رہی ہے آج ۱۳ جنوری تک بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین دعا کریں۔

—— معاصر ام القریٰ ۳۰ دسمبر رقمطراز ہے کہ زائرین بیت الحرام کی تعداد ۵۵۵۹۹ تک پہنچ گئی ہے۔

—— لاہور میں باوجود حکم امتناعی کے شاہی مسجد میں ۱۰ جنوری کو اتحاد ملت کی طرف سے شہید گنج کانفرنس ہوئی۔ پیر جماعت علی صاحب تو اس میں شریک نہیں ہوئے تھے جو موجود تھے ان میں بھی دو پارٹیاں بن گئیں اور آپس میں تو تو میں میں تک نوبت پہنچی۔ پولیس نے چودہری مولا بخش کو گرفتار کر لیا۔ اس نے کانفرنس کے انعقاد کے لئے پوسٹر چھاپے اور تقسیم کئے تھے۔

—— لاہور میں سکھوں کی کرپان کے خلاف مورچہ بندی جاری ہے۔ ۱۲ جنوری تک ۱۸ جتھے گرفتار ہو چکے ہیں۔ کل ۱۸ سکھ گرفتار کئے جا چکے ہیں ان جتھوں سے ۱۸ کرپانیں بھی ضبط کی گئی ہیں۔

—— پیر جماعت علی صاحب کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ شہید گنج کے سلسلہ میں آل انڈیا مسلم شہید گنج کانفرنس امرتسر میں ۱۷-۱۸-۱۹ جنوری کو منعقد ہوگی۔

—— بمبئی ۱۲ جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں بمبئی سے یورپ اور امریکہ کو ۹۰ لاکھ ۹ ہزار و سو روپے کا سونا ہندوستان سے بھیجا گیا۔ اس وقت ہندوستان سے ۲۔ ارب ۵۰ کروڑ ۳۹ لاکھ ۴ ہزار ۷۰۰ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

—— ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کی طرف سے شیخوپورہ میونسپل کمیٹی کے آٹھ ممبروں کو کانگرس کی جنرل میں حصہ لینے کے سلسلہ میں نوٹس دیا گیا ہے کہ کیوں نہ ان کو ممبری سے علیحدہ کیا جائے۔

—— [illegible] بلوچستان میں زلزلہ آیا۔ لوگوں نے [illegible]

[illegible]

۱۳ جنوری کا پرچہ بھی [illegible] جائیگا

[illegible]

حاجیوں کے جہاز

ذیل کے جہاز [illegible] تاریخوں کو [illegible] اور کراچی کی بندرگاہوں سے [illegible]

نام جہاز	بمبئی	کراچی
ایس ایس [illegible]	۲۰ [illegible]	[illegible]
ایس ایس خسرو	۲۴ [illegible]	[illegible]
ایس ایس [illegible]	۳ [illegible]	[illegible]
ایس ایس اسلامی	۹ [illegible]	[illegible]
ایس ایس اکبر	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱- شوال المکرم ۱۳۵۴ھ

مسیح پرست دنیا میں ابھی ہیں؟

قابل توجہ جماعت قادیانیہ و لاہوریہ

جناب مرزا صاحب قادیانی بڑے دانا بزرگ تھے۔ آپ دل خوش کن دعاوی سے مسلمانوں کو خوش کردیا کرتے تھے۔ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ گھبراؤ نہیں میں عنقریب دنیا کو کفر و شرک سے پاک کردوں گا۔ خاصکر عیسائیوں کا بحیثیت عیسائی بیخ ناس کردوں گا۔ کوئی شخص دنیا میں مسیح کو خدا ماننے والا نہ رہے گا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہوجائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (مسیح) نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ)

ایک موحد مسلمان کے لئے کیسا دل خوش کن وعدہ ہے کہ ساری دنیا سے شرک و کفر اٹھ جائے اور مسلمان متقی، پرہیزگار بن جائیں۔ اللہ اللہ!

ہمارے بزرگ تو دعا کرتے کرتے گذر گئے ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ!
کہ نہ آئے کوئی آواز بجز اللہ اللہ

یہ دعا مرزا صاحب کی طفیل قبولیت کا جلوہ دکھاتی تو ہمارے لئے حد سے زیادہ خوشی ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی مسیح کے پجاری بلند آواز سے مسیح کی عبادت کا اعلان کر رہے ہیں۔ چنانچہ عیسائی رسالہ المائدہ میں کرسمس ڈے اور بڑے دنوں کے متعلق ایک نظم چھپی ہے۔ اس میں مسیح کی پیدائش کا مضمون یوں لکھا ہے:-

سلامی اس کا ہوں جو خود سلام دیتا ہے
سلامتی کا مبارک پیام دیتا ہے
خدا کا کلمہ سر طور عرش سے اس تک[1]
ہر اک کلیم کو اپنا کلام دیتا ہے
جو اپنے دل میں جگہ دے مسیح عیسیٰ کو
وہ اپنے پہلو میں اس کو مقام دیتا ہے
ہیں عابد اسکے ہم وہ ہمارا ہے معبود
ہم اس کو سجدہ کریں وہ سلام دیتا ہے

(المائدہ لاہور۔ دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۲۱/۲۲)

احمدی دوستو! یہ نظم اور مرزا صاحب کا دعویٰ سامنے رکھ کر واقعات پر نظر ڈالو اور مرزا صاحب کا دوسرا دعویٰ سنو۔ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر سنو۔ دل کے کان کھول کر سنو۔ بلکہ ہم صاف لفظوں میں کہے دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اس کلام پر یقین رکھ کر سنو۔ آپ فرماتے ہیں:-

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑدوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔

(اخبار بدر ۱۹- جولائی ۱۹۰۶ء)

مرزائی مبلغو! کیا آپ ہمیں اجازت دیں گے کہ ہم مرزا صاحب کے وعدوں اور ان کی وفا کو سامنے رکھ کر یہ عربی شعر پڑھیں جو محبوبہ "سعاد" کے حق میں ہے:

کانت مواعید عرقوب لها مثلا
وما مواعيدها الا الاباطيل

مسیحی دوستو! مرزا صاحب کے وعدے جھوٹے اور دعوے باطل۔ مگر آپ لوگ بھی اپنا ردئے مبارک ذرہ شریعت کے آئینے میں دیکھئے۔ کیا یہی وہ تعلیم ہے جس کے پھیلانے کے لئے خدا کے انبیاء آئے تھے کیا یہی وہ تعلیم ہے جس کی بابت حضرت مسیحؑ نے خود فرمایا تھا:-

ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ کو (اکیلا سچا خدا) اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں (یوحنا ۱۷: ۳)

یعنی لا الٰہ الا اللہ مسیح رسول اللہ کا اعتراف کریں۔

اے دوستو! آؤ اس واحد خدا کی صرف اسی کی عبادت کریں۔ جس کی عبادت کے لئے سب انبیاء کرام بلاتے رہے۔ جس کی عبادت کا آخری پیغام لیکر وہ آیا جس کی بابت حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام فرما گئے تھے۔ جس کی تشریف آوری کا انتظار حواریان مسیح کو بھی تھا۔ ملاحظہ ہو اعمال کا تیسرا باب۔ جس کے متعلق مولانا حالی مرحوم نے کہا ہے ؎

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

[1] پادری فنڈر نے لکھا ہے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو پہاڑ طور پر اناربک کہنے والا مسیح تھا۔ اس شعر میں اسی طرف اشارہ ہے۔ منہ

کشف الظنون

اسی نام کا ایک رسالہ ڈاکٹر شجاعت احمد صاحب لاہوری جماعت مرزائیہ کے رکن اعظم نے لکھا ہے جس میں مرزا صاحب کی ذات سے جنون اور مراق کا دفعیہ کیا ہے اس کتاب میں مرزا صاحب سے جنون اور مراق کو دو طرح سے دفع کیا ہے۔ سب سے اہم اور مفید ترین صورت یہ ہے کہ ان کے کام پیش کر کے لکھا ہے کہ ایسے کام کسی مجنون اور مراقی سے نہیں ہو سکتے ہمارے خیال میں یہ کتاب ایک متن کی طرح ہے جیسے علم فقہ میں قدوری۔ اس لئے اس کی شرح کی ضرورت ہے کیونکہ مصنف کشف نے اپنے دعاوی پر دلائل نہیں دئیے۔ بلور مثال ہم ان کا ایک دعویٰ پیش کر کے اس کی شرح کرتے ہیں۔ مصنف موصوف لکھتے ہیں کہ:

آپ (مرزا صاحب) ہر ایک منکر دعا کو بڑے زور سے للکارتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنکہ گوید کہ دعا ہارا اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمائم تراچون آفتاب
ہاں مکن انکار زین اسرار قدرتہائے حق
قصہ کوتہ کن ببیں از ما دعاء مستجاب

(ص۳۶)

یعنی اے منکر دعا۔ میرے پاس آکر دعائے مستجاب کا نمونہ دیکھ لے۔

ہمارے خیال میں یہ طریق کلام بہت اچھا ہے۔ کیونکہ یہ استدلالی طریق نہیں بلکہ معائنہ ہے۔ لیس الخبر کالمعائنۃ۔ مصنف نے مرزا صاحب کے اس زبردست دعوے کے ثبوت میں کوئی واقعہ پیش نہیں کیا۔ اس لئے یہ دعویٰ باوجود زبردست ہونے کے معلق رہا لہذا ہم بطور مثال اس کی تشریح کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ

اے میرے آقا میرے بھیجنے والے میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود
۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

ناظرین کرام! یہ ایک ایسی دعا ہے کہ اسکی قبولیت کا الہام بھی حضرت ممدوح کو ہوا تھا اجیب دعوۃ الداع[1] اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو اسی پرچہ بدر میں مرزا صاحب موصوف نے اس دعا کو مستجاب (قبول شدہ) فرمایا تھا۔ اب دیکھئے۔ دعا کے الفاظ ایک مرتبہ پھر پڑھ جائیے اور واقعہ بھی سامنے رکھئے کہ کون مرگیا اور کون زندہ رہا۔ پھر انصاف کیجئے کہ اس دعا کی قبولیت میں کسی کو شک ہو سکتا ہے؟ ہمارے خیال میں مصنف ممدوح اس طرح اپنی کتاب کے دعاوی کو مدلل کریں تو کتاب بہت مقبول ہو اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ دفتر اہلحدیث کی طرف سے بابو حبیب اللہ کلرک یا منشی محمد عبداللہ معمار مصنف محمدیہ پاکٹ بک کو یہ خدمت سپرد کی جائے وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

بارقۃ السیف

(نمبر ۵)

(از قلم مولانا سیف صاحب بنارسی)

حیات عیسیٰ مسئلہ حیات عیسیٰ کی مخالفت میں مرزائی لوگ شرح فقہ اکبر مصری کے حوالہ سے ایک محرف حدیث یوں نقل کرتے ہیں۔ لوکان عیسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی (احمدیہ ڈائری ص۳۲۹) یعنی حضرت عیسیٰ اگر زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔ حالانکہ شرح فقہ اکبر کے تمام قدیمی نسخوں میں روایت مذکورہ یوں مرقوم ہے لوکان موسیٰ حیا الخ دیکھو طبع لاہور جو مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے بہت پیشتر طبع ہو کر شائع ہوئی تھی۔ پھر مطبع مجتبائی دہلی میں ۱۳۰۷ھ میں طبع ہوئی۔ پھر اسی مطبع میں ۱۳۱۴ھ میں چھپی۔ ان تمام نسخوں میں لوکان موسیٰ حیا ہے۔ البتہ ۱۳۲۳ھ میں جو نسخہ مصر میں طبع ہوا۔ پھر اسی کی نقل ۱۳۲۴ھ میں دوبارہ مصر میں شائع ہوئی۔ ان دونوں میں تمام قدیم مطبوع اور قلمی نسخوں کے خلاف لوکان عیسیٰ حیا شائع ہوا ہے۔ یہ تحریف یا تو کسی کی کارستانی ہے (کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں) یا مطبع والوں کی غلطی اور مصحح کی کوتاہ نظری سے ہوئی ہے۔ اگر یہ عبارت صحیح ہو اور ملا علی قاری نے درحقیقت لوکان عیسیٰ حیا ہی تحریر کیا ہو تو ان کی اوپر کی عبارت کے خلاف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ حدیث مذکور کے بیشتر لیکن متصل لکھتے ہیں۔

عند نزول عیسیٰ من السماء

یعنی حضرت عیسیٰ کا نزول آسمان سے وہ ثابت کرتے ہیں اور اسی کی دلیل میں حدیث مذکور پیش کرتے ہیں پس اگر دلیل یہ ہو کہ عیسیٰ مرگئے اگر زندہ ہوتے تو پیروی دین محمدی کی کرتے اور دعویٰ یہ کہ وہ آسمان سے نازل ہونگے۔ تو ماشاء اللہ دعویٰ و دلیل میں کیسی تقریب "تام" ہوگی؟ ع

پوچھی زمین کی تو کہی آسمان کی

پس مصری نسخہ میں یقیناً تحریف ہوئی ہے کیونکہ دلیل دعویٰ کے مخالف ہے۔ علاوہ ازیں ملا علی قاری نے حدیث مذکور لکھ کر اپنی شرح شفاء کا حوالہ بھی دیا ہے لکھتے ہیں:۔

وقد بینت وجہ ذلک ... فی شرح الشفاء

پس دیکھنا یہ چاہئے کہ ملا صاحب نے اپنی شرح شفاء میں کیا لکھا ہے؟ ملا صاحب کی شرح شفاء استنبول میں ۱۳۰۹ھ میں شرح فقہ اکبر مطبوع مصر سے بہت پہلے طبع ہوئی ہے۔ اس کی جلد اول فصل سابع میں لکھتے ہیں:۔

والیہ اشار صلعم بقولہ حین رای عمر انہ ینظر فی صحیفۃ من التوراۃ لوکان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی (ص۱۰۹ ج۱)

[1] یعنی میں نے دعا قبول کرلی ۱۲۔

یعنی حضرت عمرؓ جب تورات پڑھتے ہوئے دربار نبوی میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس حالت میں دیکھ کر فرمایا کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کے لئے بجز میری پیروی کے اور کچھ بن نہ آتا۔

دیکھو یہاں صاف صاف لفظ موسیٰ بجائے عیسیٰ موجود ہے۔ اسی کو ملا صاحب نے شرح فقہ اکبر میں نقل فرمایا ہے تو شرح فقہ اکبر [illegible] بھی بجائے لفظ عیسیٰ کے لفظ موسیٰ [illegible] مسند کی [illegible] نسخوں میں موجود ہے۔ پس مصری نسخہ یقیناً غلط اور محرف ہے۔

یہی ملا علی قاری اپنی دوسری کتاب موضوعات کبیر جو ۱۲۸۹ھ میں طبع ہوئی ہے لکھتے ہیں:

ویقویہ حدیث لو کان موسیٰ [illegible] حیا لما وسعہ الا اتباعی (ص ۱۰۶)

یہاں بھی بجائے عیسیٰ کے لفظ موسیٰ [illegible] ہے۔ ملا صاحب ممدوح اپنی چوتھی کتاب مرقات شرح مشکوۃ مطبوعہ مصر میں رقم فرماتے ہیں

ولو کان ای موسیٰ کما فی نسخۃ حیا [illegible] فی الدنیا الخ (جلد ۲۵ ص ۱)

یعنی موسیٰ اگر دنیا میں زندہ موجود ہوتے

یہاں بھی لفظ موسیٰ بصراحت موجود و مرقوم ہے۔ اسی طرح مسند احمد، بیہقی، دارمی اور مشکوۃ وغیرہ کتب حدیث میں لو کان موسیٰ حیا وارد ہے اور ملا علی قاری نے انہیں حوالوں سے اپنی تمام تصانیف میں لو کان موسیٰ حیا نقل کیا ہے۔ پھر یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ شرح فقہ اکبر میں وہ لو کان عیسیٰ نقل کریں گے!

بہذا مثل آفتاب نیم روز واضح ہو گیا کہ مصری نسخہ میں عیسیٰ غلط طبع ہو گیا ہے جس سے مرزائیوں کا بلا بہر فائدہ ہو گیا اور بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔

محمدیوں کو احمدیوں کے اس مغالطہ سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ وما علینا الا البلاغ

الہامی بوتل مرزا صاحب کے چند گرما گرم الہام۔ قیمت ۴ر۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی

(از مولوی ابو الحبیب عبدالصمد اعظمی مبارکپوری مقیم کرلا بمبئی)

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد۔ بار [illegible] حدیث مجریہ [illegible] جمادی الثانی [illegible] میں مولوی عبید الرحمن صاحب کا مضمون بابت فوٹو اور [illegible] مرقومہ سابقہ پڑھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ثابت جواز و [illegible] [illegible] سے کام لیا [illegible] [illegible] [illegible] معیوب [illegible] [illegible] اصول [illegible] کی مرعات و پابندی بھی [illegible] شرعی اور [illegible] کے [illegible] کے مقابلہ میں قیاس و عقل کے [illegible] کیا قیمت و منزلت ہو سکتی ہے۔ عقل اور قیاس تمام باتیں احکام دینیہ اور [illegible] شرعیہ اور نصوص کے مقابلہ [illegible] مردود و مطرود ہیں اور کسی عاقل نے نزدیک قابل تسلیم و قبول اور لائق پذیرائی نہیں۔ کیونکہ

چہ بارہ کہ قول [illegible] نازم ہیچ
[illegible] اقوال رسول اللہ واضح [illegible]

اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ارشاد فرمایا ہے

والذین اذا ذکروا بایات ربہم لم یخروا علیہا صما وعمیانا (سورہ فرقان) یعنی اور رحمن کے خاص بندے وہ ہیں کہ جس وقت ان کو شرعی آیات و احکام کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو ان احکام پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔

پس اس ارشاد عالی کے موافق ہم ان دلائل و قیاسات کو جو انہوں نے بیان فرمائے ہیں بلا چون و چرا نہیں تسلیم کرتے بلکہ ان کو شرعی معیار اور کسوٹی پر اول پرکھتے ہیں اگر ان سے فوٹو اور تصویر کا جواز ثابت ہو تو بصد شوق و بصد ارمغان اس کا استعمال کرنے اور رکھنے کے لئے تیار اور اگر اس معیار پر بیان کردہ دلائل [illegible] نہ ٹھہرے ثابت ہوں تو بصد مسرت و کرامت اس سے [illegible] و اجتناب کی ہدایت و تلقین کریں گے اور اس کی حرمت و ممنوعیت کا حکم دیتے ہوئے اس کے استعمال سے سخت بچنے اور پرہیز کرنے کی تمام مسلمانوں سے پر زور درخواست کریں گے ہمارے یہ دلی منشا و خواہش ہے اور پروردگار عالم سے دعا ہے کہ قرآن و حدیث ہمارا اور دیگر برادران اسلام کا رہنما بنے تاکہ وہ صحیح راستہ پر سلوک اختیار کریں جو ان کے حق میں بحیثیت دین و دنیا مصلح اور اقوام عالم میں کسی نوع سے دینی و دنیوی خسارہ نہ اٹھائیں اور دارین میں عزت و توقیر اور فخر و مباہات کے مستحق و مستلک ہوں اور بس وباللہ التوفیق

فاضل موصوف نے استعمال فوٹو کے جواز و ثبوت میں جن آیات و احادیث کو پیش کیا ہے ان کے مطلب سمجھنے پر غلطی کی ہے۔ اگر احادیث نبویہ میں غور کرتے تو خود اسی سے بھی درست استعمال فوٹو و تصویر عیاں ہو جاتا اور آیات قرآنیہ کو توڑ مروڑ کر جواز و اباحت فوٹو اور تصویر پر پیش کرنے کی ہمت و جرأت نہ کرتے میں پہلے ایک دو حدیثیں سے تصویر اور فوٹو کی حرمت و ممنوعیت ثابت کر کے مولوی صاحب کے استدلال اور دلائل کی حقیقت کو واضح کرتا ہوں۔

ایک حدیث: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر

ولیخلقوا حبۃ ولیخلقوا شعیرۃ رواہ البخاری ومسلم (ترغیب)

کون ظالم ہے جو پیدا کرنے میں میری نقل (اور میری شابہت ومماثلت) کرتا ہے (اگر ان کو پیدا کرنے کی قدرت وطاقت ہے تو) وہ ایک ذرہ (چیونٹی) پیدا کریں یا ایک دانہ پیدا کریں یا ایک جو ہی پیدا کر دکھائیں۔

اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیز کی نقل کرنے اور اس کے مثل بنانے کو بہت بڑا ظلم قرار دیا گیا ہے اور بطور تعجیز کے دانہ اور جو وغیرہ ایسی شے بنانے اور پیدا کر دکھانے کا حکم دیا گیا ہے کہ جس کو تا قیامت کوئی نہیں بنا سکتا۔ پس اس حدیث سے عام طور پر ہر ایک تصویر کا بنانا حرام اور ممنوع ٹھہرتا ہے خواہ وہ تصویر حیوان کی ہو یا انسان کی اور خواہ ذی روح کی ہو یا غیر ذی روح اشیاء کی لیکن چونکہ دوسری حدیثوں میں غیر ذی روح اور بے جان دار اشیاء کی تصویر کا بنانا جائز اور مباح کیا گیا ہے۔ اس لئے غیر جاندار اشیاء کی تصویر کا حکم اس حدیث کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(دوسری حدیث) عن عمر[1] رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم۔ رواہ البخاری ومسلم (ترغیب ترہیب)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائیگا (اور) ان سے کہا جائیگا کہ جس کو تم نے بنایا ہے۔ اس کو زندہ کرو!

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قیامت کے روز تصویر بنانے والوں کو عذاب تو کیا ہی جائے گا مزید برآں یہ بھی تکلیف دی جائے گی کہ ان کو حکم ہوگا کہ جس کو تم نے بنایا اور پیدا کیا ہے اسکو زندہ کرو اور اس میں جان ڈالو۔ اور کسی حدیث میں یہ قید اور تخصیص نہیں وارد ہوئی ہے کہ یہ عذاب اسی کے حق میں ہے جو کہ ہاتھ سے تصویر بنائے اور اگر کسی آلہ اور مشین کے ذریعہ سے بنائے تو اس کے حق میں یہ عذاب نہیں ہے اور وہ اس سے مستثنیٰ ہے بلکہ علی العموم ہر مصور کے لئے یہ وعید آئی ہے۔ حافظ منذری نے ترغیب میں صحیحین کی ایک طویل حدیث بروایت سعد بن ابی الحسن عن ابن عباس نقل کی ہے۔ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں:-

وفی روایۃ البخاری قال کنت عند ابن عباس اذ جاءہ رجل فقال یا ابن عباس انی رجل انما معیشتی من صنعۃ یدی وانی اصنع ھذہ التصاویر فقال ابن عباس لا احدثك الا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ یقول من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فیھا ابداً فربا الرجل ربوۃ شدیدۃ فقال ویحك ان ابیت الا ان تصنع فعلیك بھذا الشجر وکل شیء لیس فیہ روح (ترغیب)

یعنی بخاری کی روایت میں ہے کہ سعید بن ابو الحسن نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس تھا۔ (میری موجودگی میں) ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا ذریعہ معاش میری دستی کاریگری ہے اور میں تصویریں بنایا کرتا ہوں تو ابن عباس نے فرمایا کہ میں تجھ سے وہی حکم بیان کرونگا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (سن!) میں نے آنحضرت صلعم سے سنا ہے کہ جو شخص کوئی صورت بنائے گا اللہ اسکو (قیامت کے دن) ضرور عذاب میں ڈالیگا تاوقتیکہ وہ اس کے اندر روح نہ پھونک دے اور (یا درکھو کہ) وہ اس میں کبھی بھی روح نہیں پھونک سکیگا۔ پس وہ شخص غصہ یا تکبر سے پھول گیا تو ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تو تصویر بنانے سے باز نہیں آتا تو درختوں کی صورت اور اس چیز کی صورت بنا جسمیں جان اور روح نہیں ہوتی ہے۔"

نواب صدیق حسن خان صاحب السراج الوہاج میں حدیث ابن عباس مذکور کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وھذا الحدیث وما فی معناہ یدل علی تحریم تصویر الحیوان وھو حرام شدید التحریم وھو من الکبائر متوعد علیہ بھذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث (السراج الوہاج)

یعنی حضرت ابن عباس کی حدیث مذکور اور اس مضمون کی دیگر حدیثیں جاندار کی تصویر کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور تصویر سازی سخت حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے ان احادیث مذکورہ میں اس پر یہ سخت وعید وارد ہوئی ہے۔"

پس جب ان احادیث سے تصویر بنانے اور تصویر رکھنے کی حرمت ثابت ہوئی تو اب اس کے جواز و اباحت پر جس قدر اعذار و حیل تراشے اور پیدا کئے گئے اور جتنی حاجتیں اور ضرورتیں دکھلائی گئی ہیں سب لغو اور باطل و بہن ہیں۔ اور اکثر اخبارات و رسائل کا تصویر و فوٹو سے مزین ہونا اور ان کا بکثرت شائع و منتقل ہونا ان کو جائز و مباح نہیں کر سکتا اور نہ حکم شریعت کو بدل سکتا ہے۔

اس عبارت منقولہ کے ساتھ ہی نواب صاحب اتنا اور لکھتے ہیں:-

وسواء صنعہ بما یمتہن او بغیرہ فصنعتہ حرام بکل حال لان فیہ مضاھاۃ لخلق اللہ تعالیٰ۔ یعنی تصویر بنانے والا تصویر کو خواہ ایسی چیز میں بنائے جو حقیر و ذلیل سمجھی جاتی ہے خواہ ایسی چیز کے علاوہ میں بنائے بہرحال (و بہر صورت) اسکا بنانا حرام ہے اس لئے کہ اس میں اللہ کے خلق سے مشابہت ہے یعنی بالعموم صورت بنانا حرام ہے خواہ اس تصویر کو شوق سے کسی معزز و محترم جگہ میں رکھیں خواہ اس کو گندی جگہ اور ہتک و بے حرمتی کے مقام میں پھینک دیں کسی حال میں تصویر سازی اور فوٹو گرافی کی اجازت نہیں اور نہ ہی استعمال تصویر و فوٹو کی اباحت و حلت۔ (باقی)

---

[1] ترغیب منذری مطبوع مصر دار احیاء الکتب العربیہ میں اسی طرح عن عمرؓ مرقوم ہے اور تجرید البخاری مترجم مطبوعہ کواپریٹو سٹیم پریس لاہور میں ج ۲ ص ۵۴۲ پر اس طرح ہے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما اور دوسری کتاب سے تصحیح کا موقع نہیں ملا ناظرین ٹھیک تعیین کرلیں۔ ۱۲ منہ

تنقید جیراجپوری اور حدیث

گذشتہ پرچہ میں میں نے بتایا ہے کہ حدیث نبوی جن اصولوں سے پہچانی گئی ہے ان سے اچھے نہیں ہو سکتے آج ان کی تفصیل عرض ہے۔ (عبداللہ ثنائی امرتسری)

دو یا کئی کلمات کے مجموعے کو خبر کہتے ہیں۔ جس میں صدق اور کذب کا احتمال ہوتا ہے۔ خبر کو سچا کہا جا سکتا ہے اگر واقعات تصدیق کریں۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ خبر کاذب کہلاتا ہے۔ اسی طرح ایسے مخبر کی خبر بھی صحیح نہیں ہوتی۔

خبر کی تصدیق کے دو ہی ذریعے ہو سکتے ہیں (۱) مشاہدہ (۲) شہادت۔ مثلاً اگر کوئی شخص [illegible] کے باشندے کو خبر دے کہ کلکتہ میں [illegible] کا کوئی دوست بیمار ہے تو سننے والے کے لئے دو ہی صورتیں ہیں کہ آنکھوں سے دیکھے یا شہادت پر اعتبار کرے۔ پہلی قسم (مشاہدہ) کے [illegible] سے تو کسی شخص کو کلام نہیں البتہ آج کل قسم ثانی کے متعلق مختلف قسم کے خیالات پھیلائے جا رہے ہیں۔ ایک گروہ اس بات میں کوشاں ہے کہ شہادت کو قطعاً تصدیق واقعہ کا ذریعہ ہی نہ قرار دیا جائے یا بعد سماع خبر اس کی تصدیق محض عقل کے سپرد کر دی جائے۔ اگر عقل سچائی کا فیصلہ کرے تو صحیح مانی جائے ورنہ غلط۔

مگر اہل دانش یہ جانتے ہیں کہ شہادت کے انکار سے کیا کیا خرابیاں لازم آتی ہیں۔ کوئی کام دنیا کا نہیں چل سکتا۔ حتیٰ کہ حسب نسب انسانی کی صحت بھی ناممکن نہیں تو ناممکن الوقوع ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے قرآن مجید نے تصدیق واقعہ کے لئے شہادت کو بھی معتبر رکھا ہے۔ واقعہ افک عائشہ رضی اللہ عنہا میں ارشاد ہے لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ (سورہ نور) کیوں نہیں اس واقعہ پر چار شاہد لائے۔ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ اور اپنے مردوں سے دو گواہ بنالو تاکہ [illegible] لوگوں کے سامنے تصدیق [illegible] ہے اس کا مشاہدہ نہیں کیا مگر چونکہ ہر شخص معتبر نہیں ہو سکتا اس لئے شہادت بھی علی الاطلاق قابل اعتبار نہ [illegible] واسطے [illegible] اصول فرمایا ہے۔

[illegible] فاسق [illegible] | اگر تمہارے پاس [illegible] خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو کیونکہ ایسی شہادت ہر طرح قابل اعتبار نہیں۔ [illegible] سطور سے معلوم ہو گیا کہ شہادت [illegible] تصدیق خبر کے لئے قابل اعتبار ہے مگر شاہد کا معتبر ہونا ضروری ہے اسی واسطے محدثین رحمہم اللہ نے روایت حدیث کے لئے سلسلہ اسناد قائم کر کے اس کے لئے نہایت ہی عمدہ اصول قائم کر دئے ہیں تاکہ [illegible] اس بات کی جانچ پڑتال کر لے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔

حدیث کا انکار [illegible] کر دینا [illegible] یہ سلسلہ روایت اور [illegible] سلسلہ ہم تک پہنچی ہے، نہایت کم فہمی کا نتیجہ ہے۔ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کا انکار محض اس لئے کر دے کہ اس نے اس کو آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ سنا ہے مگر اس خیال کے لوگ پہلی دنیا میں تھے اور غالباً اب بھی ہونگے۔ چنانچہ امت موسوی کے چند افراد نے کہا تھا

لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً الآیہ | ہم ہرگز (اے موسیٰ) تیرا ایمان نہ لاویں گے جب تک اللہ میاں کو ظاہراً آمنے سامنے نہ دیکھ لیں

شروع تحریر میں یہ ثابت ہو گیا کہ خبر کی تصدیق یا تو مشاہدہ سے ہو سکتی ہے یا شہادت سے۔ سالہا سال کے واقعات کے لئے یعنی مشاہدہ تو ناممکن ہے البتہ دوسری شق اختیار کرنی پڑے گی مگر شہادت کے لئے تحقیق کی ضرورت ہے۔ اسی اصول کے ماتحت محدثین نے حدیث رسول کو شہادت در شہادت کے سلسلے سے روایت کیا اور تحقیق کے لئے کئی ایک اصول مقرر کئے۔

روایت کے لئے قیود | حدیث کی روایت میں پہلا اصول نہایت ضروری ہے کہ ہر مسموع کو بلا تحقیق نہ روایت کیا جاوے چنانچہ فرمایا کَفَىٰ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ یعنی آدمی کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ جو کچھ سنے وہ آگے بیان کر دے۔

[illegible] روایت کے لئے چند امور پر غور کرنا ضروری ہے [illegible] بعض امور کا تعلق مخبر (خبر دینے والے) [illegible] ہے۔ [illegible] پانچ امور ہیں۔

(۱) [illegible] یعنی [illegible] روایت [illegible] عمر کے اس حصہ [illegible] ہو [illegible] اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھے یعنی مکلف ہو۔

(۲) [illegible] یعنی جس وقت وہ روایت [illegible] کرے اس وقت اسلام میں داخل ہو کیونکہ مذہبی [illegible] میں [illegible] کوئی [illegible] ہے۔

(۳) عادل ہو یعنی گفتگو میں افراط و تفریط کا عادی نہ ہو مذہبی [illegible] سے بھی اور دنیوی حیثیت سے بھی ہر حال [illegible] کذب، بہتان سے اس کی زبان پاک ہو۔ گناہ صغیرہ و کبیرہ سے پرہیز کرے ہر حالت میں ادب شرع کا لحاظ رکھے۔ چنانچہ عادل کی تعریف میں نواب محمد [illegible] حسن مرحوم لکھتے ہیں

[illegible] | یعنی ثواب شریعت
[illegible] | (اوامر و نواہی)
[illegible] | پر عمل کرنے کو
عدل کہتے ہیں

ملكة في النفس تمنع عن [illegible] | عدل ایسے ملکہ کو کہتے ہیں
اقتراف [illegible] | جو تمام چھوٹی اور بڑی رذیل
خسة [illegible] | باتوں سے انسان
والرذائل المباحة [illegible] | کو روک رکھے حتیٰ کہ بول
[illegible] في الطريق | في الطريق جیسا ادنیٰ کام بھی نہ کرے

ف مثلاً کوئی کسی کو پوچھے کہ تجھے کس نے یقین دلایا کہ تو زید ہی کا لڑکا ہے۔ یہ بھی ایک خبر ہے۔ جس میں احتمال صدق و کذب ہے۔ بقول آپ کے مشاہدہ ہونا ضروری ہے۔ [illegible]

(۴) راوی ضابط ہو | ایک شرط یہ بھی ہے کہ راوی اعلیٰ درجہ کا حافظہ بھی رکھتا ہو۔ وہ بات سن کر اس کو خوب ذہن میں محفوظ رکھ سکے ورنہ اس کی روایت صحیح نہ ہوگی (خواہ کتنا[1] پرہیزگار کیوں نہ ہو) چنانچہ اصل ہے:۔

من کان کثیر الغلط والسہو ردت روایتہ (اصول)	غلط کہنے اور بھول جانے والے کی روایت رد ہوگی۔

(۵) راوی مدلس نہ ہو | یعنی یہ عادت نہ ہو کہ جس سے وہ بات سنتا ہے کسی خاص وجہ سے اس کے نام کی بجائے اعلیٰ شخص کا نام لے لے اور جس سے وہ سنتا ہے اس کا نام چھوڑ دے۔ خواہ اس کے استاد نے اس سے سنی ہو جس کا وہ نام لیتا ہے۔ ایسے شخص کی روایت بھی قبول نہ کی جاویگی۔ چنانچہ اصول ہے

والحاصل ان من کان ثقۃ واشتہر فی التدلیس فلا یقبل	اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ اس نے ایک راوی چھوڑ دیا ہے۔ تو وہ مدلس کیسا ہی معتبر کیوں نہ ہو۔ اس کی روایت قبول نہ ہوگی۔

راوی کی جانچ پڑتال کے بعد بعض وہ امور ہیں جو الفاظ روایت میں دیکھنے کے قابل ہیں

(۱) کسی نص قطعی کے خلاف (معارض) نہ ہو کہ ہر دو کے مابین تطبیق نہ ہو سکے۔

(۲) ثقات راویوں کی روایات کے خلاف نہ ہو

(۳) الفاظ روایت میں اختلاف نہ ہو جسکو محدثین کی اصطلاح میں اضطراب فی المتن کہتے ہیں۔ اور قرآن مجید اس اصول کو لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا سے بیان کرتا ہے۔

متعدد اصولوں میں سے یہ بالکل تھوڑے سے ہیں جو بنظر اختصار لکھے گئے ہیں ان کے علاوہ سیکڑوں باریکیاں ہیں جن کے ماتحت محدثین رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے حدیث کی جانچ پڑتال کر کے صحیح، ضعیف، منکر، موضوع کو الگ کیا ہے۔

آج بھی کہ اصول حدیث کے مطابق حدیث پر جرح کی جائے تو کسی کو کلام نہ ہو۔ افسوس تو یہ ہے کہ وجہ انکار صرف یہ بیان کی جاتی ہے کہ احادیث غیر معتبر ہیں کیونکہ شہادت در شہادت کے سلسلہ سے ہم تک پہنچی ہیں۔ جس کا معنی صاف ہے کہ شہادت ناقابل اعتماد چیز ہے حالانکہ شہادت سے خبر کی تصدیق عین اصول کے مطابق ہے۔ (مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

[1] یہی معنی ہیں اس عبارت کے جو حافظ صاحب نے صحیح مسلم سے نقل کی ہے یجری الکذب علی السنتہم ان کی زبانوں پر جھوٹ جاری ہو جاتا ہے وہ عمداً نہیں کہتے وہ بچارے کیا کریں انکا حافظہ ان الفاظ محفوظ نہیں رکھ سکتا اسواسطے انکی روایات ناقابل اعتبار ہیں۔ اگرچہ وہ خود متقی ہیں

مساوات اسلامی

(از قلم مولوی ابوالعلیٰ محمد خلیل اللہ نعمانی جونپوری متعلم مدرسہ فیض عام مئو اعظم گڑھ)

مذہب اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جو بنی نوع انسان کو رشد و ہدایت کی راہ دکھلاتا ہے اور درحقیقت یہ قانون فطرت کا ایک بے مثل مجموعہ ہے کیونکہ اس کی تمام تعلیمات فطرت اور عقل کے مطابق ہیں اسی وجہ سے جب ارباب بصیرت نے آنکھوں سے تعصب کی عینک اتار کر ان تعلیمات کا گہرا مطالعہ کیا تو انہیں بے ساختہ یہ کہنا پڑا کہ یقیناً دنیا میں یہی دین حقیقی معنے میں دین الٰہی کہلانے کا مستحق ہے اور یہی وہ جادہ مستقیم ہے جس پر چل کر انسان منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے اور اس کے بعد وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ واقعہ ہے کہ کوئی ایسا دین نہیں ہے جس میں تمام ضروریات کے متعلق تعلیم موجود ہو۔ یہ بات صرف مقدس اسلام میں پائی جاتی ہے یوں تو اسکی تمام تعلیم ایسی ہے کہ وہ طلوع اسلام سے قبل اور بعد کسی مذہب میں موجود نہ تھی لیکن ان میں سب سے زیادہ اہم بالشان تعلیم جو اس نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے وہ انسانی مساوات ہے اس میں ذرا بھی گنجائش انکار نہیں کہ دور ترقی میں انسانی مساوات ایک معرکۃ الآرا مسئلہ بنا ہوا ہے اور ہر ایک مذہب والا بلند آہنگی سے کہہ رہا ہے کہ یہ تعلیم ہمارے مذہب کی اختراع اور ایجاد ہے لیکن واقعہ ہے کہ یہ اصولی تعلیم صرف اسلام کی پیشکردہ ہے اور دیگر مذاہب و ملل میں اس کا کہیں پتہ نہیں چلتا جیسا کہ تاریخ کے صفحات اس حقیقت کے گواہ اور شاہد عدل ہیں۔ چنانچہ اس فرقہ کو لیجئے جو اپنے کو دین موسوی کی طرف منسوب کرتا ہے، مثلاً قوم یہود پر ایک سرسری نگاہ ڈالئے تو یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ ان میں مساوات کی تعلیم یکسر مفقود ہے کیونکہ یہودا کی نسل سے جو لوگ ہیں وہ مرتبے میں دوسرے اسرائیلیوں سے بڑھ کر ہیں اور وہ ان سے ذی عزت سمجھے جاتے ہیں اسی طرح اس گروہ کا بھی حال ہے جو اپنے کو حضرت مسیح کا پیرو بتلاتا ہے کیونکہ اُن میں جو طبقہ خالص اسرائیلیوں کا ہے وہ نجابت اور شرافت میں دوسرے مسیحائیوں سے برتر ہے۔ کون نہیں جانتا کہ یورپ کے عیسائیوں کو اینگلو انڈین عیسائیوں پر تفوق حاصل ہے۔ پھر زرتشتی مذاہب پر نظر ڈالئے۔ ان کے متبعین میں بارہ ذاتیں موجود ہیں جو ایک دوسرے سے حقوق و مراتب میں کم و بیش ہیں، صرف اسی پر منحصر نہیں آگے نہ جائیے اپنے ہمسایہ قوم ہنود کے حالات اور انکی تعلیم پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ بھی اس تعلیم سے بے بہرہ اور اس کے فیوض سے ناآشنا ہیں۔ کس کو نہیں معلوم کہ برہمن خاندان کے افراد شرافت اور عزت کے تنہا مالک سمجھے جاتے ہیں دوسری ذات اس کے ہم پلہ کیا پاسنگ برابر بھی نہیں۔ اس کے بعد یہ حقیقت روز روشن کی طرح آشکارا ہو جاتی ہے کہ شرف اسلام اور صرف اسلام کو حاصل ہے اور صرف اسی کا فیض ہے جس نے دنیا کو اس بے بہا تعلیم سے مالامال کیا اور قومی اور نسلی تفاخر کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا اور علی و ادنیٰ رذیل و شریف سب کو ایک سطح پر لاکر کھڑا کر دیا

چنانچہ صاف قرآن شریف میں ارشاد ہوتا ہے :-

یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

"اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تم کو قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یاد رکھو اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ خدا ترس ہو۔"

اس آیت سے یہ ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ اور پرہیزگاری کے کسی کو کسی دوسرے پر کسی قسم کا امتیاز اور تفوق و برتری حاصل نہیں ہے۔ خواہ وہ کسی قبیلہ و خاندان و ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ اسلام نے بزرگی کا معیار تقویٰ اور پرہیزگاری کو بنایا ہے تو تمام بنی نوع انسان حقوق و مراتب میں مساوی ہیں۔ چاہے وہ افریقہ کا سیاہ فام حبشی ہو یا یورپ کا سفید فام گورا ہو۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عبادات میں اس کا بہت زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ نماز میں دیکھئے کہ ایک غلام محتاج مفلس و تنگدست اپنے آقا و امیر کے سامنے دوش بدوش خدائے ذوالجلال کے حضور میں عاجزانہ طور سے کھڑا ہوتا ہے۔ مالی اور قومی امتیازات کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔ (باقی)

(محمد خلیل اللہ خان جونپوری)

خدالگتی

(از مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

انسان اور حیوان میں یہی فرق ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل و تمیز عطا کی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ مکلف بالاسلام ہے اور یہی جزا اور سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے جو اپنے مالک۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی پابندی کرتا ہے وہی حقیقی انسان کہلانے کا مستحق ہے۔ اور جو نافرمانی کرتا ہے وہ حیوان لایعقل ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولئک کالانعام بل ھم اضل۔ بلکہ حیوانات (چوپائے وغیرہ) سے بھی بدتر ہے۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسی بنا پر حیوانات (چوپائے وغیرہ) کسی مذہب کے پابند نہیں ہیں اور انسان کسی نہ کسی مذہب کا پابند ہے ورا آگے بڑھتے ہیں تو پھر ایک بات اور ہمیں نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ ایک ہی مذہب کے پیرو ہیں۔ مگر وہ آپس میں بہت اختلاف رکھتے ہیں بلکہ نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ ہر ایک گروہ دوسرے گروہ کو اپنے مذہب سے خارج بتلاتا ہے۔ کل حزب بما لدیھم فرحون۔

یہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے اس میں سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایک کھلی کھلی حقیقت ہے۔

اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے پیدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ دوسرے کو خارج از اسلام بتا رہا ہے یہ کہاں تک درست ہے؟ اور دوسرے کیا ہم اس فتنہ کے زمانہ میں گروہ حقہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ کون ہے؟

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ خارج از اسلام بتانے کا دعویٰ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے جس سے میرے نزدیک احتراز لازم ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستفترق امتی علی الخ یعنی میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ اس حدیث میں ہم دیکھتے ہیں کہ تمام فرقوں کو اپنی امت بتایا ہے یعنی اپنی طرف نسبت دی ہے۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسلک حقہ سے جو گروہ انحراف کرنیوالے ہیں یا اختلاف کرنیوالے ہیں وہ گنہگار اور عاصی ہیں خارج از اسلام نہیں ہیں۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ امت محمدیہ کے بہت سے لوگ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پھر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ گروہ حقہ کون ہے؟ یہ کوئی بہت مشکل نہیں ہے بالکل صاف ہے مگر تھوڑے سے تدبر اور غور کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کو یہ لازم ہے کہ وہ غور کریں کہ کتنے اشخاص ہیں جو کہ قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر چلتے ہیں اور کتنے ہیں جو اس کے خلاف ہیں۔ پس وہ گروہ یا اشخاص جو کہ قرآن مجید اور اس کے لانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام یعنی احادیث پر کاربند ہیں وہ صراط مستقیم پر ہیں۔ اور جو اس کے خلاف ہیں وہ اصل راستہ سے منحرف ہیں کیونکہ ایک مسلمان کا یہی اقرار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

جو اس اقرار کو پورا کر رہا ہے وہ اصل راستہ چل رہا ہے اور جو اس اقرار کے کسی ایک حصہ سے کلیۃً یا جزءً انحراف کر رہا ہے وہ اصل راستہ سے بھٹک گیا ہے۔

اب تمام اسلامی فرقوں پر خصوصاً جو زیادہ مشہور اور تعداد میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ کون صحیح مسلک پر ہے۔ احناف کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ صحیح راستہ چل رہے ہیں۔ ہم منحرف نہیں ہیں ادھر شیعہ صاحبان اور مرزائی صاحبان کا بھی یہی دعویٰ ہے۔ ادھر بیچارے اہل حدیث ہیں ان کا بھی یہی دعویٰ ہے۔ اہل حدیث تو کہتے ہیں کہ :-

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

استقبالیہ نظم

(جو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے انیسویں سالانہ اجلاس دہلی کیلئے لکھی گئی تھی)

از قلم جناب مولانا محمد داؤد صاحب از لشکرادہ ڈگوڑ گانوہ

کیا وقت ہے مبارک کیسا عجب سماں ہے ۔ بلبل چہک رہی ہے خوش رنگ گلستاں ہے
یارب ہے یہ حقیقت یا خواب اور گماں ہے ۔ مستانہ کس نشے میں ہر پیر اور جواں ہے
کیسی یہ نیک ساعت ایمان بخش آئی
صدہا مسرتوں کو ہمراہ اپنے لائی

توحید کی جماعت پروانہ وار آئی ۔ دہلی تجھے مبارک تجھ میں بہار آئی
رحمت کے بادلوں سے کیسی ہوا ر آئی ۔ باد صبا چمن میں کیا خوشگوار آئی
ہاں بلبلو مبارک عہد بہار آیا
ساقی سبو کو لے کر مستانہ وار آیا

تشریف لائے ہیں یہ علمائے خیر امت ۔ یہ آفتاب دیں ہیں یہ وارث نبوت
ہندوستاں میں ہر سو ان کی ہے خیر و برکت ۔ جاری ہے ان کے دم سے درس کتاب و سنت
کیا روح افزا ان کی جادو بیانیاں ہیں
یہ آج کل سلف کی زندہ نشانیاں ہیں

یہ تیر و بوالوفاء ہیں جن پر ہے ناز ہم کو ۔ یہ سیف ہیں کہ جن سے ہے امتیاز ہم کو
حاصل ہوا ہے ان سے سوز و گداز ہم کو ۔ رکھ ان کے زیر سایہ اے بے نیاز ہم کو
علم نبی کے وارث اعوان دین یہ ہیں
سالار انبیاء کے ہاں جانشین یہ ہیں

سن لے دعا ہماری اے آسمان والے ۔ اے بے نیاز مولا کون و مکان والے
ہر شے نشاں ہے تیرا اے بے نشان والے ۔ ہم ہیں تیرے بھکاری اے عز و شان والے
ہے تیری نصرتوں کا اب انتظار ہم کو
یارب ترقیاں دے لیل و نہار ہم کو

بقائے کانفرنس کی تجاویز

(از مولوی عبدالخالق صاحب مقیم پتوکی)

ملک عبدالغنی صاحب خوشبودی کی طرف سے الحدیث مورخہ ۶ دسمبر میں اہل حدیث کانفرنس کے بقا کے لئے تجاویز شائع ہوئی تھیں جو یہ ہیں:۔
(۱) ایک سال کے لئے واعظ معطل کئے جائیں۔
(۲) ایک سال کیلئے مدارس کے وظائف نصف کئے جائیں
(۳) اہل حدیث اخبارات کے خریداروں سے ایکدم بذریعہ دیلو دو دو روپے بطور امداد فراہم کئے جائیں
(۴) کانفرنس کا تجارتی کتب خانہ قائم کیا جائے۔

پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

احناف یہ کہتے ہیں کہ کلام اللہ اور احادیث اس صورت میں مانتے ہیں کہ اگر ہمارے امام صاحب کے قول کے مطابق قرآن اور حدیث کہیں ۔ ورنہ نہیں۔

شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر ائمہ اہل بیت کے قول کے مطابق قرآن و حدیث کہیں گے تو مانیں گے نہیں تو نہیں۔

مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب جیسا کہیں گے اگر ویسا ہی قرآن و حدیث میں ہوگا تو مانیں گے اگر مرزا صاحب کے خلاف ہوگا تو نہیں مانیں گے۔

اب صاف ظاہر ہے کہ ان بڑے اور مشہور اسلامی گروہوں میں سے کون کون ہیں جنہوں نے اصل سے انحراف کیا ہے اور وہ کونسا گروہ ہے جس نے اصل کو پکڑ مارا ہوا ہے؟

الحمد للہ کہ وہ اہل حدیث گروہ ہی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت دی ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

اب دوسرے گروہوں سے اہل حدیث کی طرف سے مؤدبانہ التماس ہے کہ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور خدا لگتی کہیں کہ کیا یہ حق نہیں ہے؟ بلیٰ۔

(محمد شفیع از قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

---

(۵) کتب خانہ مذکورہ کے اشتہارات جماعت کے اخبارات میں ایک سال تک مفت شائع ہوں۔

(۶) مدیران اخبار کانفرنس کے لئے ترغیب دیں۔

(۷) کانفرنس کا سالانہ جلسہ ہمیشہ دہلی میں ہوا کرے۔

(۸) فراہمی چندہ کے لئے وفد جائے۔

اس کے متعلق مندرجہ ذیل مضمون آیا ہے۔ (مدیر)

مضمون بقائے کانفرنس کی تجاویز مندرجہ اخبار اہلحدیث کو پڑھ کر عرض ہے کہ احیاء کانفرنس کے لئے ہر فرد اہلحدیث تڑپ رہا ہے۔ اس کے لئے عملی کاروائی کی ضرورت ہے اور بعد ازاں کامیابی یقینی ہے۔ ملک صاحب کی رائے سے جو بندہ کو اختلاف ہے وہ درج ذیل ہے

(۱) واعظ معطل ہرگز نہ ہوں بلکہ سرگرم کارکن واعظ رکھے جائیں جو عوام سے کانفرنس کے لئے امداد حاصل کر سکیں اور اوسط سالانہ کے لحاظ سے کوئی ایسا اشخص نہ رکھا جائے جو خزانہ کانفرنس پر بوجھ ہو۔

(۲) مدارس کے لئے امداد بند کر دی جائے تاوقتیکہ کانفرنس اپنی اصلاح نہ کر لے۔ مقامی لوگ مدارس کی خود نگرانی رکھیں اور ان کا الحاق کانفرنس سے بھی بدستور رہے۔

(۳) حصول فنڈ کے لئے تجویز معقول ہے مگر قابل ترمیم بغیر دریافت رائے وی پی نہ کئے جائیں۔ بعض لوگ اس قابل نہیں کہ کئی روپیہ اس وقت ادا کر سکیں ثانیاً ایسی حالت میں جبکہ اکثر لوگ ایسے ہیں کہ ایک شخص ترجمان حدیث، تنظیم، محمدی، گزٹ اہل حدیث کا خریدار ہو تو قریب قریب ایک شخص پر بوجھ پڑ گیا وی پی کا ایسی حالت میں واپس آنا یقینی ہے اور اس میں دفتر کا ناجائز نقصان ہوگا۔

(۴) دفتر کو حصول چندہ کے لئے ضرور نکلنا چاہئے بغیر اس کے کامیابی ناممکن ہے۔

(۵) کتب خانہ کی تجویز معقول ہے۔ حصول سرمایہ کے لئے ایڈیٹر صاحبان کو اپنے خریداروں سے کوشش کرنی چاہئے اور اس کے علاوہ ہر ایک عالم، تاجر بلکہ جمیع افراد اہل حدیث کو حصہ لینا چاہئے۔

(۶) حصول فنڈ کا طریق یہ آسان ہوگا کہ ارچار آنہ اور ایک روپیہ کی رسید بک شائع کی جائیں۔ ذی اثر لوگ اس کو فروخت کر کے رقم روانہ کر دیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

(۷) مولانا سیالکوٹی صاحب بجائے جدید جمعیت قائم کرنے کے کانفرنس کو اپنی طاقت سے مضبوط کریں۔

خادم اشاعت کانفرنس کی محبت نے مجبور کیا ہے کہ عرض کروں ورنہ آپکی موجودگی میں ہمیں کیا غم۔ اگر خریداروں سے روپئے لینے ہیں تو بسر وچشم منظور۔ اگر ملک کی تجویز منظور ہو تو مجھے کی مطبوعہ رسیدیں روانہ کر دیں ان شاء اللہ بہت جلد منہ بذریعہ منی آرڈر دفتر روانہ کر دونگا۔

وسائل عروج

علم کی ضرورت

(از نامہ نگار)

جب کسی شخص پر کسی چیز کی خوبیاں زیادہ ہوں اس کی قدر ومنزلت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ علم ایسی چیز ہے جس کی خوبیاں ایسی بطرز آپ ہی ہے لہذا اسکی چند خوبیاں بیان کرتا ہوں تاکہ ان سے علم کی ضرورت واضح ہو جائے۔ حضرات! علم وہ سورج ہے جس کی تیز کرنوں سے دنیا میں اجالا ہوا۔ جس خطہ ارض میں علمی سورج چمکا اس کی تمام تاریکیاں جو جہالت کی سیاہ راتوں سے پیدا ہوئی تھیں کافور ہو گئیں جن قوموں نے علم سیکھا وہ ہمسایہ اقوام سے کوسوں آگے بڑھ گئیں۔ جو دل اس سورج کے مطلع بنے وہ دنیا میں سورج کی طرح چمکے ترقی کے اعلیٰ زینہ پر پہنچ کے رہے۔ صفحات تاریخ نے ان کے مبارک ذکر سے برکتیں ڈھونڈیں۔ علم وہ چیز ہے جو ذلیل سے ذلیل قوم میں بھی آجائے تو معزز بنا دے۔ اگر کوئی معزز سے معزز قوم بھی اس سے ناآشنائی کرے تو ذلیل ہو جائے۔ بے شک ان پڑھ آدمی کتنا ہی ترقی کا خواہاں ہو ترقی نہیں کر سکتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مسافر راہ گم کردہ شب کی تاریکی میں راستہ تلاش کرے یا کسی کا روپیہ گیا ہو اور وہ رات کو ڈھونڈے یا درزی اندھیرے میں کپڑا سینا چاہے۔ جیسے ان اشخاص کا اپنے مقاصد میں کامیاب ہونا ناممکن کے مترادف ہے ویسے ہی جاہل کی ترقی ناممکن ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جو شخص آب حیات پی لے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ نامعلوم آب حیات کا وجود کہیں ہے بھی کہ نہیں نہ کسی ملا نہ کسی نے پیا نہ کوئی ہمیشہ زندہ رہا۔ اگر تم دائمی زندگی چاہتے ہو تو آب حیات کی بجائے چشمہ علم سے سیراب ہو تو علم وہ آب حیات ہے جو جس نے پیا ہمیشہ زندہ رہا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ شیخ سعدیؒ کو باوجود عرصہ کے کس چیز نے روشن کیا، اور آج تک ان کا اسم گرامی کیوں زندہ ہے یہ علم کا ہی فیض ہے۔ ہزاروں کروڑوں آدمی ہیں جو صدیوں سے خاک کے سایہ تلے سو رہے ہیں۔ مگر ان کے اسماء گرامی بچہ بچہ کی زبان پر جاری ہیں یہ علم کی ہی خوبیاں ہیں۔ عزیزو! اگر تم چاہتے ہو کہ لعل وجواہر کا گنج بے بہا ہی حاصل کرو تو آؤ علم سیکھو علم وہ دریا ہے جس سے لعل وجواہر پیدا ہوتے ہیں کیا ٹھیک کہا ہے مولانا جامیؒ نے ؎

دل وادی زگوہر بر گنج
زگنج دل زبان، اگر گوہر سنج

اس کے متعلق مجھے وضاحت کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ ذی علم آدمی موجودہ زمانہ کی قابل ہستیوں اور زمانہ ماضیہ کے محترم بزرگوں کی تالیفات پڑھ کر معلومات کا بحر عمیق بن جاتا ہے۔ اس کا قلب جواہر خیز اور زبان اور ہاتھ جوہر افشانی کرتے ہیں۔ وہ اپنے علمی گنج پر اس قدر خوش ہوتا ہے کہ مال ودولت اس کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ سچ ہے۔

رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا
لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالُ

اطلاع } اکمل البیان کا مضمون جو دفتر میں موجود تھا سب درج ہو چکا، مضمون کا اگلا حصہ عنقریب وصول ہونے والا ہے۔ آئندہ ہفتے درج ہوگا۔ انشاء اللہ!

سعدیؒ نے گلستان میں ایک حکایت لکھی ہے مناسب سمجھتا ہوں کہ یہاں نقل کردوں۔

حکایت۔ دو امیرزادہ در مصر بودند یکے علم آموخت دیگر مال، اندوخت عاقبت الامر یکے علامہ گشت دآں دگر عزیز مصر شد۔ پس ایں توانگر بچشم حقارت در فقیہہ نظر کردے وگفتی من بسلطنت رسیدم وایں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکر نعمت باری عز اسمہ ہمچناں برمن فزوں ترست کہ میراث پیغمبراں یافتم یعنی علم وترا میراث فرعون وہامان رسید یعنی ملک مصر:

> من آں مورم کہ در پایم بمالند
>
> نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
>
> کجا خود شکر ایں نعمت گذارم
>
> کہ زور مردم آزاری ندارم

اس حکایت میں عالم نے اپنی علمی دولت پر کس طرح اظہار مسرت فرمایا ہے اور مال دنیا کو کس طرح حقیر جان کر نظر انداز کیا ہے۔

اس تو شان علم واضح ہوگئی ہوگی علم ایک مہکتا ہوا عطر ہے۔ جس کی خوشبو دلنواز سے ان پڑھ بھی وہ حظ اٹھاتے ہیں جو کسی عطر سے میسر نہیں ہوتا۔ جس کا نظارہ جلسوں میں دیکھا جاتا ہے۔ پیغمبر خدا نے اسکی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے۔

مثل المومن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب ومثل المومن الذی لا یقرأ القرآن مثل التمرۃ لا ریح لہا وطعمہا حلو (حدیث رحمۃ ج ۱)

علم ہی وہ چیز ہے جس سے انسان جسمانی اور روحانی صفائی کرسکتا ہے۔ اپنا حساب ٹھیک رکھ سکتا ہے بزرگوں اور آپس میں میل جول کے آداب سیکھتا ہے مجالس میں بیٹھنے اٹھنے کا سلیقہ آتا ہے۔ مافی الضمیر کو اچھے مہذب الفاظ میں ادا کرنا عالم کا ہی کام ہے۔ علم بادشاہ کو حکمرانی، رعایا پروری، عدل گستری، حسن اخلاق، کرمفرمائی سکھاتا ہے۔ طالب خدا کو روحانی زندگی علم سے ملتی ہے۔ علم انسان میں وہ خوبیاں پیدا کرتا ہے جن سے انسان صحیح معنوں میں ہادی اور رہنما بن جاتا ہے۔ اہل عرب اس کی صحیح مثال ہیں جو قبل از علم بہائم کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ روحانی زندگی کیا جسمانی اصلاح سے ناآشنا تھے۔ رہنمائی کیا انسانیت سے کوسوں دور تھے۔ علم آنے کے بعد رہنما بن کر ستاروں کی طرح چمکے۔ اگر انہیں ارضی ستارے کہا جائے تو بالکل بجا ہے۔ معلوم ہوا کہ علم کی ضرورت ہر شخص کو ہے خواہ وہ کسی رنگ میں ہو امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا رعایا شہری ہو یا دیہاتی علم صغیر السن بچوں کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ شیوخ، بوڑھوں کی رہنمائی کریں نہ صرف امور دنیا میں بلکہ دین میں بھی۔ جو عین حکم خدا سے ہوتا ہے سچ ہے! بزرگی بعقل است نہ بسال

نہ معلوم مسلمان علم سے اس قدر کیوں گریزاں ہیں اور کیوں اتنا تساہل کرتے ہیں۔ ہمارے دیہاتی تو خیال کرتے ہیں کہ سکول ان لوگوں کے لئے ہیں جنہیں ملازمت کرنی ہو یا بنیوں کا کام ہے جنہیں خرید و فروخت کرنی ہو۔ ہمیں اس سے کیا غرض ہے۔ نیز دینی تعلیم ملاؤں کا کام ہے جنہیں مسجدیں لینی ہوں ہمیں اس سے کیا مطلب

میرے ان پڑھ بھائیو! مجھے آپ سے وہی محبت ہے جو ایک سچے رہنما غمخوار قوم ہمدرد کو ہونی چاہئے میں بامداد خدا چاہتا ہوں کہ آپ کی ان غلط فہمیوں کو دور کرکے آپ کے مردہ اجسام کو بحر علم سے زندہ کردوں اور ان میں علمی روح پھونک دوں مگر مجبوری یہ ہے کہ آپ وعظ و نصیحت سننے کا اشتیاق بھی نہیں رکھتے جو علمی دولت سے آپ کو مالامال کیا جائے۔ افسوس! صد افسوس!! میرے بھائیو! ہر شخص جو دنیا میں قدم رکھتا ہے ضرور اسے کم از کم خورد و نوش اور لباس اور خانگی چیزوں کے استعمال کی ضرورت واقع ہوتی ہے یہ مسلمہ چیز ہے اور یہ بھی ممکن نہیں کہ ہر شخص ہر چیز اپنے گھر پیدا کرلے ضرور اسے بہت سی چیزیں دوسروں سے لینی پڑیں گی اور وہ اسے مفت بھی نہیں دینگے بلکہ اسے کچھ دے کر لینی ہونگی لہذا اسے دیتے وقت بھی حساب کی ضرورت ہے اور لیتے وقت بھی خاصکر دیہاتی جن کی پیدا کردہ اجناس ہر شخص کھاتا ہے اور وہ ہر خطہ ارضی میں پہنچتی ہیں۔ کیا انہیں غلہ جات نیشکر، کپاس وغیرہ فروخت کرتے وقت حساب، لکھائی پڑھائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ضرور ہوتی ہے جاہل مسلمان اپنی بے علمی کے باعث اپنے حساب کتاب میں بہت نقصان اٹھا رہے ہیں۔

نماز جنازہ کا اتفاق دیہاتیوں کو بھی ہوتا ہے لہذا اس کا علم بھی لازمی ہے۔ حدیث میں آتا ہے جس میت پر چالیس مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھی وہ بخشا جاتا ہے او کما قال۔ لیکن ہمارے دیہاتی مسلمان سو لوگ بھی کسی میت کا جنازہ پڑھ دیں تو خاک فائدہ نہیں ہوگا وہ میت کے حق میں اتنے ہی مفید ہوسکتے ہیں جتنا ایک اندھا کسی راہ گم کردہ کو راستہ دکھانے میں۔ کیونکہ سو میں سے شاذ پانچ چھ ایسے ہونگے جو دعا جنازہ کا علم رکھتے ہونگے۔ اللہ اللہ کیا دین و دنیا کے خسارہ کے ٹھیکیدار مسلمان ہی ہیں مسلمانو! کیا تمہیں منکر نکیر کے سوالوں کا علم ضروری نہیں وہاں کیا جواب دو گے؟ کس طرح نجات پاؤ گے۔ کیا تمہیں نکاح طلاق کے احکام کا علم ضروری نہیں ہے یا ہندوؤں کے رسوم و رواج کے ماتحت سب کچھ انجام دیا کرو گے۔ کاش کہ مسلمان اپنی پرانی حکمت کتاب سے ہی سبق حاصل کرتے۔

پہلے پارہ میں آغاز نسل انسانی کا واقعہ مذکور ہے آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور ان سے قبل کروڑوں سالوں سے جن اور ملائکہ موجود تھے ان کو اپنی قدامت کے باعث اپنے علم پر فخر تھا آدم حدیث السن تھے ملائکہ کے ہاں ان کی کوئی وقعت نہ تھی اللہ عز و جل آدمؑ کو پیدا کرتے ہی تعلیم دی ملائکہ سے مقابلہ ہوا۔ آدم پاس ہوگئے ملائکہ فیل ہوگئے ان کو خجالت و ندامت اٹھانی پڑی آدمؑ کو جسے ذلیل جانتے تھے سجدہ کیا۔ آدم کو انعام میں جنت ملا فوقیت حاصل ہوئی۔ ابلیس نے علم آدم کی عزت نہ کی اسکی سزا میں اسے ابدالآباد تک طوق لعنت پہنا دیا گیا۔ اللہ نے آج سے صدیوں پہلے آغاز بنی آدم کے وقت سے بتادیا کہ انسان کی ترقی، فوقیت اور عزت علم میں ہی مضمر ہے۔ نیز علام الغیوب علم کی اشد ضرورت سے واقف تھا اس نے آدم کو ہستی عنایت کرتے ہی

فتاویٰ

س ۷۳ } اسلام کے ۷۳ فرقوں میں سے کچھ فرقے کیا ابدی ناری مثل یہود و نصاریٰ ہوں گے اگر یہ صحیح ہے تو وہ کون ہیں اور جنتی گروہ کون ؟
(یکے از خریدار الجدیث امرتسر)

ج ۷۳ } حدیث میں آیا ہے کہ کل دوزخ میں جاویں گے صرف ایک جنتی رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوال پر فرمایا ما انا علیہ واصحابی یعنی جو طریق پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو فرقہ قرآن و حدیث کا پابند بطریق صحابہ کرام ہو وہ نجات پا جاوے گا۔ دوسرے گروہ جہنم میں جائیں گے۔

س ۷۴ } اسلام میں حسب نسب ہے یا نہیں یعنی ایک ذات دوسری ذات سے اشرف اور دوسری ادنیٰ ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کونسی اونچی ہے ؟
(سائل مذکور)

ج ۷۴ } اسلام میں نسبی فخر کوئی شے نہیں البتہ قومی امتیاز تو ہے جعلناکم شعوبا وقبائل (القرآن) بڑائی کا باعث عند اللہ صرف ایک چیز ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (الآیہ)

س ۷۵ } اسلام میں مساوات ہے یا نہیں اور مساوات کی تعریف کیا ہے ؟ (سائل مذکور)

ج ۷۵ } مساوات بوجہ اتم موجود ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر ایک کو اس کا پورا حق دیکر عدل و انصاف ملحوظ رکھنا۔ مثلاً چند ایک مہمانوں کو جو مختلف طبقات کے ہیں (لڑکے، جوان، بوڑھے) روٹی دیتے وقت بے دانت بوڑھے کو اس کے مناسب نرم غذا (دودھ وغیرہ) اور جوانوں کو ان کے لائق اور بچوں کو ان کے مناسب غذا دینا۔ یہ نہیں کہ بے دانت کو بھی سوکھی روٹی دیجائے۔

س ۷۶ } قصص الانبیاء میں لکھا ہے اور بہت مولویوں سے سنا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے ہیں۔ یہ حدیث کیسی ہے اور کیا صحیح ہے یا غلط ؟

ج ۷۶ } یہ حدیث نہیں کہ آنحضرت خدا کے نور سے ہیں۔ قصص الانبیاء حدیث کی کتاب نہیں بلکہ معتبر تاریخ بھی نہیں۔ اس لئے اس کی روایت قابل اعتبار نہیں۔

س ۷۷ } [illegible] ابدی جہنمی ہیں یا نہیں [illegible] بہشت میں جاویں گے یا نہیں ؟

ج ۷۷ } [illegible] کوئی نہیں جانتا۔ [illegible] ولا [illegible] (قرآن)

س ۷۸ } [illegible] حضرت [illegible] [illegible] نعوذ باللہ [illegible] نبی [illegible]

ج ۷۸ } جو شخص [illegible] صحابی یا صحابیات کو گالی دے اس [illegible] نہیں۔ بلکہ خدا کو بے سمجھ کو گالی دیتا [illegible] ہے۔

س ۷۹ } مرشد کی [illegible] ضرورت ہے یا نہیں اگر کوئی مرشد نہ بناوے تو [illegible] ہوگا یا نہیں ؟

ج ۷۹ } مرشد جو خدا نے بھیجا ہے وہ کافی ہے۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بعد کوئی نیا مرشد بنانے کی ضرورت نہیں جو حضور کی ہدایات ہوں ان پر عمل کرنا کافی ہے۔

س ۸۰ } ایک مسلمان قبروں پر جاکر [illegible] مرادیں [illegible] [illegible] مانگتا ہے کیا وہ جہنمی ہے یا [illegible] ؟

ج ۸۰ } اہل قبور سے مدد مانگنے والا مشرک اور مشرک جہنمی ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے اولاد دینا مشکل حل کرنا، رزق دینا سب خدا کے کام ہیں وہ کوئی نہیں کرسکتا۔ اس لئے خدا کے سوا کسی اور سے طلب کرنا شرک ہے۔

س ۸۱ } بنک کا سود جائز ہے یا نہیں ؟ [illegible] سے سود لینا جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۸۱ } بنک کا سود منافع کہلاتا ہے۔ سود نہیں کیونکہ نقصان کی صورت میں حصہ دار کو نقصان بھی پہنچتا ہے۔

س ۸۲ } عیدگاہ میں عورتوں کو جانا اور نماز عید میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں ؟
(سائل [illegible])

ج ۸۲ } مسنون حدیث [illegible] کرجانا چاہئے بلکہ فرمایا کہ جس عورت کے پاس چادر نہ ہو تو دوسری بہن کی چادر [illegible] کر چلی جائے

س ۸۳ } عیدگاہ میں مردوں [illegible] [illegible] نماز کے بعد عورتوں کے قریب [illegible] یا [illegible] [illegible] کھڑا ہوکر خطبہ بیان کرینگے تو [illegible] کا مطلب سمجھ سکتی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے قریب جاکر خطبہ سنانا [illegible] آپ کا خطبہ [illegible] جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۸۳ } حدیث مرفوع میں [illegible] ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو الگ وعظ فرمایا تھا۔ (از اہلحدیث)

س ۸۴ } عیدگاہ [illegible] کے وقت بالتزام تکبیریں پکارتے ہوئے عیدگاہ [illegible] ہونا آیا سنت ہے یا بدعت ؟ ([illegible])

ج ۸۴ } [illegible] کے وقت تکبیریں پڑھتے آنا جیساکہ سوال میں درج ہے سنت صحیحہ سے ثابت ہے مگر راستہ بدلنا سنت ہے۔

س ۸۵ } عرفہ کے دن کی صبح سے [illegible] ایام تشریق کی آخری عصر تک تکبیرات پڑھنے کا جو حکم ہے آیا کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ [illegible] کی نماز کے بعد عیدگاہ میں [illegible] پڑھنے کا حکم اس میں ہے یا صرف فرض نمازوں کے پیچھے پڑھ لیتا ہے ؟ (سائل مذکور)

ج ۸۵ } پنجوقتہ نمازوں کا ذکر آتا ہے۔ نماز عید میں بھی جائز ہے۔ حدیث صریح اس مضمون کی اس وقت یاد نہیں۔ قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ جائز ہے۔ (از داخل غریب فنڈ)

متفرقات

معاونین اہلحدیث | اخبار اہلحدیث کی ترقی و توسیع اشاعت کے لئے ضرور کوشش کرتے رہیں۔

لفافے بیرنگ ہو جاتے ہیں | اکثر صاحب ... کا محصول ... ہوتا ہے۔ ... ٹکٹ لگاتے ہیں ... بیرنگ ہو جاتا ہے

یاد رہے | [illegible] ... اضافہ ... ٹکٹ ... اور پانچ پیسہ ... اہلحدیث ... ۱۳۵۴ ... [illegible]

[illegible]

... نام ... [illegible] ... واپس کردیا ... نام پورا تحریر کیا کریں

[illegible] ... حکرات ...

اسیح کی بجائے صدق | بلونی ۱۳۵۴ھ سے ... ۲۷ ... چھپنے کا ... ہر ہفتہ کی ... گیارہ اور اکیس ... شائع ہوتا ہے۔ وہ صاحب ... بند ہونے کے بعد سے بیتاب تھے اس ... کو ... اپنا اپنا چندہ قیمتی چار روپیہ جلد از جلد روانہ کر کے خریداران رجسٹر میں اپنا نام درج کرلیں ورنہ بعد کو پہلے پرچہ دستیاب نہ ہونے پر پچھتانا پڑیگا صدق ہر اعتبار سے ... بڑھا ہوا ہے معنوی حیثیت سے مضامین قرآنی کا اضافہ۔ سالانہ چندہ للعہ (چار روپے) ترسیل زر بنام منیجر اخبار صدق ... بیوٹ روڈ لکھنؤ۔

طالب علموں کو اطلاع | مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور خدا کے فضل سے اچھی رفتار پر چل رہا ہے۔ محنتی اور شائقین طلباء کو ضروری تعلیم سے جلدی فارغ کرنے میں پوری کوشش کی جاتی ہے غریب اور بے کس طلباء کو درسی کتب اور طعام قیام کے علاوہ دیگر ضروریات میں بھی مدرسہ کی طرف سے مناسب امداد ملتی ہے۔ ۱۵ سال سے کم عمر کا بیرونی طالب علم داخل نہیں ہوسکتا اور نہ جبتدی داخل ہوسکتا ہے جوکہ اردو فارسی کے ابتدائی رسائل یا معمولی اردو کی نوشت وخواند سے کورا اور بے خبر ہو۔ میعاد داخلہ ۱۰ شوال سے ۲۵ ذیقعد ۱۳۵۴ھ تک ہے درخواستیں بغرض منظوری داخلہ پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ فقط۔ (عبدالمجید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور)

خریداران اہلحدیث کو اطلاع

دی جاتی ہے کہ

حساب دوستاں

جو اہلحدیث ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء میں شائع کیا گیا ہے وہ ضرور ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں مہلت یا انکار کی صورت میں بہت جلد اطلاع دیجئے۔ (منیجر)

مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ | کی صدر مدرسی کی باگ مولانا سید علی اصغر صاحب چھپروی کے ہاتھ میں دے کر ان کی تقرری عمل میں لائی گئی ہے۔ جدید صدر مدرس صاحب عقلیات ونقلیات کی مہارت کے علاوہ عربی ادبیات میں بھی اعلیٰ پایہ کی دستگاہ رکھتے ہیں اور عقلیات ونقلیات میں مولانا حافظ عبداللہ صاحب محدث غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ ہیں نیز اس سے پہلے دارالعلوم سلفیہ احمدیہ دربھنگہ اور دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دے چکے ہیں۔ اور آخر میں آپ نے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے دارالترجمہ میں بحیثیت مصنف کے کام کیا ہے۔ (مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ) عرض جماعت

طبی سوال | میں تقریباً عرصہ آٹھ سال سے احتلام میں مبتلا ہوں۔ علاج معالجہ سے اب تک صحت یابی نہیں ہوئی جاڑہ اور گرمی دونوں موسموں میں روزانہ ہوا کرتا ہے اگر کوئی صاحب اس مرض کے ازالہ کا مجرب سے مجرب نسخہ جانتے ہوں تو اخبار اہلحدیث میں شائع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ خاکسار ان کے واسطے شب و روز دعا کرتا رہے گا (دیکھے از غریب اہلحدیث)

انجمن اہل حدیث لائل پور | انجمن اہل حدیث لائل پور (پنجاب) مجلس احرار کے اس مذموم رویہ کے خلاف سخت نفرت وحقارت کا اظہار کرتی ہے جو اس نے اعلیحضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ کے خلاف معاندانہ طریق پر جاری کر رکھا ہے۔

نیز چوہدری افضل حق ممبر کونسل پنجاب کے ان مضامین کے خلاف اپنے انتہائی غم وغصہ کا اعلان کرتی ہے جو کہ انہوں نے مجاہد اخبار لاہور کے افتتاحیہ مقالات میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے خلاف مخویانہ اسپرٹ پیدا کرنے کے لئے لکھے ہیں۔ خصوصاً ۲۰ و ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کے مضامین کو نہایت ہی دل آزار تصور کرتی ہے

نیز اہل حدیث لیگ اور اہل حدیث کانفرنس کو فوری توجہ دلاتی ہے۔

(محمد حسن ناظم انجمن اہل حدیث لائلپور)

یاد رفتگان | میری دختر عزیزہ فاطمہ پندرہ سالہ گذشتہ ہفتہ ڈیڑھ سال کی طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھی۔ بابو عبدالکریم میر بخشی از لکھنؤ

ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم ارحمھا واغفر لھا

ضرورت دعا | جملہ ناظرین سے درخواست ہے کہ بدرگاہ قاضی الحاجات صدق دل سے باران رحمت (بارش برسانے) کی دعا کی جائے۔ فصلیں اور اہل خراب ہو رہے ہیں۔ اللہ ہمارے حال پر رحم کرے۔

(ایک زمیندار)

ملکی مطلع

کیا ہندو دھرم پنچایتی ہے؟

آج تک ہم سنتے اور پڑھتے رہے ہیں کہ ہندو دھرم کتابی ہے اس کی بنیادی کتب وید ہیں اور اس کی تشریحی کتابیں شاستر ہیں یہ بہت پرانا مذہب ہے مگر آج اس مذہب کو سیاسی ضرورتوں کے ماتحت پنچایتی بنایا جاتا ہے۔ سب سے پہلے اس دھرم کے خلاف سوامی دیانند نے آواز اٹھائی جنہوں نے کہہ دیا کہ ہندو دھرم ایسا وسیع ہے کہ اس میں خدا کا قائل اور خدا کا منکر دونوں آجاتے ہیں (دیکھو ستیارتھ پرکاش) یہ کوئی معمولی رائے نہیں بلکہ بہت دور تک معنی خیز ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف عوام ہندو بلکہ اعلیٰ درجہ کے ہندو ایسے ضروری احکام (جنہیں امتیاز دھرم کہا جاتا تھا) پامال کر کے یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی ضرورت نہیں۔ مثلاً جب سے اچھوتوں میں اپنی ذلت کا احساس ہوا ہے اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ ہم باوجود انسان ہونے کے بلکہ باوجود ہندو دھرم کے پیرو ہونے کے ہم ذلیل اچھوت (ناقابل مساس) ہیں پھر کیوں نہ ہم ایسی قوم سے الگ ہوجائیں جو ہم کو ذلیل جانتی ہے۔ ان کے سردار ڈاکٹر امبیدکار نے کھلے لفظوں میں کہہ دیا کہ ہندو دھرم کوئی مذہب ہی نہیں بلکہ (مثل جذام کے) ایک متعدی مرض ہے۔ اس فکر میں ہندو لیڈر ہی نہیں بلکہ مذہبی پیشوا بھی گھلے جاتے ہیں۔ کہیں ڈاکٹر مذکور کو زبانی لسانی راضی کیا جاتا ہے کہیں حقوق کی طمع دی جاتی ہے۔ ہمارے شہر میں بعض لیڈروں نے بھنگیوں کے گھروں میں جا کر ان کے پاخانے بھی صاف کئے۔ پنڈت مالویہ جی جو لیڈر ہونے کے علاوہ مذہبی پیشوا بھی ہیں بھنگیوں کے گھروں میں گئے ان کے جمعدار کو اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر بازاروں میں پھرے۔ اب خبر آئی ہے کہ ہندو مہاسبھا میں جگت گرو نے اچھوتوں کو یہ عزت بخشی ہے کہ ان لوگوں سے گرو موصوف نے اپنے پاؤں دھلوائے ہیں۔ یہ سب سے بڑی عزت ہے۔ ہمارا سوال صرف اتنا ہے کہ آج سے پہلے جو برتاؤ ان بے چاروں کے ساتھ ہوتا رہا ہے یہ دھرم کے انکول (موافق مذہب) تھا یا مخالف تھا۔ اگر موافق تھا تو اب اس کے خلاف کیوں ہو رہا ہے اگر مخالف مذہب تھا تو بڑے بڑے دھرماتما کیوں ایسا کرتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندو دھرم ہمیشہ سے زمانہ شناس چلا آیا ہے اس لئے آج بھی ہوا کا رخ دیکھ کر اگر اسی طرف چلے تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ اخبار جن کے ڈیڈے مندروں اور مورتیوں کو کفر و شرک بلکہ موجب ہلاکت جانتے ہیں وہ بھی توری۔ پہلے میں یہ کہ مندروں اور مورتیوں کی حمایت کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ بھی اس اصول پر عمل ہے جس کی بابت کہا گیا ہے ؎

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

ہم حیران ہیں کہ ہندو لیڈروں نے ڈاکٹر امبیدکار اور ان کے مشرکا نے کار کو اتنا عاقل کیوں سمجھا ہے کہ وہ فارسی کے نفسیاتی شعر کے مضمون سے بھی واقف نہ ہوں گے ؎

بر تمنائے دشمن خود تکیہ کردن ابلہی ست
پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

اعلان

جماعت منتظمہ جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

انبالہ شہر کا بہت ضروری اور اہم جلسہ انبالہ شہر میں بتاریخ ۲۸۔جنوری ۱۹۳۶ء بوقت ۲ بجے سہ پہر منعقد ہوگا مستدعی ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت فرما کر اپنے مفید مشوروں سے کارکنان جمعیتہ ہذا کو مستفیض فرمائیں۔

ایجنڈا (۱) گوشوارہ حساب آمد و خرچ وغیرہ جمعیتہ ہذا بابت ۱۹۳۵ء

(۲) تجاویز منظور کردہ صاحب صدر جمعیتہ ہذا

(۳) دیگر امور جو بمنظوری حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد منضبطہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہو کر ۲۹ جنوری ۱۹۳۶ء کو مقام و وقت مذکورہ بالا پر منعقد ہوگا اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلا لحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائیگا

سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

حکومت کے اسرار

حافظ شیرازی مرحوم کو خدا بخشے باوجود صوفی صافی ہونے کے سیاسیات میں ایک شعر ایسا لکھ گئے ہیں کہ وہ آج بھی موجب تسکین ہوسکتا ہے۔ آج پنجاب میں اس امر پر بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ دفعہ ۱۴۴ توڑنے والے مسلمانوں کو حال ہی میں علی الاختلاف چار یا چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی اور جرمانہ بھی سو روپئے سے لے کر ہزار روپئے تک کیا گیا۔ لیکن اسی دفعہ کی خلاف ورزی کرنے والے سکھ ملزموں کو عدالت میں چند گھنٹے قیام یا آٹھ پہر جیل میں محض قید کی سزا ہوئی۔ اس پر لوگ کہتے ہیں کیا یہ وہی مثال ہے ؎

ہم ہوں خاموش سٹری کہلائیں
شیخ چپ ہو تو توکل ٹھیرے

ہمارے نزدیک یہ تفاوت حافظ شیرازی کے شعر کے ماتحت معلوم ہوتا ہے ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

قابل توجہ اگزکٹو افسر امرتسر

ہمارے محلے کے قریب ڈھاب کھٹیکاں میں سرکاری ہسپتال ہے۔ اسی ہفتے ایک روز مجھے ہسپتال میں جانے کا اتفاق ہوا تو سرسری نظر میں جو تکلیف ڈاکٹر اور مریضوں کے حق میں میں نے دیکھی اس پر جناب کو

متوجہ کرتا ہوں۔

ہسپتال ایک پرانی عمارت میں ہے جس کو اس کے بانی نے اپنی ضرورت خانگی کے لئے بنایا تھا ہسپتال کے لئے نہیں۔ اس لئے اگر اس میں مریضوں کو تکلیف ہو تو اس میں بانی یا مالک مکان پر الزام نہیں آسکتا بلکہ اس نقص کو رفع کرنا کمیٹی کا فرض ہے۔ ہسپتال کا کمرۂ تشخیص شارع عام سڑک کی طرف کھلتا ہے جسکے دروازے بند کردیں تو اندھیرا ہوجاتا ہے اگر کھلے رکھیں تو ایسی ٹھنڈی ہوا آتی ہے کہ کمزور مریضوں کو نمونیہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ ادھر ڈاکٹر اور کمپونڈر سرد ہوا میں برف کی طرح جمے جا رہے ہیں۔ غرض کمرہ مذکور اچھا خاصہ زمہریر بنا ہوتا ہے۔

اس تکلیف پر غور کرتے ہوئے ہماری سمجھ میں ایک تجویز آئی ہے جو بالکل آساں ہے یعنی کمرے کے دروازوں کو شیشے کے کواڑ لگوا دیئے جائیں جس سے سخت سرد ہوا رُک جائے گی اور روشنی بھی حاصل ہوگی۔ یہ تجویز اکز کٹو افسر صاحب کی توجہ کے قابل ہے۔

گورنمنٹ کیٹل فارم

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ کیٹل فارم حصار میں آئندہ سال کے دوران میں "مویشی کے ہفتے" اور "بھیڑ اور بکری کے ہفتے" ششماہی منائے جائیں گے۔ جس سے یہ مقصود ہے کہ زمینداروں اور ان کے لڑکوں کو موقع بہم پہنچایا جائے تاکہ وہ مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کی افزائش نسل اور نگہداشت کے متعلق ابتدائی واقفیت حاصل کریں۔ "مویشیوں کا ہفتہ" بیلوں کی ششماہی تقسیم کے موقع پر مارچ ۱۹۳۷ء کے دوسرے ہفتے اور اکتوبر ۱۹۳۷ء کے تیسرے ہفتہ میں منایا جائے گا۔ اس کے بعد یہ ہفتے ہر سال اسی طرح سے منائے جائیں گے۔

اپریل کے پہلے ہفتہ میں جب بکریوں اور بھیڑوں کے بال اور اون اتاری جاتی ہے اور ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں جب ان کے بچے دینے کا موسم ہوتا ہے "بھیڑ اور بکری کے ہفتے" منعقد ہونگے۔ ان موقعوں پر تجربات دکھانے کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں سارا نصاب عمل نوعیت کا ہوگا۔ (لاہور۔ ۲۱۔ دسمبر ۱۹۳۶ء)

خالص بیج کی مانگ اور بہم رسانی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اصلاح دیہات کی تحریک کے زیر اثر اب زمیندار اپنی فصلوں کے لئے شوق سے عمدہ اور منتخب بیج استعمال کر رہے ہیں ضلع اٹک کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہاں چنے کی وبا سے فصل اس وقت تک لگاتار خراب ہوتی رہی۔ جب تک کہ پرانے بیجوں کی بجائے نئے بیجوں سے کام نہ لیا گیا۔ نئے بیجوں کے استعمال سے اب اس وبا کا کامل استیصال ہوگیا ہے۔ ستمبر ۱۹۳۵ء میں ۱۲۸۳ من ۳۰ سیر تخم نخود جو وبا سے پاک او صاف تھا ضلع اٹک میں بذریعہ تقاوی تقسیم کیا گیا۔

خالص اقسام کے تخم گندم کے لئے بھی عام مانگ تھی۔ مثلاً اضلاع ملتان و مظفر گڑھ میں ۳۰ ہزار من تخم گندم تقسیم کیا گیا۔ تحصیل شجاع آباد کے ان دیہات میں جہاں ژالہ باری سے نقصان پہنچا تھا ۵۰۵ من بیج تقسیم کئے گئے۔ لائلپور سرکل خاص کر ضلع شیخوپورہ میں خالص تخم گندم ۵۰۰ من کی مقدار میں بانٹا گیا مانگ کے بڑھ جانے کی وجہ سے اب ترقی یافتہ بیج کی فروخت کی بجائے ان کی بہم رسانی کا سوال زیادہ دقت طلب ہو رہا ہے۔ گذشتہ اکتوبر میں جھنگ اور شیخوپورہ کے ڈپٹی کمشنروں نے کاشتکاروں کی مالی مانگ کو پورا کرنے کے لئے بیج خریدنے کے لئے بالترتیب ۱۵ سو اور ۸ سو روپیہ کی امداد دی۔

اس قسم کے منتخب بیج سرکاری فارموں اور بعض کاشتکاروں کے تجرباتی قطعات اراضی اور بعض جگہ بیج مہیا کرنے والی انجمنوں کے ذریعہ حاصل کئے جاتے ہیں یہ ضروری ہے کہ کاشتکاروں میں خود خالص بیج پیدا کرنے کے لئے ایک ہمہ گیر تحریک ہو اور دیہاتی رقبوں میں اس قسم کی زراعتی اصلاحوں کو فائدہ کرنے کے لئے ہم کسانوں کو بہر حال آخر خود اپنے آپ پر انحصار رکھنا چاہیئے۔

بقیہ متفرقات

معلم خوشنویسی | خوش نویسی (کتابت) کا فن بہت مشکل ہے۔ اس کتاب میں اس فن کی تعلیم دی گئی ہے۔ طالبان کتابت یا شائقین اردو خوش خطی کے لئے رہنمائی کی گئی ہے۔ قیمت ۸/

تختی خوشخطی | لکڑی کی تختی کے بالائی حصے میں ایک سطر کی مقدار روغن کر کے چند حروف خوشخط لکھے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے زیادہ حصہ بغرض حروف نویسی سادہ چھوڑا ہوا ہے۔ یہ تختی نوآموز بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اصل قیمت فی تختی ۳ آنے ۱ پائی

دونوں کا پتہ۔ منشی عبدالرحمن کاتب امرتسر کٹڑہ جہاں سنگھ کوچہ ناظر قطب الدین۔

علوم الحدیث | علم حدیث پر آج کل ہر طرف سے اعتراضات ہو رہے ہیں۔ اس کتاب میں علوم حدیث (حجیت حدیث اور تدوین حدیث وغیرہ) کو اردو میں بہت اچھی طرح ترتیب وار لکھا ہے۔ خدا قبول کرے۔ طلباء کے دیکھنے کے قابل ہے۔ اصل قیمت ۸/ محصول علاوہ

پتہ۔ مولانا شاہ محمد عز الدین صاحب ندوی خطیب شاہی مسجد۔ لاہور (پنجاب)

دافع الاوہام | مرزا صاحب قادیانی اور ان کی جماعت بڑا فخر کیا کرتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مارا گیا تھا۔ ہماری طرف سے رسالہ "الہامات مرزا" میں ان کے اس دعوی کی تردید ہو چکی ہے مگر آریوں کی طرف سے کوئی کتاب اس مضمون پر نہ نکلی تھی۔ اس کتاب (زیر ریویو) میں آریہ مصنف نے خوب مفصل بحث کر کے مرزائی دعوے کے تار پود کو بکھیر دیا ہے۔ مناظرین کے دیکھنے کے لائق ہے۔ اصل قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ۔ پنڈت دیو پرکاش امرتسر۔ چوک کنواں بھیے والا۔ بر مکان نندلال کھوسلہ۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

...اصل یہ ہوں کا نسب ایسی ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے ... دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

آمین، رفع یدین — ... دونوں مسائل حدیث ... متعدد علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت ۱ر

علم الفقہ — اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ ... ہے۔ اہل حدیث اصل علم فقہ ... قیمت ۱ر

فقہ اور فقیہ — اگر آپ ... تو مولانا صاحب موصوف کا یہ رسالہ مطالعہ کریں۔ اس رسالہ میں ... اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ اہل اصول سے کیا گیا ہے۔ ۳ر

تنقید تقلید — یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار ... کے جواب میں اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں ... کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل کی ہیں۔ یہ نہیں کہ فریق ثانی کی تحریر ناقص اور ادھوری نقل کر کے ناظرین کو دھوکہ دیا جائے۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید میں بے نظیر ہے۔ قیمت ۵ر

فتوحات اہل حدیث — ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں ہوتا ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور انگلستان کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

اجتہاد و تقلید — اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت ... پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ... کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ... کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ...

تصنیفات دیگر مصنفین

... تنظیم — اس رسالہ ... قیمت ...

تقویۃ الایمان — مصنفہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید ... ساتھ ... اشتراط ... و رسالہ ... مولانا اسمٰعیل شہید ... مولانا رشید احمد گنگوہی۔ ساتھ ... اعتراضات کے جوابات بھی ... ہیں۔ قیمت ۱ر

صراط مستقیم — ...

... الفقیہ — ...

بحاثۃ المقتدی فی القراۃ المقتدی — ...

فقہ محمدیہ کلاں — اہل حدیث ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۲۰

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

امرتسر ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء یوم جمعۃ المبارک

مدح اخبار و مدیر ذی وقار

(راقم محمد یوسف ذمہ دار)

اے سباق ہاں سرہ پاک شرع کی نے لا
ذیے محمد وین ناصر حدیث شریف
تجھے مناظر روشن ضمیر ثاقب را ئے
ندیدہ چشم زمانہ چنیں خضر سیرت
مسیحا دم شمر شش زندہ دل فقید المثل
مدام مطمح نظر شش اشاعت توحید
مصیب شمشیر دیں مثل حیدر کرار
صدی رہی زندہ با کرامت آپ
مدیر اہل حدیث اہل دیں مبارک ہے
الہی ابوالوفا علامہ ثناء اللہ

ثنائی طنطنہ علم و عصر میں پھیلا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میت محمد قدمانی فکا لہ کیلا
بہر زمان و مکاں قمع بدعت شے لا
[illegible]
[illegible]
[illegible] اخبار دہر میں پھیلا
ہے ظاہر اہل حدیث صاحب اہل کیں پھیلا

انتخاب الاخبار

—— ام القریٰ ۱۸ فروری ۱۹۳۶ء راوی ہے کہ ۹۳ ہزار ۷۹۳ حجاج بیت اللہ مکہ مکرمہ پہنچ چکے ہیں۔

—— مکہ مکرمہ سے مولوی اسماعیل غزنوی کا آمدہ تار مظہر ہے کہ حج کا دن بخیر و عافیت گذر گیا ہے تیس ہزار مسلمانوں نے حج کیا۔ (الحمد للہ)

—— مدینہ منورہ سے گوجرانوالہ میں ایک صاحب کو چٹھی موصول ہوئی ہے کہ ۲۰ فروری کو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک قافلہ سفر کر رہا تھا کہ بارش اور اولوں کا بے پناہ طوفان آیا۔ جس میں ۴۰ پنجابی حاجی بہ گئے۔ اور بہت سا نقصان مال و جان ہوا۔

(ابھی اس خبر کی پوری تصدیق نہیں ہوئی تاہم دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب حاجیوں کو بخیریت وطن پہنچائے)

—— انگورہ ۵ مارچ کی اطلاع ہے کہ عراق، ایران اور یمن نے رسمی طور پر ترکی کی قیادت کو منظور کر لیا ہے۔

—— امرتسر میں پچھے کی درمیانی رات کو بارش ہوئی ہوا میں خنکی ہو جانے سے سردی میں بھی کچھ زیادتی ہو گئی ہے۔ مطلع ابھی کسی وقت ابر آلود ہو جاتا ہے

—— امرتسر اور جالندھر ریلوے سٹیشنوں کے درمیان فرنٹیر میل سے تیس ہزار روپے کا سونا چوری ہو جانے کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ سات اشخاص میں سے دو بری اور پانچ کو ۲ - ۲ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ ان میں ایک ایک ماہ قید تنہائی بھی ہوگی۔

—— مسٹر محمد علی جناح لاہور سے واپس چلے گئے ہیں۔ شہید گنج کے قضیہ کو سلجھانے کے لئے ایک کمیٹی کے تقرر کا اعلان کر گئے ہیں۔ جس میں ہندو سکھ اور مسلم معززین شامل ہونگے۔

—— ۶ مارچ کو ہندوستان سے ۱۳۱ لاکھ چالیس ہزار پانچ سو روپے کا سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا۔ آج تک ۲۰۱ ارب ۹۳ کروڑ ۴۲ لاکھ ۱۸ ہزار تین سو روپے کا سونا ہندوستان سے غیر ممالک کو بھیجا

جا چکا ہے۔

—— چند کے ایک گاؤں میں ایک عورت کو بیک وقت سات بچے (۲ لڑکے اور پانچ لڑکیاں) پیدا ہوئے۔

—— رنگون میں ۵ ہزار روپیہ کی کوکین پولیس نے [illegible] طور پر لاری چادر میں سے برآمد کی۔ اور ایک چینی آدمی کو گرفتار کیا۔

—— کوئٹہ سے ۹ فروری تک ۴۴ لاکھ ۴۸ ہزار ۳۰ روپیہ ۴ آنہ کا مال ملبہ سے برآمد ہوا ہے جو مالکوں کو ادا کر دیا گیا۔

—— مسجد شہید گنج کی مالکداری کے لئے جو مقدمہ دائر ہے اس کی آئندہ سماعت ۳ اپریل کو ہوگی۔

ناظرین اہلحدیث کو مکرر یاددہانی

کرائی جاتی ہے کہ جن حضرات کی قیمت اخبار مارچ ۱۹۳۶ء میں ختم ہے۔ وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ

۲۰ مارچ سے پہلے پہلے

دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔ ورنہ

۲۷ مارچ کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائے گا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— میلہ چراغاں لاہور بجائے ۲۸-۲۹ مارچ کے ۲۱-۲۲ مارچ کو ہوگا۔

—— ڈیرہ غازی خان سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں دریا میں طغیانی آجانے سے کشتیوں کا پل ٹوٹ گیا۔ ایک موٹر لاری دریا میں گر پڑی مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا

—— کھنڈ ضلع انبالہ سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں سکھ مسلم فساد ہو گیا۔ آٹھ مسلمان مجروح ہو گئے۔ سکھوں نے ان کے گھر لوٹ کر آگ لگا دی۔

—— دہلی ۹ مارچ۔ اسمبلی کے اجلاس میں حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت کم نہیں کی جائے گی۔

—— [illegible]

[illegible] آئی کی طرف سے [illegible] ایک [illegible]

[illegible] اسکوں کا [illegible] کیا جاتا ہے [illegible]

[illegible] کر دی ہے۔

—— [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے۔ [illegible] افواج جمع ہو رہی ہیں۔ فرانس نے [illegible] دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

—— پیرس [illegible] جنگ کرے گا۔

—— لندن [illegible] صرف [illegible]

تبصرہ اور جرم

[illegible]

ملکی مطلع

ہندو قوم کیلئے سب سے پہلا عملی کام

عرب میں ایک اخلاقی شعر مشہور ہے ؎

انما الامم الاخلاق - بقیت ما بقیت

قوم درا صل پاکیزہ اخلاق کا نام ہے جب تک اخلاق درست رہیں قوم زندہ رہتی ہے۔ جب اخلاق بگڑ جائیں تو قوم مر جاتی ہے۔

ہندو قوم بہت پرانی قوم ہے۔ مجھے بحیثیت اس قوم سے تعلق ہے۔ کیونکہ میں پنڈت خود کشمیری قوم بٹ (برہمن شاخ) سے ہوں۔ اس لئے میں جب ہندو قوم میں (سوائے مذہبی امور کے) اخلاقی خرابی دیکھتا ہوں تو سخت صدمہ ہوتا ہے۔

ایام ہولی میں ہندو افراد خاصکر نوجوان ہندو جو کچھ کرتے ہیں وہ کہنے اور لکھنے میں نہیں آسکتا۔ الامان! ساری دنیا کی بیہودگی، ساری دنیا کی خرابی، ساری دنیا کی بدمعاشی کا اظہار ہوتا ہے۔ فحش گالیاں بازاروں گلیوں بلکہ برادری کے گھروں میں بکی جاتی ہیں، نوجوان ننگے ناچتے ہیں۔ بوڑھی بلکہ نوجوان بہو بیٹیاں دیکھتی ہیں، اُن مستی زدہ نوجوانوں پر پانی بلکہ رنگ، بعض اوقات محبت کے مارے پیشاب بھی ڈال دیتے ہیں۔ پھر تو کیا کہنا۔ جیسے جلتی آگ پر پٹرول پڑ جائے۔ اسی طرح ان جوشیلے نوجوانوں کی مستی ترقی کر جاتی ہے۔ پھر کچھ نہ پوچھو وہ کیا کچھ کر گزرتے ہیں۔ کہاں تک لکھ کر ہندو قوم کا مرثیہ گایا جائے۔

ان اخلاقی واقعات کو مد نظر رکھ کر میں عرصہ سے سوچ رہا تھا کہ ہندو پریس اور ہندو لیڈروں کو اس خرابی پر توجہ دلاؤں۔ چنانچہ آج بھرے دل سے کہتا ہوں کہ

ہندو قوم کا فرض ہے کہ سب سے پہلے
تمام کام (پولیٹیکل ہوں یا سوشل) چھوڑ کر
ہولیوں کی خرابی کی اصلاح کریں۔

سارے ملک میں اس سرے سے اُس سرے تک اس بات کو پہنچائیں کہ ہولی کو ہولی کی اصل شکل میں کھیلو۔ یہ کس نے اجازت دی ہے کہ ہولی کے نام سے ساری دنیا کی خرابیاں کرو۔

جس ہندو یا آریہ اخبار تک میری یہ تحریر پہنچے وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے اس آواز کو آگے پہنچائے۔ ورنہ ؎

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج

عنوان بالا کے ماتحت اخبار اہلحدیث کے متعدد پرچوں میں بماہ اگست ۱۹۳۵ء مضمون شائع ہوا۔

ماحصل مضمون کا یہ ہے کہ وجہ تباہی بے دینی اور عدم اتحاد و سنت ہے۔ بالکل حق ہے۔ لیکن مزید غور کرنے سے ایک سبب بربادی اور بھی معلوم ہوا یعنی تنزل مالی۔ ان میں سے تنزل دینی کا ارتفاع تو اوس مالک الملک وحدہٗ لاشریک لہ کے دست قدرت میں ہے۔ انسانی کام دعا کرنا ہے۔ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ۔ البتہ مالی افلاس کی بابت یہ کہنا پڑتا ہے کہ اسباب ہم ہی نے پیدا کئے اور دم ہمارے آوردہٗ قسمت

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ یہ مالی مرض قابل علاج ہے۔ صرف معاملات میں ایمانداری، ترس خدا درکار ہے اس کا علاج ہونے سے نصف مرض تو رفع ہو جاویگی۔ باقی کے لئے خدا شافی ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ترقی علوم دینی دنیاوی کا انحصار مالی امداد پر ہے۔ مگر خدا کی قدرت مسلمانوں کو بعض تجاویز دانستہ یا نادانستہ ایسی سوجھتی ہیں جو عند افلاس ہیں ؎

جب کوندتی ہے بجلی تب جانب گلستاں
رکھتی ہے چھیڑ میرے خاشاک آشیاں سے

ہیچ بے تنزل در عقل و فصیحت ہے رہیزد۔ گرسنگی شکم ہے تو نماز میں بھی توجہ منتشر رہتی ہے۔ بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ؎

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

کا نقشہ جما رہتا ہے۔ فی زمانہ ترقی افلاس کے نئے وجوہات بھی پیدا ہو گئے ہیں کہ بعض کمپنیاں، انجمنیں، کمیٹیاں مذہبی خدمت کے لئے قائم کی جاتی ہیں مسلمانوں کا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ بالآخر بدنامی اور خسارہ پر خاتمہ ہوتا ہے بقول ؎

جس کو سمجھے تھے ستمگر نکلا
جس پہ گماں کرتے تھے پتھر نکلا

اکثر ناظرین اخبارات کے مشاہدہ میں یہ بات آئی ہوگی۔ اسباب تباہی اور علاج کا مفصل تذکرہ تو باعث طوالت ہے۔ اگر کسے در خانہ ہست ایں قدر بس است۔ والسلام

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

(محمد قاسم علی اوورسیئر پنشنر۔ از بہاول پور)

اظہار ملامت

نقل کاروائی اجلاس منعقدہ جامع مسجد اہل حدیث کوٹلی زیر صدارت مولوی عبد الکریم صاحب۔

تجویز سیکرٹری انجمن اہل حدیث کوٹلی۔

(۱) اخبار مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی بابت ماہ فروری ۱۹۳۶ء میں مضمون بعنوان علمائے حقہ شائع ہوا ہے جس میں جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب اور جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی پر بیجا حملے کئے گئے ہیں جس کو انجمن اہل حدیث کوٹلی جماعت اہلحدیث کے لئے باعث فساد خیال کرتی ہے۔ اور اپنے بزرگان ملت کے حق میں ایسی تحریریں ناپسند کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) انجمن ہذا مضمون مندرجہ مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی زیر عنوان علمائے حقہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔

(۲) اس کی ایک نقل بخدمت جناب اڈیٹر صاحب

مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی بھیجکر التماس کی جاوے کہ وہ آئندہ ہر قسم مضامین کی جو جماعت کے لئے باعث افتراق ہوں اشاعت سے احتراز کریں اور اس مضمون کو کسی قریبی اشاعت میں شائع کر دیں۔

یہ نقل برائے خدمت جناب منیجر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر روانہ ہو التماس ہے کہ وہ بھی [illegible] کرم اپنی کسی قریبی اشاعت میں [illegible]

[illegible]

سیکرٹری انجمن اہلحدیث [illegible]

مدرسہ دار الحدیث
صدر انجمن تنظیم اہلحدیث سکندرآباد دکن

[illegible] اہلحدیث دکن کی جانب سے سکندرآباد دکن میں ایک دینی مدرسہ بنام مدرسہ دار الحدیث ماہ [illegible] ۱۳۵۴ سے قائم کیا گیا ہے جس میں [illegible] مولانا محمد صاحب دہلوی مولوی محمد صاحب [illegible] طلبا کی تعلیم کے لئے مامور کئے گئے ہیں [illegible] تعداد [illegible] سکندرآباد مدرسہ کے نصاب [illegible] دینی اور صرف و نحو کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ علاقہ دکن کے [illegible] اہل حدیث کے لئے یہ ایک نادر اور [illegible] موقع ہے کہ [illegible] کو اس دینی مدرسہ میں شریک کرائیں تاکہ ہونہار بچے دینی تعلیم حاصل کرکے اپنی دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کر سکیں۔

انجمن ہذا کی جانب سے بلدہ حیدرآباد کے لئے ۵ نادار طالب علم اور اضلاع دکن کے لئے ۱۰ نادار طلبا کے کھانے پینے، رہنے سہنے کا باضابطہ انتظام کیا گیا ہے لہذا جماعت اہل حدیث اضلاع سے یہ التماس ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے علاقہ سے ایک ایک غیر مستطیع طالب علم روانہ کریں۔ اور مستطیع طلباء جتنے بھی آئیں گے ان کو مدرسہ میں داخل کر لیا جائے گا۔

امید ہے کہ احباب اہل حدیث دکن ہماری اس استدعا پر لبیک کہہ کر اپنے علاقہ سے مستطیع و غیر مستطیع بچوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے روانہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ فقط

مرزا محمود علی بیگ معتمد صدر انجمن تنظیم اہل حدیث دکن (از مقام سکندرآباد دکن)

ریاستہائے متحدہ کو کھالیں اور چمڑا بھیجنے والوں کو ہدایت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حال میں [illegible] کراچی کے نام [illegible] کے صیغہ سرکاری سے اس مراسلات کے متعلق ہدایات موصول ہوئی ہیں جو صیغہ مذکور کے نام جنرل ہائیڈ اینڈ سکن کارپوریشن نیویارک نے [illegible] سال کی تھی [illegible] ہدایت میں یہ درج تھا کہ جو اشیا اور باردانے بذریعہ جہاز ریاستہائے متحدہ کو روانہ کئے جائیں ان پر برآمد کرنے والے ملک کا نشان لگانا ضروری ہے

جنرل ہائیڈ اینڈ سکن کارپوریشن نے متذکرہ بالا مراسلت میں اس امر پر زور دیا تھا کہ جن باردانوں میں کھالیں اور چمڑا [illegible] ہوں ان میں سے ہر ایک باردانہ پر برآمد کنندہ ملک کا پتہ درج کیا جائے۔ کارپوریشن مذکور کا بیان ہے کہ ریاستہائے متحدہ میں بعض اوقات ایسے باردانے موصول ہوتے ہیں جن پر ملک متعلقہ کا کوئی پتہ درج نہیں ہوتا اور جنہیں یا تو جرمانے سے بچنے کے لئے واپس بھیجنے کے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں یا دوسری صورتوں میں اگر موصول کنندہ باردانوں کو چھڑانا چاہتا ہو تو اسے مالیت کا $\frac{1}{10}$ بطور جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہ جرمانہ صیغہ محصول چونگی کی طرف سے ان اشیاء پر عائد کیا جاتا ہے جن پر مناسب نشان نہ لگائے گئے ہوں یا جن پر سرے سے نشان موجود نہ ہوں۔

لاہور - ۲ مارچ [illegible]

تبلیغی اشتہارات
جلد منگوائیے اور تقسیم کیجئے

مندرجہ ذیل تبلیغی اشتہارات وقتاً فوقتاً اشاعت فنڈ سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ جو تھوڑی سی تعداد میں بقایا موجود ہیں۔ ضرورت ہے کہ تبلیغی اور اشاعتی انجمنیں ان کو منگوا کر اپنے ہاں تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں۔

زلزلہ بہار سے قادیانی قلعہ گر پڑا | قادیانی حضرات زلزلہ بہار کو مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بتایا کرتے ہیں۔ اشتہار ہذا میں ان کی مکمل و مدلل تردید ہے جس کا جواب ان کے پاس کوئی نہیں۔ دس پانچ آنہ کے ٹکٹ (برائے محصول ڈاک اور برائے امداد اشاعت فنڈ) بھیج کر ایک صد منگالیں۔

قادیان کے تین زلزلے | جس میں زلزلہ عظیم، زلزلہ بہار اور زلزلہ کوئٹہ پر مفصل بحث کر کے مرزا صاحب کی تکذیب ثابت کی گئی ہے۔ ۶ر کے ٹکٹ بھیج کر یکصد طلب کریں۔

میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآبادی نے مولانا ثناء اللہ صاحب کو چیلنج دیا تھا کہ وہ کذب مرزا پر حلف اٹھائیں تو مبلغ اکیس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ مولانا مدظلہ نے وہ چیلنج منظور کرتے ہوئے سیٹھ صاحب کو انعامی رقم بنک میں جمع کرانے کے لئے لکھا تھا۔ جس کا جواب آج تک سیٹھ صاحب نے نہیں دیا۔ بڑا دلچسپ اشتہار ہے۔ صرف ۲ر بھیجکر یکصد طلب کریں۔

نوٹ:- یہ اشتہارات الگ الگ ہیں۔ وی پی ہرگز نہ بھیجے جائیں گے۔ ان کے لئے ٹکٹ ہی وصول ہوں۔

پتہ۔ **سکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اہلحدیث امرتسر**

کہ جس وقت حضرت سعد قریب آئے تو آنحضور نے فرمایا کہ قوموا الی سیدکم فانزلوہ یعنی کھڑے ہو جاؤ اور اپنے سردار کو گدھے سے اتار لاؤ۔ لفظ فانزلوہ کی زیادتی قیام تعظیمی کے جواز پر استدلال کو باطل [illegible] اور واہی کر دیتی ہے۔

دوسری دلیل | (۲) کعب بن مالکؓ کی حدیث جو قصہ تبوک میں وارد ہوئی ہے مخالفین اس سے بھی جواز کا استدلال کرتے ہیں۔ قصہ تو یہ ہے کہ کعب بن مالک غزوہ تبوک میں کسی وجہ سے نہ جا سکے تو ان کی سخت سرزنش ہوئی۔ جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو حضرت کعب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ وہاں طلحہ بن عبید اللہ بھی موجود تھے۔ ان کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور دوڑ کر ان کے پاس آئے مصافحہ کیا اور ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کیا۔

جواب | اس کا یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ تہنیت اور مصافحہ کے لئے کھڑے ہوئے تھے نہ کہ تعظیم کے لئے۔ پس اس کا تعلق بحث سے نہیں۔ ورنہ ان کے تنہا کھڑے ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ تمام صحابہ کو کھڑا ہونا چاہیے تھا۔ حالانکہ طلحہ کے علاوہ، دوسرے کسی شخص کا قیام ثابت نہیں ہوتا۔ تو معلوم ہوا کہ تعظیماً نہ تھا بلکہ محض آپس کی محبت کے اظہار کے لئے تھا۔ اور اس کے جواز سے ہمیں انکار نہیں۔

مجوزین کی تیسری دلیل | حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جس وقت فاطمہ آپ کے پاس جاتیں تو آپ ان کی طرف سے اٹھ کھڑے ہوتے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور بوسہ [illegible] اور اپنی جگہ میں بٹھا لیتے۔ اور جب کبھی آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے تو وہ اٹھ کھڑی ہو جاتی تھیں اور آپ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھیں اور چومتی تھیں اور آپ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ میں بٹھا لیتی تھیں (ابوداؤد، ترمذی نسائی وغیرہم)

جواب | اہل حق جواب یہ دیتے ہیں کہ آپ کا کھڑا ہونا تو محض [illegible] کے لئے یا حضرت فاطمہ کا قیام آپ کے لئے درحقیقت ایک دوسرے کو اپنی جگہ میں بٹھانے کیلئے تھا نہ کہ متنازع فیہ قیام کے لئے۔ ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ باپ اور وہ باپ جس کے سر پر ختم نبوت کا تاج ہو۔ وہ بیٹی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو۔

دلیل چہارم | عمر بن سائب کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے رضاعی باپ تشریف لائے آپ نے ایک کپڑا بچھا کر اسی پر ان کو بٹھایا۔ بعدہٗ آپ کی رضاعی والدہ آئیں۔ آپ نے ان کو بھی فرش کے دوسرے کونے پر جگہ دی۔ بعدہٗ رضاعی برادر آئے تو آپ اٹھ کھڑے ہوگئے اور اپنے سامنے ان کو بٹھایا۔

جواب | جواباً عرض ہے کہ اگر یہ تمام محل نزاع پر مان لیا جائے تو والدین کی تعظیم کے لئے بھائی سے اولیٰ تھے حالانکہ ان کے لئے آپ نہیں کھڑے ہوئے بلکہ صرف بھائی کے لئے پر آپ کا کھڑا ہو جانا صاف اس بات پر دال ہے کہ یا تو فرش کی کمی تھی یا جگہ کی۔ علاوہ اسکے یہ حدیث معضل ہے جو قابل اعتبار نہیں۔ برادران ملت! مخالفین نے انکے علاوہ اور جن جن احادیث سے استدلال کیا ہے وہ سب یا تو مورد نزاع سے نہیں ہیں یا ضعیف اور ناقابل احتجاج ہیں بہرحال مجوزین کا ان حدیثوں سے استدلال کرنا تشنۂ حق کی پیاس کو بجھاتا نہیں۔ پس حق وہی ہے جس کو شارع نے فرما دیا کہ لاتقوموا کما تقوم الاعاجم فقط

اہلحدیث | مجیبین، جواب میں [illegible] کی تشبیہ ملحوظ رکھیں جو کہ مذاکرہ نے نہیں رکھی۔

جماعت اہل حدیث ہوشیار

از مولوی محمد داؤد صاحب ناظم شعبہ اشاعت دارالعلوم
مدرسہ عربیہ اسلامیہ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ (پنجاب)

ہوشیار اے قوم غافل! ہوشیار! اب ہوشیار — وقت نکلا جا رہا ہے! تو ہے غفلت کا شکار
رخ ہوا کا دیکھ لے! غفلت کا پردہ چاک کر — دست قدرت غافلوں کا ہے نہیں اب دستیار
کیونکہ آیت قرآن ہے قانون خدا — یہ بدل سکتا نہیں، کوشش کرو گر لاکھ بار
چاہتے ہیں جو ترقی ان کو ملتی ہے یہاں — بھاگتے ہیں جو رہیں گے وہ سدا رسوا و خوار
نام تیرا ہند میں بن جائے گا حرف غلط — تیری غفلت کے رہے ایسے ہی گر لیل و نہار
یاد تو تجھ سے دنیا کو [illegible] — مدتوں تک رہ گیا تھا یہ نشہ تجھ پہ سوار
ہند میں سنت کا جھنڈا تو رہا تو نے بلند — تو نے دکھلائی یہاں راہ رسول کردگار
[illegible] پہ تو نے لگایا اب اسلام کو — تھی کتاب اللہ و سنت پہ تو جاں سے نثار
داستان ماضی [illegible] ورق باد سے ہوئی — جھڑ گئے افسوس سارے اس شجر کے برگ و بار
بلبلیں اب نوحہ زن ہیں گل کی حالت دیکھ کر — ہوگئی نذر خزاں گلشن کی سب رونق بہار
ہائے مضطرب ہے ساقی بھی نہ وہ ایام ہیں — مرثیہ خواں رہ گئے ہم اب ہمارا حال زار
کس کے آگے جا کے چیخیں اور چلائیں کہاں — کون سنتا ہے ہماری آج کل چیخ و پکار
مرض کا احساس ہی ہو جائے جب مطلق فنا — کب بھلا پائے شفا۔ ایسا مریض نابکار
ہے مگر ڈھارس بندھاتی آیت لاتقنطوا — کیا عجب پھر جوش میں آجائے شان کردگار

اٹھ کھڑے ہو، ہمتیں مت ہاریو! ہرگز کبھی
سچ ہے یہ! ہمت کا حامی ہے وہ خود پروردگار

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

مولوی ثناء اللہ کے اہلحدیث میں جو پہلے بنی اسود عنسی کے قتل کا واقعہ زیر بحث ہے۔ ناظرین پہلی عبارت ملاکر آگے پڑھیں (مدیر)

پس اس واقعہ سے دو امر ثابت ہوئے اولاً حضرت معاذ وغیرہم صحابہ کا ہوں سے خبر پہنچانا اگر وہ حسب حدیث عنۃ بروایت ابن کے جانتے تھے کہ تمام اشیاء عالم کے ذرہ ذرہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعی علم عطا فرمادیا گیا ہے تو پھر خبر بھیجنے کے کیا معنی۔ ثانیاً قبل یک شبانہ روز وفات شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی محض یک امر جزئی میں وحی کا نازل ہونا اس پر بین دلیل ہے کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے تمام کلیات وجزئیات اشیاء و امور عالم از ازل تا ابد دخول جنت و نار پر مطلع کئے جانے کا دعوے محض عاجزانہ فریبانہ ڈھکوسلا اور باطل ہے جس پر کوئی دلیل قطعی عقلاً و نقلاً قائم نہیں ہوسکتی۔

پھر اس سے بھی زیادہ سخت گمراہی مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ حضور کے لئے غیبی علوم اپنے ہی اختیار میں ہوئے جیسے ہمارے لئے محسوسات کہ جب ہم آنکھ کھولیں دیکھلیں۔

اور اس کو حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ کی طرف نسبت کرنا قطعاً محض باطل بلا دلیل بالکل فریب دہی ہے۔ سلف سے آج تک کوئی بھی اس کا قائل نہ گزرا۔ بلکہ یہ امر جمیع امت کا متفق علیہ ہے کہ خارق عادات یعنی معجزات افعال حق تعالیٰ ہوتے ہیں نہ کہ باختیار رسول۔ حق تعالیٰ نے جب چاہتا ہے اپنے نبی کے ہاتھ پر غیب سے امر خلاف عادت ظاہر فرمادیتا ہے۔ چنانچہ جو عبارت غزالی کی مولوی نعیم الدین نے ادھوری نقل کی ہے فریب کاری پر مبنی ہے اس عبارت کے متعلق خود مفتری نے کلمۃ العلیا صفحہ میں نقل کیا ہے۔

ثانیہما ان لہ فی نفسہ صفۃ بہا تتم الافعال الخارقۃ للعادۃ الخ

پس یہاں بوجہ دھوکہ دہی خارقۃ للعادات کو

اختیاری علوم کو اختیاری مثل محسوسات کے مانا۔ حالانکہ عبارت غزالی کا حاصل یہ ہے کہ منجملہ اوصاف نبوت کے جو حق تعالیٰ نے بطور خارق عادات یعنی معجزات کے عطا فرمائے ہیں انہیں اوصاف کے سبب سے نبی اور غیر نبی میں فرق اور امتیاز حاصل ہے۔ جس طرح حرکات ارادیہ میں بینا و نابینا یعنی اندھے اور سوانکھے کا فرق ہے۔ پس سوائے نبی کے اور کسی میں یہ اوصاف حاصل نہیں ہوسکتے۔

چنانچہ خود امام محمد غزالی رحمہ اللہ احیاء العلوم کتاب المحبت والشوق میں فرماتے ہیں:۔

ولیس ذلک باختیار العبد۔

یعنی امر نہیں ہے یہ بندہ کے اختیار میں

اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تکمیل الایمان صفحہ ۲ میں فرماتے ہیں:۔

"و معجزہ فعل الٰہی است نہ فعل رسول زیراکہ خرق عادت پروردگار تعالیٰ از بندہ ممکن نباشد۔

یعنی اور معجزہ فعل الٰہی ہے نہ فعل رسول کیونکہ خلاف عادت پروردگار تعالیٰ بندہ سے ممکن نہیں ہوتا ہے۔

نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۲ صفحہ ۱۱۹ میں فرماتے ہیں:۔

"معجزہ فعل نبی نیست بلکہ فعل خدا است کہ بردست وے اظہار نمودہ بخلاف افعال دیگر کہ کسب آں از بندہ است و خلق از خدا و در معجزہ کسب نیز از بندہ نیست پس معنی ایں آیت اینست کہ ما رمیت اذ رمیت صورۃً و لکن اللہ رمٰی حقیقۃً

یعنی معجزہ فعل نبی کا نہیں ہے بلکہ فعل خدا کا ہے کہ نبی کے ہاتھ پر ظاہر کیا گیا بخلاف دوسرے فعلوں کے کہ کسب ان کا بندہ کی طرف سے ہے اور پیدا کرنا خدا کی طرف سے اور معجزہ میں کسب بھی بندہ کی طرف سے نہیں ہے۔ پس معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ نہیں مارا تونے جس وقت مارا صورۃً اور لیکن اللہ نے مارا حقیقۃً۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ ۲۹۲ و صفحہ ۲۹۳ میں فرماتے ہیں:۔

افعال خارق عادت خواہ شبیہ معجزات پیغمبراں باشند خواہ از جنس دیگر ہمہ مقدور قدرت الٰہی اند و بارادہ و ایجاد او صادر مے شوند۔ در علامات و معجزات پیغمبراں ایں شرط نیست کہ موافق فرمائش منکراں بیاید یا کار اضطرار رساند بلکہ ایں معنی در صحت ایمان خلل مے کند۔ بتحقیق ما فرستادیم ترا بمعجزات حقہ و برو جہ صواب و آنچہ مقتضائے حکمت است و آں آن است کہ ترا قدرت جبر کردن ایشاں بر ایمان ندہیم:

یعنی افعال خلاف عادت خواہ مشابہ معجزات پیغمبروں کے ہوں خواہ اور جنس سے سب اختیار قدرت الٰہی میں ہیں اور اسی کے ارادہ اور ایجاد سے صادر ہوتے ہیں۔ علامات اور معجزات میں یہ شرط نہیں ہے کہ موافق فرمائش منکروں کے ہوں یا لاچاری کی حد کو پہنچا دے یعنی ایمان کو سبب ہوں کرنا پڑے بلکہ یہ امر صحت ایمان میں خلل پیدا کرتا ہے۔ بتحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھ کو ساتھ معجزات حقہ کے بروجہ صواب کے اور جو کچھ مقتضائے حکمت کا ہے یہ ہے کہ تجھ کو قدرت جبر کرنے کی ان پر ایمان کے لئے ہم نے نہیں دی ہے:

پس مولوی نعیم الدین کی فریب کاری خود اپنے ہی مسلمہ الامام امام محمد غزالی و شاہ عبدالحق و شاہ عبدالعزیز رحمہم اللہ سے ملاحظہ واقع ہوگئی۔ پھر یہ کہنا کہ یہ تمام علوم (جن کی تفصیل کلام مولوی نعیم الدین میں گذر چکی) عطائی ہیں الخ۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہ صفت علم غیب صاحب بہا باری تعالیٰ شانہ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے جو کسی میں سوائے حق تعالیٰ کے ایک ذرہ بھی اگرچہ بعلم عطائی جاننے ناممکن ہے چہ جائیکہ تمام۔

خود مولوی نعیم الدین نے لاچار ہوکر کلمۃ العلیا صفحہ ۲۹ میں اس امر کا اقرار کیا ہے کہ ایام نزول وحی میں وقتاً فوقتاً

بعض بعض مغیبات پر مطلع فرمایا جاتا تھا اور جب تمام کلام اللہ نازل ہو چکا تو تمام اشیاء پر اطلاع ہو گئی"۔

اگر فی الواقع ایسا ہوتا تو بعد تمامی نزول قرآن پاک کے کوئی منزل وحی احادیث صحیحہ میں صراحۃً قطعی الدلالت یقینی الثبوت المتواتر وارد ہوتی تو مولوی نعیم الدین اپنے دعویٰ میں اس کو ضرور پیش کر کے پیکتے حالانکہ ہرگز نہ کر سکے۔ اور کہاں سے ایسی کوئی نص لاسکتے۔ بالآخر خود کلمۃ العلیا حاشیہ صـ۱۱ میں اثبات علم غیب سوائے باری تعالیٰ کے دعوے کو اعتقادیات سے خارج کر دیا تاکہ نص قطعی پیش کرنے سے جان بچے۔ محض قصص و حکایات گور پرستی کی تصنیفات پر دار و مدار رکھا گیا۔

اب اس مقام پر صرف دو تائیدی شہادتیں حسب مسلمہ مولوی نعیم الدین ہدیہ ناظرین ہیں۔

اولاً حضرت شیخ الشیوخ بڑے پیر صاحب سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ الباری فتح الربانی اپنے ملفوظات مطبع ہلالی ساڈھورہ صـ۲۰۵ مجلس ۲۹ میں فرماتے ہیں۔

"ھذا شئ ما تعلمہ انت ولا غیرک ھو من جملۃ الغیوب"

یعنی یہ ایک چیز ہے جسکو نہ تو جانتا ہے نہ کوئی دوسرا وہ منجملہ علم غیب کے ہے"

نیز حضرت شیخ موصوف رحمہ اللہ مرآۃ الحقیقت مطبوعہ مصر صـ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

قولہ من یعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب فھو کافر لان علم الغیب صفۃ من صفات اللہ۔ (برہان لاہل الایمان مطبع حلیمی کلکتہ)

یعنی جو اعتقاد رکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں غیب کو تو وہ کافر ہے کیونکہ علم غیب صفت ہے منجملہ صفات اللہ تعالیٰ کے"

اور ثانیاً مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے والد مولوی نقی علی خان صاحب احسن الوعا لآداب الدعا مطبع اہلسنت وجماعت بریلی صـ۲ میں لکھتے ہیں۔

"کسی نے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا آپ نے حضرت یوسف کی بوئے پیراہن مصر سے سونگھی اور کنعان کے کنوئیں میں ان کی خبر نہ لی۔ فرمایا ہمارا حال یکساں نہیں رہتا ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

فللہ الحمد۔ ملک العلام علام الغیوب۔ ناظرین کرام نے آیات واحادیث کلام حق مجید اور فرمان رسول برحق سید الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں مولوی نعیم الدین کے بے سروپا دعویٰ کی حقیقت دیکھ لی۔ اولاً خود ہی معنی غیب کے کلمۃ العلیا صـ۳۳ میں یہ بتائے کہ علم غیب وہ ہے جو بے تعلیم الٰہی کے کوئی شخص نہ جانے۔ تو ایسا علم سوائے ذات پاک حق تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔

ثانیاً خود کلمۃ العلیا صـ۱۰ میں تعلیمی علم پر غیب کا اطلاق نہ کیا جانا تسلیم کر لیا۔

ثالثاً خود ہی کلمۃ العلیا صـ۱۹۹ میں تمام زمانہ ایام نزول وحی قرآن میں وقتاً فوقتاً بعض بعض مغیبات پر مطلع فرمائے جانے اور بعد تمام کلام اللہ نازل ہو چکنے کے تمام اشیاء پر اطلاع ہو جانے کے دعویٰ کے ساتھ کوئی ایک دلیل بھی پیش نہ کر سکتا۔ بالآخر خود کلمۃ العلیا حاشیہ صـ۱۱ میں علم غیب سوائے حق تعالیٰ کو مقام عقائد سے خارج کر کے دلیل قطعی پر موقوف نہ رکھنا۔

جس سے تمام دعووں کی قلعی تمام کر کے بے دست و پا رہ گئے۔ لہٰذا بتائید مسلمہ خود مولوی نعیم الدین سے ثابت ہوا کہ علم غیب منجملہ صفات حق تعالیٰ کے ہے۔ مخلوقات میں افضل ترین انبیاء علیہم السلام ہیں خصوصاً جبکہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہوا تو پھر کسی نبی کے لئے کس طرح نہ ہوگا۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

قولہ صـ۱۹۵۔ مولوی نعیم الدین نے لکھا ہے:۔

"تقویۃ الایمان والا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات دیکھ نہیں سکتا۔ حضور کے فضائل جلیلہ تو اس کے لئے موت ہیں وہ علم جیسے جلیل کمال کا کس طرح انکار نہ کرتا۔ انکار کرنے کیلئے اپنی کتاب میں ایک خاص فصل بنائی ہے۔ اس فصل میں حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے غیبی علوم کا اثبات شرک قرار دیا اور نہایت گستاخانہ کلمات لکھ کر اپنی سیاہ دلی کا اظہار کیا۔ آیات واحادیث پیش کر کے حسب عادت ان کے غلط معنے بتائے۔

آیت ۱ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو۔ اسی پاس کنجیاں غیب کی ہیں نہیں جانتا اُن کو مگر وہی (تقویۃ الایمان صـ۲۲)

اس آیت میں علم سے اگر ذاتی مراد ہو تو وہابی کو کیا مفید۔ ذاتی بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس سے محبوبان حق کے علم عطائی کی نفی کب ہوتی ہے اور اگر عطائی مراد ہو تو صحت استثنا کی کوئی صورت نہیں بجز اس کے کہ علم الٰہی کو بھی معاذ اللہ عطائی کہا جائے۔ صاحب تقویۃ الایمان اسی گمراہی میں گرفتار ہے اور آیت میں علم عطائی ہی مراد لیتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتہ کو پیر و شہید کو امام و امامزادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جبنا چاہیں غیب کی باتیں معلوم کر لیں (تقویۃ صـ۲۲) جب لا یعلمہا کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے طاقت نہیں بخشی اس لئے کوئی بعلم عطائی نہیں جانتا تو لازم آیا کہ الا ھو کے معنی یہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ بعلم عطائی جانتا ہے۔ جاہل نے علم الٰہی کو عطائی قرار دے لیا۔ کس درجہ گمراہی ہے۔ ملخصاً بلفظہ"

مولوی نعیم الدین کے اس اعتراض کا جواب آئندہ اشاعت میں دیا جائے گا۔ انشاء اللہ!

بقائے کانفرنس کی تجاویز

(از قلم محمد و محمد ابراہیم صاحب جھاجھا)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ دسمبر ۳۵ء صفحہ ۱۲ اسی سرخی کے تحت میں ایک مضمون ملک عبدالغنی صاحب ذیشہرگی نے لکھا ہے۔ اس میں تو شبہ نہیں کہ ملک صاحب کے دل میں کانفرنس کا بہت درد ہے۔ جیسا کہ ہر اہل حدیث کو ہونا چاہئے۔ مگر تجویز جو پیش کی ہے نہایت ہی مضر شکی معلوم ہوتی ہے۔

ملک صاحب کی تجویز ایک سال کے لئے تمام واعظین معطل کر دیئے جائیں۔

(۲) ایک سال کے لئے تمام مدارس کے وظائف نصف کر دیئے جائیں

اس خاکسار کی تجویز (۱) واعظین ہرگز معطل نہ کئے جائیں بلکہ کچھ بڑھائے جائیں۔

(۲) مدارس کے وظائف ہرگز بند نہ ہوں بلکہ جو بقایا رہ گیا ہے سب کو دیا جائے۔

اور دوسری تجویزوں سے ہم کو اختلاف نہیں۔

ہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ روپیہ کہاں سے آوے؟ تو نہایت ادب سے گذارش ہے کہ اہل حدیث کی تعداد کم از کم ایک کروڑ ضرور ہوگی۔ قوم سے اخبار، اشتہار کے ذریعہ، تقریر کے ذریعہ درخواست کی جائے۔ ایک کروڑ میں سے صرف ایک لاکھ افراد بھی ایک آنہ فی کس دیویں تو قریب چھ ہزار روپیہ جمع ہو جائے گا۔ اتنے میں تو کانفرنس کا بگڑا ہوا کام انشاءاللہ سنبھل جائیگا۔ اتنی سی ناچیز رقم کے واسطے واعظوں کو معطل کرنا، مدارس کے وظائف بند کرنا نہایت افسوس کا مقام ہے۔

اہل حدیث کتنے بھی غریب ہوں تو کیا ایک آنہ فی کس نہیں دے سکتے۔ ہر شخص نہ دے تو سو آدمی میں صرف ایک آدمی بھی نہیں دے سکتا، سینکڑے میں ننانوے بھی نہ دیں تب بھی کام چل سکتا ہے۔ ہمت درکار ہے۔

اس کے علاوہ اس سال کانفرنس چونکہ خطرہ میں ہے ایک سفیر مقرر کر کے بمبئی سے لیکر کلکتہ، رنگون تک کا سفر کریں۔ اور سب اہل حدیثوں سے درخواست کریں۔

اپنے گھر کا پیسہ کوئی نہ دیں تو زکوٰۃ جو فرض خداوندی ہے اس کو ضرور ادا کرتے ہی ہیں۔ اسی زکوٰۃ میں سے صرف آدھ آنہ فی روپیہ کانفرنس کو بھیج دیں یعنی ایک ہزار روپیہ جن کے یہاں زکوٰۃ نکلا وہ صرف ایک روپیہ چار آنہ کانفرنس کو دیں۔ بقیہ مستحقین کو جس طرح دیتے ہیں دیں تو اس میں کانفرنس کا کام صرف سنبھل جانا کیا بلکہ بہت ترقی کی امید ہے۔ اور کیا یہ کام دشوار ہے؟ کسی پر جبر ہوگا کسی کا نقصان ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ سب کام بھی چلیگا کام بھی ہو جائے گا۔ چنانچہ خاکسار نے پاس روپیہ کانفرنس کو بھیج دیا ہے اور اسی طرح کی تجویز پیش کی ہے۔

بلکہ اگر اس کی یہ صورت نکالی جائے کہ کثیر تعداد میں از قسم ٹکٹ کوئی پرزہ چھپوایا جائے جیسا کہ جوبلی کا ٹکٹ چھپا تھا اور اس کی قیمت فی ٹکٹ ایک آنہ رکھی جائے اس کی اشاعت نہایت زوروں سے کی جائے اور بکری عام کر دی جائے۔ ہر خریدار اخبار اہلحدیث کے یہاں کم از کم ایک روپیہ کی ٹکٹ روانہ کر دی جائے اور اسکی فروخت ان پر اخلاقی حیثیت سے لازم کر دی جائے تو ایسی صورت بھی ممکن ہے کہ مفید ثابت ہو۔ جو لوگ زیادہ ٹکٹ فروخت کر سکیں ان کا زیادہ شکریہ ہوگا۔

اہلحدیث: روپیہ دینے والے مل سکتے ہیں مگر وقت دینے والے نہیں ملتے۔

حیات مسنونہ مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا روزانہ معمول کیا تھا ہر مومن جو اسوہ حسنہ کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہے اسے پڑھے اور اس پر عمل کرے۔ قیمت مع محصول ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

حضور علیہ السلام کے آخری ارشادات

(از قلم ابوشمیم محمد حبیب اللہ صدیقی گونڈوی متعلم مدرسہ دارالسلام دہلی)

بزرگان دین و عزیزان ملت! ہر انسان جو اس وقت چلتا پھرتا، ہنستا، کھیلتا نظر آتا ہے۔ اس پر ایک وقت ایسا آنے والا ہے جس کو موت سے تعبیر کرتے ہیں۔ خداوند قدوس نے فرمایا کل نفس ذائقة الموت۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اس سے کسی انسان کو مفر وگریز نہیں۔ دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے۔ اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ۔ تم جہاں کہیں رہو موت تم کو آپکڑیگی۔ اگرچہ سر بفلک مضبوط و مستحکم بالاخانے پر کیوں نہ ہو۔ نبی، رسول، پیر و مرشد، نیک و بد، عابد و گنہگار ہر شخص موت کے پنجہ میں گرفتار ہونے والے ہیں۔ چنانچہ اس کلیہ کل نفس ذائقة الموت کے ماتحت رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی داخل ہونا تھا۔ اس لئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مرض الموت میں مبتلا ہوئے، اور مرض شدت اختیار کر چکا اور نقاہت کا غلبہ ہوا تو ایک روز حضور مسجد میں تشریف لا کر ارشاد فرمایا کہ اب تم سے میری جدائی کی گھڑی قریب آچکی ہے میں ایک انسان ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ انما انا بشر مثلکم۔ یعنی میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ جس کسی کی آبرو کو مجھ سے گزند پہنچا وہ مجھ سے بدلہ لے۔ یا جس کسی کے جسم کو مجھ سے تکلیف پہنچی ہو وہ آئے اور بدلہ لے۔ یا جس کسی کے مال کو مجھ سے نقصان پہنچا ہو وہ اپنا اپنا نقصان پورا کرلے۔ تم میں سے سب سے زیادہ میرا خیرخواہ وہ شخص ہے جس کا میرے اوپر اس قسم کا کوئی حق ہو وہ آج بدلہ لے لے یا معاف کر دے۔ تاکہ میں انسان کے تمام مطالبات سے آزاد ہو کر اپنے پروردگار سے ملوں ایک وقت کا ذکر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ انصار کی ایک نشستگاہ کے قریب سے گزرے تھے تو انصار رونے میں مشغول تھے ان سے رونے کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ حضور کی صحبتوں کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔ ان دونوں حضرات نے یہ واقعہ حضور تک پہنچایا۔ حضور بہانت متاثر ہوئے کندھے پر چادر ڈال کر فرق مبارک پر پٹی باندھے ہوئے برآمد ہوئے۔ اور منبر پر تشریف فرما کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو میں تم کو حسن وسلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ مہاجرین پر جو حق تھا انہوں نے ادا کر دیا۔ لیکن تمہارے ذمہ ان کے سب حقوق باقی ہیں۔ سب لوگ زیادہ ہو جائیں گے مگر انصار کم ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پس تم میں سے جو کوئی ایسے رتبے پر فائز ہو جس میں کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ انصار کے اچھوں سے اچھا سلوک کرے اور بروں کو معاف کر دے۔

ایک مرتبہ انصار حضور کی شدت مرض کا حال سن کر بیتاب ہوئے۔ حضور کو اطلاع ہوئی تو آپ نقاہت و تکلیف کے باوجود باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے لوگو مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے خائف ہو رہے ہو۔ بتاؤ کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ رہا ہے کہ میں تم میں رہوں سنو! میں جلد اپنے رب سے ملنے والا ہوں اور تم بھی اس کے پاس پہنچنے والے ہو۔ مہاجرین سے میری وصیت ہے کہ وہ باہم نیک سلوک کرتے رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر یعنی ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے اور اعمال کی پابندی کی فہمائش کرتے رہیں وہ کبھی خسارے اور گمراہی میں مبتلا نہ ہوں گے۔ جو شخص خدا کو زیر کرنا چاہتا ہے خدا اسکو زیر کرتا ہے۔ اور جو شخص خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے خدا اس کو نیچا دکھاتا ہے۔

اور پھر فرماتے ہیں کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ یہ وہی ہیں جو تم سے پہلے ایمان لائے۔ کیا انہوں نے اپنا آدھا مال تمہیں بانٹ نہ دیا۔ اپنے گھروں میں تمہیں جگہ نہ دی۔ کیا انہوں نے خود تکلیف جھیل کر تمہیں آرام پہنچایا پس تم میں سے جس کسی کو دو آدمیوں پر بھی کوئی اختیار ہو جائے وہ انصار کی مدد کرے۔ میں تمہارا پیش رو ہوں اور تم میرے پیچھے آنے والے ہو۔ تم سے حوض پر ملاقات کرنے کا وعدہ ہے۔ تم میں سے جو شخص چاہتا ہے کہ وہ مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرے اس کو چاہئے اپنی زبان اور ہاتھ کو ایسی جگہ استعمال کرے جہاں کرنے کے قابل ہو۔ اے لوگو! گناہ نعمتوں کو بدل دیتے ہیں اور قسمتوں کو پلٹ دیتے ہیں۔ اگر لوگ نیک رہیں گے تو ان کے حکام بھی نیک ہوں گے اور اگر لوگ بد ہو جائیں گے تو خدا ان پر ظالم حاکم یا بادشاہ مقرر کر دیگا۔

ایک مرتبہ حضور نے خاص خاص صحابہؓ کو حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں جمع کر کے ارشاد فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے اللہ تمہیں بلند کرے اللہ تمہیں سلامت رکھے۔ اللہ تمہارا نگہبان ہو۔ اللہ تمہاری اصلاح کرے۔ اللہ تمہیں رزق دے اللہ تمہیں آفت سے بچائے۔ میں تم کو اس ذات برتر سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے سپرد کرتا ہوں۔ میں اس کی جانب سے تمہارے لئے ڈرانے والا ہوں۔ خبردار اللہ سے اور اس کے بندوں سے اور اس کے ملکوں میں سرکشی نہ کرنا۔ کیونکہ اس نے تم سے اور مجھ سے کہہ دیا ہے تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین۔ یعنی ہم آخرت ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیں گے جو دنیا میں نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ فساد کرتے ہیں اور آخرت متقیوں ... ہے۔

اور پھر فرمایا۔ الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین یعنی کیا متکبروں اور سرکشوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے کیا مطلب ہے یعنی بیشک۔ اور سب سے آخری ارشاد یہ ہے کہ ابتداء نبوت میں سے رویائے صادقہ کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہیگی اسی لئے مجھے رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ رکوع میں رب کی بڑائی اور سجدہ میں خوب گڑگڑا کر دعا کرو۔ کیونکہ ان حالتوں کی دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ واللہ تم مجھ پر کوئی الزام نہیں لگا سکتے اس لئے کہ جو خدا نے حرام بتلایا اس کو میں نے حرام بتلایا اور جس کو خدا نے حلال بتلایا اسکو میں نے حلال بتلایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے علاوہ کوئی دوسری چیز قابل عمل نہیں۔ کیونکہ حلت و حرمت کا مفصل بیان اسی میں ہے تو دوسری چیز کی کیا ضرورت ہے۔

پھر حضور نے فرمایا اے خاندان عبد مناف! اے صفیہ اے فاطمہ ثواب حاصل کرنے کے لئے اعمال صالحہ کیا کرو۔ میں تمہارے ذرا بھی کام نہ آؤں گا۔

آخری وصیت میں بہت اختلاف ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے پانچ باتوں کی وصیت کی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، تعظیم قبور کی ممانعت، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک۔ جزیرہ عرب سے اہل کتاب کا اخراج۔ یعنی چار چیزوں کا حکم اور ایک چیز کی ممانعت فرمائی۔ لیکن آج اس کے برخلاف نظر آتا ہے۔ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت کو بھول بیٹھے۔ نماز و زکوٰۃ کو چھوڑ دیا۔ انشاء اللہ نماز و زکوٰۃ کے فلسفہ پر آئندہ کچھ عرض کروں گا۔ تعظیم قبور سے رکنا تو درکنار بمصداق حدیث الانسان حریص لما منع یعنی انسان ممنوعات کا حریص ہے۔ مسلمان قبروں کی پرستش کرنے لگے اور مرادیں مانگنی شروع کر دیں۔ معبود حقیقی کی پرستش سے دور جا پڑے

خدا مجھے اور تمام مسلمانوں کو اپنی عبادت کی توفیق عطا فرمادے۔ اللهم ثبت قلوبنا علی طاعتك آمین!

آخری وصیت کے ثبت میں چند روایتیں درج ذیل ہیں۔

اول حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ لایترك فی جزیرۃ العرب دینان۔ یعنی جزیرہ عرب میں دو دین نہ رہنے پائیں۔ دوسرے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوصی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وما ملکت ایمانکم حتیٰ فاضت نفسہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کرتے تھے نماز کی اور زکوٰۃ کی اور غلاموں کے ساتھ بھلائی کی یہاں تک کہ روح مبارک پرواز کر گئی۔

دوسری حدیث میں ہے ترکت فیکم امرین لن تضلوا

۴ ما تمسکتم بهما کتاب اللہ و سنتی۔ یعنی میں دو حکم تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں۔ ہرگز نہیں گمراہ ہو گے جب تک ان کو مضبوط پکڑے رہو گے وہ کیا ہے اللہ کی کتاب قرآن اور میری سنت یعنی حدیث شریف جو ان دونوں کو مضبوط پکڑے گا وہ گمراہ نہ ہوگا

ثبات التوحید۔ یک بدون یعنی قرآن مجید کی (۳۴۸) ایک کتاب ہے جو ... (حوالہ حدیث)

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث آج پھر دردبھرے الفاظ میں آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار "اہلحدیث" کی ترقی اشاعت پر توجہ فرمائیں۔ اخبار تنزل میں جارہا ہے۔ شماتت اعدا سے پناہ مانگ کر ہر صاحب ہمت اور خیرخواہ اشاعت بڑھانے پر توجہ فرمائیں۔

رسالہ سید البشر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ بالاختصار بچوں اور نوجوانوں کے لئے مفید۔ قیمت مع محصول ۲ر ۔ ملنے کا پتہ مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن، فرید کوٹ پنجاب

جذبات شاد آنحضرت کی سوانح طیبہ ایک غیرمسلم ہندو کے قلم سے کتاب اپنی حیثیت میں اچھی تھی۔ مگر ایک شعر نے دودھ میں کھٹائی ڈال دی۔ وہ شعر یہ ہے ؎

ہو اعتقاد آج سے ہر اہل ہند کا
اوتار ہے کرشن، محمد رسول ہے

دوسرے مصرعہ کو یوں تبدیل کرنا چاہئے ؎

اللہ ہے ایک اور محمد رسول ہے

قیمت ۴ر پتہ: منشی للتا پرشاد صاحب پارسے مبتی۔

اشاعت اسلام دفاع اسلام کے لئے ماہوار رسالہ زیر ادارت محمد عباس رودیا رنجی مظفرپور قیمت سالانہ عصر

حسین مظلوم اس رسالہ میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور شیعان امام کی بے وفائی کا ثبوت بحوالہ کتب شیعہ دیا گیا ہے۔ کتاب تاریخی حیثیت سے معنی خیز اور پرلطف ہے۔ (مصنف) پتہ منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور۔

وی پی واپس آتے ہیں ماہ فروری میں جو وی پی اخبار اہلحدیث کے بھیجے گئے تھے۔ ان میں چند واپس آگئے ہیں۔ جن پر لینے "سے انکاری ہے" لکھا ہوا ہے۔ اگر وی پی واپس کرنے کا یہی مقصد ہوتا ہے تو قیمت ختم کی اطلاع ملتے ہی انکار کی اطلاع بھیج دیا کریں۔ تاکہ وی پی نہ بھیجا جائے۔

قربانی ضرور کرو عید اضحیٰ کے دن اکثر مسلمان جانوروں کی قربانی کیا کرتے ہیں جو سنت ہے۔ مگر امرتسر کے اہلقرآنوں نے امسال اس کے ادا نہ کرنے کا اشتہار دیا۔ یعنی یہ لکھا کہ اس قربانی کی بجائے وہ رقم قومی اداروں، بیوگان اور یتیم خانوں میں دی جائے۔ حسب معمول انجمن اہلحدیث امرتسر کی طرف سے اس کا جواب شائع کرکے تقسیم کیا گیا۔ بیرونجات کے اصحاب بھی جوابی کارڈ بھیجکر منگالیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

التواء جلسہ انجمن خادم المسلمین اہلحدیث بٹالہ کا آٹھواں سالانہ جلسہ کا انعقاد جو تاریخ ۱۳، ۱۴، ۱۵ مارچ ۳۶ء مقرر ہوا تھا۔ بوجہ چند در چند وجوہات ملتوی کیا گیا ہے۔ جدید تاریخہائے جلسہ کے متعلق دوبارہ اعلان کیا جائے گا۔ (سید محمد شفیع صدر انجمن خادم المسلمین اہلحدیث بٹالہ)

امرت دھارا کی ۳۵ویں سالگرہ پنڈت ٹھاکردت صاحب شرما نے امرت دھارا جیسی دوائی ایجاد کی جس سے گذشتہ ۳۵ سال سے لاکھوں انسانوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس کے علاوہ موصوف کی دیگر ادویات و تصنیفات بہت مفید ہیں۔ ہم ناظرین کو خوشی اطلاع دیتے ہیں کہ امرت دھارا کے ۳۵ویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں امرت دھارا و دیگر ادویات و کتب کی قیمت میں کمی کرنے ہر شخص کو موقع دیا ہے۔ کہ وہ آسانی سے خرید سکے۔ یہ رعایت کل ۱۵ مارچ کے واسطے ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

جنازہ غائب ۱۲ فروری ۳۶ء کو میاں حکیم وزیر محمد صاحب پیش امام فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہ

جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث کا الحاق ہم نے اپنی انتظامیہ مجلس کا ایک خصوصی جلسہ بتاریخ ۲۶ کو کیا۔ جس میں بالاتفاق پاس ہوا کہ انجمن خدام اہلحدیث دینانگر کو جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب سے ملحق کردیا جائے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ انجمن ہذا کو جمعیۃ سے ملحق کرکے مشکور فرمائیں۔ نیز انتظامیہ کمیٹی نے یہ بھی پاس کیا ہے کہ ہم اپنی انجمن کی طرف سے جمعیۃ تبلیغ کے خزانہ میں حسب استطاعت ایک خاص رقم سالانہ جمع کرایا کریں گے۔ ہماری طرف سے چودھری رحمت علی (ممبر انتظامیہ) جمعیۃ تبلیغ کے نمائندہ ہوں گے۔ (دستخط پریزیڈنٹ اللہ دتا۔ سکرٹری محمد علی)

عید آنہ فنڈ از مرتسر ۲ مفتی محمد طریف پشاور للعہ سکرٹری انجمن اہلحدیث دینانگر ۱۲

مضامین آمدہ عبدالقادر باشا۔ مولوی محمد عبداللہ۔ محمد سلیم۔

غیر مقبولہ قومی جیون دربار کا قیام خوشخبری (از کلکتہ)

دعائے صحت میری لڑکی صغرا بیگم کچھ عرصہ سے بیمار رہتی ہے۔ ناظرین اس کے حق میں دعا صحت فرمائیں۔ (راقم مولوی محمد ابراہیم رحمت آبادی گھمن کلاں ضلع گورداسپور)

محرم اور تعزیہ

کے متعلق علماء کرام کے دستخطوں سے ایک اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ کہ محرم میں رونا پیٹنا اور تعزیہ بنانا بدعت ہیں۔

ضرورت مند اصحاب

۸ کے ٹکٹ ۵ر برائے محصول ڈاک اور ۳ر آنے امداد اشاعت فنڈ بھیجکر کم از کم یکصد طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

سکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

تعاقب سوال ۱۱۵ کا جواب جو آپ نے تحریر کیا ہے۔ کہ صبح صبح جب تاڑی اتارتے ہیں۔ اُس وقت نشہ نہیں ہوتا۔ یہ تجربہ آپ کو کیسے ہوا۔ کہ صبح کی تاڑی میں نشہ نہیں ہوتا۔ صوبہ بہار میں علی الصباح تاڑی اُتارتے ہیں۔ اور پینے والے اُسی وقت پینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس میں نشہ بھی ہوتا ہے۔ اور ہم لوگوں کا بھی تجربہ ہے۔ کہ یقیناً صبح کی تاڑی میں نشہ ہوتا ہے۔ اس فتویٰ کو سُنکر عام جہلا خوشی منارہے ہیں۔ کہ جب صبح کا تاڑی پینا شرعًا جائز ہے۔ تو اب صبح کا تاڑی پیا کرینگے۔ مہربانی فرماکر تحقیق کرکے اس فتوے کو دوبارہ اہلحدیث اخبار میں شائع کریں۔ (الراقم کمترین ماسٹر قطب الدین احمد از جدلیہ۔ خریدار ۱۲۷۹ء)

جواب ہم نے صوبہ بہار میں خود دریافت کیا تو یہی بتایا گیا کہ صبح سویرے تاڑی نشہ آور نہیں ہوتی۔ اب جو آپ نے اُس کی بابت لکھا ہے اگر یہ ٹھیک ہے تو صحیح فتوے یہ ہوگا کہ تاڑی ہر حال میں حرام ہے۔ مزید تحقیق کے لئے ہم مولوی حکیم مولوی عبدالخبیر صاحب کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ وہ صحیح تحقیق سے اطلاع دیں۔ سوال قابل غور اتنا ہے کہ تاڑی پچڑانے میں نشہ آور ہو جاتی ہے۔ یا سورج چڑھے اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ (مدراخل غریب فنڈ)

س ۱۳۸ زید اپنی کل جائداد اپنی زندگی میں تقسیم کر دینا چاہتا ہے۔ بھلا بتائیں۔ کہ وہ ازروئے شریعت محمدی لڑکے کو کتنا، لڑکی کو کتنا اور خود اپنے لئے کیا لے سکتا ہے۔

ج ۱۳۸ زید کل جائداد کا مالک ہے۔ جس قدر اپنے لئے رکھے گا بعد فوتیدگی پھر ورثاء میں تقسیم ہو جائے گا۔ زندگی میں تقسیم کرے۔ تو بحکم للذکر مثل حظ الانثیین۔ لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ دے۔ اولاد میں کسی کو کم زیادہ نہ دے۔

س ۱۳۹ زید کا ایک مریض لڑکا ہے۔ جو اپنی معاش زندگی پیدا نہیں کر سکتا۔ تو کیا زید کو حق ہے۔ کہ وہ اُس لڑکے کو اس کے حصہ سے زیادہ دیدے؟ اگر دے سکتا ہے تو کس طرح؟ (سید محمد عنایت اللہ مدراس)

ج ۱۳۹ ایک صحابی نے اپنے لڑکے کو غلام ہبہ کرنا چاہا تھا۔ تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ جس نے لڑکے کو معذور پیدا کیا ہے وہی اس کے رزق کا ذمہ دار ہے۔ اللہ اعلم

س ۱۴۰ کیا زکوٰۃ کا پیسہ کتب خانہ (لائبریری) کے کام میں صرف کیا جا سکتا ہے؟ (راقم عبدالقادر بٹیل بھبڑی ضلع تھانہ)

ج ۱۴۰ مصارف زکوٰۃ جو قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ ان میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے۔ مفسروں نے اس لفظ کی تفسیر ہر نیک کام سے کی ہے۔ ان کے نزدیک یہ سب کچھ جائز ہے۔ مسجد ہو یا لائبریری۔ مگر غرباء کو نقصان نہ پہنچے۔ زیادہ سے زیادہ مصارف مذکورہ فی القرآن میں ایک مصرف کا حصہ لگا سکتے ہیں۔ اللہ اعلم (ر۔ا۔ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۱ لڑکی بالغ ہے اور لڑکا چھ برس بعد بالغ ہونے والا ہے۔ ان دونوں کا نکاح ہو سکتا ہے؟ اگر ہو سکتا ہے تو چھ برس لڑکی بالغہ کے جو ہیں ان کا گناہ ہوگا یا نہ۔ اگر ہوگا تو لڑکی کے والدین کو ہوگا یا لڑکے کے والدین کو۔ جواب با دلیل عنایت فرمائیں۔ (مستری فضل دین منڈی جدید۔ جنگ ضلع لاہور)

ج ۱۴۱ لڑکی رضامند ہو۔ اور اس کا ولی بھی پسند کرے۔ تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔ مگر نکاح کی غرض مفقود ہے۔ جس سے آئندہ مہلک اثرات کا ظن غالب ہے۔ اس لئے یہ نکاح نہ ہونا بہتر ہے۔ اگر کوئی خرابی ہوئی تو ولی اس میں شریک ہوگا۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۲ زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق کورے کاغذ پر تحریر کر دی۔ اور اس میں یہ لکھا کہ میں نے تمہیں ایک طلاق دی۔ جس کو عرصہ دو سال گذر گیا۔ کیا اب زید اس عورت سے رجوع کر سکتا ہے۔ رجوع کی مدت، طلاق بائن اور ثلاثہ کی بابت مشرح طور پر بیان فرمائیں۔ (عورت مذکورہ مرد کے گھر سے نکل گئی۔ مگر اس نے نکاح دیگر نہیں کیا)

ج ۱۴۲ ایک طلاق رجعی عدت کے اندر ہوتی ہے۔ مدت گذر کر بائن ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں مرد عورت نکاح جدید کر کے رہ سکتے ہیں بغیر نکاح محض رجوع کافی نہیں۔

س ۱۴۳ ماہ ذی الحجہ میں پہلے دس دن قبل نماز عید تک حجامت بنوانا اور ناخن اتروانا منع ہے؟ کیا اس حکم میں مرد۔ عورتیں سب شامل ہیں۔ کیا عورتیں بھی ان دنوں میں کنگھی چوٹی نہ کریں؟

ج ۱۴۳ منع نہیں۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ پہلی تاریخ ذی الحجہ سے نماز عید تک ناخن نہ کٹوانے والے کو ثواب قربانی کا ہوگا۔ اللہ اعلم

س ۱۴۴ نماز ظہر و عصر، و مغرب و عشاء کو اگر جمع کیا جائے بوجہ بارش ہو۔ تو ظہر کی پہلی اور پچھلی سنتوں کی بابت اور مغرب اور عشاء کی سنتوں کی بابت کیا حکم ہے؟ (خورشید اخبار اہلحدیث ۱۱۱۲۰ کوٹلی ضلع میرپور)

ج ۱۴۴ جمع کی صورت میں سنتیں بمنزلہ نوافل کے ہو جاتی ہیں۔ اللہ اعلم

(۲۸۱)

(۲۵۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳   نمبر ۲۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

مسئول مدیر ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جو مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عشہ
رؤسا و جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ۶ ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۴۹۳)

امرتسر ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مذہب اہل حدیث

(بقلم عبدالرشید عارف وانباڑی)

بدعتیوں کا بیخ کن ہے مذہب اہل حدیث | اس پہ برّان تیغ زن ہے مذہب اہل حدیث
بدعتی کو راہ حق پر ہر طرح لاتا ہے یہ | راست گو، باطل شکن ہے مذہب اہل حدیث
جز صحیح مسلم، بخاری (وغیرہ) کے نہیں رکھتا دلیل | بحث میں استاد فن ہے مذہب اہل حدیث
یہ نبی کے حکم سے باہر نہیں ہوتا کبھی | تابع شاہ زمن ہے مذہب اہل حدیث

گمرہوں کو من عرف کا تو سبق عارف پڑھا
رہبر راہ سنن ہے مذہب اہل حدیث

انتخاب الاخبار

— امرتسر ۱۱ مئی کو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے دسویں جماعت کا نتیجہ شائع کر دیا گیا ہے امسال اس جماعت میں بیس ہزار ۲۱۷ طلباء شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۴ ہزار ۷۷۸ کامیاب ہوئے۔ ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کا نتیجہ ۷۷ فیصدی ہے۔

— امرتسر نتیجہ مذکورہ بالا برآمد ہونے پر کوچہ جتاں دروازہ لاہوری کے ایک مسلمان طالبعلم ابو ہریرہ ولی احمد سب انسپکٹر پولیس کا لڑکا تھا) نے ناکام رہنے کے صدمہ سے پستول مار کر خودکشی کر لی۔ ایک اور نوجوان نے اسی وجہ سے افیون کھائی۔ مگر طبی امداد سے اس کی جان بچ گئی۔ دیگر کئی نوجوانوں کے نہر میں یا کنوئیں میں چھلانگ مار کر خودکشی کرنے کی افواہیں اڑی تھیں۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

— حکومت ترکی نے مردم شماری کے متعلق جو آئندہ اکتوبر میں ہوگی۔ اعلان کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور کا خاص لحاظ رکھا جائے۔ (۱) مذہب۔ (۲) صنف (مذکر یا مونث) (۳) تعلیم (۴) صحت۔ (۵) پیشہ۔

— ترکی افواج کے مشہور سپہ سالار جنرل محمود افتخار مصر سے دہلی جا رہے تھے۔ راستہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

— بغداد میں ریت کا ایک ہولناک طوفان آنے کی خبریں آئی ہیں۔ جس کی رفتار ۷۲ میل فی گھنٹہ تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا طوفان کبھی رونما نہیں ہوا تھا۔ نقصانات کا اندازہ صحیح طور پر نہیں لگایا جا سکا۔

تصحیح

گذشتہ پرچہ میں ایف۔ اے اعلیٰ کے نتیجہ ۱۳ و ۱۵ مئی نکلنے کی خبر شائع کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ درست نہیں تھی۔

— امرتسر میں ہندو مہا سبھا کے صدر مسٹر بھنشوراوشاما آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آئے۔ (بدھ اور آریہ سے خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو)

— حکومت ایران نے بیکاری کو دور کرنے کے لئے طہران میں صنعت و حرفت کا ایک مدرسہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

— معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو کو موسم گرما گذارنے کے لئے کسی مناسب مقام پر تبدیل کر دیا جائے گا۔

— کاشغر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چینی ترکستان میں جو ہندوستانی تاجر مقیم تھے ان کو اس بنا پر جلا وطن کر دیا گیا ہے کہ انہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کی امداد کی تھی۔

اگر آپ کی قیمت اخبار اس ماہ میں ختم ہے

تو ۳۰ مئی تک بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ مذکورہ بالا تاریخ تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۱ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (مینیجر)

— رنگون کی خبر ہے کہ ایک موضع میں ڈاکوؤں نے ایک مکان پر دھاوا کیا۔ مالک مکان نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا۔ ڈاکو مکان کو آگ لگا کر فرار ہو گئے۔ مالک مکان بمع بال بچوں کے جل کر راکھ ہو گیا۔

— کلکتہ کی اطلاع ہے کہ کشور گنج ڈویژن میں ایک ساہوکار جس کی عمر ۷۰ سال تھی کے مکان پر بیس ڈاکوؤں نے جو تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے ڈاکہ ڈالا۔ ساہوکار کو قتل کر کے تین ہزار کا مال لے کر فرار ہو گئے۔

تقریظات

(۱) **محمدیہ پاکٹ بک** (مجلد) مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ سائز ۲۰×۲۶/۱۶ ضخامت ۷۰۰ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت بہت اعلیٰ۔ قیمت ۴/ ملنے کا پتہ۔ سیکرٹری انجمن اہلحدیث جامع مبارک شہر لاہور۔

مذکورہ بالا پاکٹ بک میں نہ صرف مرزائی متن کی تردید کی گئی ہے بلکہ احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل و مفصل جواب ہے۔ مؤلف ممدوح کا نام محتاج تعارف نہیں ان کا نام ہی اس کتاب کی کافی شہرت ہے۔ موصوف نے تمام اعتراضات کا جواب معقول طور پر دیا ہے

(۲) **مغالطات مرزا ورف الہامی پوٹل**۔ مؤلف مذکور کی دوسری تصنیف ہے جس میں مرزا صاحب کے اُن الہامات کی حقیقت اور تشریح کی گئی ہے جنکو وہ مختلف مواقع پر چسپاں کر کے خلق خدا کو اپنے دام تزویر میں پھنسلاتے رہے۔ اس رسالہ میں صرف پانچ الہاموں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مگر سب سے لطف وہ پہلا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں یاآدم اسکن و زوجک الجنۃ الخ ہے۔ قادیانی حضرات اگر تعصب سے خالی ہو کر بہ نیت اخلاص اس کا مطالعہ کریں تو راہ راست پر آنے کی کافی امید ہو سکتی ہے۔ قیمت صرف تین آنہ۔ ۲۰ ورق ٹکٹ تین پیسہ۔ پتہ ذیل سے طلب کریں و منشی محمد عبداللہ معمار کوچہ عثمان ڈار کٹرہ کرم سنگھ شہر امرتسر

(۳) **فاران** بجنور۔ مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور نے ایک ماہوار رسالہ موسومہ فاران اپریل ۱۹۳۵ء سے شائع کرنا شروع کیا ہے جو انگریزی مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوا کریگا جس کے ایڈیٹر جناب سعید انصاری صاحب ہیں چنانچہ اس کا پہلا نمبر ہمیں موصول ہوا ہے جس میں علمی، ادبی، معاشرتی، اور سیاسی مضامین کے علاوہ مذہبی مضامین بھی ہیں غرضیکہ اس میں ہر طرح کی دلچسپی کا سامان مہیا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپے، سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۹۶ صفحات۔ پتہ۔ منیجر رسالہ فاران بجنور یو۔ پی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ صفر ۱۳۵۴ھ

ویدوں کی حقیقت کا اعتراف

(از قلم پنڈت آتما نند جی)

پچھلے سال جب میں نے مہاتما ہنسراج جی پردھان پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ و بلوچستان سے اپنے شکوک متعلق وید کا تشفی بخش جواب مانگا تو آپ نے مجھے آریہ سماجی پنڈتوں سے مل کر رفع شکوک کرانے کا مشورہ دیا امسال مجھے پنجاب آنے کا موقعہ ملا۔ اور میں نے مہاتما جی کے مشورہ کے مطابق ڈی۔اے۔وی۔کالج لاہور کے چیدہ چیدہ ودوانوں سے ملاقات کی۔ ایک نے کہا کہ ویدوں میں دشمنان ویدک دھرم نے ملاوٹ کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے بڑے مشہور آریہ سماجی پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی تھے جن کا نام سوکتوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور ایک تیسرے مشہور آریہ سماجی پنڈت نے (جو پہلے ڈی۔اے۔وی کالج کے پروفیسر رہ چکے ہیں اور سنسکرت اور ویدوں کے عالم مانے جاتے ہیں) کہا کہ ویدوں کے بعض مصنف (رشی) ہم اور آپ سے بھی کم علم تھے۔ غرضیکہ سب ودوانوں کا جن کو میں نے علماء وید خیال کر کے ملاقات کی۔ یہی خیال تھا کہ وید الہامی کتب نہیں ہیں بلکہ عام عقل والے رشیوں کی تصانیف ہیں۔ ڈی۔اے۔وی کالج لاہور اور درحقیقت پنجاب بھر کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت شری پروفیسر راجارام صاحب شاستری کے (جو وید نرکت۔اپنشدوں۔دیدِہ وغیرہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور گورنمنٹ ہند سے اپنی مذہبی تصانیف پر کئی بار گرانقدر انعام بھی حاصل کر چکے ہیں) خیالات جو آپ نے میرے سوالات کے جواب میں بیان فرمائے۔ ناظرین کرام کی واقفیت اور ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرتا ہوں باقی پنڈتوں نے کسی وجہ سے اپنے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی

میں ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی کبوتر، بعض کے نیل کنٹھ بعض کے سرہا وغیرہ گنیا۔ بعض کے بیاس اور ستلج وغیرہ دریا، بعض کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں، بعض کے آگ۔ بعض کے پہاڑ، بعض کے جوئے کے پانسے۔ بعض کے بندر، بعض کے ارب اور ایراوت نامی سانپ وغیرہ ہیں جن کا کلام بعض وید منتر ہیں۔ یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ، دریاؤں اور پہاڑوں نے وید منتر بنائے بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نرکت ۲۶۰۲ میں بحوالہ رگوید ۸۔۶۷۔۵ لکھتے ہیں کہ "جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی) وچن (کلام) بتلاتے ہیں"

اور دوسرے آریہ سماجی مترجم نرکت پنڈت چندرمنی جی بھی لکھتے ہیں کہ:-

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے ایسا ہی وید گیہ (علمائے وید) بتلاتے ہیں"

پنڈت راجارام جی شاستری نے جواب میں ایک شلوک کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ

کسی راہی کے سوال کے جواب میں برلب سڑک کھڑے سوکھے ہوئے درخت نے نہایت مایوسی کے ساتھ کہا کہ بعض درخت پھلدار ہیں جن کے نیچے مسافر آرام اور پھل پاتا ہے بعض پھولدار ہیں اور بعض سایہ دار ہیں جن کے نیچے دھوپ سے بیاکل مسافر آرام کرتا ہے۔ لیکن مجھ میں نہ پھل ہے نہ پھول اور نہ ہی پتے ہیں جن سے کسی کو آرام پہنچا سکوں۔ میں صرف راستہ بتانے کے لئے ایستادہ ہوں۔ جس طرح یہ شلوک کسی شاعر کا تخیل ہے صرف اس سے مایوسی کا اظہار ہی مقصود ہے بعینہٖ اسی طرح وید منتر بھی رشیوں اور شاعروں کے فرضی تخیلات ہیں اور صرف اپدیش (نصیحت) ہی مقصود ہے۔

میں تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ وید شاعر رشیوں کا کلام اور تخیل ہے نہ کہ خدا کا کلام یا الہام؟

پنڈت راجارام جی ہاں۔ رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں۔

میں ویدوں میں راجا پریکشت بن ویراہی جنو۔ بیاشم پتامہ کے باپ شنتنو تارو دیوالی اور واجے رشی شین اور پراشرمنی اور اس کے والد وسشٹھ رشی وغیرہ راجاؤں اور رشیوں کا نام اور حال وید منتروں میں پایا جاتا ہے جو کہ زمانہ مہابھارت کے قریب گزرے ہیں۔ جس سے صرف ثابت ہے کہ سب سے پرانا رگوید بھی زمانہ مہابھارت کے بعد کی تصنیف ہے۔

پنڈت جی میں تو ویدوں میں انسانی تواریخ کا قائل ہوں۔

میں تو پھر صاف ثابت ہے کہ وید آغاز کائنات میں نازل شدہ نہیں اور اس بارہ میں سوامی دیانند جی غلطی پر تھے۔

پنڈت جی "بیشک"۔

میں ویدوں میں ناشائستہ اور ناتہذیب اور مخرب الاخلاق تعلیم بھی کثرت سے پائی جاتی ہے آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

پنڈت جی ہاں ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وید سونے کی دھات کی طرح ہیں جس میں سونے کے ساتھ ساتھ کوڑا کرکٹ گندہ مندہ بھی کچھ ہوتا ہے جس سے سونا لے لینا چاہیئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے

میں مجھے تو ویدوں کے سونے میں بھی پیتل ہی پیتل دکھائی پڑتا ہے۔ لیکن اس سے تو آپ کو انکار نہیں کہ ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ کثرت گندہ مندہ اور مخرب الاخلاق تعلیم کی ہے۔

پنڈت جی میں پہلے کہہ ہی چکا ہوں کہ ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم بھی ہے لیکن ساتھ ساتھ اچھی تعلیم بھی ہے۔

میں پھر آپ ویدوں کو کیوں مانتے ہیں۔

پنڈت جی صرف اس لئے کہ ایشور کے خالق ہونے کا اولین خیال ویدوں میں ہی پایا جاتا ہے دیگر کسی مقدس کتاب میں ایشور کو خالق نہیں کہا گیا۔

میں مجھے تعجب ہے کہ آپ جیسے پرانے اور تجربہ کار مناظر کا خیال ایسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ بائبل شریف اور قرآن پاک میں جابجا خدا کو خالق لکھا ہے۔ مثلاً خلق کل شیئ فقدرہ تقدیرا یعنی ایشور نے سب اشیاء کو پیدا کرکے اُن کا اندازہ مقرر کر دیا۔ اس کے خلاف رگوید میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) کون صحیح طور پر جان اور کہہ سکتا ہے کہ ہم کہاں سے آگئے اور یہ گوناگوں کائنات کہاں سے پیدا ہوگئی؟

جو اس (کائنات) کا منتظم پرلے آسمان پر ہے وہ بھی جانتا ہو یا نہ بھی جانتا ہو کہ یہ کائنات پیدا بھی ہوئی ہوئی ہے یا غیر پیدا شدہ۔ یہ بھی کون کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ سب دیوتا بھی تو اس کے بننے کے بعد ہی پیدا ہوئے اس لئے اپنے سے قبل کی بات کو کون کہہ سکتا ہے؟"

اس لئے وید تو پیدائش کائنات کے متعلق خود شبہ میں ہیں اور ویدوں کو تو خدا کے خالق ہونے میں بھی اشتباہ ہے۔

پنڈت جی قرآن میں خدا کو عرش پر محدود اور جسم مانا ہے۔

میں یہ خیال بھی آپ کا غلط ہے کیونکہ قرآن شریف سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) جہاں تم تین ہو وہاں چوتھا اللہ ہے جہاں پانچ ہوں چھٹا اللہ ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ آدمیوں کا کوئی ایسا مشورہ ہوتا ہے جس میں وہ ان کے ساتھ جہاں کہیں وہ ہوں نہ ہو۔

اس کے خلاف ویدوں میں جابجا ایشور کو ساکار یعنی مجسم اور محدود لکھا ہے۔ اور چاروں ویدوں میں کسی منتر میں بھی پرمیشور کو غیر مجسم اور غیر محدود نہیں لکھا۔

پنڈت جی میں نے یہ آیت کبھی نہیں سنی (اور ہنس کر) قرآن منگوا کر کہا کہ لیجئے قرآن میں سے یہ آیت نکال کر دکھلا دیجئے۔ کہاں خدا کو حاضر و ناظر لکھا ہے؟ ویدوں کے متعلق میں تسلیم کرتا ہوں کہ پرمیشور کو ویدوں میں ساکار اور نراکار (مجسم اور غیر مجسم) دونوں طرح کا لکھا ہے۔

میں مجھے زبانی حوالہ یاد نہیں ہے کہ کس سورت کی کس آیت میں یہ مضمون درج ہے۔ واپس جاکر لکھ بھیجونگا۔ (چنانچہ ترجمہ آیات بمعہ حوالہ درج کر دیا گیا ہے آتمانند)۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ کے متعلق نرکت میں لکھا ہے۔

جس کا ترجمہ آپ یوں لکھتے ہیں۔

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے مشتمل (بارے) جوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں" (نرکت ۹-۸)

اس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے مصنف رشی سغل قمار بھی کیا کرتے تھے۔

پنڈت جی اس میں تو سندیہ (شک) نہیں کہ یہ سوکت اور یہ وید منتر کسی جواری کا کلام ہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ منتر بنانے کے وقت وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعد ازاں نیک بن گیا ہو۔

میں یہ تو محض آپ کا خیال ہی ہے کہ پیچھے نیک بن گیا ہو۔ یقیناً تو آپ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ رشی بعد ازاں نیک بن گیا تھا۔ لیکن اس کا تو اعتراف ہے کہ بوقت تصنیف وید منتر اس کا مصنف رشی جوا کھیلا کرتا تھا۔ اس کے مقابل قرآن شریف کی تعلیم پر غور فرماویں جس میں جوئے بازی کو سختی سے حرام قرار دیا گیا ہے!

غرضیکہ آریہ سماجی ہنڈیا کے چھنے چاول میں نے ٹٹولے سبھی کچے پائے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آریہ سماج کتنے گہرے پانی میں ہے۔

اگر مہاتما ہنسراج جی یا دیگر کسی آریہ سماجی کو اس بات چیت میں شک ہو تو پنڈت راجارام صاحب شاستری سے تردید کروا کر دکھلائیں۔ ورنہ مان لیں کہ ویدوہی ہیں جو کچھ پنڈت جی نے کہا ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ میری تازہ تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" کی خریداری فرما کر قرب وجوار کے آریہ سماجیوں میں اشاعت کریں۔ اور کفر اور شرک کو دور کرنے میں میری مدد فرماویں۔ (آتمانند)

سوال جواب متعلقہ فاتحہ خلف الامام

(از مولوی نور الٰہی صاحب نور محمد حاکمی خطیب جامع شیخوپورہ)

اخبار اہلحدیث ۲۲ دسمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱۳ پر کسی صاحب نے دریافت فرمایا ہے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام خصوصاً خلفاء الراشدین و ائمہ اربعہ وشیخ عبد القادر جیلانی و امام غزالی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فاتحہ خلف الامام کے متعلق کیا مذہب تھا؟

جواب (۱) قرآن مجید بتا رہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتا تھا

(۲) رسول خدا احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا۔ لا تقرؤا بشیٔ من القرآن اذا جھرت الا بام القرآن۔ (ابوداؤد)

جب میں جہری نمازوں میں قرأت پکار کر پڑھوں تو تم اس وقت سوائے سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔

(۳) فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب

کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

(۴) آثار صحابہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پیارے رسول کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

(۵) چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کے تحت میں فرماتے ہیں:۔

والعمل علیٰ ھذا الحدیث فی القرأۃ خلف الامام عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یرون القرأۃ خلف الامام۔

اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا اور امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے (ترمذی صفحہ ۴۲)

(۶) حارث اور یزید ابن شریک فرماتے ہیں۔

امرنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ان نقرأ خلف الامام۔ کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے پڑھا کریں۔ (جزء القرأۃ بیہقی صفحہ ۹۶ مستدرک حاکم صفحہ ۲۳۹ کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۸۱)

(۷) وعن علی انہ کان یامر ان یقرأ خلف الامام

اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔ (جزء القرأۃ صفحہ ۵)

(۸) وعن الحسن انہ یقول اقرؤا خلف الامام فی کل صلوٰۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک

اور امام حسن فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القرأۃ بیہقی)

(۹) امام غزالی بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی)

(۱۰) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سری نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے اور جہری نماز میں بھی اگر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں (عمدۃ الرعایہ صفحہ ۴۳)

(۱۱) ملا جیون حنفی مصنف نور الانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں

فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراھم یستحسنون قرأۃ الفاتحۃ للموتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ۔ صوفیہ کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرح فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے ہیں احتیاطاً جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

(۱۲) امام نووی فرماتے ہیں کہ

فاتحہ خلف الامام واجب ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا۔

(نووی شرح مسلم صفحہ ۱۷۰)

(۱۳) پیر عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے (غنیہ صفحہ ۱۰)

اور اگر کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول جاوے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (لہٰذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۱)

(۱۴) عبد اللہ بن مبارک شاگرد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

انا اقرأ خلف الامام والناس یقرؤن الا قوم من الکوفیین۔ کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور تمام لوگ پڑھتے ہیں مگر کوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی۔ (ترمذی)

(۱۵) خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی یہ حکم سن کر تمام جاں نثار فاتحہ خلف الامام کے قائل و عامل تھے خصوصاً حضرت عمر فاروق و علی مرتضیٰ وغیرہ تو حکماً پڑھوایا کرتے تھے۔ اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور ائمہ کرام میں سے

م امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام غزالی اور امام حسن اور دیگر ائمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ امید ہے کہ سائل صاحب کی اس سے تسلی ہو جائے گی اگر نہ ہوئی تو آئندہ بسط سے لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ دوسرا سوال آمین بالجہر کے متعلق ہے اس کا (بقیہ) جواب دوسرے نمبر میں آتا ہے۔

بعد جب والیٔ خیبر (مرحب یہودی) بھی مارا گیا تو پھر قلعہ خیبر کا صدر دروازہ اکھاڑنے کی ضرورت کیا رہ گئی

اسی طرح مقام خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یحبہ اللہ ورسولہ و یحب اللہ ورسولہ فرمایا۔ تو اس کے مطابق کامل الایمان بلکہ سارے "ایمان" ہی جناب علی ہی کو بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے ہی موقع پر حضور نے کتنوں کے لئے یہ لفظ فرمائے ان میں سے ایک حضرت عبداللہ الحمار رحمۃ اللہ بھی ہیں۔ جن کو اپنے دور جاہلیت کی عادت سے شراب اسلام لانے کے بعد بھی نہ چھٹ سکی۔ بالآخر جب تیسری مرتبہ اسی حالت میں دربار رسالت میں لایا گیا تو ایک ولی جلے مسلمان نے آپ کو لعنت کہہ دیا۔ رسالتمآب اس پر خفا ہو گئے اور فرمایا کہ

"ایسا نہ کہو یہ تو (عبداللہ الحمار) اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے"

(بخاری بحوالہ جمع الفوائد جلد ۱ صفحہ ۲۶۲)

مدینہ کے واقعات ہیں۔ یہود مدینہ نے رسالتمآب سے کوئی بات نہ مانی تھی۔ مگر حضرت اسداللہ کب تیغ بکف ہو کر نصرۃ النبی کے لئے نکلے۔ یہ واقعہ قرطاس ہے۔ جس پر شیعی "اعتبارات" کے مطابق حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) مکروہ لفظ برملا استعمال کیا مگر یہاں بھی آپ کی اسداللہی بے نقاب نہ ہوئی۔ رسالت کی صیانت سے بڑھ کر اور کونسے مواقع تھے۔ جہاں اس شجاعت کا اظہار ہونا تھا۔ بلکہ اس موقع پر تو حضرت علی نے بجائے بسالت کے نمایاں کمزوری کا ثبوت دیا کہ بقول ہم

"یہ غوغا جو قرطاس پر ہوا۔ رفع ہونے کے بعد جب رسول اللہ نے لوگوں کو رخصت کر دیا تو اس کے بعد عباس فضل بن عباس علی ابن ابی طالب اور اہل بیت خاص حضرت رسول کے پاس رہ گئے اس وقت عباس نے کہا۔

یا رسول اگر خلافت کا امر بنی ہاشم میں آنا ضروری ہے تو ہمیں بشارت دی جائے تاکہ ہم خوشی کریں اور اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگ ہم پر ستم کریں گے اور خلافت کو ہم سے چھین لیں گے تو پھر آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے۔ حضرت رسول اللہ نے اس پر فرمایا کہ نہیں وہ تم کو میرے بعد کمزور کر دیں گے اور تم پر غالب آجائیں گے پس یہ تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے"

(حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۲۴)

او [illegible] اس مرد [illegible] کر کے

بات [illegible] کمزوری [illegible] کر کے

[illegible] اسداللہی کو دیکھئے۔ اور اس الحاح کو ملاحظہ فرمایئے کہ آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جایئے۔ اور اس پر تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے۔ ان رونے والوں میں شیر خدا بھی ہیں۔ یاللعجب!

رسول اللہ کی رحلت کے بعد واقعہ فدک درپیش آیا جس کے لئے حضرت علی نے جناب فاطمہ کو آگے کیا مگر خود نہ بڑھے بجز ایک گواہ کی صورت میں جگر گوشہ رسول کا حق ارث غصب ہو رہا ہے۔ مگر اسداللہی کو خواب ہے۔ "اصلاح لکھنؤ (جو شیعوں کا رسالہ ہے) میں ایک صاحب نے رسالہ فدک لکھا تھا جس میں جناب فاطمہ کے شعر

صبت علی مصائب لو انھا
صبت علی الایام صرن لیالیا

کو غصب فدک کا مرثیہ قرار دیا حالانکہ قرینہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس میں اپنے شوہر کی اُن بے پائیوں پر یہ شعر کہا ہو جو ایسے نازک مواقع پر ہمیشہ نمایاں ہوتی رہیں۔ اول جلد حضرت عمر کا جناب فاطمہ کے گھر کو آگ لگا دینا ہے (بقولہم) اس پر بھی اسداللہ الغالب کو طیش نہ آیا۔ حتیٰ کہ فاروق کا بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم (ایضاً بقول شیعی) کو زدوکوب کرنا اور اس حد تک کہ شکم پدرح سیدہ کا حمل بصورت محسن ساقط ہو جانا وغیرہ۔ جب اس دردناک حالت میں بھی جناب اسداللہ الغالب کے بازوئے خیبر شکن میں حرکت نہیں آئی تو سیدہ خاتون اپنے شوہر تک کو اپنا ہمدرد نہ پاکر یہ شعر پڑھتی ہیں کہ:

"آج مجھ پر جو مصیبتیں وارد ہوئیں۔ وہ اگر دنوں پر پڑتیں تو غم کے مارے دن بھی سیاہ راتوں سے بدل جاتے"

الغرض حضرت علی ابن ابی طالب حیدر کرار غیر فرار اسداللہ الغالب (بلکہ غالب علی کل غالب) مشکل کشا، صاحب ذوالفقار وغیرہ وغیرہ (کما یدعی شیعتہ الا لما انتحلت شیعتہ لک التی خذلتک کما قدت) نے ان متذکرۃ الصدر واقعات کے وقوع پر کبھی اپنی اسداللہی کا مظاہرہ نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب ان کے لئے اشارہ ہی نہ تھا اگرچہ وہ بہادر ضرور تھے۔ غیور اعلیٰ درجہ کے تھے کہ واقعی اگر ان کے سامنے بنت رسول کا گھر جو ان کا مسکن بھی تھا جلایا جاتا تو وہ طیش میں آکر حضرت عمر سے الجھ پڑتے۔ اگر فاروق اعظم سیدہ خاتون کی طرف ذرا میلی نظر سے دیکھتے تو ضرور وہ ان سے انتقام لیتے۔ ولیکن یہ کچھ نہ تھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر و عمر سب سے محبت تھی اور اتنی کہ امیر المومنین نے اپنی لخت جگر جناب ام کلثوم کا نکاح فاروق اعظم سے کر دیا اور ہمارے اس دعوے کی تائید علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے اس طرح فرماتے ہیں:۔ (باقی آئندہ)

ملہ اسی لئے تو بیوی نے خاوند (اسداللہ) کو بقول شیعہ مطرر لعنت کے کہا کہ جنین کی طرح رحم مادر میں اور عورتوں کی طرح حجرے میں چھپ رہا ہے۔ (احتجاج صفحہ ۵۴) اہلحدیث

رسالہ مجددیہ۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی نے فارسی زبان میں فرقہ شیعہ کی تردید میں تصنیف کیا تھا۔ اب اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

برہان التفاسیر

(۵۹)

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں رکوع نمبر ۵۸ کی عبارت مع ترجمہ نقل ہو گئی ہے۔

اس رکوع میں پادری صاحب نے ایک چبھتا ہوا اعتراض کیا ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بصیغہ امر اسلم اسلام لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ حکم اس وقت ہونا چاہئے جس وقت ابراہیم مسلمان نہ ہوں کیا ایسا وقت بھی ہے جس میں وہ مسلمان نہ ہوں؟ (صفحہ ۵۸ ۔ سلطان التفاسیر)

جواب یہ ہے کہ صیغہ امر دو طرح سے استعمال ہوتا ہے (۱) انشاء فعل کے لئے۔ (۲) استمرار کے لئے۔ مثلاً کسی بیٹھے کو کہا جائے کھڑا ہو جا یہ حکم انشاء فعل کے لئے ہے۔ (۲) کسی کھڑے کو کہا جائے کھڑا رہ یہ حکم استمرار کے لئے ہے۔

اردو اور فارسی میں ان دونوں موقعوں کے لئے الگ الگ صیغے ہیں۔ اردو کی مثال تو ابھی گذری ہے فارسی میں صیغہ امر پر لفظ (بے یا بمے) بڑھا دیا جاتا ہے۔ قائم باش۔ قائم بے باش۔ مگر عربی زبان میں صیغہ امر دونوں موقعوں کے لئے ایک ہی آتا ہے۔ جو قرینہ سے اپنے معنے بتا دیتا ہے۔ قرآن مجید سے شہادت لینا چاہو تو سنو!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ ۵۔ ع ۱۷)

(اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو ایمان پر پختہ رہو)۔ اس تشریح کے بعد ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو جس وقت یہ حکم اَسْلِمْ ہوا تھا یقیناً آپ مسلم تھے۔ چنانچہ ان کا جواب بصیغہ ماضی اَسْلَمْتُ ہی بتا رہا ہے۔ پس آیت کے معنی یہ ہیں کہ

اے ابراہیم فرمانبرداری پر پختہ رہنا۔

حضرت ممدوح جواب میں عرض کرتے ہیں۔

حضور بندہ پہلے ہی سے درگاہ تو عمدہ سے فرمانبردار ہو چکا ہے آئندہ بھی ایسا ہی رہے گا

اس تشریح کے ساتھ پادری صاحب کا اعتراض یا سوال ہوا ہو کر اڑ گیا۔

(۲) پادری صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ

حنیف کا ترجمہ ...ہوں کا ایک اصطلاحی لفظ ہے ... ابراہیم ... سب ... کا پیرو بنایا ... لکھتا ہے۔

... یہ ... ہوا حنیفا

یعنی جس طرح عیسائی را ہب کی ملاقات کے لئے جاتے (صفحہ ۹۱)

پادری صاحب نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ کوئی لفظ اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہو کر کسی خاص اصطلاح میں مستعمل ہونے سے اسی سے مخصوص نہیں ہو جاتا۔ اس کے متعلق ہم سے کم کو فیہ کی عبارت

فمثلا الصلوٰۃ ... لغۃ

کی شرح میں شارح مرحوم تو آپ کو یاد ہوگا کہ ... قوم جس شے عام کے لئے موضوع ہو ... مرور ... سے خاص ہیں بعینہ وہی نہیں۔ ٹھیک اسی طرح حنیف کے معنے ہیں۔ ...

یہ معنے ان کے عیسائی کی ابتدا سے پہلے کے ہیں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو نصاری سے پہلے تھے بولا گیا۔

ناظرین کرام! اسی کی مثال ہے (مسلم) جو آج کل محمدی دین کے ماننے والوں پر بولا جاتا ہے۔ مگر اس کے اصلی معنے میں محمدیت داخل نہیں اسی لئے حضرت ابراہیم بلکہ ان سے پہلے کے صلحاء پر بھی بولا گیا ہے۔ پس آپ نے یہ کہہ کر کہ حنیف نصاری کے راہب کو کہا جاتا تھا کیا فائدہ

سوچا ہے یہ غور نہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلکہ ان کے بعد قوم یہود پر کیوں یہ لفظ بولا گیا؟ غور سے پڑھئے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ (البینہ)

یعنی اہل کتاب (یہود و نصاری) کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اخلاص سے حنیف ہو کر کریں۔

اس آیت میں ساری یہودی قوم کو حنفاء بن کر عبادت کرنے کا ذکر ہے۔ ان حوالجات کے ہوتے ہوئے کوئی اہل علم کہہ سکتا ہے کہ پادری صاحب نے سینے کی بات جو لکھی ہے کچھ کارآمد اور مفید ہے پادری صاحب خود ہی غور کریں سے

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اطلاع پادری سلطان محمد خان صاحب نے دو مہینوں سے تفسیر کی اشاعت بند کر رکھی ہے کیونکہ رسالہ کی اشاعت کم ہے خرچ پورا نہیں ہوتا۔ آپ نے اعلان کیا تھا کہ مارچ اور اپریل دو ماہ ... اشاعت بڑھائیں گے اس ... ہمارا بھی اعلان ہے کہ پادری صاحب نے اگر تفسیر کی اشاعت کی تو ہم بھی خدمت کو حاضر ہو جائیں گے

والسلام خیر ختام۔

جذ الوی القرآن ... کی بابت ناظرین کو علم ہوگا کہ ان کو حدیث اہل حدیث گروہ سے ایک خاص قسم کی ... عاشقانہ نسبت ہے جس طرح عاشق بات بات میں موقع بے موقع معشوق کا گلہ کرتا رہتا ہے خواہ کوئی اسے سنے یا مجنون سمجھ کر نہ سنے مگر بقول سے

کس نشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

وہ کہتا ہی جاتا ہے۔ اور دانا اسے معذور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کا کلام اس قدر صرف سننے کے قابل ہے ... کیونکہ وہ عداوت اہلحدیث میں جنون کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ... لکھا ہے کہ وہ صرف کتاب اللہ المنزل کو مانتے تھے اور ان

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۳)

گذشتہ پرچے سے نماز جنازہ غائب کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج اس سے آگے ملاحظہ ہو۔ مولوی صاحب بریلوی جاء الحق ص ۵۶ پر بلا تعرض لکھتے ہیں کہ:

ایک بی بی مدینہ میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گذرے دریافت فرمایا یہ قبر کس کی ہے تو لوگوں نے عرض کی ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

الحمد للہ کہ اس روایت سے علاوہ ثبوت نماز غائب و تکرار جنازہ کے علم غیب کا نہ ہونا بھی پورے طور پر روشن ہو گیا۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اب ناظرین دین کے خزانوں کی کنجیوں کی حقیقت ملاحظہ فرماویں جن کی نسبت مولوی نعیم الدین کا یہ قول کہ حضور دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک مختار ہیں یہ محض بد مذہبی کا ظہور اور مشرکانہ اعتقاد کا نتیجہ اور فہم باطل کا قصور ہے۔ جس طرح مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں اس کی تفصیل فرمائیں گے جو پہلے درج ہو چکا ہے۔ حالانکہ شارحین احادیث چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

وفی ہذا الحدیث معجزات لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان معناہ الاخبار بان امتہ تملک خزائن الارض وقد وقع ذلک

یعنی اور اس حدیث میں کئی معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پس اس میں خبر دی گئی ہے کہ آپ کی امت کو یہ خزانے زمین کے ملیں گے اور یہ واقع ہو چکا۔

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۵۰۶ میں فرماتے ہیں:

"اشارت ست بمالک شدن امت خزائن ملوک ماضیہ و جواہر آں را۔"

یعنی اس میں اشارہ ہے آپ کی امت کے مالک ہو جانے کا گذشتہ بادشاہوں کے خزانوں کی دولت کا۔

پس اسی وجہ سے امت کو ڈرایا گیا کہ کہیں دولت دنیا میں مبتلا ہو جاویں۔ اور مزید تشریح اس حدیث کی حدیث منقول کردہ مولوی نعیم الدین سے (جس کے آخری الفاظ خلاف دیانت چھوڑ دیئے گئے) واضح ہے۔ قال ابو ہریرۃ وقد ذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونہا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۲ کتاب الجہاد ص ۱۰۱)

یعنی فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے گئے اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے "المراد منہا ما یفتح لامتہ من بعدہ من الفتوح وقیل المعادن۔"

یعنی مراد ان خزانوں سے یہ ہے جو امت کے لئے بعد آپ کی فتوحات واقع ہوئیں اور کانیں نکلیں۔

نیز فتح الباری پارہ ۲۹ ص ۲۴۶ میں فرماتے ہیں۔

"قال النووی یعنی ما فتح علی المسلمین من الدنیا وہو یشمل الغنائم والکنوز۔"

یعنی کہا نووی نے جو فتوحات مسلمانوں پر دنیا میں واقع ہوئے وہ شامل ہیں غنیمتوں اور خزانوں کو۔

چونکہ اس حدیث میں واقعہ صادقہ خواب ہے اور ہر خواب کی تعبیر ضروری ہے اس لئے خصوصاً کلام صحابی میں یہ تعبیر واقع ہوئی۔ چنانچہ شاہ عبد الحق صاحب اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۴۹۹ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"پس نہادہ شد در کف دست ما پیش من مراد فتوحات ست کہ کشاد باری تعالیٰ برامت وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از بلاد شرق و غرب و استخراج کنوز و دفائن یا مراد کانہا ئے زمین کہ در وے سیم و زر است انتہی۔"

یعنی پس رکھی گئیں وہ کنجیاں آگے میرے مراد فتوحات ہیں کہ باری تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے شرق و غرب کے شہروں کے خزانے اور دفینے یا کانیں جن میں چاندی اور سونا وغیرہ ہیں نکالدیں۔"

نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۳۹ میں فرماتے ہیں:

"دادہ شدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح خزائن و سپردہ شد بوے و ظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس و روم ہمہ بدست صحابہ افتاد۔"

یعنی دی گئیں اور سپرد کی گئیں خزانوں کی کنجیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ظاہر یہ ہے کہ خزانے ملوک فارس اور روم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں آ گئے۔"

علیٰ ہذا حدیث صحیح بخاری پارہ ۲۸ ص ۵۰۶ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۲ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اذا اوتیت خزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذہب فکبرا علی واہمانی فاوحی الی ان انفخہما فنفختہما فاولتہما الکذابین الذین انا بینہما صاحب صنعاء و صاحب الیمامہ انتہی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۹۵)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین کے خزانے مجھے دیئے گئے اور دو کنگن سونے کے میرے ہاتھوں میں رکھے گئے وہ مجھے گراں معلوم ہوئے اور ان کے ہونے کی وجہ سے مجھے رنج ہوا پھر وحی کی گئی میری طرف کہ میں ان کو پھونک ماروں پس میں نے پھونک ماری وہ اڑ گئے۔ میں نے ان کی یہ تعبیر لی کہ یہ دونوں جھوٹے ہیں جن کے

ملکی مطلع

فیصلہ مقدمہ بخاری صاحب

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ قادیانی اخبار الفضل نے درج کرکے شائع کردیا۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مجسٹریٹ نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ یہ فیصلہ لکھا ہے، حتی المقدور انصاف کو مد نظر رکھا ہے۔ لیکن انسانی سہو و نسیان سب کے ساتھ ہے۔ سارا فیصلہ ہمارے سامنے ہے ہم نے اس کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ اور ہم نے اس میں سے دو فقرے منتخب کئے ہیں۔

ملزم پر الزام | یہ لگایا گیا ہے کہ اس نے ملک معظم کی رعایا کے دو طبقات (احمدیوں اور غیر احمدیوں) کے درمیان دشمنی یا حقارت پیدا کی ہے یا کرنے کی کوشش کی ہے

پس یہ ہے روح رواں سارے فیصلے کی۔ اسی پر سزا مرتب کی گئی ہے۔ مگر فاضل مجسٹریٹ کے قلم سے یہ فقرہ بھی لکھا ہوا ملتا ہے۔

یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں کے تعلقات کانفرنس سے پہلے کشیدہ تھے۔

پس یہ اعتراف ہے فاضل مجسٹریٹ کا کہ ملزم نے نفرت پیدا نہیں کی بلکہ نفرت ان میں پہلے سے تھی اور اس میں شک بھی کیا ہے کہ جس صورت میں بانی فرقہ احمدیہ نے مسلمانوں کو اتنا اچھوت قرار دیا کہ ان کا جنازہ پڑھنے اور رشتہ ناطہ کرنے سے بھی منع کردیا اور خلیفہ قادیان نے ان دونوں حکموں پر بڑی مضبوطی سے عمل کیا اور کرایا تو اور نفرت کس کا نام ہے۔ فاضل مجسٹریٹ کی محنت کی ہم داد دیتے ہیں۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ اصل مقدمہ کو اس الزام کے ماتحت دیکھتے تو سزا نہ دیتے۔ دیکھیں عدالت اپیل سے کیا صادر ہوتا ہے۔

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

انگریز بھی ہماری نوع کے فرد ہیں

بعض لوگ غلامی کے اس قدر عادی اور مرعوب ہیں کہ جیسے ہندوستانیوں کو سراسر معیوب جانتے ہیں انگریزوں کو ہر عیب سے پاک خیال کرتے ہیں۔ بڑا عیب ہندوستانیوں میں یہ ہے کہ ان میں عجب و غرور ہے کہ کوئی بڑی عزت والا چھوٹے کے نیچے بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے بزعم ان لوگوں کے انگریزوں میں یہ وصف ہے کہ کوئی کتنا بڑا انگریز ہو وہ چھوٹے کے ماتحت اس کے نیچے بھی بیٹھ جاتا ہوگا۔ واقعہ ذیل غور سے پڑھیں جو اخباروں میں گشت کر چکا ہے۔

"پٹنہ ۲۰ مئی۔ یونائیٹڈ پریس اس خبر کی صداقت کے لئے ذمہ دار ہے کہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نے ۱۸ مئی کو سالانہ جوبلی کے ڈویژنل کمشنر کی زیر صدارت منائے جانے پر سخت اعتراض کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چیف جسٹس نے کمشنر کی زیر صدارت ہونے والی پریڈ میں شرکت کے لئے معذرت کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ گورنر کی عدم موجودگی میں چیف جسٹس سے صدارت کرنے کی درخواست کی جانی چاہئے تھی چیف جسٹس نے یہی اعتراض کیا ہے اور اس موضوع پر اپنے خیالات کو واضح کردیا ہے۔ اس کے بعد رانچی میں گورنمنٹ نے ہیڈکوارٹرز سے نامہ و پیام شروع ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چیف جسٹس کی زیر صدارت ایک علیحدہ جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس میں جج صاحبان وکلا اور دیگر اصحاب ہائیکورٹ کو تمغے دیئے جائیں گے۔"

(پرتاپ لاہور ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث | معلوم ہوا کہ سب انسان اپنی اپنی حد میں برابر ہیں۔ اچھے بھی ہیں برے بھی ہیں

انجمن حمایت اسلام لاہور کی حمایت اسلام

اخبار بین حضرات بخوبی جانتے ہونگے کہ انجمن مذکورہ کی طرف سے کوشش کی گئی تھی کہ قرآن مجید کی طباعت و اشاعت انجمن خود اپنے ذمے لے تاکہ اس کو صحیح جامہ پہنانے کے لئے اس کا انتظام شروع کردیا گیا۔ قرآن کریم کی صحت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سپرد ہوئی مگر ہمیں معاصر حقیقت اسلام کی تازہ اشاعت سے یہ معلوم کرکے سخت صدمہ ہوا کہ انجمن نے مذکورہ بالا کام ایک غیر مسلم پریس میں چھپوانا شروع کر رکھا ہے۔ اگر معاصر موصوف کا بیان صحیح ہے تو ہمیں ممبران انجمن سے شکوہ ہے کہ کیا یہی حمایت اسلام ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ جس مرض کا علاج آپ کرنے لگے تھے خود اسی میں مبتلا ہوگئے۔

ہمیں امید ہے کہ ارکان انجمن اس معاملہ میں اپنی پوزیشن صاف کرکے پبلک کو اطمینان دلائیں گے

حجاز میں حدود شرع کی پابندی

مخالفین حکومت سعودیہ عربیہ حتی المقدور موجودہ حکومت کے خلاف بہت کچھ زہر اگلتے رہتے ہیں۔ ذرہ سی بات کو بتنگڑ اور رائی کو پہاڑ بنا دیتے ہیں۔ خصوصاً ان باتوں کو بہت بری طرح پبلک میں شائع کرتے ہیں جن کا ذات سلطانی میں کوئی دخل ہی نہیں ہوتا حالانکہ حضور ہر وقت حجاز کی بہتری کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

اہلحدیث کے کالم اس امر پر بارہا روشنی ڈال چکے ہیں کہ آج اگر روئے زمین پر کوئی حکومت حدود شرعیہ پر کاربند نظر آتی ہے تو وہ صرف مملکت سعودیہ عربیہ ہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے اس دعوی کی تصدیق بھی ہوئی ہے کہ میاں غلام رسول صاحب

گندن سار ہوشیارپوری جو امسال حج بیت اللہ کو حجاز گئے تھے۔ انہوں نے واپس آکر ایک خط میں تحریر کیا ہے کہ ہمارے سامنے مدینہ منورہ میں دو چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے

یہ ہے اس حکومت کا سیاسی و قانون جس پر وہ آج بھی پورے طور پر عمل پیرا ہو کر زمانۂ رسالت و خلافت کی یاد تازہ کر رہی ہے۔

اللھم اعز من نصر دین محمد

بیکاری کا نتیجہ

ہندوستان کی بدقسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ چند سرکاری اسامیوں کے لئے سینکڑوں درخواستیں پہنچ جاتی ہیں اور وہ بھی ایم۔ اے اور ایم اے۔ ایل ایل۔ بی پاس لوگوں کی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے ٹی۔ ایس آفس کی طرف سے دو درجن سٹیشن ماسٹر رکھے جانے تھے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواستیں بھیجنے والوں میں کئی ولایت کے ڈگری یافتہ اور کئی ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے بی۔ اے اور ایم۔ اے تھے۔ صرف ۲۴ آدمی چنے گئے اور جن میں سے ۱۴ مسلمان تھے۔ نوجوان اگر صنعتی تعلیم حاصل کرتے تو آج ان کو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ (ملاپ ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء)

بلقان کی جنگی تیاریاں

معاہدہ بلقان پر جن ممالک کے نمایندوں نے دستخط ثبت کئے تھے۔ ان کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں آسٹریا کے فوجی استحکام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ یونان اور ترکی بھی انفرادی طور پر سامان اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ اور یہ ممالک نہیں چاہتے کہ آسٹریا پر ہیپسبرگ یا اس کے خاندان کا کوئی فرد قابض ہو جائے ہٹلر کے بھی آسٹریا پر دانت ہیں۔ اس لئے یقین غالب ہے کہ جرمنوں کی پیشقدمی کی صورت میں ترکی، رومانیہ اور یونان متحدہ محاذ پیش کریں گے اور جرمنی سے ان کی جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ (ایضاً)

بجلی کے درخت

وسطی ہند کے بعض علاقوں میں ایسے درخت بھی پائے جاتے ہیں جنہیں اگر بجلی کے درخت کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ ان درختوں کو اگر شخص چھو بھی دیا جائے تو شدید جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ دوپہر کے وقت ان درختوں کی بجلی کی طاقت میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جب بارش کا موسم ہو تو ان درختوں میں رطوبت کی وجہ سے بجلی کی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

برسوں سے چارپائیوں پر ہی دراز ہے

لندن کا ایک شخص لاکھوں کا آدمی ہے وہ ایک دن اتفاقیہ ایک نرسنگ ہوم میں چلا گیا وہ وہاں کی پرفضا آبادی اور خوشگوار ماحول سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ کئی برسوں سے یہ شخص یونہی چارپائی پر دراز ہے۔ فرنٹز بیل نامی ایک جرمن بھی ۴۰ برس سے چارپائی پر پڑا کھانستا رہتا ہے اسے بھی بظاہر کوئی بیماری نہیں۔ ایک امریکن (جوزف پلومر) بھی محض اس لئے چارپائی پر کئی برسوں سے لیٹا ہوا ہے کہ اس کی شادی اس کی حقیقی منگیتر سے نہیں ہو سکی۔ (ایضاً)

کوّے ماروں کو انعام

یورپین ترکی میں تورڈیک نامی ایک قصبہ ہے اس کے نواح میں کوّوں نے اودھم مچا رکھا ہے اور جہاں کہیں یہ کالی وردی والے جانور فصل کچھ پاتے ہیں چٹ کر جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوّے ہلاک کریں۔ زیادہ سے زیادہ کوّے ہلاک کرنے والے کے لئے انعا

غلہ کی حفاظت کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جس گودام میں غلہ بھرنا ہو۔ پہلے اسے بالکل خالی کر دیں اور اس کا فرش دیواریں اور چھت اچھی طرح سے جھاڑ کر صاف کر لیں۔ پھر ان تمام روشندانوں اور دیواروں کی درازیں و سوراخ سوائے بڑے دروازے کے گیلی مٹی سے اس طرح بند کر دیں کہ کمرے کے اندر کی ہوا باہر اور باہر کی اندر نہ آسکے۔ پھر کمرے کے درمیان چند عارضی اور معمولی چولہے بنا کر ان میں بحساب سات سیر فی ہزار مکعب فٹ کوئلہ جلائیں۔ بالفاظ دیگر اگر کمرے کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی دس دس فٹ ہو تو ان کے لئے سات سیر کوئلہ درکار ہوگا۔ اور جلتے کوئلے پر تھوڑی گندھک ڈال دیں جب کمرے میں تھرما میٹر فارن ہیٹ (مقیاس الحرارت) کا درجہ حرارت ایک سو پچاس سے اوپر چڑھ جائے تو باہر سے بڑا دروازہ اچھی طرح بند کر کے اس کی درزوں اور سوراخوں میں بھی گیلی مٹی بھر دیں۔ اس کے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے بعد کمرہ کھول دیں۔ اور تھوڑی بعد اسے خوب صاف کر دیں۔ اب اس کمرے میں جو غلہ ڈالا جائیگا اس پر ان فوری کیڑوں کا حملہ نہیں ہوگا۔

پیشتر اس کے کہ بوریوں میں غلہ بھرا جائے ان کو الٹا کر کے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے تک گرم کمرے میں جس کا اوپر ذکر آیا ہے۔ یا کھولتے ہوئے پانی میں پندرہ منٹ کے لئے رکھنا چاہئے اور بعد ازاں دھوپ میں اچھی طرح خشک کر لینا چاہئے۔ گودام میں ڈالنے سے پہلے غلہ کو خوب سکھا لیں۔ کیونکہ گندم کے خشک دانوں پر کیڑوں کا حملہ گیلے دانوں کے مقابلہ میں بہت کم ہوتا ہے۔

لاہور۔ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب ٹھاکر کانتی چند صاحب بی۔ اے تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

سماۃ ٹڈھو دختر بھلا گوجر سکنائے دین پور کلاں تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور۔ مدعیہ

بنام نذر الدین ۔ سماۃ کرم بی بی بیوہ اسماعیل۔ علم الدین ولد بوٹا اقوام گوجر سکنائے دین پور کلاں شاہو۔ ہیرا۔ روڑا۔ پسران نتھو گوجر سکنائے بحوال حال سکنہ قطروال چک ۱۶۵ گوگیرہ براچ تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔ مدعاعلیہم۔

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ مشترکہ نسبت اراضی ۷ معہ ۱۳ کنال زیر دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۷ء

اراضی کھاتہ ۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵ / ۵۳۵-۵۴۸ نمبری خسرہ ۲۵۲۸ - ۱۳۰۷ - ۱۳۱۴ - ۱۵۶ - ۹۱۸

۱۱۰۳ - ۱۳۰۲ - ۱۵۳۱ - ۱۵۳۴ - ۱۵۳۲ - ۸۸۶ - ۸۸۱ - ۹۴۰

۹۴۳ - ۱۳۵۵ - ۱۲۵۱ - ۵۴۴ - ۲۶۶۳ - ۲۶۶۴ - ۸۴۴ - ۱۸۱۶

۱۱۷ - ۸۷۷ - ۸۸۹ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۹۹۶ - ۱۵۵۴ - ۱۵۷۶

۱۹۶۵ - ۲۱۱۴ - ۱۹۷۷ - ۲۱۹۷ - ۸۹ - ۳۵۷ - ۴۲۰ - ۹۹۳ - ۷۱۳

۲۱۹۳ - ۲۴۲۹ - ۷۷۷ - ۷۱۷ - ۲۴۱۴ - ۵۴۳ - ۹۰ - ۳۵۶

۴۳۹ - ۴۱۷ - ۱۷۷ - ۲۱۱۵ - قطعہ اراضی جمعبندی ۱۹۳۰/۱۹۳۱ء

واقعہ رقبہ دین پور کلاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعاعلیہم ۱ تا ۳ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں جن پر معمولی طور سے تعمیل مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہم اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا بتاریخ ۲۵/۵/۳۵ ہو جاویں۔ ورنہ ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۴/۳۵ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم :مہر عدالت:

محمدیہ پاکٹ بک

محمدیہ پاکٹ بک بجواب مرزائیہ پاکٹ بک شائع ہوگئی ہے۔ کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے اعتراضات نقل کرکے ان کے جوابات قرآن وحدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، الہامی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے مرزائیوں کے ہر اعتراض کا جواب اس کتاب میں موجود ہے۔ جس طرح ہر مرزائی اپنی پاکٹ بک لیکر ہر مسلمان سے بحث کرتا ہے۔ اسی طرح ہر مسلمان محمدیہ پاکٹ بک کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا منہ پھیر سکیگا۔

خوبصورت جلد، جیبی سائز، حجم ۱۰۵۰ صفحات، لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، کاغذ لطیف، قیمت ۱۴/ (ایک روپیہ چار آنہ) محصول بذمہ خریدار

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے تاکہ فتنہ مرزائیت کا قلع قمع کردیا جائے۔ تمام اہل حدیث انجمنیں توجہ کریں اور ضرور ایسی بینظیر کتاب کو حاصل کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔ (ملنے کا پتہ)

سکرٹری انجمن اہلحدیث۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۱۲/

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۲ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۲ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ، محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کرسکتے ہیں۔ (مہتمم)

طبی کتب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پاؤں تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشارات، انذارات جن پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مضمر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے بعدہ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہوسکیں۔ اور نسخوں میں فائدہ دکھائی درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کرکے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی } (ہر دو جلد) یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلاتامل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کرلیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ قیمت فی جلد عہ۔

نشاط زندگی } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر قطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں۔ اور متعددی بیماریوں کا علاج جو بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہایت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض و نیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہوسکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرماکر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد عہ۔

از دیگر مصنفین

مجربات کانفرنس } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سربرآوردہ تجربہ کار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطباء کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بعد نسل ان کے سینوں میں منتقل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کرکے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب میں اکثر اطباء کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت بے جلد ۳ مجلد ۳

میحائی گوہر طب } مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سرودل گڑھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ بالانشین کے مصداق ہیں۔ قیمت صرف ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

16

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۴۰

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔
عام خریداران سے ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ شلنگ
فی پرچہ ۔۔۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۔ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

کاشانۂ اہل حدیث

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب گیانپوری)

ہے منور نور سے کاشانۂ اہل حدیث
شان رحمت کی ہے منزل خانۂ اہل حدیث

کشت سنت میں اگا کیا دانۂ اہل حدیث
حق طلب ہونے لگے دیوانۂ اہل حدیث

زندہ باد اے ساقئ میخانۂ اہل حدیث
دور میں دائم رہے پیمانۂ اہل حدیث

گندگئ شرک و بدعت سے ہو کرتا پاک و صاف
جس طرف چلتا ہے دست شانۂ اہل حدیث

شمع نور سنت مرسل پہ استقلال سے
ہو نثار ہتا ہے فدا پروانۂ اہل حدیث

کھا کے تیغ ظلم بھی ہٹتا نہیں سنت سے دور
ہوش میں رہتا ہے ہر دیوانۂ اہل حدیث

میخانۂ سنت سے لادے ساقیا اک جام پاک
اپنے عاشق کو بنا مستانۂ اہل حدیث

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | امرتسر میں ۲۴ جولائی کو جو تھوڑی بارش ہوئی۔ اس کے بعد آج پنجم ۲۹ تک بارش نہیں ہوئی۔ گرمی پھر بڑھ گئی ہے

—— بلدیہ امرتسر نے ملازمین کی وردیوں کے لئے سودیشی کپڑا منظور کیا ہے

—— امرتسر سینٹرل جیل میں ایک قیدی نے ۵۰ روز سے کچھ کھایا پیا نہیں۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا ہے کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ مجھے بھوک کیوں نہیں لگتی اس کے وزن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ (قادیانی پولیس کیا کہتا ہے؟)

—— امرتسر کے حالات بالکل اچھے ہیں کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا۔ البتہ شہر کے مختلف چوکوں میں پولیس کی چوکیاں لگی ہوئی ہیں۔ باہر سے زائد پولیس بھی آئی ہوئی ہے جو پیدل و سائیکلوں پر گشت کرتی رہتی ہے۔

لاہور کے حالات | لاہور میں اب امن و امان ہے کسی قسم کا کوئی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ ۲۰ جولائی سے کرفیو آرڈر کا وقت تبدیل کر کے ۱۰ بجے شب سے چار بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

—— ۲۸ جولائی کو مسلم رہنماؤں کا متفقہ اجلاس ہوا جس میں تمام مسلم پارٹیوں کا اتحاد ہو گیا ہے۔ (تعلقہ کمیٹی)

—— حکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری و غیر سرکاری معززین کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ۲۰-۲۱ جولائی کو گولیوں سے فوت و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کرے گی۔

ناجائز کوکین کی برآمد | دہلی ریلوے سٹیشن پر پولیس نے ایک مسافر کی تلاشی لی۔ جس کے بستر سے بارہ ہزار روپے کی ناجائز کوکین برآمد ہوئی۔ مسافر کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔

دہلی میں ہیضہ | ہیضہ مختتمہ ۲ جولائی کو صرف شہر دہلی میں ایک ہفتہ میں ۶۰ کیس ہوئے۔ جن میں سے ۵۸ وفات پا گئے۔

دھماکا سے ہلاکت | ایسٹ انڈیا ریلوے کی کوئلہ کی ایک کان جو بنگال میں آسن سول کے قریب واقع ہے ایک زبردست دھماکا ہونے سے ۲۶ آدمی ہلاک اور ۲۳ مجروح ہوئے۔

دودھ دینے والا بکرا | صفی ناری میں بابو رام بہادر پرشاد ایک بکرا خرید لائے ہیں جو روزانہ ڈیڑھ سیر دودھ دیتا ہے۔ (مو تہاری کے احباب اس کی بابت مفصل لکھیں)

بیگار بند | ضلع میرپور (سندھ) میں اچھوت اقوام سے زبردستی بیگار لی جاتی تھی جو اب ممنوع قرار دی گئی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

اہلحدیث ۲۶ جولائی صفحہ ۱۲ پر

حساب دوستاں درج ہے

اگر اسے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو آپ ضرور ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ **۲۹ اگست سے پہلے پہلے** دفتر ہذا میں ارسال کر دیں ورنہ ۳۰ اگست کا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔

اور سنئے! | اخبار ہذا کا صفحہ ۱ ضرور ملاحظہ ہو۔ کیونکہ اس میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جن کو اہلحدیث ۲۶ جولائی وی پی بھیجا گیا ہے۔ (مینیجر)

مالیر کوٹلہ میں امن | ریاست مذکورہ میں گرفتار شدہ مسلمانوں میں سے بہت سے رہا کر دئیے گئے ہیں۔ اور نواب صاحب مع اپنے خاندان کے شملہ چلے گئے ہیں ریاست میں بالکل امن ہے۔

گرمی سے اموات | شمالی اٹلی میں شدت کی گرمی پڑنے سے تیس اشخاص لقمہ اجل ہو گئے۔

بیس سال قید | حکومت یونان نے اپنے ایک وزیر کو بغاوت کے الزام میں بیس سال قید کی سزا دی ہے۔

جاسوسوں کی گرفتاری | حکومت ترکیہ نے ۲۵ غیر ملکی جاسوس گرفتار کئے ہیں۔

یہود کے اخراج کا حکم | حکومت ترکیہ نے یہودیوں کو ان کی شرارتوں کی باعث حدود ترکیہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

—— اٹلی کے ایک بحری جہاز کو سمندر میں ایک ہولناک حادثہ پیش آیا۔ ۱۲ جہازی ملازمین اور بہت سا سامان غرق

—— کابل میں جشن آزادی منانے کے لئے جو ۱۵ اگست سے ۱۴ اگست تک ہوگا زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں اس موقع پر ایک عظیم الشان تجارتی نمائش بھی ہوگی۔

قادیان میں تین زلزلے | زلزلہ بہار و کوئٹہ کو قادیانی امت اپنے نبی کی صداقت کے لئے پیش کرتی ہے مضمون بالا ان کا دندان شکن جواب ہے جو بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں بھی طبع کرایا گیا ہے۔ شائقین ۱/ کے ٹکٹ (یہ برائے محصول ڈاک ہر اشاعت فنڈ) میں بھیج کر طلب کر لیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ثنائی پاکٹ مجلد ضرور ملاحظہ کریں | اس میں تمام مذاہب پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین ثبوت دئیے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے۔ قیمت صرف ۶/ علاوہ محصول ڈاک۔

عرس کے متعلق | پنجابی زبان میں ایک نظم مولوی غلام رسول صاحب نے ہوشیارپور سے روانہ کی ہے۔ دیگر شعراء حضرات بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں

غریب فنڈ | میں سابقہ ۱۲ عہ۔ از سائلین فضل الرحمن عبد اللہ ۸/۔ عبد السلام ۸/۔ شیر محمد ۱/۔ عبد الرحمن ۱/۔ محمد امین ۸/۔ فیض الرحمن ۴/۔ چندو ڈاہ ۴/۔ کریم عبد اللہ ۴/۔ محمد انور ۴/۔ عبد الغنی ۴/۔ عبد العزیز ۴/۔ عبد اللہ ۶/۔ محی الدین ۶/۔ میزان ۱۲ عہ۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین (۹۰) غریب فنڈ ۴/ ناظرین سے امید ہے کہ اس فنڈ میں دل کھول کر امداد و کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ کار ثواب ہے۔

ضرورت دعا | بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوئی ہے۔ ناظرین باتمکین صحت کے لئے خدائے کریم سے دعا کریں۔ (افروز)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

قادیان کے تین زلزلے

مرزا صاحب بڑے ہوشیار اور زمانہ شناس تھے آپ کی امت بھی اسی قدر ہوشیار [illegible] ہے۔ کوئی موقع نہیں چھوڑتے۔ جونہی دنیا میں کوئی حادثہ ہوا انہوں نے سر اٹھایا اور فوراً اعلان کر دیا کہ ہمارا دعویٰ راست [illegible] چاہے سفید ہوں یا سرخ [illegible] ۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے ۱۳ مئی ۱۹۳۵ء تک ہندوستان میں تین سخت زلزلے آئے۔ ان تینوں زلزلوں کو مرزا اور امت مرزا نے اپنے صدق پر دلیل بتایا۔ پہلے زلزلہ (اپریل ۱۹۰۵ء) کے وقت مرزا صاحب خود زندہ تھے انہوں نے اسی روز (۴ اپریل) ہی کو ایک طویل اشتہار دیا جس میں بطور نظم "تو جان نہ جان میں تیرا مہمان" کھینچ تان کر اپنے الہاموں سے زلزلہ کی پیشگوئی ثابت کی۔ جس کا جواب اسی زمانہ اہلحدیث مورخہ ۲۸ اپریل میں دیا گیا تھا جو ۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء کے اہلحدیث میں مکرر نقل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں زلزلہ آیا تو قادیان سے صداقت مرزا کی آواز اٹھی کہ ہمارے بڑے حضرت کے کہنے کے مطابق یہ زلزلہ آیا ہے۔ اس کا جواب اہلحدیث مورخہ [illegible] فروری ۱۹۳۴ء اور ۲ مارچ ۱۹۳۴ء میں دیا گیا اور ایک اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ جس زلزلہ کی پیشگوئی کو زلزلہ بہار پر لگایا جاتا ہے اس کی بابت مرزا صاحب نے صاف لکھا ہوا ہے کہ میری زندگی میں پوری ہوگی۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ جلد ۵ براہین احمدیہ صفحہ ۹۷ اب سنگ کوئٹہ میں زلزلہ شدیدہ

یہ [illegible] قادیان میں پھر سے پرانے چلے قادیانی پرچوں اور قادیانی خلیفہ نے بھی کھول کر اس سے اپنی سچائی کا ثبوت [illegible] لئے ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۵ء میں [illegible] کیا تھا کہ

اس قسم کے واقعات کو مدعی کے ساتھ دو وجہ سے تعلق ہو سکتا ہے (۱) ایک یہ کہ اس کے انکار کی وجہ سے ہوئے ہوں۔ (۲) دوم اس وجہ سے کہ اس کی پیشگوئی کے مطابق ہوئے ہوں۔ یہ زلزلہ کس قسم سے ہے؟ قسم اول سے ہے یا قسم دوم سے؟

ہمارے اس سوال کا جواب صاف لفظوں میں تو قادیان سے آیا نہیں اس لئے ہم خود ہی بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس قسم کے [illegible] کو کس وجہ سے اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتے تھے [illegible] کی نظم متعلق زلزلہ میں سے ابتدائی [illegible] پڑھئے

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
[illegible] کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
[illegible] میں ہم اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہوتے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

(حقیقۃ الوحی صفحہ اخیر)

تھا مرقوم کے چھٹے حصہ میں صاف مذکور ہے کہ زلزلے اور دیگر عذابات مرزا صاحب کی تکذیب کرنے کی وجہ سے لوگوں پر آتے ہیں اور آتے رہیں گے چنانچہ قادیان کے نامی شاعر اکمل [illegible] مولوی غلام رسول [illegible] اپنی ایک تازہ نظم [illegible] میں اس دعویٰ کا ذکر کرتے ہیں

یہ دیکھ کر بھی نشان نصرت یہ دیکھ کر بھی نشان غضب
نہ سوچیں پھر بھی یہ عقل والے تو صدق کیسے نشاں رہیگا
جو پہلے نبیوں کے وقت آتے ہوئے ہیں ظاہر عذاب سارے
بپھیلے ہاری یہ جب تک یہ جہاں بدستور رہیگا
یہ قادیاں ہے نبی کی بستی یہ تخت گاہ رسول حق ہے
خدائے قادر کا ہے یہ وعدہ یہ بلدہ دار الامان رہیگا
خدائی قہری تجلیوں کے ظہور کا ہے یہ وقت عبرت
کہیں زلازل کہیں حوادث کا دور دورہ عیاں رہیگا

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

ان اشعار میں بھی اظہار ہے جو مرزا صاحب کی مذکورہ عبارت سے عیاں ہے کہ زلزلے اور عذاب مرزا صاحب کی تکذیب اور انکار کی سزا ہے۔ پس اب یہ عذابات اور زلزلے وغیرہ اس آیت کے ماتحت ہوئے جس کے الفاظ [illegible] تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ (پ ۱۰ ع ۱۱)

یعنی خدا نے آسمانی فوج بھیجی جسکو تم لوگوں نے نہ دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا یہی سزا کافروں کی ہے۔

نتیجہ اگر یہ ارشاد مرزا حق ہے اور اس کے متعلق قائلی نظم بھی [illegible] ہے تو یہ نتیجہ بھی لاریب صحیح ہے کہ اڈیٹر اہلحدیث (فاتح قادیان) مع اپنے ساتھی اور مع ممبران و کارکنان اخبار خدا کے نزدیک مستوجب سزا نہیں ورنہ زلزلہ سے تو بچتے رہا لہٰذا تو نا اللہ[1]

احمدی ممبرو! کیا کہتے ہو؟

چونکہ یہ نتیجہ بالکل صحیح اور قابل قبول ہے اسی لئے اخبار الفضل کے ہوشیار اڈیٹر نے مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف پہلو بدل کر یوں لکھا کہ

ہم یہ نہیں کہتے کہ بعض حوادث کا آنا مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہے بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں دعویٰ ہے کہ حضرت مرزا

[1] احمدی کے ہوتے ہوئے بھی دار الامان؟ (اہلحدیث)

مرزا صاحب کی پیشگوئی کے ماتحت اس کا غیر معمولی طور پر
آنا اور ملک میں آنا یہ کہاں تک دنیا نشان کے
زور دار ظہور کا موجب ہے۔ (الفضل ۲ جولائی ۱۹۳۵ء)
پس اب یہ مضمون ہماری تنقید کی دو قسموں میں سے
دوسری صورت میں داخل ہوا یعنی زلزلہ بہار و زلزلہ
کوئٹہ کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے پیشگوئی کی تھی
اس کے مطابق وقوع ہوا یا نہیں یہ صاف ہے
ہم وہ پیشگوئی دکھاتے ہیں جو بعنوان زلزلہ
کانگڑہ بہار اور کوئٹہ کی بابت مرزا صاحب نے
کی تھی۔ کانگڑہ (پنجاب) میں ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ
عظیمہ آیا اس سے پہلے مرزا صاحب نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء
کو ایک اشتہار دیا جس کی پہلی سطر یہ عبارت ہے

عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنی
ملک میں سے مٹ جائیں گے۔
مستقل سکونت اس کی ہے اور عارضی
سکونت کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام
طور پر پڑے گی۔ (اشتہار الوصیت)

جب کانگڑہ میں زلزلہ آیا تو مرزا صاحب نے حسب عادت
جھٹ پہلو بدل کر اس اشتہار کو زلزلہ کانگڑہ پر
لگا دیا آج بھی احمدی الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۵ء میں اس سے
کام لیا گیا ہے حالانکہ زلزلہ کانگڑہ اس اشتہار کی
تاریخ سے صرف ایک مہینہ بعد آیا تھا اگر عالم الغیب کی
طرف سے مخلوق خدا کو تنبیہ کرنی ہوتی تو بہت آسان تھا
کہ بجائے طاعون کے زلزلہ کہہ دیتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا
کیونکہ یہ لفظ الہام میں نہیں اس حد تک زلزلہ کانگڑہ اور قوت
کے ماتحت بات سنائی گئی ہے مفصل اخبار اہلحدیث
(دسمبر ۱۹۳۴ء) میں ملاحظہ ہو۔

زلزلہ بہار | ملک میں طاعون کی روانی دیکھ کر پہلے
تو مرزا صاحب کا رخ طاعون کی طرف رہتا تھا۔ زلزلہ
کانگڑہ کے بعد آپ کا رخ زلزلوں کی طرف ہو گیا آپ نے
ایک قیامت خیز زلزلہ کی خبر دی جس کو بعد انتقال مرزا
صاحب ان کے مریدین زلزلہ بہار پر لگاتے ہیں مگر
قربان جائیں خدائے قدوس کے جس نے فرمایا ہے کہ
انکار کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں گواہی دینگے ٹھیک

اسی طرح ہم مرزا صاحب کے دستہائے مبارک کو پیش
کرکے ان کے دعاوی کو غلط ثابت کرتے ہیں۔
پس با انصاف ناظرین مرزا صاحب کی ہدایت کے مطابق
غور سے سنیں آپ فرماتے ہیں:

آپ ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ
کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے بار بار خدا نے
مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری
زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے
ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۹۴)

کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں
ہوا اور زلزلہ بہار جنوری ۱۹۳۴ء میں آیا ناظرین غور
کریں چھبیس سال کا فاصلہ کوئی معمولی بات نہیں اتنے
فاصلے کو قطع کرکے زلزلہ بہار کو مرزا صاحب کی زندگی میں
لے آنا مشکل بلکہ محال تو بیشک ہے۔ مگر ان لوگوں پر
کیا آسان ہے جو دمشق سے مراد قادیان مان جاتے ہیں
جن کی بابت یہ شعر موزوں ہے سے

لطف پر لطف ہے امید میں میرے یار کے یار
اے حلی سے گدھے لکھتا ہے معوذ سے حمار

زلزلہ کوئٹہ | ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو یہ زلزلہ آیا۔ امت مرزا
نے اس کو بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بتایا ہے
چنانچہ اخبار الفضل میں مرزا صاحب متوفی کے الفاظ
نقل کئے گئے ہیں:

"زلزلہ کا نشان خدا تعالیٰ پانچ دفعہ دکھائے گا۔
اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے
یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک
زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا
کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے
بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل
کر لیا جائے تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں
ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ مفصل
اور دہشتناک ہوتا ہے۔"
(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۵ء ص ۷)

اہلحدیث | اس حوالے میں جن پانچ زلزلوں کا ذکر ہے
اس کے الفاظ یہ ہیں

وحی الہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور
پہلے چار زلزلے کس قدر ہلکے اور خفیف ہوں گے اور دنیا
ان کو معمولی دیکھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت
کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کر دے گا
یہاں تک کہ وہ تمنا کریں گے کہ وہ اس دن سے پہلے
مر جاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الہی کے بعد اس
وقت تک جو ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین
زلزلے آچکے ہیں یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء
اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء مگر ہمارے خدا کے نزدیک یہ
زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں
شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہونگے جیسا کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء
کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا واللہ اعلم
(حقیقۃ الوحی ص ۹۳ کا حاشیہ)

اہلحدیث | اس عبارت کی تشریح خود مرزا صاحب نے
اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ پر یوں کی ہے:

پہلے یہ وحی الہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا
بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا
گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو
لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے
ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا
کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دیگا
اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ
توبہ نہیں کرینگے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئینگی
ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ
وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے
لئے اور نام بھی ہونگے مگر بعد اس کے میں نے دعا کی
کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے
اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا
اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے رب اخر
وقت ہذا۔ اخرہ اللہ الی وقت مسمی یعنی خدا
نے دعا قبول کرکے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر
ڈال دیا ہے اور یہ وحی الہی قریباً چار ماہ سے اخبار
بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور

چونکہ زلزلہ نمونۂ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ ابنِ پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۸ جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہو۔ نہ کہ جیسا کہ زلزلہ کے پہلے شائع ہو چکی تھی کہ یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زلزلہ نمونۂ قیامت آ لو لڑکے سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلائیں یعنی زلزلہ نمونۂ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں ابھی بعض تاخیر ہے والحمد للہ الیٰ وقت کہ ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ تھا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر قطعی ہو گئی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۸ کا حاشیہ)

اہلحدیث | پس اب تو خود مرزا صاحب ہی کے کلام سے ثابت ہو گیا کہ زلزلہ نمونۂ قیامت ایسی شرط سے مشروط ہے جس کا تحقق اب ناممکن الوقوع ہے۔ کیونکہ یہ منظور محمد اور اس کی بیوی دونوں اس جہان سے مرزا صاحب کی طرح چل دیئے ہیں۔ پس بحکم اذا فات الشرط فات المشروط سب کارخانہ ہی درہم برہم ہو گیا ؎

نہ قدح بشکست و نہ ساقی نماند

نہ منظور محمد کے گھر میں عالم کباب لڑکا پیدا ہوا نہ زلزلہ نمونۂ قیامت نشان صداقت مرزا واقع ہوا۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے

احمدی دوستو! | شرط کے بغیر مشروط کو ثابت کر کر کیوں بے وضو نماز پڑھتے ہو؟ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

نوٹ | یہ مضمون اشتہار کی صورت میں بھی ناظم شعبۂ اشاعت کی طرف سے شائع ہو گا۔ شائقین تعداد مطلوبہ سے جلد اطلاع دیں۔ ادارۂ اشاعت نقد فی سینکڑہ تین آنے محصول چار آنے کل مواز کی سات آنے پیشگی ارسال کریں۔

۴ اور نیز وحی الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

ویدک تہذیب

از قلم پنڈت آتما نند جی ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور

رسالہ اسلام کا ان پوبر شری پنڈت دیوی دت جی پھٹ ایڈووکیٹ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کا جواب آریہ مسافر ہوگے مرزائی نمبر بجریہ د ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء والی پنڈت شوناتھ جی شاستری ایم اے نے دیا ہے میں نے تو پنڈت وشوناتھ جی اور لیاشہ پریم لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر سے درخواست کی کہ وہ مجھ سے ساتھ اس مباحثہ کرکے فیصلہ کر لیں جاوے۔ لیکن دونوں اصحاب نے ... مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ رسالہ ہی کا لج پارٹی کے پنڈت راجپتی جی ایم اے نے بھی تقریری مناظرہ سے انکار کیا۔ خیر آریہ مسافر کے مضمون کا کھلا جواب تو پنڈت دیوی دت جی خود دیں گے۔ اگر انہیں آریہ مسافر والا جواب مل گیا۔ اور کسی ہندو یا آریہ اخبار نے اُن کا جواب الجواب شائع نہ کیا۔ کیونکہ پنڈت دیوی دت جی پھٹ اُردو نہیں جانتے اور اُن کے ہندی کے مضامین ہندی اخبار شائع نہیں کرتے نیز چونکہ ایڈووکیٹ صاحب نے یہ سب اعتراضات مجھ سے ہی سُن کر آریہ سماج اور ویدوں کو زیادہ کہی تھی۔ اس لئے آریہ سماجی جناب کے مضمون ...ی نوٹ فی الحال یہ لکھ دیتا ہوں۔ مرزائی نمبر میں باقی تمام مضامین حضرت مرزا کے متعلق ہیں اور ہونے بھی چاہئیں۔ جیسا کہ مرزائی نمبر کے نام سے ظاہر ہے۔ لیکن ویدوں کے متعلق چند اعتراضات اور اُن کا جواب شاید اس تعلق سے مرزائی نمبر میں دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب بھی ویدوں کو خدا کا کلام اور منزل من اللہ الہامی کتب مقدسہ تسلیم کرتے تھے۔ ورنہ اور کسی وجہ سے اس مضمون کا تعلق مرزائی نمبر سے نہیں ہو سکتا۔ خواہ مرزا صاحب اور سوامی دیانند جی دوبارہ بھی جنم لیکر کیوں نہ آ جاویں۔ لیکن ویدوں کو الہامی ثابت کرنا ناممکن ہے۔ بے چارے مرزائیوں اور آریہ سماجیوں کی کیا ہستی ہے جو ویدوں کو الہامی ثابت کر سکیں۔ دریا میں بہتے ہوئے کالے ریچھ کو کمبل سمجھ کر پکڑنے والے کی طرح میں تو ویدوں کی حیا سوز اور مخرب الاخلاق تعلیم کو شائع کرنے سے بدیں خوف اجتناب اختیار کرتا ہوں کہ ویدوں کی تعلیم سے عوام کے اخلاق پر برا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ چنانچہ پوسٹ آفس بٹالہ کے پوسٹل کلرک پنڈت ... نے وید پر عمل کرکے اپنی لڑکی دختر نیک اختر کو حاملہ کر ڈالا تھا اور کچہری میں یہی بیان دیا تھا کہ ہمارے مذہب میں یہ سب کرنا جائز ہے۔ اسی خوف سے کہ عام ہندوؤں میں ویدوں کی یہ تعلیم سرایت نہ کر جائے میں تو اجتناب کرنا چاہتا ہوں لیکن اب ہمارے آریہ سماجی احباب کمبل کی مثل میرا پیچھا نہیں چھوڑتے اور اسی مضمون کو بار بار دہراتے رہتے ہیں اور بہتر سمجھتے ہیں کہ ؎

ہر چند بشوئی پلید تر گردد

والا معاملہ ہوگا۔ پنڈت وشوناتھ جی لکھتے ہیں کہ:-

"کیول (صرف) تھوڑی سی لوگک (زمینی) سنسکرت پڑھ لینے سے ہی ویدوں کا ارتھ کرنے لگ جانا ٹھیک نہیں معلوم دیتا"

غرض یہ ہے کہ خود پنڈت وشوناتھ جی اور سوامی دیانند جی تو زمینی سنسکرت پڑھے ہوئے تھے۔ کہ آسمانی۔ پھر اس بارہ میں سائل اور مجیب دونوں برابر ہیں۔ کیا مجیب آسمان سے خدائی سنسکرت پڑھ کر اترے ہوئے ہیں جو ایڈووکیٹ صاحب کو یوں طعنہ دیتے ہیں؟ ایڈووکیٹ صاحب پنڈت وشوناتھ جی سے کہیں زیادہ سنسکرت دان ہیں۔ پنڈت وشوناتھ جی رگوید ۳-۳۱-۱ کا جس میں باپ کو اپنی سگی بیٹی میں آپ یاتی کرنے کی اجازت دی گئی ہے یہ جواب لکھتے ہیں کہ:

"اس منتر کی نرکت میں ویاکھیا (تشریح) کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر پتا کا پتر نہ ہو اور صرف پتری (بیٹی) ہی ہو تو پتا (باپ) جب پتری کا دان یعنی وواہ (بیاہ) کرتا ہے تو اُس (بیٹی) کا پہلا لڑکا خود لے لیتا ہے"

میں پنڈت جی کے جواب کا تبصرہ صرف یہی لکھتا ہوں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت" اگر نرکت کی کسی عبارت سے پنڈت وشوناتھ

صاحب پر ثابت کر دکھلائیں کہ

"پتا یا باپ، جب پتری (بیٹی) کا ان ابھی پیدا کرنا ہے تو اس کا پہلا لڑکا نواسہ لے لیتا ہے"

(۲) میں ایڈووکیٹ صاحب سے نہ صرف انعام ہی نہیں لینے کی درخواست ہی کروں گا بلکہ ان کا بیان شدہ روپیہ چندہ بھی دلوا دوں گا اور پنڈت جی کو پیٹ بھر کر لڈو بھی کھلاؤں گا۔ ورنہ ناظرین ہی سمجھ لیں کہ آریہ سماجی لوگ کس طرح جھوٹ بول کر پردہ پوشی کیا کرتے ہیں اور عذر گناہ بدتر از گناہ کی زندہ مثال ہیں۔ دوسری جھوٹ پنڈت دستو ناتھ جی ایم۔ اے یہ بولتے ہیں کہ:

"شری سائن آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر مانتے ہیں انہوں نے بھی اس منتر میں دوہتر (رشتی) کا ورتن مانا ہے۔"

میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ جھوٹے پر لعنت اگر پنڈت جی سائن کے ترجمہ ہی سے مولوی ثناء اللہ کو ذہنی استعداد دکھلا دیں تو بہت بھر مٹھائی معاف ورنہ اپنی ڈگریوں کے واسطے دروغگوئی سے شرمسار ہوں اور ایم اے کی ڈگری کو بدنام نہ کریں۔ غرضیکہ جو ترجمہ ڈاکٹر لکشمن سروپ صاحب کا جیسے نے پیش کیا ہے وہ نہ صرف غلط ہی ہے بلکہ کذب ہے لفظ .... کا لغوی ترجمہ داد پرا پتے مصدر سے لے جانے والا ہے لیکن اس وید منتر میں "وہنی" لفظ سے باپ ہی مراد ہے۔ چنانچہ شری سائن آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر مانتے ہیں لکھتے ہیں کہ:

ترجمہ: بلانے والا جو باپ بیٹی کو دیگر کل میں لے جاتا ہے وہ ذہنی کہلاتا ہے۔ وہ باپ شاسن کرتا ہے وغیرہ

(۳) ایڈووکیٹ صاحب نے یجر وید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۱ جس میں یجمان کی بیوی کو گھوڑے کے ساتھ ..... کرنے کی تلقین کی گئی ہے پیش کر کے بقول سوامی دیانند جی خدائی ترجمہ سے برہمنوں کی زبردست تہذیب بھی گندائی تھی نیز اتھروید ۲۰-۱۳۶-۳ جس میں عورتوں کو بیل سے ... کرانے کی تلقین اور تعلیم دی گئی ہے۔ نیز اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۳۶ منتر ۱۶-۱۷ جس میں آدمیوں کے بعض اعضائے مخصوصہ کو ہاتھی، گدھے، گینڈے، آسٹریلین وائلڈ گھوڑوں اور جنگلی بھینسوں کے اعضائے مخصوصہ کے برابر بڑھ جانے کی آشیرباد دی گئی ہے پیش کئے تھے اس کے جواب میں آریہ ناتی مجیب شری پنڈت وشوناتھ جی نے لکھا ہے کہ:

"یہ سب ستیہ ودیاؤں کا پستک (کتاب) ہے۔ اس وید میں سب ودیاؤں (علوم) کا بیان ہے۔ اگر کسی ستھان پر کام (کوک شاستر) کا ذکر آگیا تو اس میں کوئی برائی کی بات نہیں ہے۔ سانس آف سیکس کو دنیا کا کوئی بھی ودوان ملک برا نہیں کہتا" (ملخصاً)

یعنی عورتوں کا گھوڑوں اور سانڈوں سے وطی اور بدفعلی کروانا اور خدا کے آریاں کا انسانوں کے لنگ ہاتھی گھوڑے گدھے گینڈے وغیرہ حیوانوں کے اعضائے تناسل جتنے بڑھ جانے کی آشیرباد دینا پنڈت وشوناتھ جی کے خیال میں ویدک زمانہ کی نہایت اعلیٰ تہذیب تھی جس کی طرف آریہ سماج دنیا کو واپس لوٹانا چاہتی ہے ۔ سچ ہے:

گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

خدا ایسی ویدک تہذیب سے بچائے۔ ویدک تہذیب کو اچھی طرح جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "وید اور تحریک آریہ" عرف ویدک تہذیب ضرور ملاحظہ فرمائیں قیمت ۴ آنے

بقیہ مضمون از صفحہ

دکاندار نہیں ان پر جمعہ فرض نہ ہو۔ اب تو آپ کے خود عقل سے کام لو۔ اس آیت کا مطلب وہ نہیں جو آپ نے سمجھا۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانو اگر بیع ہی کر رہے ہو تو اذان نماز جمعہ کن کر بیع ترک کر دو۔ اور بیع کا نام اس واسطے خاص کیا کہ وہ اروج الاسباب ہے یعنی اس کو بھی چھوڑ دو اور اللہ کی یاد کی طرف چلو۔ ہاں ایک اثر مرتضوی جو لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ہے۔ مگر اس سے شہری شرطیت ثابت نہیں۔ کیونکہ ایک تو موقوف (قول) ہے جو صحیح بھی نہیں صحیح بھی ہوتا تو بمقابلہ مرفوع حجت نہیں۔ چہ جائیکہ ائمہ نے اس اثر کو ضعیف بھی کہا ہے۔ چنانچہ امام نووی نے کہا ہے متفق علی ضعفہ یعنی اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

اور صاحب فتح القدیر نے اس اثر مرتضوی کی نقل کے بعد لکھا ہے۔ کفیٰ بقول علی قدوۃ و اماما لیکن وہ حدیث مرفوع جو آنحضرت سے علی رضی اللہ عنہ نے دربارہ رفع یدین حاکم میں روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نازل ہوئی سورہ کوثر تو آنحضرت ﷺ نے جبرئیل سے فرمایا کہ نحر کیا ہے جو حکم کرتا ہے مجھ کو اس کے ساتھ رب میرا کہا جبرئیل نے کہا جب تو تحریمہ باندھے نماز کا اٹھا دونوں ہاتھوں کو اور ایسا ہی جب تو رکوع جاوے اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔ یہ نماز ہماری ہے اور نماز تمام فرشتوں کی جو ساتوں آسمانوں میں ہیں۔

فتح القدیر والوں نے اس میں نہیں فرمایا۔ کفی بحدیث علی فی رفع الیدین قدوۃ و اماما۔ اس لئے کہ رفع یدین آپ کے امام کے نزدیک جائز نہیں تقلید شخصی کا پابند کبھی حدیث نبوی اور حکم قرآنی پر عمل نہیں کرتا۔ اسی لئے تقلید بمقابلہ نص شرک ہے

اس کے بعد ایک اور عرض سن لیجئے کہ اصول فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ حکم قرآنی کے مقابلہ میں خبر واحد ظنی پر عمل جائز نہیں اور عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے ناجائز ہے اور یہ نص پر از خود زیادتی کرنے کی مانند ہے اور یہ زیادتی قرآن کو منسوخ کرتا ہے اور زیادتی ساتھ خبر مشہور یا متواتر کے جائز ہے اور کتاب اللہ کے مقابلہ میں خبر واحد رد کی جاتی ہے کیونکہ قرآن قطعی ہونے کی وجہ سے مقدم ہے اور مسلم الثبوت میں یہی لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے جائز نہیں جب تک کسی قطعی سے اس کی تخصیص نہ ہو چکی ہو۔ دیکھو اب آیت قطعی الدلالت کی تخصیص اثر موقوف سے ہو رہی ہے جو قول علی رضی اللہ عنہ کا ہے چہ جائیکہ خبر واحد مرفوع سے بھی جائز نہیں اور متواتر اور مشہور

تائید ترمیمی

اہلحدیث ۷ جون میں ایک مضمون نگار مولوی داؤد (شکراوہ) نے علماء اہل حدیث کو توجہ دلائی تھی کہ کتب حدیث کی خدمت کریں۔ شروح لکھیں، حواشی لکھیں وغیرہ۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب جلیس مئوی (ملکاپوری) نے اس پر کچھ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (مدیر)

۷ جون ۱۹۳۵ء کے پرچہ اہلحدیث میں مکرمی مولوی محمد داؤد صاحب دام مجدہ کا مضمون "جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے" نظر سے گزر کر دل میں اتر گیا مضمون کے اخیر میں آپ نے نامہ نگاران جماعت کو بھی تائید مزید کے لئے متوجہ فرمایا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے بات کام کی کہی اور تحریک کا آغاز مفید تر پیش فرمائی ہے جس کی تعمیل جماعت کے لئے از حد ضروری اور باعث ذکر المراعی ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کام (صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث پر حاشیہ و شرح لکھنا یا بطرز جدید تدوین وغیرہ کرنا) جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے یا بطور شخصی اگر شخصی طور پر منظور ہے تو ہمارے سرتاج و فخر اہل حدیث حضرت مولانا شیر پنجاب مدظلہ نے جو نوٹ دیا ہے اس پر میرا بھی صاد ہے "نہ لگے ہینگ پھٹکڑی اور رنگ آوے چوکھا" لیکن اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا کوئی مدرس اپنے زمانہ تدریس میں اس اہم کام کو بطریق احسن نباہ بھی سکتا ہے تو میں یقیناً لاجواب ہو جاؤں گا۔ ممکن ہے حضرت فاتح قادیان مدظلہ اپنی حاضر جوابی سے کوئی جواب دے سکیں۔ اور اگر جماعت کی طرف سے ہونے اور کرانے کا منشا ہے تو اس سے قبل بطور مبادیات بعض اور کام کرنے ضروری ہیں جن کا مفصل اظہار میں نے اپنے ایک اہم مضمون "نالۂ دلگداز" میں بطریق احسن کیا ہے۔ جو دہلی کے اخبارات کو بھیج چکا ہوں جسے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب کیوں ذکر المراعی نہیں ہوئی (خدا خیر کرے)

نامہ نگاروں کی اکثریت سے پوچھئے کہ گویا گندنی ہے۔ ممکن ہے مدیران اخبار و ناشران رسائل کو اس سے بھی زندہ مصائب کا سامنا ہو مثلاً بعض مضامین کا سلسلہ دو دو اور تین تین برس تک کسی خاص مصلحت کے ماتحت جاری رکھ کر اوراق اخبار کو پر کرنا پڑتا ہو وغیرہ۔ ہر کس خیال و ہر شخصے ٭٭٭ بہرکیف اس تمام معترضہ کے بعد گزارش ہے کہ جب تک قابل اعتماد تنظیم جماعت نہ ہو لیکن کوئی اجتماعی و جمہوری مقصد کا کام ہو نا معلوم۔ اور ہم۔ جہاں تک تجربہ ہے تنظیم جماعت کے نام ہی سے بعض حضرات گھبرا اٹھتے ہیں۔ (گو بلاوجہ ہی)۔ لیکن ہم نے اپنے خیال سے اس کی ایک جدید دلکش تحریری صورت اپنے مضمون "نالۂ دلگداز" میں پیش کی ہے۔ خدا کرے وہ شائع ہو کر منظر عام پر آوے اور مؤید جماعت ذکار آمد اہل حدیث ہووے ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہاں ہمارے محترم مولوی محمد داؤد صاحب نے اپنی ضرورت پیشکردہ کا حل جن اساتذۂ گرامی سے وابستہ فرمایا ہے میں تہ دل سے اس کی تائید کرتا ہوں کہ بلاریب ان میں بعض حضرات اس سے کہیں زیادہ خدمت دین کے نہ صرف لائق و اہل ہیں بلکہ ذمہ دار جواب وہ بھی ہیں۔ خدا ذوکرم انہیں توفیق بخشے کہ وہ اپنے فرائض منصبیہ کا احساس فرما کر نہ صرف جماعت و مذہب بلکہ خود اپنی ضرورت اخروی پوری کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔ فی الحال ضرورت داعی ہے اگر انہوں نے اس کا استقبال فرمایا اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ جاوید کا کوئی نسخہ اپنے لئے صحاح ستہ وغیرہ میں تجویز کر لیا تو گوئے سبقت لے گئے۔ خدا کرے میرے منتظر انتخاب سے قبولیت کی آواز آوے۔ فی الحال اتنے ہی پر لکھنا اور اس شعر پر اختتام ہے کہ ؎

ایسا جی کہ بعد مرنے کے	یاد تو کوئی گاہ گاہ کرے

مگر سب تو یہی جماعت اہل حدیث کی خدمت میں دست بستہ گزارش کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرات مصنفین یا علمائے اہل حدیث بھی تو انسان اور بابا آدم ہی کے گندم خور اولاد ہیں۔ ضروریات زندگی انہیں بھی دامنگیر ہے۔ ان کے بھی بی بی بچے اور خانگی تعلقات ہیں۔ انہیں بھی روپیہ پیسوں یا کم از کم قوت لایموت و اسباب ما یحتاج کی احتیاج و ضرورت ہے۔ آخر جب جماعت کی فرمائش و ایما پر ایک اہم و مفید کام کریں گے تو کیا جماعت کا اولین فرض نہیں ہے کہ ان کی ضروریات زندگی میں ان کا ہاتھ بٹائے تاکہ وہ کسی قدر اطمینان دلی کے ساتھ اس خدمت کو بطریق احسن انجام دینے کے قابل ہو سکیں۔ در حالیکہ جب ایک معمولی مضمون نویسی کے متعلق دس روپے بطور انعام پیش کئے جاتے ہیں تو کیا اس مفید ترین و اہم بالشان کام کے لئے صفر ہی صفر۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ میرا تو خیال ہے کہ "خدمت حدیث فنڈ" یا "تصنیف فنڈ" کے نام سے خاص ایک فنڈ کھولا جائے۔ جس سے محشی و شارح اور مصنف حضرات کی امداد مایحتاج بھی کی جاوے اور بعد تکمیل اشاعت بھی۔ نیز میں خود اس فنڈ کے افتتاح کی پرزور تحریک کرتا ہوا بطور خود ٭٭ روپے دینے کا وعدہ بھی کرتا ہوں بشرطیکہ کام ہر اول کا حقہ ہو۔ اور اس وقت انشاء اللہ مزید امداد بھی کی جا سکتی ہے فقط

ہم بھی دیگر مضمون نویسوں سے دست بستہ استدعا کرتے ہیں کہ جماعت کی اصل چیز جو درحقیقت اس کی جان اور روح رواں ہے وہ صرف تنظیم و تبلیغ ہے پھر اس کے بعد جماعت جو کام بھی چاہے گی کر لیگی اور وہ انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔ لہذا نامہ نگاروں اور مضمون نویسوں کو اس کی طرف خاص اور متفقہ توجہ کی ضرورت ہے۔ السعی منا والاتمام من اللہ

عقیل مئوی کان اللہ لہ

اہلحدیث: تنظیم کا لفظ ایمان کی طرح اسلامی اصطلاح میں بہت محبوب ہے اس لئے ہر جماعت اسے پسند کرتی ہے بلکہ بعض تو اپنے نام کا جزو بنا لیتی ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہوتا ہے چند افراد با حیثیت یا

بے حیثیت جمع ہو کر ایک طریق پسند کر کے سب لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ اسی کی پیروی کریں۔ اس موقع پر میں اہل علم کے سامنے ایک منطقی قاعدہ پیش کروں تو غالباً مفید ہوگا افراد متفقہ الحقیقت کے واسطے نام مشترک نوع ہوتا ہے کہ مختلف الحقیقت کے لئے جنس قریب کبھی جنس بعید کبھی جنس اعلیٰ جو مجموعہ بھی ان افراد مختلفہ کو جامع ہو پیش ہونا ضروری ہے۔ اس نوع کو چھوڑ کر عالم وجود منقول کے خلاف کرتا ہے تسلیم کرنے والے اس منطقی اصول کو بھول جاتے ہیں اس لئے دھکے کھاتے ہیں۔

خدا سب کو ہدایت کرے اور توفیق دے۔

تقلیدی جسارت

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب ہیں نیر خدا دیو بندی کا دعویٰ ہے کہ پہلا غیر مقلد شیطان ہے کیونکہ اس نے بلا دلیل آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اس لئے وہ مردود و ملعون ہوا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں:۔

عالم میں پہلا ظلم اول جرم پہلی نافرمانی ابتدائی کفر و الحاد بے ایمانی فسق گناہ کبیرہ ترک تقلید ہو بدترین کفار و مرتدین و مجرمین کا سردار سارے فساق اور حرام کاروں کا افسر اعلیٰ وہ جو سب سے پہلے غیر مقلد ہوا یعنی شیطان ابلیس ملعون نے خدائے قدوس کے اس حکم کو کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے بےدلیل تسلیم نہ کیا۔ تسلیم القول بلا دلیل ہی تقلید ہے یعنی کسی قول کو بلا دلیل تسلیم کر لینا مان لینا یہ تقلید ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے اس قول مذکور کو بلا دلیل تسلیم و قبول نہ کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ یعنی شیطان کو اول غیر مقلد ہیں اور عدم تقلید کو سرچشمہ ضلالت اور کفر کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

(العدل گوجرانوالہ)

اس کے جواب میں فرعون کا قصہ قابل ذکر ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا قد جئتکم ببینة من ربکم فارسل معی بنی اسرائیل یعنی بلاشبہ میں تم لوگوں کے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزہ لیکر آیا ہوں تو (اے فرعون) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کر دے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ قال ان کنت جئت بآیة فات بها ان کنت من الصادقین۔ یعنی واقع میں اگر کوئی معجزہ لیکر آئے ہو اور اپنے دعوے میں سچے ہو تو وہ (معجزہ) لا کر دکھا۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے قول کو بلا دلیل تسلیم نہیں کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ فالقی عصاه فاذا هی ثعبان مبین ونزع یده فاذا هی بیضاء للنظرین یعنی اس پر موسیٰ علیہ السلام نے زمین پر لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح ایک اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں چمک رہا ہے۔

غور کیجئے اگر فرعون کا مطالبہ کرنا بے جا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام معجزہ دکھاتے کیوں؟

ناظرین! مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے جوش تعصب میں شیطان کو اول غیر المقلدین بتایا حالانکہ شیطان کا فعل ترک تقلید نہ تھا بلکہ ترک حکم تھا جس کی وجہ سے وہ ملعون فاخرج منها فانک رجیم کہہ کر راندۂ درگاہ کیا گیا یہاں جو آنا یہ کہنا بےجا ہوگا کہ دلیل سے سوال تو کرنا بلکہ عدم تقلید کو سرچشمہ کفر و ضلالت کہنا فرعون جیسے شقی ازلی سے بھی بڑھی ہوئی جسارت ہے۔

العدل والو! کیا تمہاری ایمانی غیرت کا یہی تقاضا ہے؟ لاحول ولا قوة الا باللہ ؎

یہ نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(راقم ابو رضا عبد اللہ اعظمی مدرسہ فیض عام مئو ضلع اعظم گڑھ)

اہلحدیث مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کی بہت پرانی تحریر پر آپ نے مواخذہ کیا ہے۔ شاید ابھی نظر سے گذری ہے۔ پرانے جواب کے علاوہ ایک جدید جواب ہمیں سوجھا ہے۔ دلیل طلب کرنے والا تو بقول موصوف غیر مقلد شیطانی گروہ میں داخل ہوا۔ مگر بےدلیل کام کرنے والا (بکرلا حرجا لله بلا) مقلد مشرک ہوا! ناظرین میں سے کوئی صاحب تکلیف کر کے مولانا ممدوح سے جواب لیکر بھیجدیں درج اخبار کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

سنہ فصص من امرو بہ دیکھو۔ (پ ۱۵ — ۱۲)

علم وعمل

(از حافظ عبداللہ پیام مہتمم جامعہ بیدار الاسلام عمر آباد مدراس)

علم صاحب علم کے لئے زینت اور شرافت ہے۔ فنون علم و ادب کو تلاش کر خدا تجھے کامیاب کرے۔ اے علم کے تلاش کرنے والے کتنا بہترین علم تو جمع کرتا ہے جسکے مقابلے میں موتی اور سونے کی کچھ حقیقت نہیں۔

برادران محترم! آج ہماری نظروں کے سامنے ایسی اقوام موجود ہیں جن کی ایک زمانہ میں کچھ حقیقت ہی نہ تھی۔ ان کے مسکن جنگل کی جھاڑیاں اور پہاڑوں کے غار تھے۔ ان کی غذائیں جنگل کے پھل اور پتیاں تھیں ان کے لباس وحشی جانوروں کے چمڑے تھے اور ان کی اخلاقی حالت اس شعر سے بھی بدتر تھی ؎

نو چیدن و بجا ژیدن و جامہ دریدن
کتا زتو پلی زتو خندہ زتو آمونت

بہرکیف وہ لوگ ہر قسم کی جہالت و بربریت سے متصف تھے۔ چند دن بھی گزرنے نہ پائے کہ ان میں تہذیب و تمدن کی لہریں اوڑتی ہوئی نظر آنے لگیں ان کے زمین دوز مسکن بلند محلوں میں بدل گئے۔ ان کی جنگلی غذائیں بھی عمدہ لذیذ و شیریں لقموں سے مبدل ہوگئیں ان کے مرنے اور غیر موزوں لباس بجائے چمڑے کے دیباج و حریر ہوگئے۔ آج دنیا ان کے اس انقلاب پر ششدر و حیران اور اس کی حقیقت میں متفکر و پریشان ہے۔ آئیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ان لوگوں نے کس طرح ترقی حاصل کی۔

اس قوم میں ایک بڑا محقق پیدا ہوا اس نے سوچا کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان ہر قسم کی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے اسے غور و فکر کا مادہ عطا کیا ہے آخر کار ایک دن اس نے اپنی قوم کے روبرو پرجوش تقریر کی دوران تقریر میں کہا کہ "کسی ہیرے کی پوری آب و تاب اور چمک دمک کا حال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو چاروں طرف سے اس کو تراشا نہ جائے اور کسی پتھر پر گھس کر اس کو جلا نہ دی جائے۔ اسی تراش و خراش کے بعد اس کی اصلی قدر و قیمت اور شہرت ظاہر ہوتی ہے"۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں اپنی ملت کو درست، مفلسی، غلامی سے نجات اور اپنی زندگی کو بہترین بنایا انہوں نے اپنی خاص تدبیر پر عمل کیا اور اپنے نصب العین پر پہنچنے کے لئے کمال درجہ کی جد و جہد کی۔ مقرر موصوف نے اپنا آخری جملہ اس طرح کہا۔ جس زندگی کا خاکہ ہمارے دماغ میں آچکا ہے اس کو حاصل کرنے کی تیر تقاضی کوشش کرنی چاہئے ورنہ ہمیں ترقی و عروج نصیب نہ ہوگا

حضرات! آئیے میں اس وقت آپ کی توجہ تاریخ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اگر آپ تاریخ کی ورق گردانی کریں تو تاریخ بار بار اسی خیال کو دہراتی ہوئی ملے گی کہ دنیا میں ہر قوم اسی وقت گامزن ہو سکتی ہے جب وہ اپنے لیڈر کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔ اور علم کے ساتھ عمل بھی کرے۔ علم کوئی بھی ہو بغیر عمل کے اپنے عامل کو کامیاب نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص صرف سائنس کے قطرے معلوم کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو یقیناً وہ شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اسلام نے انسان کا پہلا کام علم اور عمل بتایا ہے اور علم ہی کو مابہ الامتیاز کا آلہ قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کریم کا یہ مضمون بھی اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کے فضل و کمال کا انکار تھا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم عطا فرمایا جو فرشتوں کو نہ تھا تو فوراً مان گئے اور ندائے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ الخ سنتے ہی سر تسلیم خم کر کے سربسجود ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابتداءً علم ہی نے انسان کو فضل اور کمال کے درجہ تک پہنچایا اور علم ہی نے حضرت آدم کو ایک ممتاز ہستی ثابت کر دیا۔

اگر کوئی طالب حق بے لاگ اور خالی الذہن ہو کر تاریخ علم کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ حقیقت ظاہر من الشمس ہو جائے گی کہ جس وقت سرور کونین رہبر عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم پیدا ہوئے تھے اس وقت دنیا میں قتل اور غارت گری کا بازار گرم تھا اور تہذیب و تمدن کا کوئی ضابطہ اور قانون نہ تھا۔ زبردست زیردستوں پر ہر طرح کا ظلم روا رکھتے تھے مگر حضور اکرم نے مبعوث ہوتے ہی ان کو ایک قسم کی معاشرتی تمدنی اور سیاسی نظام پر جو اقتصادی اور مذہبی حیثیت سے بھی بہترین نمونہ بن کر دیا کہ دکھا دیا اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس تعلیم کی عملی تصویر کھینچ کر اپنی ہر طرح کی کامیابی تمام عالم کے سامنے پیش کر دی اور آج ان کا نام تاریخ کے صفحات پر آفتاب کی طرح درخشاں نظر آتا ہے۔ اسلام کے تفوق کی وجہ اس کی اپنی تعلیم ہے جو انسان کو مادی اور روحانی دونوں طرح ترقی کو حاوی ہے۔ دراصل قرون اولیٰ کی شاندار کامیابیاں صرف اسی وجہ سے تھیں کہ انہوں نے اللہ اور رسول صلعم کی تمام تعلیمات و احکام پر پابندی سے عمل کیا اور انہی کو اپنا نصب العین اور دستور العمل بنایا۔ بالآخر اپنی پرزور طاقت عملی سے دنیا کو حیران کر دیا۔ آج قریباً چودہ سو سال گذر گئے علم کا جو پودا حضور اکرم صلعم نے لگایا تھا وہ کچھ نہ کچھ موجود رہا۔

اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اسلام نہ صرف دنیا داری کی تعلیم دیتا ہے اور نہ صرف دینداری کی۔ نیز اسلام کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ تم دنیا اور دین کے تمام تعلقات قطع نظر انداز کر کے صرف اللہ اللہ کرو اور اوراد و وظائف میں اپنی عمریں صرف کر دو۔ اور یہ بھی غرض نہیں کہ خدا اور رسول صلعم سے رشتہ توڑ کر شارع کے تمام احکام بھلا کر فقط روپیہ کمانے میں لگ جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا اور رسول نے جتنے احکام صادر کئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی بسر کرو

برادران محترم! غور کیجئے زمانہ گذشتہ کے نیک لوگ جن کا نام اس دنیا میں آفتاب کی طرح چمک رہا ہے ان کی ترقی اور شہرت کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کی ایک اور صرف ایک وجہ ہے وہ یہ کہ انہوں نے جو کچھ علم سیکھا اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔ صرف کتابوں کی ورق گردانی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس قسم کے لوگوں کو اسلام نے نہایت ہی نفرت کی نظر سے دیکھا ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفاراً الخ دور جدید میں بھی انسان کو کمال درجہ تک پہنچانے کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ انسان جو کچھ سیکھے اس پر عمل بھی کرے۔ رسول اکرم صلعم اور آپ کے صحابہ کرام باوجود ہر طرح کی ظاہری بے سروسامانی کے اس زمانے کی بہترین متمدن سلطنتوں کے مقابلہ میں صف آرا ہو گئے اور اپنی زبردست قوت ارادی اور عملی قوت سے آرام طلب اور عیش پرست اقوام کو شکست فاش دیکر ہمیشہ کے لئے ان کو سلا دیا۔

رسول خدا محمد صلعم کے پاس نہ بندوق تھی نہ توپ نہ ہوائی جہاز تھے نہ ڈائنامیٹ۔ صرف ایک ہی ایک اوزار تھا جس کے استعمال سے مخالفین کی تمام ہمتیں شکستہ اور حوصلے پست ہو گئے اس اوزار کا نام عمل ہے جس کا استعمال ترک کر دیا ہے اور اسکو بھول جانے کی وجہ سے آج مسلمان تنزل میں پڑے ہیں نہ آج مسلمان کا وہ رعب باقی رہا اور نہ ہی وہ اقتدار جسکے ساتھ ہمارے اسلاف بدرجہ اتم متصف تھے۔ عمل ہی سے غلبہ، طاقت، قدرت، کامیابی، دولت، ہمت اور عظمت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کامیاب زندگی کے متمنی کے لئے لازمی ہے کہ احکام رب کی اطاعت کرے اور اپنی قوت عمل کو منشائے ربی کے مطابق حرکت دے۔ اس طرح نفس کی برائیوں سے بچ کر دنیا کی ہر بھلائی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اگر انسان عمل کے بغیر کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کی یہ تمنا کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی یہ تمنا قانون رب کے خلاف ہے۔ برادران ملت!

علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کیجئے۔ تحصیل علم کی خاطر چین تک بھی چلے جائیے۔ تجارت کی غرض سے افریقہ و امریکہ تک پہنچ جائیے۔ غرض جہاں بھی جائیے اپنے خالق حقیقی اور دین کو فراموش نہ کیجئے اپنے ہر ہر قدم پر اسوہ رسول صلعم کو مدنظر رکھیئے۔ طالب علم کے لئے رسول اکرم نے فرمایا۔

من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من طرق الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا رضی لطالب العلم وان العالم یستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء۔ (ترجمہ) جو شخص طلب علم کے لئے قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس کو جنت کے رستوں پر لے چلتا ہے فرشتے اس کی رضامندی کے لئے اپنے پر زمین پر بچھا دیتے ہیں۔ ایک عالم کے لئے آسمان و زمین کی ساری چیزیں حتیٰ کہ مچھلی بھی پانی کے اندر دعائے مغفرت کرتی ہے۔

موجودہ وقت میں معصیت عام ہونے کی صرف یہی وجہ ہے کہ اس زمانے کے بہت سے عالم بے عمل ہیں کیا عالم باعمل کے لئے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلعم کی یہ خوشخبری کافی نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم۔ پھر آپ نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور ایک جگہ فرمایا نوم العالم افضل من عبادۃ الجاهل۔ مطلب یہ ہے کہ جاہل عبادت کرتا ہے لیکن اس کی اور عالم کی عبادت میں فرق ہے وہ یہ کہ عالم خدا کو اچھی طرح پہچانتا ہے اور اس کے اٹل قانون توحید کو کما حقہ سمجھ جاتا ہے جس کی بدولت کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ جیسا کہ فضل العالم والی حدیث بخوبی ثابت کر رہی ہے بہرحال علم ایک بے بہا اور غیر فانی دولت ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

علم کی دولت ہے ایسی لازوال
جس کے آگے گنج قارون کیا ہے مال

عالم باعمل کی فضیلت قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی عالم ہی خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اگرچہ کوئی عالم بظاہر حقیر و ذلیل نسب سے ہی کیوں نہ ہو وہ معزز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جاہل آدمی کتنے ہی بڑے خاندان سے تعلق رکھتا ہو پھر بھی لوگوں کے نزدیک حقیر و ذلیل شمار کیا جاتا ہے۔

مسلمانو! خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو اور اپنے بچوں کو بھی علم سکھاؤ تم کو جتنا علم ہے اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی علم کی طرف متوجہ کرو۔ بغیر عمل کے علم بے پروبال ہے۔

ہدایۃ الوریٰ الیٰ اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ

(از مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

اس زمانہ میں بعض علماء اہل الرائے نے فتوے دے رکھا ہے کہ نماز جمعہ دیہات والوں پر فرض نہیں اور اگر کوئی گاؤں میں ادا کرے تو وہ بعد نماز جمعہ کے احتیاطی چار رکعت ظہر پڑھے۔ میں کہتا ہوں کہ ادلہ صریحہ صحیحہ باعلیٰ صورت منادی ہیں کہ نماز جمعہ اوپر ہر مکلف کے بدوں مستورات کے ہر حالت میں بدون سفر و مرض و غلامی ہر جگہ میں شہر ہو یا گاؤں یا کوئی اور آبادی خواہ جنگل میں ہو یا پانی کے کناروں پر اور حاکم مسلمان ہو یا کافر جماعت کے ساتھ فرض ہے اور جماعت کے لئے دو آدمی کافی ہیں۔ ایک امام اور ایک مقتدی۔ جیسا کہ نمازوں میں ایک مقتدی کے ساتھ جماعت منعقد ہو جاتی ہے۔ اور جمعہ کے تارک کے حق میں وعید شدید وارد ہوئی ہے جیسا کہ کتب حدیث میں بسط موجود ہے بھلا اس امر قرآنی سے جو متناول ہر فرد مومن ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع زیادہ دلیل اور حجت واضح تر اور کیا ہوگی۔ اسمیں کوئی تخصیص شہر کی نہیں بلکہ عموم امکنہ کی مفید ہے۔ اور نیز اس آیت میں تمام مومنین مخاطب ہیں خواہ شہر میں ہوں یا گاؤں میں یا جنگل میں یا پانی کے کناروں پر فرض جہاں آبادی ہو وہاں ہی نماز جمعہ فرض ہے اور جماعت دو آدمی سے منعقد ہو جاتی ہے کوئی چالیس اور تیس کی حد نہیں۔ اور اس آیت میں ان شرائط کا جن کی فقہا نے کتب فروع میں تفصیل کی ہے اور صحت جمعہ کے لئے ان کو شرط ٹھہرایا ہے کہاں ذکر ہے اور اگر ان شرائط کا کسی حدیث صحیح میں جو صالح احتجاج ہو اور عموماً کتاب اللہ کی تخصیص بھی کر سکے ذکر ہے تو وہ حدیث کہاں ہے۔ ایسی حدیث متواتر یا مشہور چاہئے۔ تب صالح تخصیص عموم کتاب اللہ ہوگی۔ جیسا کہ کتب اصول میں مصرح ہے اگر ایسی حدیث نہ ملے تو صحیح متفق علیہ ہی سہی اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو حدیث مرفوع ہی سہی جس کی ایک دو ائمہ مشہورین میں سے کسی نے تصحیح کی ہو بھلا ایسی دلیل کا وجود کہاں۔ الغرض اس آیت میں خطاب عام ہے تمام مومنوں کو خواہ شہری ہوں یا دیہاتی یا جنگل میں رہنے والے یا پانی کے کناروں پر بسنے والے۔ ہاں اگر دیہاتی اہل ایمان سے نہیں تو نہ پڑھا کریں۔ ہمارے بھائی حنفیہ کرام تو بہت کوشش کر رہے ہیں کہ یا ایہا الذین آمنوا سے دیہاتیوں کو خارج کر کے جمعہ کی فرضیت ان سے رد کی جاوے اور اگر بیع کے لفظ سے ہمارے بھائیوں نے شہر سمجھ رکھا ہے تو یہ باطل ہے اس لئے کہ یہاں بیع کا چھوڑنا اس لئے فرمایا کہ جمعہ کے وقت اگر بیع بھی مسلمان کر رہے ہوں تو چھوڑ کر آ جائیں خواہ وہ اپنے شہر میں ہو یا دیہات میں یا جنگل میں۔ اور اگر اس سے یہ مراد لی جاوے کہ بیع کرنے والوں پر ہی جمعہ فرض ہے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ جو اصحاب حرفت و پیشہ شہر میں ہیں ان پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ مثلاً سنار، بڑھئی، جولاہ و بنیے زراعت پیشہ یا درزی یا مولوی لوگ جو دکاندار نہیں یا اور کسب کرنے والے مثلاً کاتب یا لوہار یا ٹھیکہ دار یا تمام ملازم سرکار جو شہر میں

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۴)

گذشتہ ہفتے سے مدینہ طیبہ کے حرم ہونے کی بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین بقیہ بحث پڑھیں جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

چنانچہ در مختار فقہ حنفیہ مسلمہ مستندہ مولوی نعیم الدین نے ص۱۵۹ میں مرقوم ہے۔ لاحرم للمدینۃ عندنا یعنی مدینہ حرم نہیں ہے ہمارے نزدیک اسی طرح دیگر کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔ پس کس گھڑے میں ہیں مولوی نعیم الدین جن کا بڑے زور سے فیضان رحمت میں یہ دعویٰ ہے کہ میں اہلسنت و جماعت مقلد حنفی المذہب ہوں اور مجھ کو سوائے تقلید کے اور چارہ نہیں۔ اور فرائد النور ص۱۴۳ میں دو سروں کو نمائش کرتے ہیں کہ فقہ حنفی چھوڑنے شرم آنا چاہئے اپنی فقہ حنفی کی پیروی کیجئے!

حیف اس تقلید و کذابی پر جو احادیث حرم مدینہ طیبہ کی آڑ میں تقلید حنفی المذہب کی بھی ناک کاٹ دی اور مولانا شہید مرحوم کو مورد الزام بیہودہ کا اہتمام لگا کر سب و شتم روافض سے بھی زائد کیا گیا۔ جو فی الواقع در پردہ امام الاعظم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر شرک عائد کیا گیا۔ معاذ اللہ تعالیٰ من ھذا الجبن و الخبث

ع چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

حالانکہ حقیقت میں جن مقامات کا حرم محترم ہونا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے جس طرح قبروں چلوں تھانوں کے مقامات پرستش کے مرادہ دوالی مزارات کو مثل حرم پاک خانہ کعبہ کے کر لینے کو تقویۃ الایمان میں ارشاد فرمایا گیا ہے وہ بیشک داخل شرک ہیں۔ بخلاف مدینہ طیبہ کے کہ حرم محترم ہونا احادیث صحیحہ سے منصوص ہے۔

قولہ ص۱۵۱۔ یہ تو ان بدنصیبوں کو کیا معلوم ہوگا روضہ طاہرہ کعبہ مکرمہ بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ علامہ عابدین شامی رد المحتار ج ۲ ص۲۹۳ میں فرماتے ہیں۔ قال الکعبۃ افضل من المدینۃ ما عدا القبر الشریف الا ذکر و کذا الضریح افضل من المسجد الحرام وقد نقل القاضی عیاض وغیرہ الاجماع علی التفضیل حتی علی الکعبۃ و ان الخلاف فیما عداہ و نقل عن ابی عقیل الحنبلی ان تلک البقعۃ افضل من العرش وقد وافقہ السادات البکریون علی ذلک حتی روضہ پاک کا یہ مرتبہ ہے مکی زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا شرک بتایا جائے خدا کی پناہ!

اقول۔ پھر اسی غرض تشکیک کے لئے تو مولوی نعیم الدین نے روضہ طیبہ کو کعبہ مکرمہ و مطہر اور عرش معلیٰ سے افضل بتا کر اس کے سامنے دعا کرنا مرادیں مانگنا بتایا اور اس کے خلاف کہنے والوں کو بدنصیب کہا حالانکہ یہ وہ شرک ہے جس کے متعلق جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر فرمایا۔ اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ رواہ مالک فی الموطا ص۹۲۔ یعنی اللہ نہ بنا دیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہو اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر جنہوں نے کر لیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں اور خود مولوی نعیم الدین نے بھی اپنے رسالہ اسواط العذاب ص۲۰ میں لکھا۔

چھٹی حدیث میں اس سے بھی زیادہ صراحت ہے کہ ارشاد فرمایا میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے اللہ کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنایا۔ اس حدیث نے بتایا کہ قبروں کو مسجد بنانے کے یہ معنے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے یا کم از کم انہیں قبلہ بنا کر ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔ اور اسی وجہ سے حضور نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی اور اس سے اپنی امت کو باز رہنے پر غضب فرمایا یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر مومن قبر کی عبادت کو شرک جانتا ہے۔

معاذ اللہ کون مومن ہوگا کہ قبر کو معبود بنائے انتہیٰ حالانکہ برخلاف اس کے یہ امر بدیہی مثل آفتاب روشن ہے کہ مسلمان بدعتی قبروں کو سجدے طواف نذر و منت چڑھاتے مرادیں مانگتے ندائیں کرتے ہیں جس طرح مولوی نعیم الدین نے بھی قبر کے سامنے تقویۃ الایمان کی ضد میں مرادیں مانگنے کو شرک نہ ٹھہرایا معاذ اللہ منہ۔

پھر جبکہ ائمہ کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ کیونکہ حرم محترم جانب اللہ تو دونوں ہی ہیں اور افضلیت بھی من وجہ دونوں میں ہے۔ بلکہ طائف کے جنگل وج کو بھی حدیث میں حرم فرمایا ہے مگر جمہور ائمہ اس جانب ہیں کہ مکہ مکرمہ افضل ہے اور بعض اس طرف ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص۴۴۴ میں فرماتے ہیں:۔

فی مکۃ و المدینۃ ایتھما افضل و مذھب الشافعی و جماھیر العلماء ان مکۃ افضل من المدینۃ و ان المسجد مکۃ افضل من مسجد المدینۃ۔ قال اھل مکۃ و الکوفۃ و الشافعی و ابن وھب و ابن حبیب انما لکیان مکۃ افضل۔

اور امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ جن کو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیاء ص۱۰ میں شیخ المشائخ قاضی القضاۃ اوحد الحفاظ و الرواۃ لکھا ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۴۲ میں فرماتے ہیں۔

قولہ الا المسجد الحرام۔ واستدل بھذا الحدیث علی تفضیل مکۃ علی المدینۃ لان الامکنۃ تشرف بفضل العبادۃ فیھا علی غیرھا مما تکون العبادۃ مرجوحۃ وھو قول الجمہور۔

اور پارہ ۷ ص۲۳۳ و ص۲۳۴ میں فرماتے ہیں:۔

ان بعض البقاع افضل من بعض ولم یختلف العلماء فی ان المدینۃ فضلا علی غیرھا و انما اختلفوا فی الافضلیۃ بینھا و بین مکۃ۔ لکن لا یلزم من حصول افضلیۃ المفضول فی شیء من الاشیاء ثبوت الافضلیۃ لہ علی الاطلاق۔

پھر خود رد المحتار فقہ حنفی مسلمہ مولوی نعیم الدین کی

ج ۲ ص ۱۹۱ مصری میں مرقوم ہے۔

وفی آخر اللباب وشرحہ اجمعوا علی ان افضل البلاد مکۃ والمدینۃ زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً واختلفوا ایھما افضل فقیل مکۃ وھو مذھب الائمۃ الثلاثۃ والمروی عن بعض الصحابۃ وقیل المدینۃ وھو قول بعض المالکیۃ والشافعیۃ وھو مروی عن بعض الصحابۃ۔

اور مولوی احمد رضا خان صاحب ملفوظات حصہ دوم ص ۸ میں مرقوم ہے۔

عرض حضور مدینہ طیبہ میں ایک نماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکہ معظمہ میں ایک لاکھ کا اس سے مکہ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے ارشاد جمہور حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مدینہ طیبہ افضل ہے۔

پس خلاف جمہور ائمہ کے بعض مالکیہ میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کے قول کی بنا پر جو اسی اختلاف افضلیت کی فرع ہے ضریح الاقدس کو بلاخلاف بتانا کیونکر صحیح ہوگا۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص ۶۲۳ میں مرقوم ہے

استثنی عیاض البقعۃ التی دفن فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحکی الاتفاق علی انہ افضل البقاع وتعقب ان ھذا لایتعلق بالبحث المذکور لانہ محلہ مایترتب علیہ الفضل للعابد وسبب تفضیل البقعۃ التی ضمت اعضاء الشریفۃ انہ روی ان المرء یدفن فی البقعۃ التی اخذ منہا ترابہ عندما یخلق رواہ ابن عبد البر فی اواخر تمہیدہ ومن طریق عطاء الخراسانی موقوفا وعلی ھذا فقد روی الزبیر بن بکار ان جبرئیل اخذ التراب الذی خلق منہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تراب الکعبۃ فعلی ھذا فالبقعۃ التی ضمت اعضاءہ من تراب الکعبۃ فیرجع الفضل المذکور الی مکۃ ان صح ذلک واللہ اعلم۔

اور ردالمحتار ج ۲ ص ۲۵۶ میں مرقوم ہے۔

وقد صرح التاج الساکی بتفضیل الارض علی السموات لحلولہ صلی اللہ علیہ وسلم بہا۔ وقال النووی الجمہور علی تفضیل السماء علی الارض۔

پس مطابق روایت امام ابن عبد البر و زبیر بن بکار رحمہما اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر زمین مکہ مکرمہ سے مخلوق ہوا اور مدفن مبارک مدینہ طیبہ ہیں بہرحال دونوں مقامات متبرکات کی افضلیت من وجہ متحقق ہے اور حسب تصریح علامہ شامی کے بقول جمہور ائمہ تفضیل سماء علی الارض ثابت ہوکر فضیلت عرش اعظم بھی واضح ہو گئی۔

مگر حیف ہے مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تبراگوئی پر کہ اس بناء اختلاف بقول بعض کے اپنی مرادیں مانگنے کے نشہ شرکیات میں جمہور اکابر ائمہ کرام رحمہم اللہ جن میں بقول امام نووی اہل کوفہ اور بقول شیخ الطائفہ مولوی صاحب بریلوی جمہور حنفیہ بھی ہیں سب کو بدنصیب قرار دیکر خود اپنی بدنصیبی سے مولوی نعیم الدین نے اپنی دنیا اور آخرت تباہ کی۔

قولہ ص ۱۵ ردالمحتار ج ۲ ص ۲۵۷ میں ہے

وان یاتی القبر لکریم فیسلم ویدعو ویسال اللہ الخ۔ خلاصہ یہ کہ رخصت کے وقت حاضر ہوکر سلام عرض کرے اور دعا کرے۔ یہ تو فقہ کی عبارت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ تقویۃ الایمان والے کا شرک تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تعلیم فرمادیا وہ آستانہ پاک کے سامنے دعا کرنے کو شرک بتارہا ہے۔ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمٰعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں کہ یہ تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں ملخصاً بلفظہ۔

اقول۔ ردالمحتار کی عبارت ہے جس میں مزار مبارک پر عرض سلام کے بعد دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے صراحتاً مرقوم ہے مگر مولوی نعیم الدین نے بلاترجمہ مجملاً فریبانہ یا طفلانہ خلاصہ نکالا کہ اور دعا کرے جس طرح خود اوپر تصریح کی کہ زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا پس اگر یہ شرکیہ روگ نہ ہوتا تو صاف مطابق اصل کے ترجمہ کیا جاتا کہ دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے کرے پس یہ ہے ہذیانات نعیمیہ کی خفیہ فریب کاری۔ علی ھذا آیت وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا الخ پارہ ۵ سورہ نساء کا حکم جو بزمانہ حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھا نہ بعد وفات شریف۔ خود مولوی نعیم الدین کی مسلمہ مستند بوارق بدایونی ص ۲۲۹ میں اس کا ترجمہ مرقوم ہے۔ اور ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا اگر آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور بخشواتا ان کو رسول تو اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان:

یعنی اگر وہ اپنے نفاق پر نادم ہوکر رسول کے پاس آتے اور خود بھی اللہ سے اپنی مغفرت چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی دعا مانگتا تو اللہ ان کی دعا قبول فرما لیتا۔ کیونکہ منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچایا تھا اس لئے حاضر ہونے کو شرط فرمایا گیا۔ یہی اس آیت کا سیاق وسباق ہے چنانچہ تفسیر مظہری ص ۹۳۶ میں مرقوم ہے۔

ای المنافقون بالنفاق والتحاکم الی الطاغوت تائبین بالاخلاص بالتوبۃ من النفاق واعتذروا الی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاخلاص۔

پس مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمٰعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں؟

کس قدر ظلم اور بے انصافی ہے کیونکہ مولانا شہید مرحوم کا یہ فرمانا کہ کسی قبر کی چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مرادیں مانگے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے؟ بلاشبہ حق ہے جس طرح علامہ شامی جو مولوی نعیم الدین کے بڑے مستند ہیں ردالمحتار جلد ۲ ص ۱۱۴ ایضاً مصری ص ۱۳۹ میں فرماتے ہیں کہ جو اکثر عوام مزارات پر

فتاویٰ

س ۱۶۱ } کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے جوتا پہن کر نماز پڑھی اگر پڑھی تو کا ہے کا ہے پڑھی یا ہمیشہ پڑھی؟ (عل از سری نگر کشمیر)

ج ۱۶۱ } جوتا مثل کپڑے کے ہے۔ پاک ہے تو بے اختلاف نماز جائز ہے ناپاک ہے تو بالاتفاق ناجائز اس لئے آنحضرت نے کا ہے پاک جوتے میں نماز پڑھی ہے حضرت انسؓ سے سوال ہوا کہ کیا آنحضرت نعلین سمیت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس نے کہا ہاں پڑھ لیا کرتے تھے (بخاری) مسئلہ تو یہی ہے لیکن جہاں اس پر عمل کرنے میں تفرقہ پیدا ہوتا ہو وہاں اس فعل کو بحکم ۔۔۔ ترک کر دینا بھی سنت ہے۔ کیونکہ فساد اور تفرقہ حرام ہے نیکیوں کو برباد کرنے والا ہے (ثنا اللہ القدم)

س ۱۶۲ } زید بعد نماز جمعہ چار رکعت پڑھتا ہے اس مقصد سے کہ اگر نماز جمعہ میں کسی قسم کا بھول ہو تو وہ نماز جمعہ کی۔ لے یہ چار رکعت ظہر کی ہو جائے گی یہ چار رکعت احتیاطاً پڑھتا ہے۔ آیا یہ پڑھنا زید کا از روئے قرآن و حدیث صحیح ہے یا غلط؟ (سائل ثناء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۸۰۶ ضلع مالدہ)

ج ۱۶۲ } غلط خلاف سنت ہے

س ۱۶۳ } گائے کی قربانی قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۳ } قرآن مجید میں قربانی کا نام نسک ہے اور نسک کی بابت فرمایا ہے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (پ ۱۷۔ ع ۱۲)

یعنی ہر ایک امت کے لئے ہم (خدا) نے قربانی کا حکم دیا ہے تاکہ اللہ کا نام ذکر کریں انعام کی قسم کے چار پاؤں پر۔ لغت کی رو سے گائے انعام میں داخل ہے علی الابل والبقر والغنم۔ گائے کا نام خاص کر نہیں ذکر کیا۔ کیونکہ انعام بولنے سے گائے اس میں آجاتی ہے اس لئے یہ مسئلہ مسلمانوں میں بلا اختلاف مروج ہے۔

س ۱۶۴ } پیروں کا ماننا از روئے قرآن و حدیث ثابت ہے یا نہیں۔ ایک حنفی مولوی مالدہ کا کہتا ہے کہ پیروں کا ماننا قرآن سے ثابت ہے دوسری وجہ پیر کا ماننا یہ ہے کہ آج اگر کسی کا کوئی مقدمہ پیش ہو تو بغیر وکیل کے مقدمہ ہو نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ پیر ہمارے گناہ اللہ تعالیٰ سے وکالت کر کے بخشوا دینگے۔ آیا قرآن کریم و حدیث صحیح سے ماننا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۴ } قرآن شریف میں رسول علیہ السلام کو ہادی، مرشد اور رہنما بنانے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (پ ۳۔ ع ۱۲) میری (رسول اللہ کی) پیروی کرو خدا تم سے محبت کریگا

س ۱۶۵ } (الف) کیا حدیث من مات و لیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ (مسلم) صحیح ہے؟ (ب) فی زمانہ قابل عمل ہے یا نہیں؟ (ج) اگر نہیں تو کیوں کوئی نص صریح یا احادیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانع ہیں؟ (د) اگر حدیث مذکور قابل عمل ہے تو امام و سردار کی کیا شرائط ہیں جو ملت بیضا محمدیہ میں ہے یا نہیں؟

(ابو الحسان محمد سلیمان باون ریاست نابھہ)

ج ۱۶۵ } (الف تا ج) (۱) صحیح ہے۔ (۲) غیر منسوخ ہے تفصیل یہ ہے کہ امام شرعی اصطلاح میں نبی کو اور نبی کے بعد دوسرے درجہ میں اسلامی بادشاہ کو کہا جاتا ہے جیسے ارشاد ہے الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (امام کے حکم کے ماتحت جنگ کی جاتی ہے) اس حدیث کا مطلب بیعت سیدھا اور سیاسی پیچیدگیوں سے بالکل صاف ہے یعنی امام بصفت مذکورہ کسی ملک میں برسر حکومت ہو جس کا حکم نافذ ہو۔ اس ملک میں رہنے والا کوئی شخص اس کی بیعت اطاعت سے الگ رہے اور اسی علیحدگی میں مر جائے تو وہ شخص گمراہی میں مریگا کیونکہ اس نے بڑی نعمت کی ناشکری کی۔ لیکن جس ملک میں کوئی شخص ایسا امام نہ ہو وہاں دوسری حدیث کا اثر داخل ہوگا۔ اذا لم تکن جماعۃ ولا امام (بخاری) وہاں انفرادی زندگی گزارنے کا حکم ہے۔ کیونکہ عدم امام کے وقت تفرق انضمامی ہو کر مسلمان بلکہ سارے انسان مختلف گروہوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ارشاد ہے فاعتزل تلک الفرق کلھا۔ ان سب پارٹیوں سے الگ ہو رہنا۔

نتیجہ ہماری اس تشریح کا نتیجہ یہ ہے کہ اہل عرب پر اس حدیث کا حکم نافذ ہے کیونکہ وہاں امیر اور امام منفذ احکام موجود ہے (ایدہ اللہ بنصرہ) ہم اہل ہند کے لئے دوسری حدیث واجب العمل ہے۔ ہاں نصب خلیفہ کرنے کے مکلف ہم بھی ہیں۔ کتب عقائد میں یہ مسئلہ بالتصریح لکھا ہے شرح عقائد وغیرہ ملاحظہ ہو۔ رہے آج کل کے امام اور امیر سو یہ لوگ بطور امیر جزکے ہیں ایسے امیر جسقدر بھی ہوں حرج نہیں۔ ان کی اطاعت خاص افراد پر خاص کاموں میں ہے اس سے بڑھ کر نہیں جو ان میں سے خود یا اس کا کوئی حواری اس سے زیادہ کا دعویٰ کرتا ہے وہ اپنی حد سے تجاوز کرتا ہے جس کا وہ عند اللہ جواب دہ ہوگا۔

س ۱۶۶ } (الف) (۱) امام و سردار کیلئے محض شرط قریشیت ہی ہے یا ما اقاموا الدین بھی؟ (ب) اگر قریش ما اقاموا الدین نہ پایا جاوے تو دوسری قوم میں بلحاظ ما اقاموا الدین امام و سردار ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۱۶۶ } (الف و ب) قسم اول کے لئے اگر لائق قریشی مل سکے تو قریشیت بہتر ہے نہ ملے تو جو شخص بھی لائق ہو۔ الائمۃ من القریش خبر ہے انشا نہیں فافہم۔ دوسری قسم کے لئے قومیت کوئی شرط نہیں صرف لیاقت شرط ہے

نوٹ ۔ جو لوگ ضرورت زمانہ بتا کر نالائقوں کو قابل کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جوان لڑکی کی شادی کسی ناقابل شخص سے کر دے۔ ایسی شادی پر ولیمہ کی دعوت چاہے کتنی ہی شان و شوکت سے ہو مگر اغراض شادی کے لحاظ سے بالکل بے سود اور نفی کے درجے میں ہے۔

س ۱۶۷ } اگر کوئی قریش یا عوام الناس حدیث نمبرا کے بوجہ تغافل و تجاہل عامل نہ ہوں تو حدیث مذکور بالا کو زندہ کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جاوے اگر نہیں تو کیوں؟

ج ۱۶۷ } زبان سے ترغیب اور تبلیغ کرنا۔

س ۱۶۸ } جماعت بلا امام و سردار کے بھی جماعت کا حکم رکھتی ہے یا نہیں؟ (ابو الحسان محمد سلیمان ریاست نابھہ)

ج ۱۶۸ } امام بخاری تو ایسی صورت میں جماعت کی

متفرقات

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق اطلاع

ثنائی برقی پریس امرتسر میں کام کرانے یا کسی امر کے دریافت کرنے کے متعلق جو صاحب خط و کتابت کریں وہ براہ راست منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر ہال بازار کے نام سے کیا کریں۔ دفتر اہلحدیث اور پریس مذکور کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے احباب کے ان کے خطوط کئی دفعہ پڑے رہتے ہیں جس سے ان کا حرج ہوتا ہے۔ لہذا نوٹ کریں کہ آئندہ اخبار اہلحدیث کے متعلق دفتر اہلحدیث میں لکھیں۔ اور پریس کے متعلق مراسلت یا ارسال زر وغیرہ پریس کے پتہ پر کیا کریں۔

نامہ نگار احباب | بعض احباب ایک ہی کاغذ پر کئی ایک باتیں لکھ دیتے ہیں مثلاً مضمون کے ساتھ کسی کتاب کی فرمائش یا کسی پرچہ کے نہ پہنچنے کی شکایت یا کسی مرد کی وفات کی اطلاع۔ ایسا کرنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آئندہ کو ہدایات الگ الگ کاغذ پر لکھا کریں۔ چاہے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر لکھیں۔ لیکن ہر ایک مضمون الگ ہو مثلاً شکایتی کاغذ الگ۔ اطلاعی الگ۔ فرمائشی الگ وغیرہ

تلاش عزیز | ابو حفص اسد حسن داجل کہاں ہیں جس کسی صاحب کو علم ہو وہ براہ مہربانی راقم کو اطلاع دیں۔ (عبدالعزیز خالد از سیالکوٹ میانہ پورہ مسجد شیخاں)

یاد رفتگان | آہ! مولوی سلطان احمد لاہوری جماعت اہلحدیث کے پرانے رکن، اشاعت سنت میں سرد و گرم آزمودہ، ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ! مرحوم بڑے عیالدار تھے متعدد صلبی بیٹے بیٹیاں اور نبیرے نواسے چھوڑ گئے۔

ایضاً | ایک نوجوان صالح عبدالجلیل اولاد اور دو بیویاں چھوڑ کر فوت ہوگئے۔ (خطیب محمد ایوب از سکندر آباد دکن)

ایضاً | میری بہن خیرالنساء عمر پچاس سال فوت ہوگئی۔ انا للہ! (محمد ثناء اللہ خریدار اہلحدیث ضلع مالدہ)

اہلحدیث | ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

معاونین اہلحدیث | کو "اہلحدیث" کی بقا کے لئے اس کے دائرہ اشاعت کو حتی الامکان وسعت دینی چاہئے تاکہ توحید و سنت کی صدا بلند ہو۔ اس میں طرفین کا فائدہ ہے۔ اس لئے ہر ایک خریدار ایک ایک نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمسایہ اقوام اپنی اشاعت کے لئے بہت کچھ کر رہی ہیں مگر افسوس ہے کہ جس جماعت کا کام ہی صرف توحید و سنت کی اشاعت تھا وہ آج کل بالکل خاموش ہے۔

مدرسہ علوم القرآن مدینہ منورہ | کی جو رقوم دفتر ہذا میں بمد امانت جمع ہیں ان میں سے مورخہ ۲۹۔ جولائی ۳۵ء کو مبلغ ساٹھ روپیہ بدست مولوی عبدالرحمن صاحب آزاد سفیر مدرسہ مذکور ساکن گوجرانوالہ کو دیئے گئے۔

مقدمات میں کامیابی | احناف کی طرف سے جماعت اہل حدیث کیندڑہ پاڑہ ضلع کٹک پر جو مقدمات دائر تھے ان میں جماعت اہل حدیث کو تین عدالتوں سے فتح نصیب ہوئی الحمد للہ۔ مگر اب مخالفین نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ اس لئے اس کی پیروی بھی لازمی ہے سابقہ روپیہ فراہم شدہ خرچ ہو چکا ہے اب آخری منزل باقی ہے۔ اصحاب خیر اس دفعہ بھی امداد فرمائیں۔

راقم میر محمد شریف امین و خازن انجمن اہل حدیث کیندڑہ پاڑہ ضلع کٹک

ایضاً | احناف نے ہم پر دو فوجداری مقدمات دائر کر رکھے تھے۔ جن میں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے اب ہمارا ایک مقدمہ ان پر دائر ہے۔ ناظرین اس میں کامیاب ہونے کی دعا کریں۔ عبدالغنی اینڈ برادرز رتلام

قانون مسجد | جو اردو و انگریزی میں بصورت کتاب چھپا ہوا ہے۔ اس کی مقدمہ مذکور میں اشد ضرورت ہے جس کسی صاحب کے پاس ہو ضرور بھیج دیں۔ کار ثواب ہے۔ (عبدالغنی مذکور)

تلاش معاش | احقر مدرسہ دیوبند کا فارغ التحصیل اور الہ آباد یونیورسٹی کا عالم بھی ہے۔ درس تدریس سے بخوبی ماہر ہے۔ ضرورت مند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (ابو عرفان محمد سلیمان بہاری موضع چھندوارہ ڈاک خانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ)

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداران کو حسب اعلان مورخہ ۱۹۔ جولائی اخبار اہلحدیث کے وی پی بھیجے گئے۔ اب مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بہت جلد ارسال کر دیں۔ ورنہ وی پی کے واپس موصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کر کے اخبار بھیجنا بند کر دیا جائیگا

۴۸۵۹-۳۲۵۷-۴۳۳۴-۴۵۳۵-۵۳۲۹

۷۵۴۵-۸۵۱۸-۸۵۳۹-۸۵۴۷-۸۵۶۸

۹۸۹۰-۹۹۷۷-۱۰۳۴۵-۱۰۶۸۲-۱۰۹۵۱

۱۰۹۷۳-۱۱۲۰۱-۱۱۴۳۴-۱۱۵۹۰-۱۱۴۸۹

۱۱۹۹۱-۱۱۶۹۸-۱۱۴۹۹-۱۱۶۰۹-۱۱۵۰۳

قیمت جلد بھیجیں | مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت ختم ہوئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔ کئی دفعہ یاددہانی کرنے کے باوجود تا حال وصول نہیں ہوئی اس لئے آخری اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۵۔ اگست تک قیمت ضرور بھیج دیں ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۸۱۳-۹۳۴۹-۹۹۲۴-۷۴۵۳-۸۹۷۰

۹۰۱۹-۹۲۴۴-۹۹۹۱-۱۰۳۱۴-۱۰۴۵۰

۱۱۵۳۰-۱۰۵۴۸-۱۱۱۹۲-۱۱۳۱۳-۱۱۵۰۲

۱۱۹۰۲-۱۱۹۳۳-۱۱۹۵۹-۱۱۹۹۰-۱۱۹۹۷

۱۱۹۹۸-۱۱۹۷۳

مضامین آمدہ | عبدالعزیز۔ صوفی محمد عالم۔ محمد سلیمان عبدالعزیز ناگی۔ محمد عابد۔ مقصود حسن۔

غیر مقبولہ | تعلیم شریعت۔

جلسہ دستاربندی | مدرسہ محمدیہ ننکر گوڈیار کا جلسہ ۱۰۔ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ کو منعقد ہوا۔ جس میں دو فارغ التحصیل طلباء مولوی محمد انور و مولوی عبدالرحیم کو مدرسہ کی طرف سے دستاربندی کرائی گئی۔ (سیکرٹری مدرسہ)

جنازہ غائب | مسجد اہل حدیث حیدرآباد دکن میں ڈاکٹر حمید اللہ فاروقی اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کا جنازہ غائب پڑھا اور دعائے مغفرت کی۔ (یونس خان رئیس و ناظم نسیم علیگڑھ)

ملکی مطلع

ملک حجاز پر مسلم مہربانوں کی نظر

یورپ میں مذہبی اور اخلاقی ہر قسم کے عیب ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ دنیا کے سارے مذہب بالاتفاق جن کاموں کو برا جانتے ہیں وہ آج یورپ میں پائے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی یورپین قومیں ترقی پر ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے ملکی کام پر ہر طرح متفق ہیں۔ ان میں بھی پارٹیاں ہیں مگر جو پارٹی برسر اقتدار آتی ہے دوسری جو ابھی کل تک برسر حکومت تھی وہ آج کی برسر حکومت جماعت کی مدد نہ کریگی تو مخالفت بھی نہ کریگی۔ اس لئے تنازع کی صورت پیدا نہیں ہوتی ہم ایشیائیوں خاصکر مسلمانوں میں یہ وصف نہیں۔ ان میں عام طور پر یہ پایا جاتا ہے کہ مخالف پارٹی برسرکار پارٹی کے کام میں خلل اندازی کرتی ہے۔ اور کچھ نہ ہو تو اپنے حریف کو بدنام کرنے سے تو باز نہیں رہتی۔

اس میں شک نہیں کہ ملک حجاز (حرمین شریفین) مسلمانوں کا مشترک ملک ہے گو وہاں حکومت کسی قوم کی ہو مگر روحانی تعلق سب کو برابر ہے۔ اس لئے جن دنوں ترکوں کی حکومت تھی سب مسلمان عملی ہمدردی کرتے تھے۔ مگر جب سے نجدی قوم کو خدا نے خدمت مقامات مقدسہ سپرد کی ہے ہندوستان کے قبہ پسند حضرات لگاتار مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے کہ انتظام اچھا نہیں؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ نجدیوں نے توحید کے کہنے میں تمام بتے گرا دیئے جو توحید میں خلل انداز تھے۔ جہاں مسلمان غیر اللہ کے آگے سربسجود ہوتے تھے۔ پس اس فعل پر ساری خفگی ہے ہمارا معاصر اخبار "سیاست" لاہور اس مخالفت میں پیش پیش ہے چنانچہ اسی اخبار کی تحریک سے کانپور میں چند بریلوی خیال کے قبہ پسند علماء کرام نے جمعیۃ العلماء کے نام سے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

"مرکز اسلام کو خطرۂ عظیم"

مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ملک حجاز و نجد ابن سعود اور انگریزی کمپنی کے معاہدہ تعدین پر کامل غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ معاہدہ مرکز اسلام حرمین شریفین کے لئے ایک شدید سیاسی خطرہ ہے اور اس جلسہ کی رائے میں حجاز کی مذہبی و سیاسی آزادی میں صریح مداخلت ہے اور اس لئے اس سے مذہب و سیاست کے خلاف جو خطرناک نتائج برآمد ہونگے ان کی ذمہ داری معاہدہ کرنے والے فریقین پر عائد ہوگی۔ پس یہ جلسہ اس معاہدہ کے برخلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور اس کے خلاف ایک موثر و مبلغ لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے یہ قرار دیتا ہے کہ اس معاہدہ کی اردو و انگریزی کاپیاں ممبران اسمبلی و اراکین کونسل اور ہندوستان و مشرق کے علماء و زعماء کے نام بھیج کر استصواب رائے کیا جائے اور اس کے بعد ایک اہم کانفرنس میں جس میں ہر خیال کے مسلمان شریک ہوں اس معاہدہ کے خلاف عملی کاروائی کرنے کے لئے موثر قدم اٹھایا جائے"

(سیاست لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء ص)

اہلحدیث کاش ہمارے معزز علماء اس معاہدہ کو خود دیکھتے اور اس کے الفاظ نقل کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس معاہدہ میں حرمین شریفین داخل ہی نہیں۔ پہاڑوں میں پٹرول اور تیل وغیرہ کی تلاش کا ٹھیکہ ایک امریکن کمپنی کو دیا گیا ہے وہ بھی ماورائے حجاز۔ اس پر ان لوگوں کو رنج کیوں ہے؟ رنج اس لئے ہے کہ عرب کے پہاڑوں سے اگر یہ چیزیں مل گئیں تو حکومت نجدیہ کو بڑی قوت حاصل ہوگی جو ان برادران اسلام کو ناگوار ہے کیونکہ ان کا اصول تو رہی ہے۔ جو کسی عربی شاعر نے اپنی قوم کا حال بیان کرتے ہوئے بتایا ہے ؎

صُمٌّ إِذَا سَمِعُوا خَيْرًا ذُكِرْتُ بِهِ
وَإِنْ ذُكِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَهُمْ أَذِنُوا

میری قوم جب میری کوئی اچھی بات سنتی ہے تو کان سے بہری ہو جاتی ہے اور جب کوئی برائی سنتی ہے تو ہمہ تن گوش ہو جاتی ہے۔

اس جماعت کی نیک نیتی کا ثبوت اتنا ہی کافی ہے کہ جب حکومت حجاز کی یمنی حکومت (جو زیدی فرقہ کی ہم شیعہ ہے) سے جنگ چھڑ گئی تو اہل سنت والجماعت کے یہ ارکان اس کے متمنی تھے کہ نجدیوں کو شکست ہو۔ کیوں؟ اس لئے کہ

ہم نہ تو نہیں اپنے مطلب کو نہ پہنچیں پر خدا
یہ نہ منظور ہے کہ مطلب غیر کا پورا ہوا

آخر جو ہوا دنیا نے دیکھ لیا۔ اب جو تجویز یہ حضرات کرینگے اس کا انجام بھی دیکھ لینگے۔ انشاءاللہ۔

ریاست مالیرکوٹلہ

پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے۔ موجودہ والی ریاست کے والد نواب ابراہیم علی خان صاحب بڑے نیک دل حاکم تھے۔ دو عالم مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (امرتسری) اور مولوی نظام الدین صاحب مرحوم ان کے مصاحب رہتے تھے۔ ریاست میں بالکل معمولی عملہ تھا۔ ایک تحصیلدار ایک عدالتی (حاکم) اور خود مرحوم۔ مگر امن لوٹ بس۔ محاصل کل اڑھائی لاکھ سالانہ تھے۔ نہ کوئی شراب کی دکان بھی نہ تھی۔ قمار بازی نہ عایا سب خوش و خرم تھی موجودہ نواب صاحب نے ریاست کو ترقی دی شراب کے ٹھیکے دیئے اور دکانیں جاری ہوئیں۔ سٹہ سے بڑی آمدنی ہوئی۔ قمار بازی کی اجازت ملی بے انتظامی اور فضول خرچی کے باعث ریاست مقروض ہوگئی۔ نواب صاحب کا وظیفہ مقرر ہوگیا۔ محاصل کی جانچ پڑتال کے لئے انگریزی حکومت نے ایک افسر مقرر کر دیا آج کل ریاست میں بڑا فساد ہے ہندوؤں نے (نمایندگی دشمن کے بھکانے سے) آرتی کرنا (گانا بجانا) نماز مغرب کے ساتھ ہی شروع کر دیا مسلمانوں نے فریاد کی۔ نواب صاحب نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے مسلمانوں کو نماز مغرب کے لئے مساجد میں جانے سے روک دیا۔ مسلمانوں نے اس حکم کو اپنے دین کی ہتک جان کر حکم عدولی کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان پٹے اور سینکڑوں داخل جیل ہوئے ابھی ان مظلوموں کی رستگاری کا فیصلہ نہ ہوا تھا کہ اخبارات میں خبر آگئی کہ نواب صاحب مع اہل و عیال ریاست

لہ بعد میں خبر آگئی کہ سب مسلمان رہا کر دیئے گئے اور آرتی کا وقت بعد

مالیر کوٹلہ چھوڑ گئے۔ ایسی حالت زار میں برقی خود گئے ہیں تو شان حکومت کے خلاف ہے اور اگر باشارہ حکومت اعلیٰ گئے ہیں تو اس شعر کا مصداق ہے ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

اٹلی اور ابی سینیا

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں ہم بتا چکے ہیں کہ بوجہ ہجرت اور ہم کو ابی سینیا (حبشہ) سے خاص تعلق ہے اس لئے اس کے حالات سے ہمیں دلچسپی ہے آج ایک مضمون کا اقتباس اس غرض سے درج کیا جاتا ہے۔ (اہلحدیث)

یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اگر ابی سینیا کے مختلف نسلی اور مذہبی طبقے متحد ہو کر اٹلی کا زبردست مقابلہ کریں تو اسے نہ صرف ایک طویل عرصہ کے لئے جدوجہد کرنی پڑے بلکہ اسے یہ جدوجہد نہایت ہی مہنگی پڑے۔ اس وقت ابی سینیا میں غیر ممالک اور خاصکر اٹلی کے خلاف بے اعتمادی اور بدگمانی کا زبردست جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور لوگوں میں اپنے وقار اور اپنی شان کو برقرار رکھنے کا حد سے بڑھ کر خیال ہے۔ تمام ملک متحد ہو رہا ہے۔ یہ اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ طویل جنگ میں یہ اتحاد قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ اٹلی کو اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کئی مشکلات پیش آئیں گی۔ جب تک ابی سینیا میں پھوٹ نہ ہو میگدالہ کی طرف ہماری پیشقدمی اور ایری ٹیرین میدان پر اٹلی کا قبضہ ناممکن ہے۔ مینلیک (شاہ حبش) نے اپنی زبردست شخصیت اور بے شمار سامان جنگ اور اپنی فوجی قابلیت کے باعث ابی سینیا کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر اپنا تسلط قائم رکھا۔ اس نے تمام مسلم اور غیر مسلم صوبجات کو متحد بنا کر ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر لی۔ اور خانہ بدوش قبائل کو اپنے ماتحت کر لیا۔ مگر اس کی موت کے بعد کئی موقعوں پر نفاق انگیز طاقتیں رونما ہوئیں۔ لیکن اگر اب بھی تمام ابی سینیا متحد ہو جائے تو اٹلی کو کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ابی سینیا کو فوجی سپاہیوں کی جو بہادری اور ہوشیاری میں اطالوی سپاہیوں سے کم نہ ہوں گے۔ کمی نہ ہوگی۔ البتہ اتنی تکلیف ضرور ہوگی کہ ابی سینیا میں ذرائع آمدورفت اچھے نہیں۔ اس لئے ایک مقام پر ایک لاکھ سے زیادہ فوجی سپاہیوں کا اکٹھا ہونا مشکل ہو جائیگا اور وہ بھی زیادہ عرصہ تک وہاں نہیں رہ سکیں گے کیونکہ مقامی خوراک کا ذخیرہ اس کے لئے ناکافی ثابت ہوگا۔

سامان جنگ اس کے علاوہ فوج کو صرف رائفلوں سے ہی مسلح کیا جا سکتا ہے اور وہ بھی پرانے نمونوں کی اور خراب حالت میں ہیں۔ موجودہ زمانہ کی رائفلوں اور مشین گنوں و دیگر سامان حرب کی ملک میں بہت کمی ہے۔ بارود وغیرہ کی بہم رسانی بہت محدود ہے۔ نیز ابی سینیا کے لوگ اتنے اچھے نشانہ باز بھی نہیں ان کی طبیعت جنگجو واقع ہوئی ہے مگر انہیں موجودہ زمانہ کے جنگی ہتھیاروں سے کام لینا نہیں آتا۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنی پرانی روایات پر ہی قائم رہے تو ان کے کامیابی حاصل کرنے کے امکانات بہت کم ہوں گے اور جب تک دشمن ملک غلطیاں نہ کرے ان کے لئے مشین گنوں اور رائفلوں کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائیگا۔ اطالوی افریقہ اور یورپ میں کئی لڑائیاں لڑ چکے ہیں اور وہ فن سپاہ گری کے ماہر ہیں۔ اور ابی سینیا کے محض چند ہزار سپاہی ایسے ہونگے جنہوں نے یورپین طرز کی فوجی تعلیم و تربیت حاصل کی ہوئی ہوگی ان کے لئے طویل عرصہ تک اپنی حفاظت کرنا مشکل ہوگا کیونکہ سامان جنگ اور رسد کی باقاعدہ بہم رسانی ناممکن ہوگی۔ لیکن اگر ابی سینیا کی فوج نے اکے دکے اور بے قاعدہ حملے کرنے شروع کر دیئے تو اطالوی فوج کا ایک جگہ پر ڈٹ کر لڑنا مشکل ہو جائیگا۔

اطالوی نقطۂ نگاہ اگر اس تمام معاملہ کو اطالوی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو کسی ایسی مہم کی جس کا جلدی سے فیصلہ ہو سکے کوئی توقع نہیں۔ چونکہ سڑکیں اور آمدورفت کے دیگر ذرائع خراب ہیں۔ اس لئے برسات کے موسم میں مہم کو جاری رکھنا اور بھی مشکل ہو جائیگا۔ اگر اٹلی کو چھوٹی ریلوے کے استعمال کا موقعہ مل جائے تو اس کا کام نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ لیکن اس حالت میں اسے اپنی بستیوں میں اپنے طاس قائم کرنے پڑیں گے۔ (پرتاپ لاہور ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء ص۱۱)

لاہوری مسلمان

تعزیہ مسجد شہید لاہور میں مسلمانانِ لاہور ناکام ہو کر آپس میں لڑنے لگ گئے۔ جماعت احرار کے خلاف عموماً ہر جگہ مخالفت اور بدگوئی کی جا رہی ہے۔ اخبار سیاست بلکہ احرار کا حامی اخبار "زمیندار" بھی احرار کے مخالف ہو گئے ہیں۔ انا للہ۔ ایسی صورت میں جتنی بھی ناکامی ہو قرآن مجید کی صداقت ہے۔ جس کا ارشاد ہے۔ لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ بعد کی خبر ہے کہ سب پارٹیاں متفق ہو گئی ہیں (خدا کرے)

سرکاری اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ اور ۲۱ جولائی کو گولی چلنے اور پولیس اور فوج کی جمعیت کے ساتھ لوگوں کی مڈبھیڑ سے جو اشخاص مقتول و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔ (۱) کرنل ربط سے کے راد منٹری ایم۔ سی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (چیئرمین) (۲) میاں عبدالعزیز بیرسٹر ایٹ لا (۳) خلیفہ شجاع الدین بیرسٹر ایٹ لا۔ (۴) خانصاحب میاں امیر الدین۔ (۵) مسٹر کے۔ ڈی۔ ایف۔ مورٹن۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ (سیکرٹری)

کمیٹی سول سرجن کے دفتر واقع کچہری روڈ لاہور میں روزانہ اپنا اجلاس کریگی اور جن اشخاص کو مقتولین و مجروحین کی تعداد کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تعطیلات کے علاوہ کسی روز ۹ اور ۱۱ بجے قبل دوپہر کے درمیان کمیٹی کے روبرو حاضر ہوں۔ پنجاب گورنمنٹ پہلے ہی اعلان کر چکی ہے کہ کوئی شخص جو خود زخمی ہو یا جو کمیٹی کے روبرو آئیگا اس پر مقدمہ نہیں چلایا جائیگا۔

مقتولین و مجروحین کی جو فہرست سررشتہ حکام کے پاس موجود ہے اس کا ملاحظہ صاحب سول سرجن کے دفتر میں معمولی اوقات دفتر کے اندر کیا جا سکتا ہے۔

لاہور　　فضل الٰہی
۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء　　ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

مومیائی ۲۴ ؎

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سِل دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو گرما اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ؏۔ آدھ پاؤ ؏۔ پاؤ بھر ۱۲؏ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر دینگل آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمایئے۔ (یکم جون ۱۹۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور۔ میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیج دیں۔ (۲۲ جون ۱۹۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیج دیں۔ (۲۰ جون ۱۹۳۵ء)

ملنے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

تمام دنیا میں بے مثل ۱۲؏

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ۵؏

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۷۵۵

یہ آنکھوں کی اکسیر و بہتر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیاں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، آنکھ جھپنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، تیز، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ ۵؏ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۵؏ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت ۱۰؏ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچ روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ ۱؏

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچ روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس ۳؏

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجریہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب جج صاحب بہادر عدالت خفیفہ بٹالہ

نمبر مقدمہ ۳۰۲ بابت ۱۹۳۵ء

لالہ گھنیا۔ ر ولد موہن لال کھتری سیٹھ سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ بنام سلطان ولد خدابخش ذات راجپوت سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ

دعویٰ ۲۵/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سلطان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سلطان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سلطان مذکور تاریخ ۲ جون ۳۵ء کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۲۲ مئی ۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

1237[illegible]

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز کو جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ ہے کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر اور صوبہ دہلی میں سوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ ٹول گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت - (منیجر)

دانت

ڈاکٹر محمد ایم اے رجسٹر

میں اپنی تازہ ایجاد کردہ پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بے پناہ ہوا دانت بلا تکلیف اور نہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بے ضرر ہے۔ اور اور سو خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی شیشی ۱ علاوہ محصول ڈاک

پتہ - ایم - اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کھلا گیٹ اوجیانی (بدایوں) یو۔پی

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خاص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا۔ کل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔

عطر گلاب - کیوڑہ - حنا - مشک حنا - خس - چنبیلی - موتیا - وغیرہ فی تولہ عہ - ۸ - ۱۲ سے ۴ تک - روح خس فی تولہ ۸ - سے - عہ - روغن چنبیلی - بیلا - گل - روغن وغیرہ فی سیر ۱ - ۸ سے - للعہ - عہ - سے - فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے :-

نور الحسن انوار الحسن

کارخانہ عطر قنوج - یو۔پی

اشتہار زیر دفعہ - ول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس سید سجاد حسین صاحب جعفری

ایم - اے - ایل - ایل - بی -

ڈسٹرکٹ جج بہادر سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

بابو سنگھ پسر وین سنگھ جٹ سکنہ موضع بالیال تحصیل احمد گڑھ - عذردار -

بنام جیوا پسر سندر جٹ سکنہ موضع بھوگیوال ڈگریدار - تلسی پسر سریا رام قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون - معذرعان -

درخواست عذرداری برائے واگذاری جگہ مقروقہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں تلسی مدیون کے نام چند دفعہ نوٹس جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی - عذردار نے درخواست مع بیان حلفی پیش کی ہے کہ تلسی مدیون دانستہ روپوش ہے اور لاپتہ ہے - لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا تلسی پسر سریا قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون معذرعنہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرے کہ کیوں جگہ مقروقہ قرقی سے واگذار نہ کی جاوے - بصورت عدم حاضری کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم - مہر عدالت

حیات طیبہ

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں آپکا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور لڑائیوں کا مفصل ذکر ہے۔ ہر مسلمان کے قابل مطالعہ کتاب ہے۔

قیمت ۶/ - پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ۵/ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے

مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول "القرآن یفسر بعضہ بعضا" کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری - کاغذ - کتابت - طباعت نہایت اعلیٰ - قیمت للعہ

تفسیر ثنائی (اردو) یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے :-

جلد اول - سورہ فاتحہ و بقرہ - جلد ثانی :- سورہ آل عمران و نساء - جلد ثالث :- سورہ مائدہ، انعام، اعراف - جلد رابع - از انفال تا سورہ بنی اسرائیل - جلد خامس :- از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء - جلد ششم - از شعراء تا صافات - جلد ہفتم از صافات تا سورہ نجم - جلد ہشتم - از سورہ نجم تا والناس - قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور کل سٹ کی قیمت ۱۵ روپے۔

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

عربی زبان میں اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے جس میں علم معانی و بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/ نوٹ :- محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

(۴۸۶)

کتب متعلقہ اہل حدیث

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

اہل حدیث کا مذہب - اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر. کتابت، طباعت عمدہ- قیمت ۱۲؍

تقلید شخصی و سلفی - جس پر ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین [illegible] میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بنائے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا قیمت صرف ۵؍-

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دے کر فرقہ اہل قرآن کا منہ بند کیا گیا ہے- دوسرے حصہ میں متقدمین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع فعلی ہے- اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات کی تردید کی گئی ہے- قیمت ۳؍

آمین رفع یدین - ہر دو مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ دونوں مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں- قیمت ۱؍

علم الفقہ - اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں- کتابت طباعت اعلیٰ- قیمت ۱؍

فقہ اور فقیہ - اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے کتابت طباعت عمدہ- قیمت ۳؍

تنقید تقلید - یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں- جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں- یہ رسالہ مسئلہ تقلید میں بے نظیر ہے- کتابت طباعت عمدہ قیمت ۵؍

فتوحات اہل حدیث - ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے- ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے- قیمت چار آنے

اجتہاد و تقلید - اس رسالہ میں بھی مسئلہ تقلید شخصی پر نئے انداز سے عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا- قیمت چھ آنے (۶؍)

(تصنیفات دیگر مصنفین)

سجدہ تعظیم - اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر دیا گیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز [illegible] مجوزین کے تمام دلائل کا خاطر خواہ جواب دیا ہے- قابل دید

صراط مستقیم - یہ کتاب حضرت مولانا اسماعیل شہید رح [illegible] میں بزبان فارسی لکھی تھی- جس کا اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے [illegible] مباحث تصوف و سلوک پر ایسا فاضلانہ قلم اٹھایا ہے کہ طریقت کے [illegible]

روشنی میں آگئے ہیں اور ساتھ ساتھ ہی اس [illegible] ہونے جو گمراہ پیر اور فقیر تصوف کے رنگ میں جہلا کے سامنے پیش کرتے ہیں ان کو دکھایا ہے کہ شریعت و طریقت دو متضاد چیزیں نہیں ہیں [illegible] توحید کے پھل اور پھول ہیں- لکھائی چھپائی عمدہ- کاغذ [illegible]

فتاویٰ نذیریہ - حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ- تمام مسائل [illegible] حدیث کی رو سے ہے- دو ضخیم جلدیں ہیں- قیمت [illegible]

ہدایۃ المعتدی فی القرأۃ للمقتدی [illegible] کیا ہے کہ دیکھنے والے کو بجز سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہیں- [illegible] ہی کافی طور پر دیئے ہیں جن کا جواب مخالفین سے آج تک نہیں بن پڑا- قیمت [illegible]

عقائد اہلحدیث مع فتاویٰ - اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات پر بحث کی ہے- اہل حدیث کے عقائد کا مجملاً و مفصلاً بیان کیا ہے کہ عہد نبوت سے اہل حدیث کا مذہب چلا آرہا ہے- فرقہ ناجیہ اہلحدیث ہی ہے مذہب اہلحدیث کی بابت غلط الزامات کی تردید- کتب حدیث اور اہل بالحدیث کے متعلق سرکردہ علماء احناف دیوبندی مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے اقوال- ان کے علاوہ تیجہ، چہلم، مولود اور عرس کو بدعت ثابت کیا ہے- قیمت ۸؍

تحفہ محمدیہ کلاں - کتاب ہذا جو سات جلدوں [illegible] ہے- مذہب اہلحدیث کے فقہی مسائل کی جزئیات پر حاوی ہے- قیمت فی جلد [illegible]

القول المبین - مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری- اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۸؍

خیر الکلام فی وجوب الفاتحۃ خلف الامام بجواب رسالہ [illegible] فی عدم وجوب القرأۃ خلف الامام مع رسائل اربعہ- اس میں فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کرتے ہوئے چاروں مسائل سینہ پر ہاتھ باندھنا- [illegible] رفع یدین پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے- قیمت ۱۲؍

معیار الحق - مصنفہ [illegible] سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی یہ کتاب مولانا [illegible] ہے جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو [illegible] تعالیٰ کتاب ہذا کا لاجواب ہے اور مقلدین سے جواب نہیں بن پڑا- قیمت [illegible]

ہدایۃ المسلمین فی جواب المقلدین - اس رسالہ میں فاتحہ خلف الامام [illegible] آمین بالجہر، سینہ پر ہاتھ باندھنے [illegible] بیان کئے گئے ہیں- قیمت ۲؍

[illegible] ڈاک بذمہ خریدار ہوگا-

[illegible] کا پتہ

مینیجر اہلحدیث امرتسر